1987



دریں ولا ہدایت انتما بتوفیق [illegible]

نسخہ اہتدا مرقعہ ہمہ تن از [illegible]

تذکیر الاخوان

ترجمہ مولانا محمد سلطان خانصاحب علیہ الرحمۃ و بر حاشیہ آن

راہ سنت

مولفہ سراپا سید حسن جناب مولوی سید اولاد حسن صاحب قدس سرہ

دیوان مسلم

مصنفہ مخزن بدایع بیکران جناب مولوی محمد غلام اکبر خانصاحب سلمہ

بمطبع فاروقی دہلی باہتمام محمد معظم طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدایا حمد خاص تیری ذات پاک کو کہ تو نے اپنے فضل سے ہمکو ہدایت بخشی اور اپنے حبیب محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین پیدا کیا اور توحید خالص کی راہ لگایا اور بدعت کے عقاید
سے بچایا اور نبی امی کو قرآن معجز دیکر ہماری ہدایت کیواسطے رسول بنایا سو اے مالک ہمارے
اپنے اوس رسول کریم پر اپنے علم کے موافق درود بے انتہا بھیج کہ اوسنے خاص تیرے حکم کے
بموجب لوگونکو شرک اور بدعت سے روکا اور تیری سیدھی راہ چلایا اور توحید کی خوبیان اور شرک
کی برائیان مفصل بیان کین اور سنت پر عمل اور بدعت کی ترک کا تقید کیا اور آل و صحابہ نے انہون
نے سنت کو جاری اور بدعت کو دور کیا بعد اسکے معلوم کیا چاہیے کہ ایک فاضل جلیل تشریع دیندار
نے شرک اور بدعت کی برائی کے بیان مین ایک رسالہ تقویۃ الایمان نام لکھا اور اوسمین صرف
آیتین اور حدیثین جمع کین اور اوسکے دو باب ٹھہرائے ایک باب مین توحید کی خوبیان اور شرک
کی برائیان ہندی زبان مین بیان کین اور دوسرے باب مین اتباع سنت کی خوبیان اور بدعت کی برائیان
اور تفصیل بعضی بدعات کی آیت اور حدیث سے ذکر کی اور ارادہ ہندی ترجمہ کا کیا مگر فرصت نپائی اور
راہ خدا مین جان دی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اب اس بارہ سو پچاس ہجری مین اللہ تعالے نے اس
خاکسار گنہگار ہیچمدان محمد سلطان کے دل مین ارادہ اوسکے ترجمہ کا ڈالا سو اوس دوسرے باب کا ترجمہ ہندی

بولی مین شروع کیا اور تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان اسکا نام رکھا اتمام کو پہنچانا اور قبول کرنا اوسکے
اختیار ہے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم سنا چاہیے کہ جو کام یا اعتقاد
یا قول ہمارے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خود نکیا اور نہ کسیکو فرمایا اور نہ کسیکو
کرتے دیکھا اور منع نکیا اور نہ حضرت کے بعد اصحابون مین رائج اور جاری ہوا اور کسی اصحاب معتبر نے
اوسپر انکار نکیا اور نہ صحابیون کے بعد تابعین کے وقت مین بغیر انکار کے رائج اور جاری ہوا اور نہ
تابعین کے بعد تبع تابعین کیوقت مین بے انکار کے جاری اور رائج ہوا اور نہ ان چارون زمانون مین
اوسکی نظیر اور مثل پائی گئی اور نہ مجتہدون نے اپنے اجتہاد کی راہ سے اوسکو ثابت کیا بلکہ حضرت کے
اور صحابیون اور تابعین اور تبع تابعین کے بعد اپنی طرف سے لوگون نے کام یا عقیدہ یا بات نئی ایجاد کی
اور اوسکی کرنے مین ثواب جانا سو وہ کام اور عقیدہ اور بات بدعت اور گمراہی ہے پھر خواہ وہ
کام یا عقیدہ یا بات بالکل خود نئی ہو یا وہ خود نئی نہ ہو مگر جو کام یا عقیدہ یا بات ان چارون
زمانون مین تو رائج ہوا یا مجتہدون نے اجتہاد کی راہ سے ثابت کیا اوسمین کوئی نئی بات اپنی طرف سے
لوگون نے نکالی وہ بھی بدعت ہے اور وہ کام اور عقیدہ اور بات بھی بدعت مین شامل ہے جسکو لوگ شرعی
کامکی طرح اہتمام اور تقید سے مصروف ہو کر برتین اور جب تک و نا م اور تعریف اور مدح کا جانین اگرچہ اوسمین
ثواب جانین اور جو کام یا عقیدہ یا بات حضرت نے خود کیا یا کسیکو کرتے دیکھا اور پسند کیا یا اکثر معتبر
اصحابون نے کیا وہ سنت ہے یا تابعین اور تبع تابعین مین رائج اور جاری ہوا اور کسی معتبر نے انکار نکیا
یا مجتہدون نے اپنے اجتہاد سے نکالا وہ بھی سنت مین داخل ہے اس تقریر سے معلوم ہوا کہ یہ جو
لوگ کہتے ہین کہ ایک بدعت حسنہ ہے اور ایک بدعت سیئہ ہی بدعت حسنہ وہ ہے جو پیغمبر صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے بعد نکلی قواعد شریعت کی رو سے اور بدعت سیئہ وہ ہے جو شریعت کے
قواعد کلیہ کی روسے بالخصوص اوسکے جواز کا حکم نہین معلوم ہوتا بلکہ ایک نوع کی برائی اوسمین
پائی جاتی ہے سو اس تقریر مین اور اوس تقریر مین جو اول مذکور ہوئی صرف نزاع لفظی ہے
انجام دونون تقریرونکا ایک ہی ہے کہ جو چیز اس تقریر کی روسے بدعت حسنہ ثابت ہوتی ہے
اوس پہلی تقریر کی روسے وہی چیز سنت مین شامل ہوتی ہے پھر سنت کا لفظ چھوڑکر اصحابونکی اور
تابعین اور تبع تابعین اور مجتہدونکی بات کو بدعت کیون کہیے اور جو چیز اس تقریر کی روسے بدعت سیئہ

معلوم ہوتی ہے وسی پہلی تقریر سے بھی یہی چیز بدعت معلوم ہوتی ہے فرق اتنا ہی ہے کہ اس تقریر سے
صحابہ کبار اور تابعین برار کے نکالے ہوئے مسائل کو رواج اور رسوم کو بدعت کہنا لازم آتا ہے اور
کلیہ کل بدعت ضلالۃ تاویل کرنا پڑتا ہے تو مسلمان کو لازم ہے کہ نزاع لفظی کو چھوڑ کر اصل مطلب کو
دریافت کرے الفصل الاول فی الاعتصام بالسنۃ والاجتناب عن
البدعۃ ترجمہ فصل پہلی سنت کو مضبوط پکڑنے میں اور بدعت سے بچنے میں ف یعنی اس فصل میں
مجمل سنت کی خوبیونکا اور بدعت کی برائیونکا ذکر ہے قال اللہ تبارک وتعالی واعتصموا
بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم
فاصبحتم بنعمتہ اخوانا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ آل عمران میں کہ اور مضبوط پکڑو رسی
اللہ کی سب ملکر اور پھوٹ نڈالو اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب تھے تم آپسمین دشمن پھر الفت دی
تمہارے دلونمین پس ہوگئے اوسکے فضل سے بھائی ف یعنی یہ اللہ کا بڑا فضل ہے کہ تمکو ایک نبی
کے تابع کیا اور ایک کتاب دی کہ اوسپر عمل کرو سب ملکر اور آپسمین پھوٹ نڈالو کوئی اپنی طرف سے
ایک مذہب نکالے اور دوسرا اوسکے مقابلہ میں اپنی عقل کی تیزی جتانیکو دوسرا رویہ پھیلاوے اور جب یہی
راہین نکلین تو پھوٹ پڑے اور ایکا نہ رہے سو فرمایا کہ اس قرآن کو اللہ کیطرف سے رسی سمجھو جیسے کوئی
شخص کسی گہرے میں پڑے ہوے شخص کو رسی لٹکا کر نکالتا ہے سو اللہ نے یہ قرآن اوتارا تم سب اسکو
مضبوط پکڑو جیسے نکلنے والا رسی کو پکڑتا ہے اور جو رسی نہ پکڑے وہ نیچے پڑا رہتا ہے یا سستی سے
پکڑے تو گر پڑتا ہے سو تم سب ملکر اس قرآن کو مضبوط پکڑو اور اسی پر عمل کرو اور نئی نئی باتین نکالکر دین مین
پھوٹ نڈالو اور اہل سنت کی جماعت سے ٹوٹ نرہو اس سے معلوم ہوا کہ گمراہی کی اصل یہی ہے کہ دینمین قرآن کے خلاف
بدعتین اور نئی نئی باتین نکالے اور نئی باتین نکالنے سے اور نئی رسمونکے رائج ہونے سے قرآن چھوٹ جاتا ہے
قال اللہ تبارک وتعالی ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءهم البینت
واولئک لهم عذاب عظیم یوم تبیض وجوه وتسود وجوه فاما الذین اسودت
وجوههم اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون ترجمہ
فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ آل عمران میں کہ اور مت ہو اونکی طرح جو علیحدہ علیحدہ ہوگئے اور اختلاف کرنے لگے
اسکے کہ پہنچ چکے اونکو صاف حکم اور اونکے واسطے بڑا عذاب ہے جسدن سفید ہونگے بعضے منہ اور سیاہ ہونگے بعضے

منہ سو وے جو سیاہ ہوے اونکے منہ کیا تم کافر ہو گئے ایمان مین آکر اب چکھو عذاب بدلا اوس کفر کرنیکا **ف**
یعنی اگلی امتون کو صاف حکم پہنچ چکے تہے پہر وے آپسمین اختلاف کرکے بہت فرقے ہو گئے چنانچہ
یہود اور نصاریٰ بہتر بہتر فرقے ہو گئے کہ اونکو عذاب ہوتا ہے سو تم اونکی طرح مت ہو آپسمین پہوٹ
نڈالو تمکو قرآن حدیث مین صاف صاف حکم آچکے ہین تم اپنے دین مین نئی نئی رسم اور نئے نئے عقیدے
اور طریقے نہ نکالو اور پہوٹ نڈالو کہ کوئی معتزلی ہوے کوئی خارجی بنے اور کوئی رفضی اور کوئی
ناصبی اور کوئی جبری اور کوئی قدری اور کوئی مرجی کہلاوے اور کوئی سر پر بال رکہہ کر اور چار ابرو
کا صفایا دیکر فقیری جتاوے پہر اونمین کوئی قادری کوئی نقشبندی کوئی چشتی بنے حکم یہی ہے
کہ سب ملکر قرآن اور حدیث پر عمل کرو اور سنت کے طریقے کے موافق مسلمان ہو اور یہود اور نصاریٰ
کیطرح کئی فرقے مت ہو جاؤ اور نئی نئی باتین نکال کر تفرقہ اور پہوٹ مت ڈالو اسواسطے کہ قیامت
کو کہ بعضے لوگ سرخرو اور بعضے روسیاہ ہونگے تو اون روسیاہون سے کہا جاویگا کہ تم پہلے مسلمان
ہوئے اور اللہ کی کتاب قرآن کے ماننے کا تمنے اقرار کیا پہر دین مین نئی نئی باتین عملین نکالین
اور بدعات کفریہ جاری کین تو اوس سے اللہ کی کتاب کے موافق عمل کرنا چہوٹ گیا پہر اون نئی رسمون
کے جاری ہونیسے اونکی محبت دلمین بیٹہ گئی اور چہوٹنا اونکا مشکل پڑ گیا تو قرآن مین جو اوسکے
خلاف حکم پایا اوس حکم سے دلمین انکار آگیا اوس انکار کا مزا چکہو اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو
شخص نئی نئی باتین بدعتین نکالے اور بدعت کے کام کرے تو اللہ صاحب کے نزدیک قرآن کا منکر ٹہر جاتا ہے
اور روز قیامت کو روسیاہ اوٹہے گا پہر اوسپر عذاب ہوگا اور اوس سے کہا جاویگا کہ مزا چکہہ اون بدعتون کا
كما قال الله تبارك وتعالى اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ
شَيْءٍ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ۝ **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے سورہ انعام
مین کہ جنہون نے راہین نکالین اپنے دین مین اور ہو گئے کئی فرقے تجکو اون سے کام نہین اونکا
کام حوالہ اللہ کے پہر وہی جتاویگا اونکو جیسا کچہہ کرتے تہے **ف** یعنی جن لوگون نے دین مین
کئی کئی راہین نکال لین اور جدے جدے فرقے متفرق ہو گئے پہر سمجہانے سے مانتے نہین اور ایک راہ اللہ کی
بتائی ہوئی رسول کے کہنے کے موافق سب ملکر نہین چلتے اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تجہے اونسے
کچہہ کام نہین وہ تجہہ سے الگ ہین وہ اللہ کے حوالہ ہین کہ اللہ تعالیٰ اونکو عذاب

کریگا تب وہ جانینگے کہ وہ ہماری بدعات کے کام ایسے بُرے تھے اس سے معلوم ہوا کہ جب لوگ
اللہ رسول کے حکم موافق عمل نہین کرتے اور نئی نئی راہین نکالتے ہین اور سمجھانے اور منع کرنے
سے باز نہین آتے تو اللہ تعالے اپنی ہدایت اور مہر اون پر سے اوٹھا لیتا ہے سو وہ گمراہی
مین پڑے رہتے ہین کہ قیامت کے روز اون کو عذاب ہوگا سوا دنیا مین اللہ کی
طرف سے ہدایت کی واسطے قرآن آچکا اور رسول بتا چکے پھر اب اگر کوئی نمانے تو اللہ تعالے
خود آپ آکر بتائیگا نہین مگر ہان قیامت کو عذاب البتہ کریگا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ
فَرِحُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ روم مین ہیو اون مین سے جنہون نے پھوٹ ڈالی اپنے
دین مین اور ہوگئے بہت گروہ ہر فرقہ جو اپنے پاس ہے اوسپر خوش ہورہے **ف** یعنی جو کام شریعت مین
یا عقل کے نزدیک صریح بد ہے اوسکو ہر کوئی بد جانتا ہے اور جو کام بُرا کہ آدمی اپنی عقل سے یا
اور کسی سے سیکھ کر نیا ایجاد کرتا ہے تو اوسکی بُرائی صریح قرآن حدیث مین نہین پاتا اسوا
کام کو نیک جانتا ہے اور اوسپر خوش ہوتا ہے اور بہت شخص جو ایسی نئی نئی باتین نکالتے
مین تو خوش ہو کر یا اوسکو پسند کرکے اختیار کرتے ہین اور ہر فرقی کی جدی جدی نئی نئی
بدعتین علیحدہ علیحدہ وضع کی ہوتی ہین تو گروہ گروہ جدی جدی ہوجاتے ہین اور دین مین
انکا نہین بنتا اور پھوٹ پڑ جاتی ہے مثلاً ایک فرقہ نے مرتضیٰ علیؓ کو اور سب صحابون سے افضل
اور بہتر جانا اور اپنا لقب تفضیلیہ کہا اور ایک فرقہ نے اوس سے بڑھکر مرتضیٰ علیؓ کو افضل اور اور
صحابون کو برا جانا اور محرم مین محفلین تعزیہ داری و مرثیہ خوانی اور سیہ پوشی اور تحقیق التعبیر
اور اوڑانے کی ایجاد کین اور ایک عید غدیر اور عید بابا شجاع ٹھہرائی اور نوروز کیا اور روزے نماز
اذان وضو مین کمی بیشی کرلی اور اپنا لقب شیعہ اور محب اہلبیت رکھا اور ایک فرقے نے اونکے
مقابلہ مین علیؓ کو برا کہا اور اپنا لقب خارجی پسند کیا اور ایک فرقے نے علی مرتضیٰؓ کی اولاد
کی دشمنی اور عداوت اختیار کی اور ناصبی خطاب اپنے واسطے گوارا کیا اور ایک فرقے نے تقدیر
اور ہدایت الٰہی کا انکار کیا اور گناہ کبیرہ کو اسلام سے خروج کا باعث جانا اور معتزلی کہائے
اور ایک فرقے نے گوشہ نشینی اور ترک امر بالمعروف و نہی عن المنکر اختیار کرکے شغل

جو ہوئی ذات پاک مصطفٰے
حق سے باطل کس طرح ہوتا جدا
اے حسن کر شکر احسان خدا
دین میں ایسا ملا جو پیشوا
پیشوائے دین رسول انس و جان
رحمت للعالمین سب سے کلان
ہادی کل سرور ہر دو جہان
مفتخر جس سے ہوا کون و مکان
فخر اس نعمت کا لازم ہے سبھی
[illegible]

عن عبد الله بن مسعود قال خط لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم خطا ثم قال هذا سبيل الله ثم خط خطوطا عن يمينه وعن شماله وقال هذه سبل على كل سبيل منها شيطان يدعو اليه وقرأ وان هذا صراطي مستقيما فاتبعوه

بنائے اور نماز معکوس اور ختم اور توشے اور طرح طرح کے نئے نئے ورد وظیفہ اور فالنامے اور گنڈے تعویذ اور افسانے اور حاضراتین اور عرس اور قبرون پر مراقبہ اور باجا راگ سننا اور حال لانا ایجاد کیا اور مشایخ اور پیر کہلائے پہر کسی نے آپکو چشتی مقرر کیا کسی نے قادری کسی نے نقشبندی کسی نے سہروردی کسی نے رفاعی ٹہرالیا اور کوئی سر پر بڑے بڑے بال کہکریا چار ابرو کا صفایا دیکر اور بڑی بڑی ٹوپیان اور تاج دہر کر اور کفنی اور سیلیان گلیمین ڈالکر مدار یا جلالیہ مشہور ہوا اور کسی نے دو چار رسلین منطق اور ریاضی اور ہندسے کی یاد کرلین اور اپکو ملا اور مولوی اور عالم مشہور کرنا چاہا سو اسکے اور سیکڑون بلکہ ہزارون طرح کی راہین نکالین اور ہر ایک فرقہ خوش ہوا کہ ہم ہی خوب ہین اور ہماری ہی راہ اچھی ہے سو اللہ تعالے نے فرمایا کہ تم ایسا نکرو بلکہ ایک ملت اور دین اختیار کرو جو اللہ نے فرما دیا اور سابق مین بہی یہود اور نصارے نے اپنے دین مین تفرقہ ڈالا اور کئی گروہ ہو گئے سو تم ویسے نہو اور اپنے دین مین پہوٹ اور تفرقہ نہ ڈالو ایک قرآن حدیث پر عمل کرو اور اپنے پیغمبر ہی کے تابع رہو تا کہ دین مین پہوٹ نہ پڑے پس اس آیت سے معلوم ہوا کہ آدمی کو چاہیے کہ اپنے ہی مذہب اور روبہ طریقی رسوم عادت کو اچہا جانکر اوسپر خاطر جمع کرکے بے فکر ہو کر بیٹہہ نرہے بلکہ حق بات کی تلاش مین رہے اور اپنے مذہب اور روبہ اور طریقے رسوم کو قرآن حدیث سے مقابلہ کرے جو اوسکے موافق ہو وہ اختیار کرے اور جو اوس سے مخالف ہو وہ ترک کرے بنا گمراہی کی یہی ہے کہ آدمی اپنے روبہ طریقہ پر اڑ رہے اور بے فکر ہو کر بیٹہہ رہے بہت خلقت اسی سے گمراہی مین پڑی ہے کہ اللہ اور رسول کا حکم دریافت اور تحقیق نہین کرتے اپنے بزرگون کی راہ پر خاطر جمع سے مطمئن ہو کر بیٹہہ رہے اور جانا کہ یہی حق ہے قال اللہ تبارك وتعالى وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ انعام مین کہ یہ راہ میری سیدہی ہے سو اسپر چلو اور مت چلو کئی راہین پہر تمکو پہیر دینگے اوسکی راہ سے یہ کہدیا ہے تمکو تا کہ تم بچتے رہو **ف** یعنی حق تعالے نے فرمایا یہ قرآن جو مینے تمہارے واسطے بہیجا جو روبہ اور طریقہ اوسمین تمہارے کرنے کے لیئے فرمایا یہی راہ میری رضامندی اور میری طرف پہنچنے کی سیدہی ہے اس راہ پر چلو اور سوا اسکے اور راہین باب

واداؤں کی اور پیر و استادوں کی رسم و رواج ملک کے بادشاہوں کی بنائی ہوئی اگر اون راہوں پر چلو گے تو وہ راہیں تمکو
میری راہ سے بہکا دینگی یہ میں نے تمکو سمجھا دیا تاکہ تم خبردار ہو جاؤ اور اور راہوں سے بچتے رہو اسکی
مثال ایسی ہے جیسے ایک بادشاہ نے کسی شخص کو دور سے اپنے حضور میں بلایا اور فرمان قاصد
شتر سوار کے ہاتھ بھیجا اور اوسمیں لکھدیا کہ فلانی شاہراہ پر ہو کر سیدھے آئیو اور اوس شاہراہ کی
نشانیاں لکھدیں اور یہ بھی لکھدیا کہ فلانا ہمارا قاصد جو یہ فرمان لیکر پہنچا ہے اسکے ساتھ ساتھ
یہ راہ پکڑ کے حضور میں آئیو اور اس راہ میں اور بھی بہت راہیں ملی ہیں کہ وہ اور طرف گئی ہیں اون
راہوں کے چلنے والے بھی رستہ میں ملینگے اور اپنی طرف بلاوینگے اونکی طرف نجائیو او نہیں تو بہک
جاؤ گے اور حضور تک نہ پہنچو گے پھر وہ شخص تھوڑی دور چلکر اور راہوں پر لگجاوے اور اوس قاصد کے کہنے کے
موافق نہ چلے اور فرمان کو نہ دیکھے اور اوسکے مطلب کو نہ دریافت کرے اور اور راہوں کے چلنے والوں کے
پیچھے چلے اور پھر جانے کہ میں سیدھی راہ پر بادشاہ کے حکم بموجب چلتا ہوں تو وہ شخص ہرگز بادشاہ تک
نہ پہنچیگا تو اسکو یوں سمجھا چاہیے کہ جیسے زمانہ میں لوگ دنیا کے کاموں میں نئی نئی صنعتیں طرحدار ان
نکالتے ہیں ویسے ہی دین کے کاموں میں زمانہ کے لوگ نئی نئی باتیں اور بدعتیں نکالا کرتے ہیں چنانچہ اسی سبب سے
اگلے دین والے لوگ یہود و نصاریٰ کئی فرقہ ہو گئے اور مسلمانوں میں بھی لوگ ہزاروں فرقے بن گئے سو اللہ تعالیٰ
نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا قاصد بنا کر اور فرمان اپنا دیکر لوگوں کے واسطے بھیجا اور لوگوں کو اپنی طرف
بلایا اور قرآن میں سب رستے اپنی طرف پہنچنے کے صاف کھولدیے اور حضرت نے بھی سب یہ طریقے صاف صاف
بیان کر دیے اور اللہ صاحب نے فرمایا کہ یہ قرآن سیدھی راہ ہے اوسکے موافق راہ پر چلو تو اللہ تک پہنچو گے اگر
یہود کی یا نصاریٰ کی یا مجوس کی یا ہنود کی راہ چلو گے یا اور راہیں نئی ایجاد کرو گے تو نہ پہنچو گے بلکہ بہک جاؤ گے
جو مسافر کئی راہیں چلے وہ منزل مقصود کو نہیں پہنچے اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن کے موافق عمل کرنا اور
قرآن کی راہ کو اختیار کرنا یہی راہ مضبوط سیدھی ہے کہ اس راہ پر آدمی جلد اللہ کی طرف پہنچتا ہے اور جو شخص
اور راہوں پر چلے وہ گمراہ ہے اسکی راہ سے علیحدہ پھرا اور راہیں کیسی ہوں خواہ اگلے کافروں کی خواہ اب کے
کافروں کی خواہ جاہلوں کی خواہ بدعتیوں کی چنانچہ اس زمانہ میں اکثر لوگوں نے یہی وطیرہ اختیار کیا کہ ایک راہ
قرآن و حدیث کی چھوڑ کر بہت سے فرقوں کی راہیں اختیار کیں نماز روزہ حج و زکوٰۃ وغیرہ عبادات
کرنا [illegible] سوفسطائیوں کی راہ یا نماز میں سستی اور جو عبادت اپنی مرضی موافق ہو

کرنا اور جو اپنی مرضی کے خلاف ہو اوس سے دل چرانا یعنی حکم شریعت کا ماننا یعنی نہ ماننا ظاہر مین اور دل مین اوس
منافقون کی راہ اور قبرون پر مسجدین اور مقبرے اور قبرین اونچے اونچے بنانا اور اپنے بزرگون کے حق مین
یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ خدا تعالے سے مل کر ایک ہو گئے تھے یا خدا اونمین سما گیا تہا نصاریٰ کی اور
ہندونکی راہ اور مردون سے حاجتین مانگنا اور اونکی منتین ماننا کفار قریش کی راہ اور اپنے باپ دادون
کے راہ اور رویہ کو خلاف خدا اور رسول کے اختیار کرنا اور اونکی رسم و رسوم کو مقدم سمجھنا اگلی
کافرونکی اور ہندونکی راہ اور اپنے نسب پر فخر کرنا اور موت مین پیٹنا چلانا ماتم کرنا اگلے کافرونکی راہ اور
تکلفات اور تعظیم مفرط اور ظاہر داری بہت کرنا عجمیون کی راہ اور بیوہ عورت کو دوسرا نکاح عیب
جاننا یا شادی مین سہرا اور شغا اموقی باندہنا داڑہی منڈانا اور عیدین مین بغلگیر ہو کر ملنا اور شب برات
مین روشنی کرنا اور گدہے اور خچر اور اونٹ کی سواری کو معیوب سمجھنا شگون لینا اور تاریخ اور دن
اور ساعت وغیرہ کی نحوست سعادت ماننا بزرگون کی تصویرون کی تعظیم کرنا تیجا دسوان چالیسوان
برسی مردون کی کرنا اور چیچک کی بیماری مین سیتلا بہوانی کا ماننا اور چہوت وغیرہ کا لحاظ کرنا
اور بت پرستی جیسے تعزیہ جہنڈے نشان قدم رسول وغیرہ کی تعظیمین کرنا یہ سب ہندونکی راہ اور
اپنے عالمون اور مولویون اور درویشون کی نکالی ہوئی ایجادی بات کو خدا اور رسول کے فرمودے کے برابر سمجھنا
اور اوسکی تحقیق نکرنا یہود و نصاریٰ کی راہ لوگون نے اختیار کی اور بہت باتین اپنی طرف سے نئی نکالین
جیسے پیغمبر خدا صلعم کے اصحاب کو برا کہنا اور ہزارون بدعتین اور رسمین اپنے یہان جاری کرلین اور ایک راہ
قرآن حدیث کی چہوڑ دی اور گمراہی مین پڑ گئے اگر قرآن کی راہ اختیار کرتے تو اپنا اچہا دین چہوڑ کے
اور بد دینون کافرون کی راہین کیون چلتے اور طرفہ یہ کہ پہتے ستر برس پہر بہی دعوے کے جاتے ہین کہ
ہم مسلمان ہین اور خدا تعالے سے محبت رکہتے ہین قال الله تبارک وتعالی قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ

اللهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَ
اللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ **ترجمہ** فرمایا الله صاحب نے یعنی سورہ ال عمران مین کہہ
اگر تم محبت رکہتے ہو الله کی تو میری راہ چلو کہ الله تمکو چاہے اور بخشے گناہ تمہارے اور الله
بخشنے والا مہربان ہے **ف** یعنی ہر دین اور مذہب کے لوگ یہ دعوی کرتے ہین کہ ہمکو الله تعالے
کی محبت ہے اور ہم اوسکے بندے ہین اور جو کام ہم کرتے ہین سو اوسکی محبت سے کرتے ہین کہ وہ جسمین خوش

اور تمکو چلیئے پہر اگر تمسے کچہہ گناہ بہی ہوجاوے تو وہ بخش دیگا اللہ صاحب نے فرمایا کہ ای پیغمبر تو ان
لوگوں سے کہدے کہ اگر تم سچے ہو اور تمکو اللہ سے محبت ہے تو اللہ نے مجکو اپنا رسول کرکے
تمہارے پاس بہیجا کہ تم میرے کہنے بموجب اوسکی بندگی کرو اوسکی محبت کیے جو کام بتلاؤں سو کرو سو تم
میری راہ چلو تا کہ معلوم ہو کہ تمکو اللہ سے محبت سچی ہے تو وہ تمہارے گناہ بہی بخشیگا کہ اللہ
کیواسطے وہ بخشنے والا ہے اور مہربان ہے پہر جو شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ نہ چلے
اپنی طرفسے نئی نئی راہیں نکالے پہر دعوی کرے کہ مجکو اللہ تعالے سے محبت ہے سو وہ جہوٹا اور اللہ
تعالے اوس سے بیزار اور پیغمبر صلعم کیطرفسے اوسپر پہٹکار اسواسطے کہ وہ شخص اگرچہ ظاہر میں اللہ تعالی کی
محبت کا دعوی کرتا ہے مگر حقیقت میں گویا دعوی پیغمبری کا رکہتا ہے کہ اپنی ایک شرع نئی جدی
قایم کرتا ہے وہ پیغمبر کا تابعدار کاہیکو ہے بلکہ ورلا بہائی جیسے باغی خوشامدی محبت یونہی ہوتی ہے
کہ محبوب کے کہنے موافق کام کیجیئے نہ جسطرح اپنا جی چاہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص حضرت کی
سنت کی پیروی کرے اور پہر اللہ تعالی کی محبت کا دعوی کرے تو وہ جہوٹا ہے اور جو سنت کے موافق کام
کرے اوسکی محبت اللہ تعالی سے سچی ہے اور وہ اللہ کا محبوب ہے اللہ تعالے اوسکو چاہتا ہے
اوسکے گناہ معاف ہونگے اور اللہ تعالے کیطرفسے اوسپر بخشش اور مہربانی ہوگی ...

قال اللہ تعالے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ
لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ نسا میں کہ سو قسم ہے تیرے رب کی اونکو ایمان نہوگا جبتک تجہی
منصف نجانیں جہگڑا اوٹہے اونمیں پہر نپاویں اپنے جیمیں خفگی تیرے فیصلہ سے اور قبول کریں
مان کر ف یعنی جبکسی عبادت یا دنیا کے معاملہ یا رسم اور عادت کے بابت لوگوں کے آپسمیں جہگڑا اوٹہے
ایک کہتا ہو یوں کیا چاہیئے دوسرا کہتا ہو یوں نہیں یوں کیا چاہیئے ایک دعوی کرے ہے یہ ورلا کہے
میرا ہے کوئی کہے یہ کام یا رسم وعادت بد ہے کوئی کہے نیک ہے تو ایسے وقت میں چاہیئے کہ محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منصف بدیں اور حاکم ٹہراویں پہر جو حکم حضرت فرماویں یا حضرت کی سنت
سے ثابت ہو اوس حکم کو خواہ اپنی مرضی کے موافق ہو خواہ خلاف جان ودل سے
خوش ہوکر قبول کریں اور مان لیں تب مسلمانی کا دعوا سچا معلوم ہو اور جو شخص

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منصف اور حاکم نہ بدے یا حضرت کے حکم سے دل مین ناخوش ہو اور حکم کو نہ مانے
اور چون و چرا کرے وہ ہرگز مسلمان نہین بلکہ کافر و منافق ہے ظاہر مین آپ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی امت مین کہتا ہے پہر حضرت کے فیصلہ سے اور حکم سے راضی نہین ہوتا اور دل مین
خفگی اور تنگی لاتا ہے اس مقام پر انصاف سے بوجہا چاہیے کہ اس زمانہ مین ہندوستانی مسلمانون
مین ہزارون نئی باتین و نئے عقیدے اور رسم و رسوم جو رائج ہین اور ایک جہان ان مین گرفتار ہے جیسے
لڑکا پیدا ہوتے وقت ایک بکرا ذبح کرنا اور بندوقین چھوڑنا اور زچا کی چارپائی پر تیر اور کلام اللہ
رکھنا چھٹی کرنا اور نام فلان بخش اور غلام فلان رکھنا اور اگرچہ خون زچا کا چالیس روز سے کم مین
بند ہو جاوے مگر پورے چالیس دن تک اسکو ناپاک سمجھنا بسم اللہ کے واسطے چار برس چار مہینے
کی قید کرنا اور بسم اللہ کی شادی کی محفل کرنا اور ختنہ مین شادی اور محفل و رسم و رسوم کرنا اور مشکل کشا
سخاوت اللہ قبر پر یا نشان یا جھنڈے کے سلام کو لیجانا اور اوسکے ہات مین بال کا کنگنا باندھنا اور
اوسکے ہاتھ مین لوہا رکھنا اور رسوم منگنی کی کرنا پیڑے وغیرہ بانٹنا اور شادی نکاح مین موتی باندھنا
اور دروازہ پر نیل یا چونے کے ٹیکے دینا ساچق اور آتشبازی اور پہول کٹہولی اور روشنی کی سیاہیان
اور ڈلیان اور ناچ اور زرد یا نچی یا سرخ کپڑے پہنا کنگنا باندھنا مرد کو مہندی لگانا سہرا
باندھنا اور ٹوٹنے گانا اور جلوہ کرنا اور شادی سے پہلے برادری کا کہانا کرنا اور چوتہی کہیلنا
محرم مین عورت کی صحبت اور عورت کو زینت ترک کرنا چارپائی پر نہ سونا تعزیہ بنانا شدے نکالنا
محرم کی محفلین کرنا علم چڑہانا مہدی بنانا اور صفر کے مہینے کو بالخصوص تیرہ دن نامبارک سمجھنا
اور آخری چارشنبہ کو سیر کو جانا اور ربیع الاول مین مولود کی محفل ترتیب دینا اور جب نام کر
حضرت کے پیدا ہونیکا آوے کہڑے ہو جانا اور یہ جاننا کہ روح حضرت کی یہان آتی ہے اور
ربیع الثانی کی گیارہوین کرنا اور جمادی الاول مین مکن پور کو بدیع الدین شاہ مدار کے چلے کو
عرس مین جانا اور شعبان مین آتشبازی چھوڑنا اور حلوا پکانا اور چراغ بہت سے جلانا اور رمضان مین
آخر جمعہ کو خطبۃ الوداع اور قضا عمری پڑہنا شوال مین عید کے روز سویان پکانا اور
بعد نماز عید کے بغلگیر ہو کر ملنا یا مصافحہ کرنا اور ذیقعدہ کے مہینے مین نکاح نکرنا و علی القیاس
کفن کے ساتھ جانماز اور چادر بہی ضرور بنانا اور نعش کی چارپائی منحوس سمجھنا اور حضرت

عزرائیل کے نام کو یا سورۂ یٰسین کو معاذ اللہ بد جاننا اور کفنی پر کلمہ وغیرہ لکھنا اور قبر مین قل کے ڈھیلے اور شجرہ
رکھنا اور تیجا دسوان چالیسوان اور چھماہی اور برسی عرس وغیرہ کرنا اور اسقاط مروجہ کرنا حافظون
کو قبرون پر بٹھلانا قبرون پر چادرین ڈالنا مقبرے بنانا قبرون پر تاریخ لکھنا وہان چراغ جلانا
موت کے ذکر کو برا جاننا بعد تین روز کے ماتم پرسی کرنا اور دور دور سے سفر کرکے قبرون پر جانا اور
توشے اور سہ منیان کرنا اور ماں باپ کے ترکہ سے بیٹیونکا حصہ نہ دینا اور بیماریون مین ٹوٹکے کرنا جادو
کرنا منگل بدھ سنیچر کے دن کو نامبارک سمجھنا اور بعضی تاریخونکو نحس جاننا گھوڑے حویلی عورت مین بیماری کی
نحوست کی علامتین مقرر کرنا اور ورد نادعلی اور ختم بزرگون کے نام کے یا قرآن کی آیتون کو معکوس
پڑھنا اور چراغ جلتے وقت ایکدعا ایجادی پڑھنا اور شغل برزخ وغیرہ طریقہ ایجاد کرنا اور اسکو
عمل مین لانا اور مغرب کی نماز کے بعد یازدہ قدمی پڑھنا اور ہولی دوالی وغیرہ کفار کی رسومکو ماننا اور انسے
اور گدہے اور خچر کی سواری کو معیوب سمجھنا اور عورتونکا مردون سے اور مردونکا عورتون سے سلام علیک کرنا معیوب
سمجھنا اور اسیطرح خوردونکا بزرگون سے یا بزرگون کا خوردون سے سلام علیک کرنا ادب کے خلاف جاننا
اور خطبہ مین ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنا بیٹھکر خطبہ پڑھنا اور علاوہ اسکے سلف کے عقاید سے انحراف
کرنا وحدت وجود اور وحدت شہود یا جبر وقدر کے مسئلہ مین گفتگو کرنا اور اسکے اسرار کی بہت سی
تحقیق مین مشغول ہونا اور معاذ اللہ تقدیر کا انکار کرنا اور حضرت علی مرتضے کو حضرت ابوبکر اور
حضرت عمر رض سے افضل جاننا اور حضرت ابوبکر رض وعمر کی خلافت کو برحق نہ سمجھنا اور اہلبیت یا صحابیون کے
حقمین بد اعتقادی کرنا یا ان پر طعن کرنا اور مقلد کے حق مین تقلید ہی کافی جاننا اور تحقیق ضروری سمجھنا
راگ باجے جنکو بہتر جاننا اپنی ذات پات نسب کی بڑائیان کرنا آپسمین ایکدوسرے کی گفتگو اور حرکات
سکنات تحریر مین تعظیم زیادہ کرنا مہر عورتونکا زیادہ مقرر کرنا اور شادیون مین خرچ بیجا کرنا بیوہ کا
دوسرا نکاح معیوب سمجھنا مصیبت مین چلانا پیٹنا زیادہ سوگ مین بیٹھنا اپنے جسم اور مکان اور سواری
وغیرہ کی زینت بہت سی کرنا غرضکہ یہ باتین اور سوا اسکے ہزارون رسمین جو رائج ہین کہ ہزارون
آدمی یہ رسمین کرتے ہین اور بہتیرے آدمی منع بھی کرتے ہین قطع نظر اور دلیلون سے جب مسلمانون مین
اختلاف پڑا اور ہر بات پر جھگڑا اوٹھا تو ایسے وقت مین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو منصف اور حاکم بنانا چاہیے اسواسطے کہ حضرت کے وقت مین بھی لڑکے پیدا

ہوتے تھے عورتین جاہوتی تہین اور لڑکون کے ختنے بہی ہوتے تہے اور قرآن پڑہنا اونکو شروع ہوتا تہا اور
لوگون کے نکاح ہوتے تہے اور لوگونکو بیماریان ہوتی تہین اور لوگ مرتے تہے اور قبرین بنتی تہین اور چہلا اور
برسی ورگذرتا تہا اور محرم اور صفر وغیرہ مہینے آتے تہے تو ایسے وقت مین حضرت کیا کرتے تہے اور کیا
فرماتے تہے اور حضرت کے اصحاب کسطرح عمل مین لاتے تہے پہر اگر ان کامونکا برا ہونا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل اور تقریر سے ثابت ہو تو چاہیے مسلمان خوش ہوکر ویسے قبول
کرے اور ویسا ہی حضرت کی مرضی موافق عمل مین لاوے اور جو شخص اسکی برائی دریافت کرکے
ناخوش اور خفا ہوا اور ان کامونکا ترک کرنا برا لگے تو صاف جان لیا چاہیے کہ وہ شخص اس آیت کے
حکم بموجب مسلمان نہین اور یہ بات ثابت ہے کہ حضرت کے اور صحابون کے اور تابعین بلکہ تبع تابعین کے
بعد یہ رسمین رائج ہوئین تو اب معلوم کیا چاہیے کہ حضرت نے نئی نئی رسمون اور ایجادی کامونکے
حق مین کیا فرمایا سو سنا چاہیے أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ
فَهُوَ رَدٌّ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکہا ہے کہ بخاری
اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ جسنے نئی چیز نکالی ہمارے اس دین مین جو چیز اوسمین سے نہین تو وہ چیز باطل
اور رد ہے یعنی جسنے ایسی چیز دین مین نکالی کہ جسکی دین مین اصل بہی نہو سو وہ چیز باطل
اور رد ہے نئے کام دو طرحکے ہین ایک وہ کہ حضرت کے یا اصحابون کے یا تابعین یا تبع تابعین کے وقت
مین ایسا واقع نہوا کہ اوس نئے کام کی حاجت ہوتی بعد اوس زمانہ کے ایسا واقع ہوا کہ اوس نئے
کام کی حاجت ہوئی مثلا حضرت کے وقت سے صحابہ رضی اللہ عنہم کیوقت یا ائمہ دین کے وقت تک کسیکو
صرف ونحو پڑہنے کی یا قرآن مین زیر زبر بنانے کی یا فقہ کی کتاب تصنیف کرنیکی حاجت نہوئی
اسواسطے کہ سب مسلمان عرب تہے کلام اللہ کو بے صرف ونحو کے سمجہتے تہے اور بے زیر زبر کے صحیح پڑہتے تہے
اور اکثر لوگ مسائل کے عالم تہے اور اختلاف کم تہا سو اونکو احتیاج بہی نہوئی کہ فقہ کی کتاب
اور فتاوی بناتے بعد اوس زمانہ کے جب اسلام توران اور ہندوستان وغیرہ کیطرف پہنچا
تب احتیاج ان چیزون کی ہوئی اور بموجب انسے آیات اور حدیث کے یہ چیزین

چیزین

بنائی گئین تو یہ چیزین کہ وسیلہ علم کا ہین جیسے صرف و نحو اور علم قرأت اور اصول اور فقہ اور کتابین تصنیف کرنا اور اجتہاد وغیرہ چیزین ان لوگون کے حقمین بدعت نہین اور دوسری طرح کے نئے کام وہ ہین کہ وہ واقع بھی ہوئے مگر حضرت کے یا اصحابون یا تابعین یا تبع تابعین کے وقتمین وہ نئی چیزین بے انکار کے جاری نہوئین تو وہ چیزین بدعت اور باطل اور مردود ہین مثلاً اوسوقت مین لوگ مرتے تھے اور دفن ہوتے تھے مگر کوئی تیجا دسوان چالیسوان نہین کرتا تھا اور سیطرح جیسے فاتحہ نہین دیتا تھا اور یہ رسوم لوازمات میت سے کوئی نسمجھتا تھا یا مثلاً اوسوقت مین لوگونکے نکاح ہوتے تھے پر کوئی ساچق اور آتشبازی وغیرہ اور مصحف آرسی نہین کرتا تھا تو ایسے سب کام باطل اور مردود ہین اسواسطے کہ دین کا کام وہ ہوتا ہے جسکے کرنےمین خوبی اور بہتری اور ثواب ہو اور نکرنےمین ثواب جاوے یا الزام آوے اور برائی ٹھہرے یا عذاب ہو سو دین کے کام دو طرحکے ہین ایک وہ کام جو دلسے علاقہ رکھتے ہین جیسے نیت اور اعتقاد اور فکر و دھیان محبت اور ڈر وغیرہ دوسرے وہ کام جو ظاہر سے علاقہ رکھتے ہین سو وہ کام یا عبادت مین یا معاملات مین یا رسوم و عادات مین تو ان دونو طرحکے کامونکا مقرر کرنا اور ٹھہرانا اور بتلانا اور ان کا موقع اور وقت اور جگہہ اور وضع اور گنتی مقرر کرنا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام تھا اور اسواسطے حضرت کو اللہ تعالی نے پیغمبر کرکے بھیجا سو حضرت نے فرمایا کہ جسنے کوئی عقیدہ یا کوئی عبادت یا کوئی رسم نئی نکالی اور اوسکی مثل و نظیر بھی دین مین نتھی سو وہ عقیدہ اور عبادت اور رسم یا جو کہ عقیدے اور عبادت اور رسم مین وقت یا جگہہ یا وضع ہیئت یا گنتی کی قید اپنی طرفسے مقرر کی سو وہ بدعت اور باطل اور مردود ہے اور معلوم رہے کہ مثل اور نظیر کا دریافت کرنا ہر شخص کا کام نہین مجتہد کا کام ہے أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھی باتون مین سے اچھی بات اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے اور بہتر راہون مین سے بہتر راہ محمد کی ہے اور سب برے کامون مین برا کام وہ ہے جو نیا ہے اور ہر نئی

ہر چیز گمراہی ہے یعنی سبب گمراہی کا ہے **ف** یعنی اللہ تعالی آدمی پر باپ سے زیادہ مہربان ہے کہ اوسنے
اگلے دین سب منسوخ کرکے لوگونکی ہدایت کیواسطے کتاب قرآن مجید بہیجا اور اوسمین جو باتین
دنیا اور آخرت مین آدمی کے کام کی تہین بیان کردین سو وہ سب نئی باتوں سے اچھی ہے
اوسپر عمل کرو اور اللہ تعالے نے حضرت کو پیغمبر کرکے بہیجا اونہون نے قرآن کا سب مطلب صاف
صاف بیان کردیا اور عمل کرکے دکہلادیا کوئی بات باقی نرہی جسکی نئی ایجاد کرنیکی دین مین
ضرورت ہو پہر باوجود اسکے جو دین مین کوئی نئی بات نکلے وہ سب برائیون سے زیادہ بری
ہے کہ دین مین نئی بات نکالنا گویا اپنی ایک شرع جدی قایم کرنا ہے یا قرآن مین اور حضرت کے
سنت اور کام مین نقصان بتانا ہے گویا یہ دعوی کرتا ہے کہ یہ بات خدا تعالی نے قرآن مین
نہ کہی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوئی جو کہہ جاتے سو اب ہمنے نکالی اور جو بات
ایسی ہو کہ جسمین ایسی بری بات نکلتی ہو وہ صریح گمراہی ہے اسیواسطے بدعت کا کام سب
بدکامون سے زیادہ بد ہے کہ بدعتی کو توبہ نصیب نہین ہوتی اس سبب سے کہ وہ بدعت کو نیک کام
جانکر کرتا ہے تو اوسکو کبھی توبہ کرنیکا خیال بہی نہین گذرتا اسیواسطے حضرت نے فرمایا کہ سب بدعتین
گمراہی ہین أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ
سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهٗ
ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکہا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے
نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ غضب اللہ کا سب آدمیون سے
تین پر ہے ایک گناہ کرنیوالا حرم مین دوسرے چاہنے والا اسلام مین اگلے کافرون کی عادت
کے کام تیسرے چاہنے والا مرد مسلمان کا خون ناحق صرف اسواسطے کہ بہادے اوسکا خون **ف**
یعنی جو شخص گناہ کرتا ہے تو اللہ صاحب اوسپر ناخوش ہوتا ہے اور اوسکی طرف غضب الہی متوجہ
ہوتا ہے جتنے آدمی دنیا مین گناہ کرتے ہین جسقدر غضب الہی ان سب لوگون کیطرف ہوتا ہے
اون سب سے زیادہ غضب الہی اوسپر ہوتا ہے جو کعبہ شریف کے حرم مین گناہ کرے اور جو شخص کافرونکی
رسم مسلمانون مین جاری کیا چاہے اور جو ناحق کسی مسلمان کا خون کرنا چاہے اسواسطے کہ وہ شخص

گویا اللہ تعالےٰ کا مقابلہ کرتا ہے کعبہ شریف کو اللہ صاحب نے اپنا گہر ٹہرایا اور وہان کے ادب کا اور وہانکی عبادت
کا حکم دیا پہر جسنے وہانکا ادب نکیا وہان گناہ کیا تو اوسنے نہایت بے ادبی کی بلا تشبیہ جیسے
کسی نے باوجود بادشاہ کے منع کرنیکے بادشاہ کے روبرو دیوان خاص مین قصور اور بے ادبی بادشاہ
کی کی اور اللہ تعالےٰ نے آدمی کو پیدا کیا اور اسکے آنکہہ ناک کان اعضا درست بنائے اوسکو بڑا یا
دنیا مین جگہہ دی پہر ایمان والوں کو دیا پہر جسنے اوسکو مار ڈالنا چاہا تو اوسنے گویا اللہ کا مقابلہ کیا کہ
جسکو اللہ تعالےٰ رکہا چاہتا ہے اوسکو یہ مٹایا چاہتا ہے اور اگلے لوگون نے کچہہ اپنی عقل سے رسم رویہ نکال
لیے تہے کہ اونکو وہ ٹہیک جانتے تہے اللہ تعالےٰ نے پیغمبر صاحب کو پیغمبر کرکے قرآن دیکر بہیجا اور حکم
کیا کہ اگلے کافرون کی رسم و رسوم کو مٹاوین اور لوگون کو اوسکے کرنے سے باز رکہین پہر جو
شخص وہ رسم و رسوم اگلے کافرون کی پہر جاری کرے اور چاہے کہ مسلمانون مین وہ رسمین جاری
ہو جاوین تو اوسنے گویا شریعت کے مٹانیکی بنیاد ڈالی اور کفر کے جاری ہونیکی تدبیر کی
تو یہ شخص گویا خدا تعالیٰ کا مقابلہ کیا چاہتا ہے کہ جسکو خدا مٹایا چاہے یہ جاری کیا چاہتا ہے
خدا تعالےٰ کا دشمن ٹہر جاتا ہے اور اگلے کافرون کی یہی رسمین اور عادتین تہین کہ اپنے مولویون
کی نکالی ہوئی بات کو عین خدا ہی کا حکم سمجہنا اور باوجود مخالفت فرمودہ خدا اور رسول کے
اوس بات کو غلط نہ جاننا اور نہ چہوڑنا اور خدا رسول کے کلام کے مقابلہ مین اوس بات کی سند
پکڑنا اپنے باپ دادے کی رسم رویہ کو مقدم جاننا مسئلہ کے مقابلہ مین اوسکی دلیل و سند
پکڑنا دنیا کی طمع یا لوگون کے برا ماننے کے خوف سے یا نفسانیت کی راہ سے سچا مسئلہ
بیان نکرنا کلام اللہ اور کلام الرسول مین تحریف کمی بیشی کرنا اپنی خواہش کے موافق مسئلہ
تاویلین تراش لینا صلح کل کا رویہ اختیار کرنا اپنی ذات نسب خاندان پر فخر کرنا اور مین دونون کی
لینا مُردون کے بیان کرکے چلا کر رونا پیٹنا غم مین سیاہ کپڑے پہننا قبرین بلندی کی بنانا قبرون پر
یا مقبرہ مین اونکی تاریخ وغیرہ لکہنا مقبرے بنانا قبرون پر مسجدین بنانا وہان کہانا چڑہانا بے جا اگلے
کو عبادت سمجہنا نوروز کو ماننا صفر کے مہینے کے تیرہ دن کو نا مبارک سمجہنا سعادت نحوست
ستارون کی اور دنونکی ماننا جن پریون کی ماننا کرنا شگون لینا بزرگون کی منتین ماننا بزرگونکی
نیاز اچہوتی ٹہرانا تصویرون کی تعظیم کرنا اور جس شخص سے کچہہ معجزہ کرامت ہوئی

اوسکو

اوسکو پیغمبر اور ولی نہ سمجھنا وغیرہ یہ ہزارون رسمین اور عادتین تھیں یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور منافقون کے
اور مکہ والے اگلے مشرکون کی ہین اور سوا اسکے اور ہزارون رسمین ہندون کی ہین کہ لوگون نے اپنے
یہان رائج کر لین کہ پیغمبر خدا ایسی ہی باتون کے مٹانیکو اور ایسی ہی رسمون کے دفع کرنیکے لیے آئے
اور قرآن نازل ہوا پھر جو شخص ایسی رسمین اور عادتین اختیار کرے اور مسلمانون مین جاری کرے تو وہ شخص
اس حدیث کے بموجب اللہ تعالے کیطرف سے مغضوب ہے راندہ گیا خدا کے غضب مین گرفتار اور خدا
کے دشمنون مین شمار ہے مقام پر معلوم رکھا چاہیے کہ ایک قسم کی بدعت یہ بھی ہے اگلے کافرون کی
رسوم اور عادت اسلام مین جاری کرنا گویا وہ رسم اسلام مین نئی نکلی بعضے شخص جو شبہ کرتے
ہین کہ جس کام کی صریح برائی قرآن و حدیث مین نہین آئی اوسکو ہم کیون برا جانین سو یہ بات
غلط ہے اسواسطے کہ جسکام کی ہمکو خدا اور رسول کیطرف سے اجازت نہوئی وہ کام ہمکو منع ہے

اَخرَجَ مُسلِمٌ عَنِ ابنِ مَسعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَا مِن
نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِي اُمَّتِهٖ قَبلِي اِلَّا كَانَ لَهٗ فِي اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّونَ وَاَصحَابٌ يَأخُذُونَ
بِسُنَّتِهٖ وَيَقتَدُونَ بِاَمرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخلُفُ مِن بَعدِهِم خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفعَلُونَ وَيَفعَلُونَ
مَا لَا يُؤمَرُونَ فَمَن جَاهَدَهُم بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤمِنٌ وَمَن جَاهَدَهُم بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤمِنٌ وَمَن
جَاهَدَهُم بِقَلبِهٖ فَهُوَ مُؤمِنٌ وَلَيسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الاِيمَانِ حَبَّةُ خَردَلٍ

ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابن مسعودؓ نے نقل کیا کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نبی کو بھیجا اللہ تعالے نے اوسکی امت پاس مجھسے پہلے تو
ہوتے تھے اوسکی امت مین کچھہ لوگ صاف دل اوسکے مددگار اور یار کہ اختیار کرتے تھے اوس نبی کا رویہ
اور عمل کرتے تھے اوسکے حکم موافق پھر یون ہوتا کہ پیدا ہوتے اونکے بعد بدرویہ لوگ کہ وہ لوگونکو کہتے جو خود نکرتے
اور کرتے ایسے کام جسکا حکم نہوتا تو جسنے جہاد کیا اونپر اپنے ہاتھہ سے سو وہ مسلمان کامل ہے اور جو جہاد کرے
اونپر اپنی زبان سے وہ بھی مسلمان ہے اور جو جہاد کرے اونپر اپنے دل سے وہ بھی مسلمان ہے اور نہین ہے
بعد اسکے کچھہ ایمان رائی کے دانہ برابر **ف** حضرت نے اپنی امت کے خبردار کرنیکو اگلے پیغمبرون کی
امتون کا حال بیان کیا سو حضرت کی امت کا بھی یہی حال ہوا کہ حضرت کے اصحاب صاف
دل پاک باطن لوگ تھے کہ حضرت کے مددگار رہتے تھے اور حضرت کے حکم موافق

باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ — فصل اول
باب المساجد — فصل ثانی

عمل کرتے تھے بعد ایک مدت کے ایسے لوگ پیدا ہوئے کہ لوگونکو اور کچھ بتلاتے اور آپ اور کچھ کرتے خود
فضیحت بدیگران نصیحت اور ایسے کام کرتے جسکا حکم نہین ہوا یعنی نئی نئی ایجاد کے کام بدعت کے
سو حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اونپر ہاتھ سے جہاد کرے کہ اونکو مارے اور اونکا وہ بدعت کا کام
متغیر کردے اور توڑ ڈالے اور اوسکا کارخانہ برہم کردے سو وہ کامل مسلمان ہے اول درجہ کا اور
جو کوئی صرف زبان سے منع کرے بدعت سے اور اوسکی برائی بیان کری اور بدعتی کو نصیحت اور
بدعت کی فضیحت کرے وہ بھی مسلمان ہے دوسرے درجہ کا اور جو شخص اوس بدعت کے کام کو
دل سے برا جانے اور فکر اور تدبیر اوسکے دور ہونیکی کرے اور بدعتی سے دل نملاوے وہ بھی
مسلمان ہے تیسرے درجہ کا ضعیف الایمان اور جو اتنا بھی نہو اوسمین رائی برابر بھی ایمان نہین
اس سے معلوم ہوا کہ جو خود بدعتی موجد بدعات ہو اوسکے ایمان کا کیا ٹھکانا اور یہ بھی معلوم ہوا
کہ مسلمان سی جسقدر ہوسکے اوسقدر بدعت کے موقوف ہونیکے واسطے کوشش کرے اور بدعت کے
کام کو توڑے اور زبان سی بدعتیون کو نصیحت کرے اور بدعت کے عیب بیان کرے اور دل سے
بدعت کو برا جانے اور بدعتیون سے دوستی اور اتحاد نرکہے اور رکہی تو ایمان مین نقصان
ہے اور جسقدر بدعت سے بچے اور بدعت کو موقوف کرے وتنا ہی ایمان کامل ہو اور یہ بھی دریافت
ہوا کہ جس کام کا حکم نہوا اگرچہ منائی و ممانعت بھی نہوئی اوس کام کو کرنا بدعت ہے اور ممنوع
مثلا کہنیون تک دونون ہاتھ وضو مین دہونا فرض ہے اور بغلون تک دہونا صریح منع بھی نہین
اور حکم بھی نہین تو اب اگر کوئی شخص وضو مین بغلون تک ہاتھ دہووے اور جانے کہ مین
اچھا کرتا ہون تو اوسکو منع کرینگے کہ وضو مین اسطرح دونو ہاتھ دہونیکا حکم نہین ہوا مثلا اذان
مین اول چار دفعہ اللہ اکبر کہنا چاہیے پہر کوئی شخص پانچ دفعہ اگر کہے اور دلیل لاوے کہ پانچ دفعہ
اذان مین اللہ اکبر کہنا منع نہین آیا تو اوسکو رد کرینگے اور یہی کہین گے کہ چار مرتبہ
سے زیادہ کہنے کا حکم نہین آیا یا مثلا اذان مین اشہد ان محمد رسول اللہ کے ساتھ یون کہے
اشہد ان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اوسکو منع کرینگے یا مثلا فجر کی دو سنت
مقرر مین کوئی تین یا چار رکعت سنتین فجر کو پڑھے تو اسیطرح اوسکو بھی منع کرینگے
اور یہی کہین گے کہ اسطرح سے حکم نہین ہوا منع کرنیکو صرف یہی دلیل کافی ہے کہ اس کام کا

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد من عمل عملا لیس علیہ امرنا فہو رد متفق علیہ

عن ابن عباس قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور والمتخذین علیہا المساجد والسرج

شریعت مین صراحتہً یا اشارۃً اجازت نہین اُنکی مگر ان کام کرنیکے واسطے البتہ دلیل چاہیے
اور حکم بتلاسیے خواہ آیت ہو یا حدیث ہو یا حضرت کے صحابون کا اور تابعین کا عمل اور
اتفاق ہو اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَأْتِیَنَّ زَمَانٌ عَلٰی اُمَّتِیْ کَمَا اَتٰی بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ
بِالنَّعْلِ حَتّٰی اِنْ کَانَ مِنْھُمْ مَنْ اَتٰی اُمَّہٗ عَلَانِیَۃً لَکَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَصْنَعُ
ذٰلِکَ وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَتَفْتَرِقُ
اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً
وَّاحِدَۃً قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ
وَاِنَّہٗ سَیَخْرُجُ فِیْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ تَتَجَارٰی بِھِمْ تِلْکَ
الْاَھْوَآءُ کَمَا یَتَجَارَی الْکَلْبُ لِصَاحِبِہٖ لَا یَبْقٰی مِنْہُ عِرْقٌ
وَلَا مَفْصَلٌ اِلَّا دَخَلَہٗ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین
لکھاہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ ضرور آویگا ایک ایسا وقت میری امت پر جیسا آیا بنی اسرائیل پر جیسے
ایک جوتی برابر دوسری کے یہان تک کہ اگر ہوا اونمین کوئی ایسا کہ اوسنے برا کام کیا اپنی
ماسے علانیہ تو البتہ ہوگا میری امت مین بھی ایسا شخص کہ کریگا ایسا اور بنی اسرائیل پھوٹ کر ہوگئے
بہتر فرقے اور پھوٹ کر ہوجاویگی میری امت تہتر فرقے کہ سب وے دوزخی ہونگے سوا ایک فرقہ کے
صحابون نے عرض کیا کہ کون ہے وہ ایک فرقہ یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ جو اس طریقہ پر ہین
جسپر مین ہون اور میرے یار اور یون ہوگا کہ نکلین گے میری امت سے ایسے گروہ کہ جاری ہونگے
اونمین وہ بدعتین جیسے جاری ہوتی ہے ہڑک کتے کے کاٹے ہوے کو کہ نہین باقی رہتی اوسکی
کوئی رگ اور کوئی جوڑ مگر پیٹھ جاتی ہے اوسمین ف یعنی جیسے کتے کاٹے کی بیماری
آدمی کے بالکل رگ و ریشہ مین گوشت و پوست جوڑ بند مین پیٹھ جاتی ہے ویسے ہی
ایک زمانہ میری امت پر ایسا آویگا کہ لوگون مین بدعتین جاری ہوجاوینگی عقیدے اور
عبادتین اور وظیفے اور روزے نماز صدقہ خیرات مراقبہ نئی نئی طرح کے نکلین گے اور

مسلمانون کے دین مین یہود اور نصاریٰ سے بھی زیادہ پھوٹ پڑیگی کروے تو بہتر ہی فرقہ ہوگئے یہ بہتر فرقہ
ہوجاوینگے سو ویسا ہی ہوا کہ کوئی خارجی ہوا کوئی رافضی کوئی جبری کوئی قدری کوئی معتزلی
کوئی ازاد کوئی ستر اشاہی اور کوئی سنی سو حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ میرے اور میرے اصحاب کے
کے عقیدے اور طریقے اور رسم و عادت یعنی سنت کے موافق عمل کرنیوالا جو فرقہ ہووے وہ تو
بہشتی اور جنتی ہے اور باقی سب فرقے جو بدعت کی نئی نئی باتین نکالکر گروہ گروہ متفرق ہوگئے
وہ سب دوزخی ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اور حضرت کے یارون کے عقیدے اور رسم و عادت اور عبادت کے موافق اپنا عقیدہ اور
عبادت اور رسم اور عادت درست رکھے تو وہ جنتی اور سچا سُنّی مسلمان سنت کے موافق ہے
اور جو شخص اونکے عقیدے اور عبادت اور رسم اور عادت کے سوا اور طریقے نکالے یا اونکے
طریقہ مین کچھہ کمی بیشی کرے سو وہ اپنے واسطے دوزخ کی راہ صاف کرتا ہے اونکے طریقہ مین کیا
نقصان پایا جو آدمی اور طریقہ نکالے اور پھر مسلمانی کا دعوے کرے جھوٹے نام سے
کام نہین چلتا بلکہ الزام آتا ہے أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صلعم
يَا بُنَيَّ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ
وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي
وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب
والسنۃ مین لکھا ہے کہ ذکر کیا ترمذی نے کہ انس نے نقل کیا کہ مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ اے بیٹے اگر تجھسے ہو سکے کہ تو صبح اور شام کرے اور تیرے دلمین کسیکی طرف سے کدورت اور
میل یعنی کینہ عداوت نہو تو کر پھر فرمایا اے بیٹے یہ میری سنت ہے اور جسنے دوست رکھا میری
سنت کو تو اوسنے مجھی کو دوست رکھا اور جسنے مجکو چاہا اور دوست رکھا تو وہ ہوگا
میرے ساتھہ بہشت مین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کی دوستی یہی
ہے کہ سنت کے موافق عمل کیجیے اور یہ بھی دریافت ہوا کہ جو شخص سنت کے
عمل کرے وہ بڑے مرتبہ کا بہشتی ہے کہ بہشت مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ساتھہ ہوگا تو ہر مسلمان طالب بہشت کو چاہیئے کہ جسقدر ہو سکے اوسقدر

سنت کو اختیار کرے اور بدعت کو ترک کرے اور بدعت سے بیزار رہے اور ایک سنت یہی ہے
کہ شام سے صبح تک اور صبح سے شام تک یعنی مدام کسیکی عداوت اور کسی سے بغض اور کینہ دل مین
نرہے أَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ
شَهِيدٍ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ بیہقی نے ذکر
کیا کہ ابوہریرہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے چنگل مارا یعنی عمل کیا میری
سنت پر میری امت کے فساد کے وقت تو اوسکو ثواب سو شہید کا ہے ف یعنی جب سے کہ لوگ
طرح طرح کی بدعتین ایجاد کرینگے اور ہر ایک اپنی بدعت کو نیک جان کر ذوق شوق سے عمل مین لاویگا
اور ہزارہا بدعتین ہونگی پہر بعضی بدعت کو کوئی فرض جانیگا اور بعضی کو کوئی واجب بتاویگا اور
بعضی کو کوئی سنت ٹھہراویگا اور کوئی مصلحت وقتی اور دنیاوی قرار دیگا اور کوئی رسم اپنے
بزرگون کی جان کر اور کوئی عوام کے طعن کے خوف سے عمل مین لاویگا اور ہر ایک اپنی بات پر اڑیگا
تو ایسے وقت مین جو شخص سنت پر عمل کریگا اور اوس بدعت سے کنارہ کریگا اور حضرت کے طریق کو
نہایت مضبوط پکڑیگا اور کسی حال مین نچھوڑیگا تو اوسکو سو شہید کے موافق ثواب ملیگا اسواسطے
کہ ہزارون بدعتی اوسکے دشمن ہونگے اور اوسکو برا کہین گے بلکہ اوسکی جان اور آبرو کہونیکی
فکر مین رہینگے اور وہ موافق سنت کے خود صبر کریگا اسلیے اوسکو سو شہید برابر ثواب ملیگا سو اب
اوسی اختلاف اور بدعات کا وقت ہے کہ ہر شخص اپنی ہی گاتا ہے اور جو جسکے جیمین آتا ہے بیدھڑک
عمل مین لاتا ہے پہر کوئی آپ ہی نئی نئی باتین ایجاد کرتا ہے اور کوئی غیر مذہبون اور بدمذہبون سے رسوم
و بدعات یاد کرتا ہے اور یہ سب خرابیان اسی سے پڑین کہ لوگون نے قرآن حدیث پڑہنا اور اوسکی معنی
و درایت کرنا چہوڑ دیا یا اس علم شریف مین سستی کی اور اور علمون مین لگ پڑے أَخْرَجَ أَحْمَدُ
وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ جَابِرٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صلعم حِينَ أَتَاهُ عُمَرُ رض فَقَالَ أَنَا نَسْمَعُ أَحَادِيثَ
مِنْ يَهُودَ فَتُعْجِبُنَا فَتَرَى أَنْ نَكْتُبَ بَعْضَهَا فَقَالَ أَمُتَهَوِّكُونَ أَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُودُ
وَالنَّصَارٰى لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً وَلَوْ كَانَ مُوسٰى
حَيًّا مَا وَسِعَهُ إِلَّا اتِّبَاعِي ترجمہ مشکوۃ کے

باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکہا ہے کہ ذکر کیا امام احمد اور بیہقی نے کہ جابرؓ نے نقل کیا کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آئے عمرؓ اور کہا کہ ہم سنتے ہین باتین یہودیون سے سو اچہی معلوم
ہوتی ہین ہمین سو بہلا تم اجازت دیتے ہو ہمکو کہ ہم لکہہ لین کچہہ اوسمین سے تو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے
کہ کیا تم بہی حیران ہو جیسے حیران ہوئے یہود اور نصارٰی سو بیشبہہ مین تو لایا ہون تمہارے پاس
شریعت روشن اور صاف اگر زندہ ہوتے موسٰی تو نہ بن آتی اونکو کچہہ سوائے میری پیروی کے **ف**
یعنی جب دین مین نقصان آتا ہے اور سب احکام نہین کہلتے تو اوس دین کے علما اور لوگ حیران ہوتے
ہین کہ فلانے کام مین کیا حکم کیجیے اور کیسا فتوی دیجیے اور فلانی کام کو کیونکر کریے تو وہ لوگ اور
دین والے لوگون سے سیکہہ کر ویسا ہی کرتے ہین جیسے یہود اور نصارٰی کہ جب اونہون نے اپنے دین مین
سب احکام نہ پائے یا دین کے احکام اونکی سمجہہ مین نہ آئے تو اور دین والونکی باتین حیران ہوکر انہون
نے سیکہہ لین سو اس دین اسلام مین اللہ تعالے نے سب احکام بیان کیے اور اوسکی تفصیل پیغمبر خدا سے
بخوبی معلوم ہوئی اور کسی بات مین شتباہ اور دہوکا نرہا اور اس شریعت مین کسی اور دین کی حاجت
نرہی اور سب اگلے دین منسوخ ہوگئے اگر اسوقت مین یہودیون کے پیغمبر حضرت موسٰی بہی زندہ
ہوتے تو اس شریعت پر چلتے سو یہود اور نصارٰی کس گنتی اور شمار مین ہین اور کیا چیز ہین جو ہم
اونسے باتین سیکہین پہر اگر ہم اونسے دین کی باتین سیکہین تو گویا اپنے دین کو ناقص اور اونکے دین کو
کامل اور پورا جانین اور اس بات سے ایمان مین نقصان آتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دنیوی اور دینوی علم
پڑہنا اور دین والون سے باتین سیکہنا اور اختیار کرنا نچاہیئے مگر ہان جو کوئی دین والونکی باتین اوس سے
پرہیز کرنے اور بچنے کے لیئے یا رد کرنیکے واسطے دریافت کرے تو یہ بڑی بات ہے تو ایسا شخص
چاہیئے کہ پہلے آپ مسلمانی کے دین مین پکا اور مضبوط اور عالم ہووے اس زمانہ کی اکثر لوگ اسی سبب سے
گمراہی مین پڑگئے کہ اپنی دین کی تو خبر نرکہی اور کچہہ رسم و رواج یہود کے اور کچہہ نصارٰی کے
اور کچہہ ہنود کے سیکہہ لیئے اور کرنے لگے اور پہر اوسکو اپنے دین کی بات جانتے ہین چنانچہ اکثر جاہل
جب نصارٰی کی پکی قبرین اور اونچی اور اوسپر مقبرے قبے بنے ہوئے اور اوسپر تاریخین اور نام مُردون کے
لکہے دیکہتے ہین یا ہندؤن کی شادی اور موت کی رسم و رسوم دیکہتے ہین تو کہتے ہین کہ ایسی باتین
ہمارے بہی دین مین ہین اور یہ نہین جانتے کہ اس دین کے نادانون نے انہین لوگون سے

یہ باتین سیکھین اور آپ کو اونکے مشابہ کرلیا اور پہر اگر کوئی نصیحت کرے تو اوس سے رد و بدل
کرتے ہین اور جھگڑتے ہین أَخْرَجَ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا
أُوتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ مَا ضَرَبُوهُ
لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے
کہ امام احمد اور ترمذی نے ذکر کیا کہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ گمراہ ہوئی کوئی قوم ہدایت پانیکے بعد جس ہدایت پر تھے مگر اس سبب سے کہ ملا اونکو جھگڑا
پھر پڑھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ تجھسے بحث نہین کرتے
کافر مگر جھگڑے سے بلکہ یہ لوگ نرے جھگڑالو ہین **ف** یعنی جھگڑا اوسکو کہتے ہین کہ آپ ناحق پر ہو
اور حق والیکو ہرانا چاہے سو فرمایا کہ دین کے کام مین جبتک لگے لوگ حق بات کو مانتے
رہے تب تک نیک راہ اور ہدایت پر رہے اور جب ناحق بات کو رائج اور جاری کرنے لگے اور
حق بات مین چون و چرا کی اور اوسکو ہرانے لگے تو گمراہ ہو گئے سو مسلمان کو چاہیے کہ بدعت کے کام مین
جھگڑے نہین اور حق بات کی جو قرآن حدیث مین لکھی ہو پیروی کرے اور جو شخص بدعت کیلیے جھگڑے
اور بدعت جاری کرے انجام اوسکا گمراہی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقتمین اکثر کافر
حق بات کو حق جانتے تھے اور پھر جھگڑتے تھے سو اللہ تعالی نے اونکو قرآن مین فرمایا کہ یہ لوگ
نرے جھگڑالو ہین بحث اور گفتگو حق کی تحقیق کیواسطے نہین کرتے مگر اسواسطے کرتے ہین کہ حق بات کو ہرا دین
سبحان اللہ ایک مسلمان قرآن و حدیث سے ثابت کرتا ہے کہ یہ کام بدعت ہے اور کرنا
نچاہیے دوسرا اوسکے مقابلہ مین کہتا ہے کہ یہ کام ہمارے باپ دادے یا ہمارے پیر یا ہمارے
شہر کے لوگ کرتے ہین سو ہم بھی کرینگے اور نہ چھوڑینگے خدا اور رسول کے حکم کو اور بزرگون کی
نکالی ہوئی بدعت سے کمتر اور حقیر جانا اور آسان اور سہل کام شریعت کے چھوڑ کر ناحق
کی سختی اور تکلیف شاق دنیا اور آخرت کی اپنے واسطے گوارا کی اور گمراہی مین
پڑ گئے أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقُولُ لَا تُشَدِّدُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَيُشَدِّدَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَإِنَّ

قوما شددوا على انفسهم فشدد الله عليهم فتلك بقاياهم في الصوامع والديار

رهبانية ابتدعوها ما كتبناها عليهم **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الاعتصام

بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرماتے تھے کہ سختی نہ اختیار کرو اپنی جانون پر کہ سختی کریگا اللہ تم پر جس قوم نے سختی اختیار کی

اپنے اوپر تو سختی کی اللہ نے اون پر سو وہی باقی ہین وہ نہین ہین سے گرجا ہین اور دیر ہین فرمایا اللہ

تعالی نے یہ درویشی جو ایجاد کی ہے اور بدعت نکالی ہے انہون نے سو ہمنے تو فرض کی تہی ان پر

ف یعنی بعضے لوگ یہود اور نصاری مین درویش ہوتے تہے کہ آبادی چھوڑ کر جنگلون مین رہتے تہے اور

ٹاٹ پہنتے تہے اور زنجیرین گلون مین ڈالتے تہے اور اپنے آپکو خوجا کر ڈالتے تہے تاکہ زنا نہو جاوے اور

جانتے تہے کہ ہم اچھا کرتے ہین سو اللہ تعالے نے فرمایا کہ یہ فقیری اور درویشی جو انہون نے ایجاد کی سو

اسکا ہمنے انکو حکم نہین دیا سو ہمارے حضرت نے اپنی امت کو فرمایا کہ جب آدمی مشکل کام اختیار

کرتا ہے تو اللہ تعالے بہی اوسکو چھوڑ دیتا ہے کہ وہ اوسی مشکل اور سخت کام مین پڑا رہتا ہے اور اوسکی

برائی اوسکی سمجھ مین نہین آتی سو تم ایسے سخت کام ایجاد نکیجیو کہ تمکو اللہ تعالے نے شریعت

مین بہت آسان کام بتلائے ہین اونکے سوا اپنی طرف سے بے حکم خدا اور رسول کے سخت

اور مشکل کام اپنے اوپر اختیار نکرو جیسے وسواس کے مارے اور کسی مسلمان کا برتن اور پانی اور بدن

اور کپڑا ناپاک سمجھنا اور وضو غسل وغیرہ مین بہت سا پانی خرچنا اور نیت نماز کی زبان سے

بار بار کہنا اور ہر عمل کیواسطے بے سبب ہندون کیطرح نہانا اور لوگونکی صحبت سے پرہیز کرنا اور

فلانے فلانے ورد وظیفے معمولی خلاف سنت ضرور پڑہنا مثلا جب بدہ کا روز آوے تو آپکو

ناپاک سمجھ کر نہا کر کپڑے بدل کر ایک ورد ایجادی خواہ مخواہ پڑہنا یا جب فقیر بنکر گدی پر بیٹھے

پہر اپنے مکان سے باہر نجانا اور اپنی طرف سے طرح طرح کے وظیفے ورد ایجاد کرنا یا اورکے ایجاد کے

موافق قیود اور شروط سے پڑہنا اور نماز معکوس پڑہنا اور ہفتہ مین ایک روز گوشت ترک کرنا

یا اچھا کپڑا مباح نہ پہننا یا اچھے کہانیکو جو حلال طیب ہے نہ کہانا یا ایک ترکاری کا ترک کر دینا یا کسی

مہینے یا کسی روز مخصوص مین کوئی چیز مخصوص ترک کرنا یا شادی موت کی رسوم کو لوازمات

نکاح اور موت کے سمجھ کر خواہ مخواہ بجا لانا اور جبتک وہ رسوم اپنی معمولی نہون تب

نکا

شکی اوس نکاح شادی موت کو اچہا نہ سمجہنا اور جبتک وہ لوازمات جمع نہو لین تب تک ختنہ اور
شادی مین دیر کرنا یا مثلا اپنی وضع اور لباس معمولی خاندانی کے سوا اور وضع اور لباس اور القاب
کو اگرچہ مباح اور جایز ہو اپنے واسطے مکروہ سمجہنا یا سال کے بعد ضرور سمجہہ کر فلانے بزرگ کا عرس
کرنا یا سال کے بعد فلانی فلانی قبر کی زیارت کو خواہ مخواہ جانا اور سوا اسکے ہزارون باتین ہین
پہر ایسے ایسے کامون کو عبادت اور ثواب جاننا حالانکہ یہ سب بدعات مین لوگون کے ایجادی کر
اگلی امتون کے لوگ ایسے ہی کام کرکے سختی مین پڑ گئے اور اللہ تعالی نے بہی اپنی مہر او فضلے وسہارا
اور ان کو اوسی سختی اور مشکلونمین چہوڑ دیا سوا ونہین مین کے کچہہ لوگ بعضی خانقاہون اور چلہ گاہون
اور درگاہون اور دہرون اور گرجون مین باقی موجود ہین اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو چاہیے
کہ اپنی طرف سے اپنے اوپر کوئی بات نہ ٹہرالے جو کام خدا رسول نے عبادت بتلائے وہ
عبادت جانے اور بجا لاوے اور جو چیز حلال مباح ہے اوسکو کہاوے اور عمل مین لاوے
مگر ہان بعضے امر حلال مباح سے اگر کسی بڑی عمدہ عبادت نامور مین خلل پڑتا ہو یا اوس مباح وہ
حلال سے آدمی گناہ مین گرفتار ہوتا ہو تو ایسی جگہہ اوس مباح اور حلال کو اوتنے ہی مطلب تک
ترک کردے مگر حلال و مباح جانتا رہے جیسے بیمار مرض کے خوف سے اچہا ہونیکے لیئے طبیب کی صلاح
موافق روٹی گوشت وغیرہ ترک کرے پہر جب صحت ہو جاوے تب کہاوے اور یہ بہی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ شریعت مین جس کام کا جسقدر حکم ہو اوتنا ہی اور ویسا ہی بجا لاوے اپنی طرف سے احتیاط نام
کچہہ اور قیدین نہ بڑہاوے اَخْرَجَ مَالِكٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ
اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام
بالکتاب والسنۃ مین لکہا ہے کہ نقل کیا امام مالک نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
چہوڑین مین نے تم مین دو چیزین کہ ہرگز گمراہ نہوگے جبتک مضبوط پکڑے رہوگے اون
دونون کو ایک کتاب اللہ کی اور دوسری سنت رسول اللہ کی **ف** یعنی آدمی کشمکش مین
گرفتار ہے دنیا اپنی طرف بتلاتی ہے شیطان اپنی طرف کہینچتا ہے باپ ما اپنے رویہ پر چلایا
چاہتے ہین اور بادشاہ امیر اپنے رویہ پر اور اوستاد پیر اپنے طریقہ پر اور دوست آشنا

اپنی وضع پر اور جورو اولاد اپنی مرضی موافق آدمی کو چلاتے ہین اور آدمی کو ان سب سے حاجتین ہ
در پیش سو اللہ تعالیٰ نے کلام اللہ مین اور حدیث مین رسول اللہ نے دنیا کمانیکے اور شیطان
دفع کرنیکے حیلے اور اسباب اور ماباپ کی تابعداری کیطرح اور بادشاہ و امیر کی فرمانبرداری کی
وضع اور اوستاد کی اور پیر کی پیروی کا طریق اور دوست آشنا کی دوستی نباہنے کے انواع اور
جورو لڑکو نکے حقوق سب مفصل بیان کیئے تو جبتک آدمی اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن اور پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے رویہ اور طریق کو مضبوط پکڑے رہے کہ کسی حال مین نچھوڑے تب تک
ہرگز گمراہ نہو اور اگر قرآن کو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو چھوڑ دے تو دنیا داری کے سبب یا
ماباپ کے رویہ اور رسوم پر چلکر یا بادشاہ امیرون کی فرمانبرداری کرکے یا اوستاد و پیر کے بہکانے سے
یا دوست آشنا کے اغوا سے یا جورو کی تابعداری سے گمراہ ہو جاوے اور جو قرآن و سنت کو مضبوط
اختیار کرے تو ان سب کا کہنا اوسی بات مین مانے جو کتاب اللہ اور سنت کے موافق ہو اور نہین تو ہرگز نمانے
بڑی کمبختی اوسکی جو عیسیٰ کو چھوڑ کر دجال کے پیچھے جاوے اور زیادہ تر بدنصیبی اوسکی جو اللہ
ہادی مطلق اور محمد رسول اللہ رہنما ئے برحق کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا پیشوا بنا وے ؁

اَخْرَجَ رَزِیْنٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ کَانَ مُسْتَنًّا فَلْیَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَاِنَّ
الْحَیَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَیْہِ الْفِتْنَۃُ اُولٰٓئِکَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانُوْا
اَفْضَلَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَبَرَّھَا قُلُوْبًا وَاَعْمَقَھَا عِلْمًا وَاَقَلَّھَا تَکَلُّفًا اِخْتَارَھُمُ
اللّٰہُ لِصُحْبَۃِ نَبِیِّہٖ وَلِاِقَامَۃِ دِیْنِہٖ فَاعْرِفُوْا لَھُمْ فَضْلَھُمْ
وَاتَّبِعُوْھُمْ عَلٰٓی اٰثَرِھِمْ وَتَمَسَّکُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ
اَخْلَاقِھِمْ وَسِیَرِھِمْ فَاِنَّھُمْ عَلَی الْھُدَی الْمُسْتَقِیْمِ

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکہا ہے کہ رزین نے نقل کیا کہ فرمایا حضرت
عبد اللہ بن مسعود نے کہ جسکو اچھا رویہ اختیار کرنا ہو اور سیدہی راہ چلنا ہو تو چاہیئے کہ وہ راہ
چلے اور پیروی کرے اونکی جو مرگئے اس لیئے کہ زندون پر فتنہ کی امن نہین سو وہ لوگ
اصحاب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تہے کہ وہ افضل تہے اس امت مین اور نیک تر تہے
دلون سے اور نہایت دور اندیش تہے از روئے علم کے اور بہت کم تہے تکلف مین کہ اختیار کیا تہا

اونکو

اونکو اللہ نے اپنے نبی کی صحبت کے لیے اور اپنے دین کے قایم کرنیکے واسطے سو دریافت کرو اونکی بزرگیان
اور پیچھے چلو اونہین کے قدم پر قدم اور جسقدر ہو سکے مضبوط پکڑو اونکی خوئین اور عادتین اسواسطے
کہ وہ تھے سیدہی راہ پر ف یعنی نئی نئی راہین اور رویہ نہ نکالو اور جسکو نیک راہ چلنا ہو تو پیغمبر
خدا صلعم کے یارونکے قدم بقدم چلے اور اونہین کی رسوم اور عادتین خوب مضبوط ہو کر اختیار
کرے اسواسطے کہ وہ لوگ نہایت صاف دل پاک باطن تھے اور اونکو علم مین نہایت فہم تہا اور
درست اور سمجھ تھی کہ دور کی بات سوجھتی تھی اور تکلف اونمین نہایت کم تہا اور ظاہر داری کم کرتے تھے
اسیواسطے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کا اونکو مصاحب بنایا تہا کہ اونسے دین قایم ہووے سو اونکی
بزرگیان اور خوبیان معلوم کرو اور وہی صراط مستقیم پر تھے بعد اونکے جون جون پیغمبر صاحب کا زمانہ دور
ہوتا گیا پچھلے لوگ جو پیدا ہوتے گئے اونکے کامونمین شیطان دخل کرتا گیا اور اونمین نفسانیت پیدا
ہوتی اور اختلاف بہت پڑا اسو مسلمان کو ایسے وقت مین یون ہی مناسب ہے کہ حضرت کے صحابہ
کی راہ کو جو سب سے افضل اور پاک باطن اور بے تکلف اور سبکے سب اصل جاری کرنیوالے دین کے
تھے اختیار کرے اور نئی نئی باتین نہ نکالے اور اونکے نکالی ہوئی پر چلے اور نہین تو موت اور
قیامت نزدیک ہے مرنیکے بعد اور قیامت کو حال معلوم ہوگا اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ سَهْلِ بْنِ
سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ
عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنَنِيْ ثُمَّ
يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا
بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ ترجمہ مشکوۃ کے باب الحوض والشفاعۃ مین لکہا ہے
کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ سہل بن سعدؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا
کہ مین تم سب سے آگے جاونگا حوض کوثر پر سامان درست کرنیکو جو شخص ہو نکلے گا میری طرف
پیوے گا اور جو پیوے گا ہرگز کبہی پیاسا نہوگا البتہ مجھپر وارد ہونگے کئی فرقے کہ مین پہچانتا ہونگا
اونکو اور وہ پہچانتے ہونگے مجکو پہر ایک پردہ ہو جاویگا میرے اور اونکے بیچ مین تو مین کہونگا
کہ یہ تو میرے ہین تو کہا جاویگا تو نہین جانتا کہ کیا نئی نئی باتین نکالی تہین انہون نے
تیرے بعد تب مین کہونگا کہ دوری ہووے دوری اوسکو جسنے تغیر کیا میرے بعد دین کو

٢٧

ف یعنی روز قیامت کو جب آفتاب میل برابر نزدیک ہوگا اور دوزخ سامنے آویگا تو نہایت گرمی
کی شدت ہوگی اور لوگون کو پیاس لگے گی اور وہان ایک حوض ہوگا کہ جسکا پانی دودہ سے زیادہ سفید
اور شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سرد ہوگا اوس حوض پر ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم آگے سے جاکر ٹھہرینگے اور جو پیاسا اوسپر جاویگا حضرت اوسکو وہ پانی پلاوینگے
تو وہ پھر کبھی پیاسا نہوگا اس اثنا مین بدعتی لوگ بھی جنہون نے دین کے کام مین نئی نئی
باتین اور رسمین نکالی تہین اور سنت اوٹھا کر بدعت ایجاد کی تہی حوض کوثر پر جاوینگے
تو بسبب اسکے کہ وہ کلمہ کو پڑہتے تھے اور نماز روزہ ادا کرتے تھے نشانیون سے پیغمبر صاحب اونکو
پہچانینگے کہ یہ میری امت مین ہین اور وہ لوگ بھی حضرت کو پہچانینگے کہ یہ ہمارے پیغمبر ہین
اس عرصہ مین فرشتے ایک پردہ ان بدعتیون کے اور حضرت کے درمیان مین آڑ کردینگے اور حوض پر
حضرت کے پاس اونکو نجانے دینگے تو حضرت صاحب رحمۃ للعالمین یہ حال دیکھکر فرشتون سے
کہینگے کہ یہ تو میری امت کے لوگ ہین انکو کیون روکتے ہو وہ فرشتے عرض کرینگے کہ حضرت
آپ کے بعد ان لوگون نے دین مین نئی نئی باتین نکالی ہین کہ وہ آپ کو معلوم نہین تو حضرت
یہ بات سنکر ایسے ناراض و بیزار اون سے ہوجاوینگے کہ باوجود اس خُلق عظیم کے اون لوگون
کے حق مین فرشتون سے ایسی آفت کے وقت مین کہ پیاسے محتاج ہونگے قیامت کے میدان
مین فرماوینگے کہ دور کرو انکو دور کرو کہ انہون نے میرے بعد دین مین نئی نئی باتین نکالکر دین
کی صورت بدل دی گویا دین ہی اور کر دیا بلکہ اہل دین مین خلل آگیا اور جسواسطے اللہ تعالیٰ
نے پیغمبر صاحب کو رسول بناکر بھیجا تھا کہ بدعت کو اوٹھا دین سو اونہون نے اور بدعتین ایجاد کین
یہان پر ایک بات اور بھی یاد رکہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن لوگون کی ہدایت کیواسطے
پیغمبر صاحب کی معرفت بھیجا اور دین و دنیا کی سب باتین مجمل اور مفصل بیان قرآن مین کردین
اور پیغمبر صاحب نے اوس موجب کرکے دکھلا دیا اور مجمل بات کو مفصل کرکے بتا دیا جب قرآن
تمام ہوا اور حضرت کے دنیا سے جانے کے دن قریب ہوئے اللہ صاحب نے فرمایا اَلْيَوْمَ
اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ
ترجمہ یعنی آج کے دن کامل و پورا کرچکا مین تمہارے لیئے تمہارا دین اور تمام کرچکا مین

تم پر اپنی نعمت اور فضل و پسند کیا مینے تمہارے واسطے اسلام کو دین یعنی قرآن مین سب باتین تمہارے
کام کی صاف صاف کہہ دین اور دین پورا اور کامل ہو چکا اور نعمت اسکی جو قرآن کا نازل ہونا
تہا سو پورا ہو چکا اسکے بعد اگر کوئی کچھہ بات بڑہاوے اور نئی نکالے سو وہ بات قرآن سے
باہر ہے اور اللہ کے فضل سے دور اور دین اسلام سے بعید اور یا کوئی قرآن کے حکمون مین سے
کوئی بات گہٹاوے اور کم کرے تو دین مین جسکو اللہ نے پورا اور کامل کیا تہا نقصان کیا
اور اللہ کا فضل کم کر دیا الغرض جب حضرت پیغمبر خدا اور صحاب اور تابعین اور تبع تابعین
دنیا سے تشریف لیگئے اور قرآن کا علم کم ہو گیا اور نئے لوگ پیدا ہوتے گئے اور دین مین نئی
بات نکالتے گئے پہر اونکے بعد جو لوگ پیدا ہوئے اون نئی باتون کو اپنے بزرگون کی
راہ و رسم جان کر اوس دین کی بات مین اون رسمون کو ملا کر تے گئے پہر اب ایسا ہو گیا کہ وہ رسم
و رسوم اور دین کی بات ملکر ایک ہی بات ٹہر گئی اور احمق لوگ اوس بالکل مجموعہ کو دین کی بات
اور مسلمانی کے کام سمجہنے لگے تو دین جیسا اوس وقت مین حضرت اور صحابیون کے سامنے تہا جسوقت
یہ آیت نازل ہوئی تہی ویسا نرہا مثلاً ختنہ کرنا سنت ہے اور اوسمین کچھہ اور اسباب اور سامان نہیں
چاہیئے اور حضرت اور صحابیون کے وقت مین اسیطرح بے تکلف لوگون کے ختنے ہوا کرتے تہے پہر پیچہلے
لوگون نے اسمین نئی نئی اپچین نکالین اور چہڑکے کپڑے اور سہرا اور باجا اور راگ ایجاد کیا
پہر اب کے لوگ جاہل ان سب کامون کو ختنے کے لوازمات سے سمجہتے ہین اور سنت مین بدعت
ملا کر سنت اور بدعت کو ایک کر دیا علیٰ ہذا القیاس نکاح وغیرہ مین بدعتین ایجاد کر کے نیک کام
اور بد کو ملا کر ایک ہی ٹہرا لیا اور یہانتک نوبت پہنچی کہ جو نیکبخت موافق سنت حضرت کے اور صحابیون
کے روئیہ موافق کرے اور کچھہ رسم و رسوم نکرے تو لوگون کے نزدیک اوس کام کا اعتبار نہو اور
کمبخت بدعتی اور جاہل وسیر ہین اور طعن کرین اللہ سب مسلمانون کو بدعات سے بچا کر سنت کے موافق
کرے آمین یارب العالمین اور بعضی بدعتین بلکہ اکثر بدعتین لوگ ایمان کے کامون مین جانتے
ہین تو اب دریافت کیا چاہیئے کہ ایمان کسکا نام ہے اور ایمان کا کیا کام ہے

الفصل الثانی فی ذکر حقیقة الایمان فصل دوسری ایمان کی حقیقت کے ذکر مین **ف** یعنی اس فصل
مین اون آیتون اور حدیثون کا ذکر ہے جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ایمان کی حقیقت یہ ہے

۲۹

اور اصل ایمان کے یہ کام ہین پھر جب بات ثابت ہو جاوے تو عقلمند آدمی ایسی بوجھ لے کہ برخلاف
اسکے جو کام ہین وہ بے ایمانی کے کام ہین ایمان کے کام ہین جانا چاہیے ایمان کے کام اللہ رسول
کے بتانے سے معلوم ہوتے ہین اور انکی عقل سے نہین بوجھی جاتے اگر صرف عقل سے معلوم
ہوتے تو بڑے کامل مسلمان بقراط اور ارسطاطالیس سے ہوتے عقل کو شرع کے تابع کرنا چاہیے اور
شرع عقل کے تابع نہین تو اب دریافت کیا چاہیے کہ اللہ و رسول نے کون کون سے کام ایمان کے
فرمائے قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ہُمْ فِیْ صَلَاتِہِمْ
خٰشِعُوْنَ وَالَّذِیْنَ ہُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ وَالَّذِیْنَ ہُمْ لِلزَّکٰوۃِ فَاعِلُوْنَ
وَالَّذِیْنَ ہُمْ لِفُرُوْجِہِمْ حٰفِظُوْنَ اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِہِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُہُمْ
فَاِنَّہُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْعٰدُوْنَ
وَالَّذِیْنَ ہُمْ لِاَمٰنٰتِہِمْ وَعَہْدِہِمْ رٰعُوْنَ وَالَّذِیْنَ ہُمْ عَلٰی صَلَوٰتِہِمْ یُحَافِظُوْنَ
اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ہُمْ فِیْہَا خٰلِدُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے
یعنی سورۂ مومنون مین کہ کام نکال گئے وہ ایمان والے جو اپنی نماز مین نوے ہین اور جو نکمی بات
دھیان نہین کرتے اور جو زکوٰۃ دیا کرتے ہین اور جو اپنی شہوت کی جگہہ تھامتے ہین مگر اپنی
عورتون پر یا اپنے ہاتھہ کے مال پر سو ان پر نہین الزام پھر جو کوئی ڈھونڈے اسکے سوا سو وے
ہین حد سے بڑھنے والے اور جو اپنی امانتون سے اور اپنے قرار سے خبردار ہین اور جو اپنی نمازون سے
خبردار ہین وہی ہین میراث لینے والے جو میراث پاوینگے بہشت کی وہ اسمین ہمیشہ رہینگے ف
یعنی جو مسلمان کہ نماز مین اخلاص سے اللہ کیطرف دل لگائے ہوئے اللہ کے خوف سے دبے
جاتے ہین اور خیال اور وہم اور طرف نہین جانے دیتے اور جو لغو نکمی بات پر کہ جس سے دنیا و دین
کا کچھہ فائدہ نہین جیسے راگ باجا کھیل تماشے پر دھیان نہین کرتے اور جو اپنے مال سے زکوٰۃ دیا کرتے
ہین اور جو اپنی شہوت کی جگہہ کو روکتے ہین اور سوائے اپنی نکاحی عورت کے یا لونڈی کنیزک اور سے صحبت
نہین کرتے پھر جو شخص سوائے اپنی نکاحی بی بی یا سوائے اپنی باندی کے اور کہین اپنی شہوت
خرچ کرے جیسے متعہ کرے یا کسی عورت کو اجرت دیکر اوس سے زنا کرے یا صرف دوستی ہی سے
زنا کرے یا زبردستی کسی عورت سے صحبت کرے یا غیر کی عورت سے کرے یا کسی کی باندی عاریت

لیکر اوس سے صحبت کرے یا مرد سے ایسی حرکت کرے یا جلق و سحاق کرے تو وہی حد سے بڑہنے والا ہے زانی
حرام کار اور جو لوگ امانت بجنسہ ادا کرتے ہین اور اپنا قول وعہد نباہتے ہین اور جو اپنی نمازون
کی خبرداری رکہتے ہین کہ وقت پر ادا کرتے ہین اور کسی حال مین نماز سے غفلت نہین کرتے ہین
سو ایسے لوگ مراد کو پہنچے ہین اور اونہین کا کام نکلا کہ حضرت آدم کے وارث ہونگے اور بہشت
کو میراث مین پاوینگے اور وہان ہمیشہ رہین گے اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمان نماز اپنی
حضور دل سے عجز و انکسار کے ساتھہ وقت پر ادا کرے اور مال ہو تو زکوۃ دے اور امانت ادا
کرے اور قول قرار نباہے اور لغو بیہودہ نکمے کام نکرے اور سوا اپنی عورت اور باندی کے
اور سے صحبت نکرے اور اپنی شہوت کی جگہہ کو روکے رہے تو تو بیشک اوسکا کام نکلے اور اوسکی
مراد کو پہنچے اور بہشت پاوے کہ یہ کام ایمانداری اور مسلمانی کے ہین انہین سے فلاح اور نجات
ہوتی ہے قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ
وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ
عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ انفال مین
ایمان والے وہی ہین کہ جب نام آوے اللہ کا ڈر جاوین اونکے دل اور جب سنا وے جاوین اونکے پاس
اوسکے کلام زیادہ ہووے اونکا ایمان اور اپنے رب پر بہروسا کرتے رہتے ہین جو قایم رکہتے ہین نماز اور
ہمارا دیا کچھہ خرچ کرتے ہین سچے ایمان والے اونکے واسطے درجے ہین اونکے رب پاس اور بخشش
اور روزی ابرو کی ف یعنی ایمان کی نشانیان ورستے یہ ہین کہ جب وہی کہے سامنے اللہ کا
ذکر اوسے تو ڈر جاوے اور دل اوسکا مارے ہیبت کی کانپ اوٹہے اور جب اللہ کا کلام اوسکے
سامنے پڑہا جاوے تو شوق سے دل لگا کر سنے اور ہر حکم کو مانے اور ہر بات کو سچا جانے اور اوسپر تصدیق
لاوے تو ہر بار سننے سے اوسکا ایمان مضبوط ہوا اور اللہ پر یقین صادق زیادہ ہوا اور اپنے رب ہی پر بہروسا
رکہے اور کسی کی پرواہ نرکہے اور نماز کو اچہی طرح سیدہی درست ادا کرے اور خدا نے جو
مال و متاع دیا سو اوسکی راہ پر اوسمین سے اوسکے حکم بموجب خرچ کرے تو وہی مسلمان
ہے سچا ایماندار تو جون جون اوسکی یہ باتین زیادہ ہوتی جاوین ویسا ہی اللہ کے

۳۱

نزدیک اوسکا مرتبہ بڑہتا جاوے پہر ایسے شخص سے اگر کچہہ گناہ بہی ہو تو اللہ معاف کردے اور اوسکو
بہشت مین عزت و آبرو کی روزی دیوے اس بات سے معلوم ہوا کہ جس مین یہ باتین نہون پہر وہ
مسلمانی کا دعوے کرے وہ جہوٹا ہے دعوے اوسکا تب سچا ہو جب اوسکے پاس یہ گواہ ہون
جو مذکور ہوئے قال اللہ تعالی وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَّهُم
مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ انفال مین کہ اور جو لوگ
ایمان لائے اور گہر چہوڑ آئے اور لڑے اللہ کی راہ مین اور جن لوگون نے جگہہ دی اور مدد کی
وہی ہین مسلمان ٹہیک اونکو بخشش ہے اور روزی عزت کی ف یعنی جن لوگون نے مسلمانی کا
دین قبول کیا پہر سو جب حکم خدا کے کافرونکے ملک سے اپنا گہر چہوڑ کر نکل گئے اور اللہ کی راہ مین
جہاد کیا اور لڑے اور وہ لوگ جنہون نے اپنے ملک مین اور اپنے بیچ مین اونکو جگہہ دی اور
اونکی مدد کی سو ایسے ہی لوگ ہین ٹہیک مسلمان سچے کہ اونکی بخشش ہوگی اور بہشت مین
عزت کی روزی ملے گی اس سے یہ معلوم ہوا کہ مسلمانی کے یہ کام ہین کہ کافرونکے ملک سے نکل جانا
اور جہاد کرنا اور مجاہدونکو اپنے بیچ مین جگہہ دینا اونکی مدد کرنا پہر جو شخص یہ کام نہ کرے وہ ٹہیک
مسلمان نہین قال اللہ تعالی إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ
يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ حجرات مین کہ ایمان والے وہی ہین کہ جو یقین لائے اللہ اور رسول پہ
پہر شبہہ نہ لائے اور لڑے اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ مین سے جو ہین وہی ہین سچے ف
یقین لانا اللہ پر یہ ہے کہ اللہ ہی کو اپنا خالق مالک حاجت روا مشکل کشا روزی رزق دینے والا
سمجہے اور جتنی خوبیان اور وصف کمال کے ہین سب اوسمین جانے اور جتنے نقصان ہین سب سے اوسکو
پاک سمجہے پہر اوسکے حکم کو جان و دل سے قبول کرے اوسی کیطرف ہر حال مین نظر رکہے آسانی
اور آرام مین اوسیکا شکر کرے اور رنج و مصیبت مشکل مین اوسی کیطرف رجوع لاوے اوسکے
کام کو سب سے مقدم رکہے اپنی مرضی نا مرضی اوسکے حکم کے تابع کردے اپنے
آپکو اوسکے روبرو نا چیز سے نا چیز جانے پہر ان باتون مین کبہی شبہہ نہ لاوے اور اللہ کے رسول پر

یقین لانا

یقین لانا ہے کہ اوس رسول کو اللہ کا بندہ مقبول سب مخلوق سے کمالات اور خوبیون مین افضل جانے اور جو بات رسول فرماوے اوسکے بجا لانے مین اللہ تعالی کی مرضی سمجھے اور رسول کے حکم کو سب مخلوق کے حکم سے مقدم کرے اور اوسمین اپنی عقل ناقص کو دخل ندے اور اوسکے حکم کے مقابلہ مین کسیکا حکم نمانے اور اوسکے فرمودے کو برحق جانے پہر اس بات مین ایسا مضبوط ہو جاوے کہ کبہی شبہہ نآوے سو جو شخص کہ ایسا ہوا اور اللہ کی راہ مین کافرون سے لڑے او جان اور مال دیا اوسکے حکم پہ تابع رہے وہی سچا مسلمان ہے اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانی کے کام یہی ہین کہ اللہ اور رسول پر یقین لانا اور شبہہ نکرنا اور جان و مال سے جہاد کرنا قَالَ اللّٰہ تعالی فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ نساء مین کہ سو قسم ہے تیرے رب کی اونکو ایمان نہوگا جبتک تجہے کو منصف نجانین اوسمین جو جہگڑا اوٹہے آپسمین پہر نپاوین اپنے جیمین خفگی تیری فیصلہ سے اور قبول کرین مانکر ف اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کی علامت اور درست آویزی یہی ہے کہ دنیا و دین کے جس کام بابت آپسمین تنازع و جہگڑا اوٹہے اوسکے فیصلہ کیواسطے محمد رسول اللہ کو منصف ٹہراوے پہر جو حکم حضرت کی حدیث سے ثابت ہوا اوسمین چون و چرا نکرے اور اوس سے ناخوش اور دلمین بہی تنگ نہوجے اور بسر و چشم اوس حکم کو تسلیم کریئے اور مان لیجئے تو تو ایمان ہے اور نہین تو نہین أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ ترجمہ مشکوٰۃ کے کتاب الایمان مین لکہا ہے کہ ذکر کیا بخاری و مسلم نے کہ نقل کیا ابن عمر نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنایا گیا اسلام پانچ چیزون پر گواہی دینا اس بات پر کہ کوئی بندگی کے لائق نہین سوا خدا کے اور یہ کہ محمد بندہ اوسکا اور رسول اوسکا ہے اور قایم کرنا نماز کا اور دینا زکوٰۃ اور حج کرنا اور روزے رمضان کے ف یعنی ہر چیز کی ایک بنیاد اور جڑ ہوتی ہے کہ جسپر وہ چیز قایم ہوتی ہے اگر وہ بنیاد اور جڑ نہو تو وہ چیز بہی قایم نرہے جیسے مکان کی بنیاد زمین اور چہت کی بنیاد دیوارون یا ستونون پہ ویسے ہی دین اسلام کی بنیا ملاحظہ

یہ پانچ چیزین ہین گویا اسلام انہین پر قایم ہے اور دین کی اصل الاصول یہی ہین سو اول افضل
انمین گواہی دینا ہے اس بات پر کہ خدا تعالے کے سوا کوئی بندگی کے لایق نہین اور محمد رسول اللہ صلعم
بندہ اوسکا اور رسول اوسکا ہے اور یہ بات دل و زبان سے علاقہ رکھتی ہے دوسری بنا اسلام
کی نماز ہے کہ وہ تمام بدن اور روح سے علاقہ رکھتی ہے تیسری بنا اسلام کی زکوۃ دینا ہے
مالدار پر کہ وہ عبادت مالی ہے اور چوتھی بنیاد اسلام کی رمضان کے مہینا بہر روزے رکھنا
کہ وہ بھی عبادت بدنی باطنی ہے پانچوین بنیاد اسلام کی حج کرنا کعبہ شریف کا کہ وہ عبادت
مرکب بدنی اور مالی ہے پر اس مقام پر اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله
کے معنی اور مطلب دریافت کیا چاہیے کہ اکثر لوگ اسکے مضمون اور مطلب سے غافل ہین
بلکہ برخلاف اسکے عقیدہ رکھتے ہین اور پہر دعوی اسلام کا کیئے جاتے ہین سو سنا چاہیے
کہ شہادت کہتے ہین گواہی کو اور گواہی وہ ہوتی ہے جو بات آدمی کے نزدیک یقین کامل
سے بیشائبہ شبہ ثابت ہو اوسکی خبر دی تو وہ گواہ سچا ہے اور اگر اوسکے نزدیک وہ بات
یقین کامل سے ثابت نہو اور خبر دیوے تو وہ گواہ جہوٹھا ہے اگرچہ وہ بات حقیقت مین سچی ہی ہووے جیسے
حضرت کے وقت مین منافق حضرت سے کہتے تہے نشہد انک لرسول اللہ یعنی ہم گواہی دیتے ہین البتہ تم پیغمبر
بیشک ہو خدا کے اور دل سے اس بات پر یقین نہین لاتے تہے سو اللہ تعالے نے قرآن مین انکو فرمایا
کہ اللہ جانتا ہے کہ اسی پیغمبر تو اوسکا پیغمبر ہے وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ
یعنی اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک منافق البتہ جہوٹے ہین اسلیئے کہ صرف زبان سے یہ بات
کہتے ہین اور یقین کامل اسکا انکو نہین اسواسطے یہان فرمایا کہ جب آدمی کے نزدیک یقین
کامل سے ثابت ہوجاوے اوسکے بموجب زبان سے کہے کہ خدا ہی بندگی کے لایق ہے اور کوئی
نہین اور محمد صلعم بندہ اوسکا ہے اور رسول ہے تب اوسکا زبان سے کہنا سچا ہو اور وہ کہنے والا
مسلمان ہے اور یقین نہین پہر اگر زبان سے کہا اور دلمین اوسکی یہ بات نہین تو بہی مسلمان نہین بلکہ
منافق ہے اور اگر دل سے اس بات کو سچا جانا اور زبان سے نہ کہا تو بہی مسلمان نہین ہان اگر گونگا
تو لاچاری ہے یا دلمین یقین آنیکے بعد فوراً مرگیا اور زبان سے کہنے نپایا تو اوسکا کچھ
قصور نہین پہر جو شخص دل سے یقین لایا اور زبان سے اقرار کیا تو اوسنے گویا یہ بات کہی

کہین

کہ مین شرک اور بت پرست اور ستارہ پرست اور پیر پرست نہین ہون اور مجوس اور صابئین اور
ہنود یہ اور ہنود وغیرہ سب بتون سے دست بردار ہوا اسواسطے کہ اوسنے اقرار کیا کہ سواے
خدا کے کوئی اور معبود نہین اور سوا اوسکے مین کسیکی عبادت نکرونگا سو اسکی تقریر یہ ہے کہ اپنے
نہایت ذلیل کرنا اوسکی نہایت تعظیم کے واسطے اسکا نام عبادت اور بندگی اور پرستش اور
پوجا ہے جیسے سجدہ یا رکوع کرنا ہاتھ باندہ کر اوسکے روبرو کہڑا ہونا اوسکے مکان کا طواف کرنا
اوسکے نام پر مال خرچنا اوسکے نام کا روزہ رکہنا اوسکی نذر منت بدنا اوس سے مراد مانگنا اوٹھتے
بیٹہتے مشکل آپڑنے کیوقت اوسکا نام مدد کی واسطے لینا اوسکے نام کا ورد اور وظیفہ کرنا اوسکی عبادت
کرنیوالی کے منکرون سے لڑنا وغیرہ کام عبادت ہین تو جب آدمی نے یہ گواہی دی کہ کوئی
بندگی کے لایق نہین سواے اللہ کے تو اوسکا مطلب ٹہرا میرے نزدیک یقین کامل سے ثابت ہے
کہ کوئی اس لایق نہین کہ اوسکو سجدہ یا رکوع کریئے یا اوسکے نام کا روزہ رکہیئے یا اوسکے نام پر
مال خرچیئے یا اوسکی نام کو ورد و وظیفہ کیجیئے یا مشکل کیوقت اوسکو پکاریئے اوس سے مدد مانگیئے
آسانی کے حالمین اوسکی شکر گذاری مین اوسکی حمد کیجیئے سواے اللہ کے کوئی اس لایق
نہین نہ کوئی بزرگ نہ کوئی خورد نہ کسیکا جسم نہ کسیکی روح نہ کوئی امیر و فقیر نہ کوئی جن
و فرشتہ نہ کوئی بہوت و پری نہ کسیکا مکان نہ کسیکا چلا نہ کسیکا جہنڈا اور تہان نہ کسیکا
پنجہ اور قدم نہ کسیکی مورت اور تصویر نہ کسی کی قبر کہ اوسکے واسطے یہ کام عبادت ہوئین
اور عبادت کے لایق اللہ ہی ہے کہ اوسیکی عبادت کیجیے اسلیئے کہ عبادت اوسکی کرنا چاہیے
جو خود مستغنی اور بے پرواہ ہو اور اوسکے سب محتاج ہون اسواسطے کہ اگر سب اوسکے محتاج نہون
تو خود مستغنی اور بے پرواہ ہون پہر بے پرواہ ہو کر کیون کسیکی عبادت کرین اور جسکی عبادت
کرین اور اگر وہ مستغنی نہوگا تو محتاج ہوگا پہر محتاج محتاج برابر ٹہرے ایک محتاج دوسرے محتاج
کی کیون عبادت کرے پہر جو مستغنی بے پرواہ ہوگا تو وہ خود بخود ہوا ہوگا اوسکو کسی نے
پیدا نکیا ہوگا اور قدیم ہوگا اور ہمیشہ رہیگا اور سب عیبون سے پاک ہوگا اور سنتا بہی ہوگا اور دیکہتا
بہی ہوگا اور بولتا بہی ہوگا اور اپنی کامون سے کچہ اوسکو اپنی غرض نہوگی اور کوئی
کام اوسپر واجب نہوگا اور جسکے سب مخلوق محتاج ہونگے وہ سب کام کی قدرت بہی رکہتا ہوگا

اور ہر کام اپنے ارادے سے کریگا اور غیب کا عالم ہوگا کہ سب کا حال اوسکو مفصل معلوم ہوگا اور جو غیر
ہوگا اور ایک ہوگا تو سب کا پیدا کرنیوالا وہی ہوگا تو جب آدمی نے لا الہ الا اللہ کہا تو اوسکی
مراد یہ نکلی کہ کوئی ایسا نہین جو خود مستغنی اور بے پرواہ ہو کسی چیز کی اوسکو پرواہ نہو اور سب
اوسی کیطرف محتاج ہون مگر اللہ ہی ایسا ہے کہ خود مستغنی اور بے پرواہ ہے اور سب اوسی کے محتاج ہین
تو جو کچھہ وہم اور خیال مین آوے عرش سے فرش تک رگ غور جسم روح مردے زندے جن
بہوت پری یا کوئی درخت یا کوئی پتہر یا کسیکا جہنڈا یا نشان یا کسیکا چلہ یا مکان یا کسیکی قبر
یا کسیکی تصویر یا کسیکا پنجہ یا کسیکی مورت یا کسیکا تہان غرض سوائے خدا کے جو کچھہ ہے کوئی
چیز اس لایق نہین کہ اوسکے واسطے نماز پڑہیئے یا روزہ رکہیئے یا اوسکے نام پر مال خرچیئے یا
اوسکے مکان کا طواف کیجیئے یا اوسکے واسطے کوئی عبادت قلبی یا بدنی یا مالی یا مرکب بجا لایئے
اسواسطے کہ سوائے خدا کے کوئی مستغنی اور بے پرواہ نہین سب مخلوق اوسی کیطرف محتاج
ہین کہ خدا ہی کے پیدا کرنیسے پیدا ہوئے ہین اور حادث ہین قدیم نہین اور نیست و نابود ہونیوالے
ہین اور سوائے خدا کے سب نقصانون سے کوئی پاک نہین اور سوائے خدا کے سب کو کچھہ کچھہ
غرض لگی ہے اور سب محکوم ہین اور سوائے خدا کے کسیکو سب کامون کی قدرت نہین اور سوائے
خدا کے کسی چیز مین مستقل تاثیر نہین کوئی عالم غیب کا نہین تو جو شخص کلمہ کہے اور لا الہ الا اللہ
یہ معنی نجانے یا ان باتون مین سے کسی بات پر اعتقاد نہ لاوے یا شک لاوے اوسکا ایمان
نہین اور جو شخص لا الہ الا اللہ کا اعتقاد لاوے اور اقرار کرے مگر محمداً عبدہ ورسولہ کا مطلب سمجہے
یا سمجہے اور انکار کرے وہ بہی مسلمان نہین تو اب اسکا مطلب دریافت کیا چاہیئے سو وہ یہ ہے کہ یقین
کامل سے بیشک بے شبہ جانے اور زبان سے اقرار کرے کہ محمد صلعم بندہ اللہ کا ہے اور بہیجا ہوا
اوسکا ہے پیغام پہنچانے کے واسطے اس مقام پر جو حضرت کا نام لیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ
کے بندے اور رسول تہے تو اس سے پہچانا گیا کہ پیغمبر بہی آدمی اور خدا کے بندے ہی ہوتے
ہین اس لیے کہ اگر بندے نہوتے تو معاذ اللہ خود خدا ہوتے اور اگر ایسا ہوتا تو پیغام
کسکی طرف سے لاتے پہر جب وہ بندے ٹہرے تو بندگی بہی خدا کی اون پر لازم ٹہری
اور وہ آدمی تہے اور سب مخلوق سے چنکر جو اونہین کو پیغمبر کیا تو اس سے معلوم ہوا

کہ اونہین

کہ اونمین وہ اوصاف ایسے جمع ہوئے تہے جو آدمی کے حقمین اوس سے زیادہ کمال نہین اور وہ اوصاف یہی
ہین جیسے عقلمندی ہوشیاری حلم بردباری عاقبت اندیشی خوش خلقی بے نفسانیت ہونا اور
مطیع رہنا اور قناعت اور زہد اور مروت اور سخاوت اور شجاعت رحمت تقوے پرہیزگاری اور
کسیکا غلام نہونا اور سوائے اسکے جتنے اوصاف کمال کے اعلے درجہ پر ہین سب اونمین تہے پہر جب
لوگون کی ہدایت کیواسطے پیغمبر کرکے بہیجا تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ آدمی سارے مکلف ہین کہ
ہر حکم خدا کے حکم بموجب کام کرنا چاہیئے خود مختار نہین اور یہ بہی معلوم ہوا کہ آدمی کو اللہ تعالے نے
کام کرنیکا اختیار دیا ہے اگر محض مجبور اور بالکل بے اختیار ہوتا تو امر نہی کیون ہوتا اور یہ
معلوم رہے کہ جب کوئی دعوی کرے کہ مین خدا کیطرف سے پیغمبر ہون تو اوس سے اگر معجزہ ظاہر
ہو تو وہ پیغمبر معلوم ہوا اور اونمین اور اور آدمیون مین فرق نہ ٹہرے تو پیغمبر کیواسطے معجزہ بہی
ضرور ہی ہے کہ اللہ تعالی اوسکے ہاتہہ سے ایسا کام کروا دے جو خلاف عادت ہو تا کہ لوگ اوسکو سچا
جانین اور سب اوسکی بات پر یقین لاوین اور اوسکا کہا خدا کا حکم سمجہین پہر رسول مین تین باتین
اور بہی ضرور ہین ایک یہ کہ وہ شخص سچا ہو جہوٹہہ کبہی نہ بولتا ہو دوسرے یہ کہ معصوم ہو کوئی
اوس سے گناہ نہوتا ہو تیسرے یہ کہ خدا کا حکم لوگونکو پہنچاوے چپ چاپ بیٹہہ رہے تو سچا ہونا
اسلیئے کہ اگر جہوٹہہ بہی بولتا ہو تو اوسکی اور سچی بات کا بہی اعتبار نرہے اور جب پیغمبری
اوسکی خدا نے معجزے سے ثابت کروادی تا کہ لوگ اوسکو سب باتمین سچا جانے اور اوسکا کہا مانے
پہر وہ جہوٹہہ بولے تو گویا اللہ تعالے نے جہوٹہہ کو سچا کرایا اور جہوٹے کی بات ماننے کا حکم دیا اور یہ
بات اللہ تعالی سے محال اور غیر ممکن ہے اور معصوم ہونا اسواسطے پیغمبر خدا کا ضرور ہے کہ اگر معاذ اللہ پیغمبر
معصوم نہو تو اوس سے حرام اور مکروہ صادر ہو تو وہ گنہگار ٹہرا اور سب لوگونکو اوسکی پیروی کا حکم
ہے پہر جو کوئی اوسکی پیروی کرے وہ بہی گنہگار رہے تو ایسا جو پیغمبر ہو تو لوگ ہدایت نپاوین بلکہ گمراہ
ہو جاوین اور رسول بہیجنے سے جو غرض ہے لوگون کی ہدایت سو حاصل نہو بلکہ ضلالت حاصل ہو تو
رسول کا معصوم ہونا بہی ضرور ہے اور پیغمبر کو حکم خدا کا پہنچانا اسواسطے ضرور ہے کہ اگر وہ حکم
خدا کا چہپاوے تو اوسکے رسول کرنے سے جو غرض تہی وہ حاصل نہووے اور اوسکا رسول
ہونا لغو ہوا اور خدائے تعالے سے لغو کام ہونا غیر ممکن ہے اور یہ بہی معلوم رہے کہ جیسے تین

۳۷

بشریت اور آدمیت سے تعلق رکھتے ہین جیسے کہانا پینا سونا جاگنا حاضر و پیشاب نکاح کرنا پیغمبر کے حق میں
نقصان نہین اگر یہ باتین اوسمین نہوں تو وہ آدمی نٹھیرے اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جسنے یہ بات کہی
اشهد ان محمدا عبده ورسوله تو اوسنے یہ اقرار کیا کہ مین یقین کامل سے بیشک و شبہ جانتا ہون اور
زبان سے اقرار کرتا ہون کہ محمد بندے اللہ کے تھے خدا کی عبادت اونپر بھی واجب تھی اور سب مخلوق
سے افضل تھے عقلمند ہوشیار حلیم رحیم عاقبت اندیش خوش خلق بے طمع قانع صاحب مروت
سخی شجاع غرض کہ سب جو کچھہ آدمی کے حق مین اوصاف کمال کے ہین اونمین سب سے
زیادہ تھے اور وہ سچے تھے اور سب گناہون سے معصوم اور خدا کا حکم بعینہٖ اونہون نے پہنچا یا اور
جو کچھہ اونہون نے فرمایا وہ حکم خدا کا تھا اور اونکے کام خدا کی مرضی کے موافق تھے سوا اونکی فرمودہ کو نہین
سچا جانتا اور انہین کے راہ روش مین نے اختیار کیا اور اور ونکے راہ روش سے مین نے انکار کیا اسواسطے کہ ہمارے
واسطے اور کوئی رسول نہین اور جو رسول نہین وہ معصوم بھی نہین تو اوس سے گناہ ہونا بھی ممکن ہے تو جب
گناہ ہونا اوس سے ممکن ہوا تو اوسکے راہ روش کا اعتبار بھی نہین اور اوسکی اطاعت ہمپر واجب نہین
مگر ان جسکے راہ روش کو خود رسول فرماوے کہ وہ اختیار کرو اور فلانے کی اطاعت کرو تو یہ
رسول کے فرمودے بموجب عمل ٹھہرا پھر جو شخص بحکم محمد صلعم کے کسی اور کے راہ روش اور اطاعت
اختیار کرے یا اور راہ نئی نکالے تو اوسنے گویا محمد رسول اللہ کا انکار کیا اور یہ جو گواہی دیتا ہے
کہ اشهد ان محمدا عبده ورسوله سو اوسکی یہ گواہی جھوٹی ہے یا اگر پیغمبر کیطرف معاذ اللہ
جھوٹھہ بولنے کی یا وحی نہ پہنچانیکی یا گناہ کرنیکی یا بدخلقی یا طمع نفسانی یا حب جاہ یا ذلت
کی نسبت کی تو بھی وہ مسلمان نرہا اور اوسکا یہ کلمہ کہنا سچا نہ ٹھہرا اور جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کا اعتقاد رکھے اور حکم شریعت کا نمانے تو وہ بھی مسلمان نہین سو سب حکم شریعت کے دو طرح کے
ہین ایک اسطرح پر کہ فلانا کام نکرو دوسرا اسطرح کہ فلانا کام کرو سو یہ جسکے کرنیکا حکم
ہے اول اوسمین سے یہ تھا کہ اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده ورسوله کا دلسے
یقین لانا اور زبان سے کہنا اور دوسرے اوسمین سے نماز ادا کرنا ہے اور وہ مقرر کیجاتی ہین
ایکدن اور رات کے عرصہ مین پانچ وقت اوسکے سمین مین کہ کمی بیشی کا اوسمین کسیکو اختیار
نہین اوسکی مثال ایسی ہی سمجھنا چاہیئے کہ جیسے ایک بادشاہ عظیم الشان نے سب اپنی رعایا

سے جیسے ایک خاص چیلہ کو دربارداری کا پنجوقتہ حکم دیا اور نہ حاضر ہونے پر سخت عذاب کا وعدہ دیا پہر اگر
وہ دربارداری اور حاضر باشی مین قصور کرے تو بادشاہ کیطرف سے سخت عذاب پاوے اور بار کہاوے
اور سب رعیت کے نزدیک نکمّا حرام ٹہرے اور اوسکا اعتبار جاوے اور اگر بادشاہ کے حکم موجب
غسل کرکے خوشبو لگا کر سب کام اپنے چہوڑ کر اول وقت دربار کو نہایت شوق سی اور خوف سی
جاکر دربار مین حاضر ہو آداب مجرا بجالاوے اور بادشاہ کی ثنا و صفت کرے اور بادشاہ کی احسان
بیان کرے اور شکر ادا کری اور اپنی حاجتین جو منظور ہون سو بادشاہ سے عرض کری پہر بادشاہ
کا جو حکم ہو اوسکو جان و دل سے قبول کرے اور اپنا فخر اور عزت سمجہے اور اپنے اوپر بادشاہ کی
عنایتین دیکہکر اوسکو آداب مجرا بجالاوے پہر جب حکم ہو تب رخصت ہو تو ایسے چیلہ کا سب
رعیت کے نزدیک بڑا مرتبہ ثابت ہو اور ہر بار دربار مین عنایتین بادشاہ کی اوسکے حال پر متوجہ
ہون اور اوسکو سب رعیت پر فخر ہو اب اسیطرح نماز کو سمجہا چاہیئے کہ اللہ تعالے نے سب مخلوق سے
جیسے آدمی کو اپنا خاص چیلہ بنایا اور اوسکو پانچوقت اپنے دربار مین حاضر ہونیکا حکم دیا پہر اگر
یہ پنجوقتہ نماز ادا نکرے تو ساری مخلوق کے نزدیک نہایت ناچیز اور نکمّا حرام ٹہرے اور غضب
الہی اوسکی طرف متوجہ ہو اور دوزخ مین پڑکر سخت عذاب پاوے اور اگر موجب حکم حضرت شاہنشاہ
عالیجاہ خدا تعالی کے یہ بندہ نجاست ظاہری سے اپنا بدن غسل کرکے یا وضوسے پاک
کرکے اور باطن اپنا نجاست باطنی شرک اور بدعت و گناہ سے طاہر کرکے اچہی پوشاک دستور
دربار کے دستور موافق پہنکر دربار مین جاکر مصلّے پر حاضر ہو اور کعبہ شریف کو اوسکی تخت گاہ
جلال خیال کرکے اوسکی طرف منہ کرے اور سوائے اللہ تعالی کے سب سے دست بردار ہوکر
دونون ہاتہ کانون تک اوٹہا کر کہے اللہ اکبر یعنی اللہ بہت بڑا ہے بڑی شان والا کہ جسنے دونون
جہانمین اوسکو بزرگتر جانا پہر یہ جانی کہ خدا کے دربار مین خدا کے روبرو کہڑا ہون تو کہے الہی تو
بہت پاک ہے اور سب خوبیان تجہہی مین ہین اور تیرا نام نہایت برکت کا ہے اور تیری شان بہت بڑی
اور سوا تیرے اور کوئی معبود نہین ہے اور مین کسیکی عبادت نہین کرتا اور شیطان جو تیری درگاہ
سے راندہ گیا ہے اوس سے تو مجہکو بچا اور اوسکو مجہسے دفع کرتا کہ میری عرض معروض مین خلل
نہ ڈالے اب مین اپنی عرض شروع کرتا ہون اور تیرا ہی نام لیکر شروع کرتا ہون کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

۳۹

یعنی شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے سب تعریف اسی کو ہے جو سارے جہان کا
کرنیوالا بہت مہربان نہایت رحم والا ہے قیامت کے دن کا وہی مالک ہے جسکو چاہے بخشے جسکو چاہے
سو ہم تیری ہی عبادت اور بندگی کرتا ہون اور تجہی سے مدد چاہتا ہون تیرے سوا کسی سے
نہین مانگتا ہے تو ہی دکہا ہمکو سیدہی راہ یعنی ان لوگونکی راہ جنپر تو نے اپنا فضل کیا کہ بیہ لوگ ہدایت پر ہین
اور انکی راہ نہ دکہا جو تیری نظر سے گر گئے اور تیرے غضب مین گرفتار ہین اور راہ سے بہکے
راہ مجکو نہ چلا اور ہمیشہ تو ہی اوسکی درخواست قبول کر پہر رکوع مین جاوے تو یہ خیال کرے کہ اپنی
سامنے جہکا دی جو حکم تو نے کیا ہم اوسکو بیشک قبول ہے اور زبان سے کہے کہ بہت پاک ہے میرا پروردگار بڑی
شان والا پہر سر اوٹہا کر کہڑا ہو اور یہ بات پر سیدہا اور مضبوط ہون اور زبان سے کہے جو
اسکی تعریف کرے اوسکی اللہ سنتا ہے اور اے اللہ تو ہمارا پروردگار ہے اور تیری ہی خوبیان
ہین پہر سجدہ کرے اور جانے کہ مین اوسکے روبرو نہایت ناچیز ہون خاک کی برابر کہ اپنا
اعضا جو سر ہے سو بہی اوسکے سامنے خاک مین ملا دیا اور وہ ہی بہت بڑا ہے اور کہے کہ بہت
میرا رب بڑے مرتبہ کا پہر سر اوٹہاوے اور بیٹہے اوسکی شکرگذاری ہے کہ مجکو اس مرتبہ کو پہنچایا
کہ اوسکے دربار مین حاضر ہوا اور اپنی عرض معروض کرتا ہون دوسرا سجدہ کرے پہر بیٹہے اور
کہ گویا اوسنے میری بندگی قبول کی اور اپنے روبرو دربار مین بیٹہنے کا حکم دیا تو خالی
بہی بے ادبی ہے تو وہان بیٹہکر یہی کہے کہ سب بڑائین زبان کی اور سب بندگیان بدن کی
اور سب عبادتین پاک مال کی اللہ ہی کے واسطے ہین اور سلام تجہپر اے نبی اور رحمت اللہ کی
اور مہربانیان اللہ کی کہ اس وسیلہ سے مین اس رتبہ تک پہنچا اور ہم سب اور سب
پر اور اس درگاہ کے بندون پر اور سب اللہ کے اچہے بندے ہین سب سلام کرتے ہین اور مین
گواہی دیتا ہون کہ کوئی سوائے اللہ کے بندگی کے لائق نہین اور محمد اوسکا بندہ ہے اور اوسکی
رسول پہر دربار سے رخصت ہو اور کہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی اے میرا دوسرا اور دائین اور بائین
وغیرہ جو ہین اونکے واسطے یہ سلام ہوا پہر جب کہ اس طرح سے آداب مجرائی حاضری دربار
کی بجا لائے تو سب مخلوق کے نزدیک اوسکا بڑا مرتبہ ٹہرے اور ہر وقت اوسپر
عنایت الہی نازل ہے جب حقیقت نماز کی معلوم ہو چکی تو اب جاننا چاہیے کہ تیسرے بات

زکوٰۃ ہے تو اوسکو یون سمجھا چاہیے کہ جیسے بادشاہونکی طرف سے رعایا پر کچھہ کچھہ حقوق بادشاہی بندھے
ہوتے ہین جیسے کہیتی والون پر محصول اور چمارون پر بیگار اور سپاہیون پر لڑائی کہ اگر وہ لوگ
وہ حقوق بادشاہی نہ ادا کرین تو سزا پاوین اور اونکی کہیتی اور ملک معاش ضبط ہو جاوے اور [illegible]
مین لکہجاوے یا کسی اور کے حوالہ ہو جاوے اور اگر حقوق بادشاہی ادا کرین تو بادشاہ کی حمایت
مین رہین اور کوئی اونپر دست اندازی نکرنے پاوے ایسا سمجھے کہ اللہ تعالے نے جسکو مال و متاع حاجت
اصلی سے زیادہ دیا اوسکے اوپر حق اپنا مقرر کیا کہ سال کے بعد اسقدر جاری نذر گذرانا کرے اور محتاج
لوگ اپنی طرف سے اوسکے لینے کو مقرر کیے گویا اون محتاجون کی تنخواہ ان مالدارون کے ذمہ ٹہرا دی
پہر جو کوئی زکوٰۃ حق اللہ نہ ادا کرے تو آخرت مین سزا پاوے اور دنیا مین بہی اوسکا مال
و متاع ضبط ہو جاوے اور کسی حق گذار کے حوالہ ہو فرق اتنا ہے کہ دنیا کے بادشاہ فورًا املاک
و معاش ضبط کر لیتے اور اللہ تحمل والا ہے تہوڑی دیر کے بعد کرتا ہے اور اگر زکوٰۃ حق اللہ ادا
کرے بیقصور تو اللہ کیطرف سے اوسپر رحمت ہو اور اوسکا مال و متاع محفوظ رہے اور روز بروز جسطرح
پر اوسکے حق مین بہتر ہو زیادہ ہووے اور چوتہی بات حج ہے تو اوسکو یون معلوم کیا چاہیے
کہ جیسے بادشاہونکا تخت گاہ مقرر ہوتا ہے اور حکم ہوتا ہے کہ جو کوئی بادشاہ کیطرف سے کسی خدمت
اور منصب پر سرفراز ہووے وہ پایۂ تخت مین حاضر ہو کر نذر گذرانے اور آداب مجرے کے بجا لاوے
اور سند بادشاہی پاوے اور اگر کوئی پیشتر سے پہرا ہوا باغی ہوا اور پہر اپنے قصور معاف کرانیکو
آپ سے پایۂ تخت مین جاکر حضور مین حاضر ہو تو پچہلی خطائین اور قصور اوسکے معاف ہون
ویسے ہی اللہ تعالی نے باوجودیکہ وہ زمان اور مکان سے پاک ہے دنیا مین کعبہ شریف کو
بمنزلہ اپنے تختگاہ اور پایۂ تخت کے ٹہرایا اور حکم کیا کہ جسکو ہمنے یہ منصب دیا کہ سواری پر سوار
ہو کر اپنے پاس سے کہاتا جاوے اور کہاتا آوے اور اپنے گہر والونکو جنکا کہانا کپڑا اوسپر واجب ہے
اسقدر دیجاوے کہ اوسکے آنے تک اونکو کسی سے مانگنے کی احتیاج نہو تو وہ شخص کعبہ شریف مین
ایک مرتبہ حاضر ہو اور دربار عام کے روز نذر گذرانے اور آداب مجرا بجا لاوے اور دست مبارک
کو بوسہ دیوے پہر اوس سے اگر کوئی قصور بہی ہو گیا ہو گا تو وہ معاف ہو جاویگا اور ہمارے حضوریون مین وہ گنا جاویگا
یہ بڑی بدنصیبی ہوسکی جو دنیا کے بادشاہون کے بلکہ اونکے امیرونکے دربار مین حاضر ہونا اپنا فخر جانے

اور خدائی دربار حج سے باوجود قدرت کے دل چراوے پہر پانچوین بات رمضان مین مہینے بہر تک روزے رکہنا ہے
تو اوسکو یون پوچہا چاہیئے کہ جیسے صاحب ملک صاحب ارادہ بادشاہ دشمنون سے لڑائی کے واسطے
اور ملک فتح کرنیکے لیئے جاڑے کے ایام مین کوچ وسفر مقرر کرتے ہین کہ اون عذرون دشمن زیر کیئے
جاتے مین اور اپنی فوج کو مہارت ومشق سفر اور لڑائی کی حاصل ہوتی ہے تو شیطان اور نفس
یہ نیک راہ کے دشمن ہین اور چاہتے ہین کہ لوگون پر ہماری ہی حکومت رہے سو اللہ تعالی نے
رمضان کا مہینا اسواسطے مقرر کیا کہ سال بہر مین ایک مہینا بہر شیطان اور نفس سے نیک لوگ
لڑین اور نفس کی خواہشون سے یعنی کہانے پینے جماع سے دن بہر اوسکو روکین اور اوسکی مخالفت
کام کرین اور عبادت خدا کی اور دنون سے زیادہ اوس مہینے مین بجالاوین قرآن کا ختم اور تراویح
اور اعتکاف اور ذکر اور شغل تا کہ شیطان کو شکست ہو اور آئندہ کو بہی مسلمانونکو خدا کی راہ مین
محنت اور مشقت کرنا سہل ہوجاوے اور پہر جس چیز کا خدا نے کہنا اور کرنا منع کیا جب سیانے اوسکو
یا ایسی چیز کو یا غیر مشروع کام کو جب جی چاہے اور شیطان اور نفس چاہین کہ یہ شخص کام کرے تو یہ شخص جانے
کہ اس کام سے میرا روزہ رہے اور جیسے روزہ مین کہانے پینے سے صبر ہوتا ہے اور باوجود حاجت اور
خواہش کے کہاتے پیتے نہین ویسے ہی اوس غیر مشروع کام سے بہی اپنے آپکو روکین غرض کہ
یہ پانچ کام مین خدا اور رسول کو برحق سمجہنا اور زبان سے اقرار کرنا اور نماز پڑہنا اور مال ہو
تو زکوۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کے مہینے بہر روزے رکہنا اخرج الشیخان
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ
شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ
شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الایمان مین لکہا ہے
کہ بخاری ومسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان
ستر اور کئی شاخین ہین افضل اون شاخون مین سے کہنا لا الہ الا اللہ کا ہے اور ادنے شاخ
ایمان کی دور کرنا تکلیف کا راہ سے اور شرم ڈالی ہے ایمان کی ف یعنی جیسے درخت مین
بہت سی شاخین ہوتی ہین کہ اوسمین سبز پتے اور رنگ برنگ کے پہول اور طرح طرح کے
میوے مزیدار لگتے ہین ویسے ہی ایمان کو سمجہا چاہیئے اوسکی بہی بہت شاخین

ستر سے بھی زیادہ اور سب سے بڑی شاخ کلمہ کہنا ہے گویا یہ شاخ جڑ ہے اور چھوٹی ٹہنی ایمان کی یہ ہے
کہ راہ سے کانٹا اینٹ پتھر دور کر دے اور اگر گڑھا ہو مقدور رہو تو بند کر دے تا کہ کسیکو تکلیف نہو
اور ایک شاخ ایمان کی حیا و شرم بھی ہے یعنی کلمہ پڑھنا اور حیا و شرم کرنا اور مخلوق کی ایذا
کے روا ر نہ رکھنا ایمان کا مقتضا ہے أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ
وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ **ترجمہ** مشکوۃ کے کتاب الایمان مین لکھا ہے کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا
کہ انس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ مسلمان نہین ہوتا کوئی تم مین سے مگر جبکہ ہون
مین دوست اوسکے نزدیک اوسکے باپ سے زیادہ اور بیٹے سے زیادہ اور سب لوگون
سے زیادہ **ف** یعنی آدمی جب پیغمبر خدا صلعم کو اپنے ماں باپ سے اور اولاد سے اور تمام
مخلوقات سے زیادہ دوست جانے اور سبکی دوستی سے زیادہ اونکی محبت دلمین رکھے اور سبکی مرضی
سے زیادہ اونکی مرضی کے کام مقدم کرے اور حضرت کی حدیث کو سبکے قول سے زیادہ مقدم
جانے اور حضرت کے فرمودے موافق سب کے حکم سے زیادہ عمل کرے تب مسلمان ٹھہرا اور
نہین تو نہین اور محبت اسی کا نام ہے کہ محبوب کی مرضی موافق کام کیجیے اسکا نام محبت نہین
کہ صرف زبان سے کہہ لیا کہ ہمکو محبت ہے اور محبوب کا کہا نمانے یا محبوب کی مرضی کے خلاف
کام کرے اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو اگر کسی پیر فقیر درویش عالم مولوی ماں باپ میر و شاہ
کا کام یا قول خلاف حدیث کے معلوم ہو تو اوسکو رد کرے پھر اگر کوئی اوسکو مانے اور
حدیث کو نمانے تو وہ مسلمان نہین أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهٗ إِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُوْدَ
فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقٰى فِي
النَّارِ **ترجمہ** مشکوۃ کے کتاب الایمان مین لکھا ہے کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل
کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ تین باتین جسمین ہون اوسنے ایمان کا مزا پایا جسکے نزدیک اللہ
اور اللہ کا رسول سب سے زیادہ دوست ہون اور جو دوست رکھے کسی بندے کو نہ دوست

في سورة التوبة يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا آباءكم واخوانكم أولياء إن استحبوا الكفر على الإيمان ومن يتولهم منكم فأولئك هم الظالمون

رکہتا ہو اوسکو مگر اللہ کے واسطے اور جسکو برا لگے یہ کہ پہر جاوے کفر مین بعد اسکے کہ صاف کیا اوسکو اللہ نے کفر سے جیسے برا لگتا ہے آگ مین پڑنا **ف** یعنی جسمین یہ تین خصلتین ہون کہ سب سے زیادہ اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت رکہے دوسرے یہ کہ فقد فی اللہ اللہ کے بندے سے محبت رکہے تیسرے یہ کہ جب اللہ نے کفر سے بچا کر مسلمان کیا پہر کفر مین جانیکو یعنی کفر کے کام کرنیکو ایسا برا جانے جیسے آگ مین گہسنے کو برا جانتا ہے تو اوس شخص نے ایمان کا مزا پایا یعنی شب و سیر ایمان کی خوبیان ہین

أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم ذَاقَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا

ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الایمان مین لکہا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبد المطلب کے بیٹے عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ مزا ایمان کا اوسنے چکہا کہ جو خوش ہوا اللہ کے اپنا رب ہونے پر اور اسلام اپنا دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا پیغمبر ہونے پر **ف** یعنی جو شخص یہ بات سمجہکر مطمئن اور خوش ہوا کہ اللہ میرا رب ہے اور دین میرا اسلام ہے اور محمد صلعم میرے پیغمبر ہے تو اوسنے ایمان کا مزا پایا اور مزا تب ہی ملتا ہے جب دلمین یہ بات خوب مضبوطی سے سما جاوے اور جسکے دلمین یہ بات سمائی اور اوسکو اطمینان ہوگیا اس بات پر کہ اللہ ہی میرا پروردگار ہے تو ہرگز اور کیطرف اوسکے بحکم رجوع نکریگا اور جسکے دلمین یہ بات سمائی اور اوسکو اطمینان ہوگیا اس بات پر کہ میرا دین اسلام ہی ہے تو اور دینون کی بات پر ہرگز نہ چلیگا اور جسکے دلمین یہ بات سمائی اور اطمینان ہوگیا کہ پیغمبر میرے محمد صلعم ہین تو پہر وہ اونکے سوا اور کسیکے راہ روِیہ و رسم پر ہرگز نہ چلیگا اور کسیکا حکم خلاف اونکے نہ مانیگا

أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ

ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الایمان مین لکہا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ہماری طرح اور متوجہ ہوا ہمارے قبلہ کیطرف اور کہایا اوسنے ہمارا ذبح کیا ہوا تو وہ مسلمان ہے کہ خدا کی امان مین ہے اور اوسکے رسول کی امان مین ہے سو عہد شکنی نکرو اللہ کی امان مین **ف** نماز ایمان کی نشانی ہے

گویا

گویا اسلام کی وردی ہے کہ اوسکے بدون آدمی مسلمان نہین معلوم ہوتا اور یہودیون کے ہان نماز مین رکوع
نہتہا اور نصاری کی نماز مین سجدہ نہین اور یہود و نصاری بیت المقدس کیطرف نماز پڑہتے ہین سو
فرمایا کہ جسنے ہماری طرح نماز کی رکوع اور سجدہ سے اور کعبہ کیطرف متوجہ ہوا تو معلوم ہو گیا کہ شخص
دین محمدی ہی مین ہے اور جب وسنے مسلمانون کے ہاتہہ کا ذبح کیا ہوا حلال جانور کہایا تو معلوم ہوا
کہ یہ سب مسلمانونکو اپنا بہائی جانتا ہے تو اوسکو بہی مسلمان جانو کہ اوسکو اللہ و رسول نے امان دی ہے
اوسکا ناحق مارنا اور اوسکا مال لینا حرام ہے سو اوسکو امان دو اور اوسکا خون مت کرو اور اوسکا مال
مت چہین لو کہ یہ اللہ کی دی ہوئی امان مین خنہ ہے اور بدقولی ہے اس سے معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کو
جان و مال کی ایذا دینا علامت اسلام کی ہے اور یہ بہی معلوم ہو کہ مسلمانونکی طرح نماز پڑہنا اور مسلمانونکی ہاتہہ کا
حلال جانور کیا ہوا کہانا بہی علامت اور نشانی اسلام کی ہے پہر جو شخص ایسا کرے اوسکو مسلمان کہا چاہیے
اور ایذا نہ دینا چاہیے پہر اوسکے دلکا عالم اللہ ہے أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰہِ صلعم مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطَى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ
الْإِيمَانَ **ترجمہ** مشکوۃ کے کتاب الایمان مین لکہا ہے کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ ابوامامہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے کسیکو دوست رکہا اللہ کے واسطے اور دشمن کہا اللہ کے واسطے اور دیا اللہ کے واسطے
اور نہ دیا اللہ کے واسطے تو البتہ پورا کر لیا اپنا ایمان **ف** یعنی جو کوئی کسی سے دوستی محبت رکہتا ہے تو
کچہہ سبب سے رکہتا ہے مثلا ماں باپ سے ہو واسطے کہ اونہون نے پرورش کیا اور پیر اوستاد سے اس لیے کہ اونہون نے
نیک راہ بتائی اور حاکم اور بادشاہ کی ہو واسطے کہ اونکی حمایت اور رعایت مین یہ شخص رہتا ہے اور کسی
سے ہو واسطے کہ وہ سخی ہے اور کسی سے ہو واسطے کہ اوسکی صورت اور وضع اچہی معلوم ہوتی ہے آدمی
محبت رکہتا ہے اور کسی سے اس لیے محبت ہوتی ہے کہ وہ دوست کا دوست ہے یا دوست کے دشمن کا دشمن ہے
پہر اسیطرح حال بغض عداوت دشمنی کا بہی ہے کہ کسیکی دشمنی اور بغض کچہہ سبب سے رکہتا ہے پہر اسیطرح جو کوئی
کسیکو کچہہ دیتا ہے یا نہین دیتا ہے تو بہی کچہہ سبب ہوتا ہے پہر بعضے شخص ایسے ہین جنسے محبت
دوستی رکہنے کو خدا نے حکم دیا ہے جیسے پیغمبر اور اولیاء اللہ اور شہید اور عالم اور درویش اور کل
مسلمان اور فرشتے اور بعضے وہ ہین جنسے بغض و عداوت رکہنے کا حکم دیا ہے یا وہ خدا کی درگاہ سے
راندہ گئے ہین جیسے شیطان اور کافر آدمی اور کافر جن تو جو شخص ایسا ہو کہ جس سے اللہ نے دوستی

محبت کا حکم دیا اوس سے محبت رکھے اللہ کا مقبول سمجھکر یا کیسکی عداوت و دشمنی رکھنی ہو تو بھی اسی
سبب سے کہ یہ خدا کی خلاف رضی کام کرتا ہے یا سبب ضلالت کا ہے اگرچہ دیوے تو ایسی ہی جگہہ دیوے
جہان خدا نے دینے کا حکم دیا اور ندیوے تو اسی سبب سے ندیوے کہ خدا نے اسجگہہ دینا منع کیا ہو
اوس شخص کا ایمان کامل ہے اس سے معلوم ہوا کہ اپنے حب و بغض و سخاوت و بخل کو
خدا کی رضی کے تابع کر دینا موجب کمال ایمان کا ہے أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ
الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ ترجمہ مشکوۃ کے
کتاب الایمان مین لکھا ہے کہ ترمذی اور نسائی اور بیہقی نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کامل وہ ہے جسکی زبان اور ہاتہہ سے اور مسلمان سلامت
رہین اور مومن کامل وہ ہے جسکو امانت دار جانین لوگ اپنے خونو نپر یعنی جانون پر اور اپنے مالو نپر
ف یعنی جس مسلمان کی زبان سے اور ہاتہہ سے کسی مسلمان کو ایذا نہ پہنچے مثلاً کسی مسلمان
کی اپنی زبان سے غیبت نکرے چغلی نکہاوے ٹہٹہا چہل نکرے کسی مسلمان کو لعنت نکہے گالی
ندے طعنہ ندے کسی مسلمان سے جہگڑا نکرے کسی مسلمان کا چہپا بہید نکہولے سخت گوئی و دشتی نکرے
کسی مسلمان کو بد دعا ندے کسی مسلمان کا برا نام نہ ٹہراوے کسیکو ڈراوے نہین مسلمان کی بات نہ کاٹے
کسی مسلمان کو رستہ نہ بہکاوے کسی مسلمان کے حقمین جہوٹی گواہی ندے اور ہاتہہ سے مثلاً کسی مسلمان کو
ناحق قتل نکرے زخمی نکرے مارے نہین مال نہ لیلے مسلمان کے گہر مین آگ نہ لگاوے تو وہ کامل
مسلمان ہے اور جس سے لوگونکو اپنی جان اور مال کا خوف نہو بلکہ لوگ اوسکو اپنی جان و مال
کا امین نگہبان جانین وہ مومن کامل ہے أَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ
قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ
لَهُ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ ترجمہ مشکوۃ کے باب الایمان مین لکھا ہے کہ بیہقی
نے اپنی کتاب شعب الایمان مین ذکر کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کم ایسا ہوا کہ خطبہ پڑہا ہمارے
واسطے پیغمبر خدا صلعم نے مگر یہی فرمایا کہ جسکو امانت نہین اوسکا ایمان نہین اور جسکا قول
عہد مضبوط نہین اوسکا دین نہین ف یعنی جو امانت دار نہین اور جسکو اپنے قول

وقرار رہتا ہے کا لحاظ نہین اوسکا ایمان اور دین ہی نہین یعنی ایمان اور دین مین اوسکے نقصان سے
کامل نہین اس سے معلوم ہوا کہ امانت داری اور قول وقرار رہنا علامت کمال ایمان کی ہے
اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ
قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُوْجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ
وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الایمان مین لکہا ہے کہ مسلم نے
ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو واجب کرنیوالیان ہین ایک
شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا دو واجب کرنیوالیان ہین فرمایا جو مرا کہ وہ شریک کرتا تہا اللہ کے
ساتہہ کسی چیز کو وہ گیا دوزخ مین اور جو مرا کہ نہین شریک کرتا تہا ساتہہ اللہ کے کسی چیز کو داخل ہوا
بہشت مین **ف** یعنی شریک کرنیسے دوزخ واجب ہوتی ہے اور توحید بہشت واجب کرتی ہے
اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْاِيْمَانُ
قَالَ اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَاتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَاتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ ترجمہ مشکوۃ کے
کتاب الایمان مین لکہا ہے کہ احمد نے ذکر کیا کہ ابو امامہ نے نقل کیا کہ ایک شخص نے عرض کیا رسول
خدا سے کہ کیا چیز ہے ایمان فرمایا کہ جب اچھی لگے تجکو اپنی نیکی اور بری لگے تجکو اپنی بدی
تو تو مومن ہے **ف** یعنی جب اچھی بات اچھی لگے اور برا کام برا معلوم ہو تو ایمان ہے اور جب
اچھی بری بات مین تمیز نہ ہے تو ایمان نہین اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ اَتَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ
حُرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ طِيْبُ الْكَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ
قُلْتُ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الایمان مین
لکہا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ عبسہ کے بیٹے عمرو نے نقل کیا کہ مین آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس پہر عرض کیا مینے یا رسول اللہ کون تمہارے ساتہہ ہے اسکام پر فرمایا میان اور غلام مینے
کہا اسلام کیا چیز ہے فرمایا اچھی بات بولنا اور کہانا کہلانا مینے کہا ایمان کیا چیز ہے فرمایا صبر
اور جوانمردی **ف** یعنی تین باتین پوچہین حضرت سے ایک یہ کہ تم کس پر پیغمبر ہوا اور تمہارے
حکم مین کون کون ہین حضرت نے فرمایا کہ خواہ میان ہو خواہ غلام سب ہین

پیغمبرون اور سب سیر کے ساتھ ہین دوسرے یہ کہ اسلام کیا چیز ہے فرمایا کہ ہر شخص سے اچھی بات بولنا نرمی
ملایمت خوش خلقی سے اور نصیحت کردینا اور سلام علیک کرنا اور لوگونکو کہانا کہلانا تیسرے یہ کہ ایمان
کیا چیز ہے فرمایا کہ صبر کرنا اور دلیری مردانگی کرنا سو اسمین بہت باتین اگئین جیسے مشکل عبادات
سے دل نہ چرانا اور مصیبت مین نہ گہبرانا اور دینداری نچہوڑنا اور زنا لواطت سے بچنا اور مکروہات
اور شبہات سے پرہیز کرنا اور کافرون کی لڑائی سے نہ بہاگنا غصہ تہامنا بڑے بڑے کامونمین تنگدل
نہونا لوگونکے بہید نہ کہولنا امانت داری کرنا دنیا کی لذت مین مشغول نہونا یہ سب صبر اور دلیری
سے متعلق ہین أَخْرَجَ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً
بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
كَأَنَّ هٰذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا فَقَالَ أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ
وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا
فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا
بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ
ضَلَالَةٌ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکہا ہے کہ امام احمد اور ابوداود نے
ذکر کیا کہ ساریہ کے بیٹے عرباض نے نقل کیا کہ پڑہائی ہمکو یعنی امامت کی رسول خدا صلعم نے
ایکدن پہر متوجہ ہوئے ہماری طرف اپنا منہ کرکے تو نصیحت کی ہمکو خوب نصیحت کہ رودین اوس سے
انکہین اور ڈر گئے اوسکے سبب دل سو کہا ایک آدمی نے یا رسول اللہ گویا یہ نصیحت رخصت
کرنیوالے کی ہے تو وصیت کرو ہمکو تو فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون خدا سے ڈرنیکی اور حاکمون کے
حکم قبول کرنیکی اور فرمانبرداری کرنیکی اگرچہ غلام حبشی حاکم ہو پہر جو کوئی جیتا رہا بعد میرے
تم مین سے تو آخر کو دیکہیگا اختلاف بہت تو لازم پکڑیو اپنے اوپر میرے ردیہ کو اور میرے خلیفون
کے ردیہ کو کہ وہ خوبیان والے نیک راہ پائے ہوئے ہین مضبوط پکڑیو اوس ردیہ کو اور زور سے
پکڑیو اوسکو دانتون سے اور بچیو نئے کامون سے اسواسطے کہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور
ہر بدعت گمراہی ہے ف یعنی خدا کا خوف رکہیو تاکہ برے کام نہوین اور اگر برا کام ہو

کام ہو بہی جاوے تو بسبب خوف خدا کے تو نصیب ہے اور اگر خدا کا خوف ہو تو نیک کام بہی ہون اور وقت کے
حاکم کے حکم مانیو بغاوت مت کیجیو حاکم کے کم ذات ہونیکا لحاظ نکیجیو اگرچہ غلام حبشی حاکم ہو تو
بہی اوسکی فرمانبرداری اور اطاعت کیجیو مگر اوسی امر مین جو خدا کی مرضی کے خلاف نہو اور اخیر زمانے
مین لوگون مین اختلاف بہت پڑیگا تم میرا رویّا اور میرے اصحابون کا رویّا جو میرے
نائب ہونگے خوبیون والے نیک راہ پر خوب مضبوط اختیار کیجیو جیسے کوئی دانتون سے چیز
مضبوط زور سے پکڑتا ہے ویسے ہی میرے رویّہ کو اور میرے یارونکے رویّہ کو اختیار کیجیو کسیطرح
نہ چھوڑیو اور نئے نئے کامون سے نہایت بچیو پرہیز کیجیو سواسطے کہ نئے کام کا نام بدعت ہے اور جو بدعت ہے
وہ گمراہی ہے تو نئے کامونکے سبب گمراہی مین پڑجاوگے بدعت کا حال اور نئے کامونکی تفصیل کچھہ پہلے
معلوم ہو چکی اسمقام پر اتنا معلوم رہے کہ اسلام کا یہ تمغہ ہے کہ خدا کا خوف رہے اور حاکم مسلمان سے
بغاوت نکرے اور حضرت کے اور اصحابونکے رویّہ پر چلیے اور نئے نئے یعنی بدعت کے کامون سے پرہیز
کیجیے اور جو پرہیز نکرے وہ ایک راہ گمراہی کی چلتا ہے اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
خَطًّا ثُمَّ قَالَ ھٰذَا سَبِیْلُ اللّٰہِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَشِمَالِہٖ وَقَالَ ھٰذِہٖ
سُبُلٌ عَلٰی کُلِّ سَبِیْلٍ مِّنْہَا شَیْطَانٌ یَّدْعُوْ اِلَیْہِ وَقَرَأَ اَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا
فَاتَّبِعُوْہُ اَلْاٰیَۃَ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ امام
احمد اور نسائی اور دارمی نے ذکر کیا کہ عبد اللہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ ایک لکیر کہینچی ہمارے سمجہانیکو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر فرمایا کہ یہ اللہ کی راہ ہے پہر اور لکیرین بنائین اوسکے داہین
بائین طرف اور فرمایا کہ یہ کئی راہین ہین کہ ہر راہ پر ایک ایک شیطان ہے کہ اپنی طرف بلاتا ہے
اور پڑہی حضرت نے یہ آیت قرآن ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ اخیر آیت تک ف یعنی اللہ تعالے نے
فرمایا ہے کہ یہ شریعت میری سیدہی راہ ہے اسپر چلیو اور کئی راہین نہ چلو کہ وہ راہین تمکو میری
راہ سے بہکاوینگی سو حضرت نے اسکی مثال بناکر سمجہایا کہ شریعت کی راہ خدا کیطرف سیدہی
گئی ہے اور اس راہ کے آس پاس لوگون نے بدعت کی راہین نکالکر اس راہ مین ملادی ہین
اون ہر ایک ایک شیطان بیٹہا ہے اور اپنی طرف بلاتا ہے اور اوس بدعت کی خوبیان اور توجیہین اوسے سکہلاتا

سو جہاتا ہے سو تم اون راہون پر نہ چلو صرف اللہ کی بتائی شریعت کی سیدہی راہ چلو جسکو اللہ تعالیٰ نے
اپنی سیدہی راہ فرمایا اور جو اور راہین چلوگے اور دین مین نئی نئی راہین رسمین نکالوگے اور
جاری کروگے تو سیدہی شریعت خدا کی راہ سے بہٹک جاؤگے اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کا
مقتضا یہی ہے کہ قرآن و حدیث ہی کی راہ سیدہی شریعت کی اختیار کرے اور اور راہین جو اپنی طرف سے
جو کوئی کسی راہین چلے یا شریعت مین کوئی نئی نئی راہ نکالے تو وہ شیطان کی راہ پر چلتا ہے
اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَحْيٰى سُنَّةً مِنْ سُنَّتِيْ قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِيْ فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا
مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا يَرْضَاهَا
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ
ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکہا ہے
کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بلال بن حارث المزنی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا
کہ جس شخص نے جلایا یعنی پہر جاری کیا میری سنتون مین سے کسی سنت کو کہ وہ سنت میرے
بعد مٹا دی گئی ہو تو اوسکو ثواب ہوگا اسقدر جسقدر ثواب ہوگا اوس سنت پر عمل کرنیوالونکو
بغیر اسکے کہ کم کیا جاوے عمل کرنیوالونکے ثوابون سے کچہہ اور جسنے نئی نکالی بدعت گمراہی کی کہ
راضی نہین اوس سے اللہ اور رسول اوسپر گناہ ہوگا عمل کرنیوالونکے گناہ برابر وہ کم نکرے اونکے
گناہون سے کچہہ ف یعنی جب دنیا مین کسی جگہہ لوگ نیک سنتے زیادہ ہوجاتے ہین تو بدیان بدعتے
مٹ جاتی ہین گویا مرجاتی ہین اور جب لوگ بدعتی زیادہ ہوجاتے ہین تو سنت ٹوٹ جاتی ہے
گویا مرجاتی ہے پہر جو شخص سنت کو پہر جلاوے زندہ کرے یعنی جاری و رائج کرے اور لوگ اوس سنت پر
عمل کرین تو جتنا ثواب عمل کرنیوالیکو ہو اوسیقدر اوس سنت کے جاری کرنیوالیکو ہو اور عمل کرنیوالے
کا ثواب کم نہو بلکہ خود اللہ تعالیٰ علیحدہ علیحدہ ثواب دے پہر جبتک جسقدر لوگ عمل کرتے جاوین
اوسیقدر اوسکو ثواب زیادہ ہوتا جاوے ایسا ہی جو شخص مٹی ہوئی بدعت کو پہر جاری کردے
اور لوگ اوسکے موافق عمل کرین تو جسقدر اوس بدعت کرنیوالیکو گناہ ہو اوسیقدر اوسپر
جاری کرنیوالے کو گناہ ہوتا جاوے پہر جسقدر لوگ اوس بدعت پر عمل کرتے جاوین

اوسیقدر

اوسیقدر اوس رائج کرنیوالے پر گناہ ہوتا جاوے مثلاً جسقدر تراویح کی نماز پڑھنے والیکو ثواب
ہوتا ہے اوسیقدر اکیلے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہوتا جاتا ہے اسواسطے کہ اونہون نے اس سنت
کو جاری کیا ہے اور اب بہی بہت رائج سنتین ہندوستان مین مٹ گئین ہین جیسے بیوہ عورتونکا
نکاح ثانی اور ولیمہ کا کہانا اور اونٹ یا گدہے خچر وغیرہ کی سواری تو جو کوئی اب ان سنتونکو
جاری کرے تو جسقدر اون عمل کرنیوالون کو ثواب ہوا اوسیقدر اوس جاری کرنیوالیکو ہوتا
جاوے مثلاً جسقدر تعزیہ دارون کو ہر سال ہمیشہ گناہ بڑہتا جاتا ہے اوسیقدر اوسپر گناہ چڑہتا
جاتا ہے جسنے پہلے تعزیہ داری محرم کی ایجاد کی اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّیْنَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْحِجَازِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّۃُ اِلٰی جُحْرِھَا
وَلَیَعْقِلَنَّ الدِّیْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِیَّۃِ مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَاَ غَرِیْبًا
وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ وَھُمُ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ
مِنْ سُنَّتِیْ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکہا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا
کہ عمرو بن عوف نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دین گہسے گا حکم کر کے
ملک کیطرف جیسے سانپ گہستا ہے اپنے بل کیطرف اور پناہ پکڑیگا دین مکے کے ملک سے جیسے پہاڑی
ریوڑ پناہ پکڑتے پہاڑ کی چوٹی سے بیشک دین ظاہر ہوا مسافر اور اب ہوجاویگا جیسا پہلے
ظاہر ہوا تہا سو کیا اچہا حال ہے مسافرونکا اور وہ وہ لوگ ہین جو سنوارتے ہین جو بگاڑا لوگون
نے میرے بعد میری سنت مین ف یعنی آخر زمانہ مین اصل اسلام اور دین کی باتین ایسی ہوجاینگی جیسے
مسافر ہوتا ہے کہ اوسکو کوئی نہین پہچانتا اور لوگ اوسکو بیگانہ جانتے ہین اور ابتدا مین بہی
اسلام کو کوئی نہین جانتا تہا اور عرب کے کافر مسلمانون کو انگشت نما کرتے تہے ویسے ہی
آخیر زمانہ مین بہی اسلام کی اصل باتون کو کوئی نہ پہچانیگا اور مسلمانونکو لوگ انگشت نما کرینگے
تو کیا اچہا حال ہوگا اون لوگون کا جو بدعت کو مٹاوین اور سنت کو جاری کرین جو سنت
جاری نہ رہی تہی اور بدعتیون نے جو اسلام مین نئی نئی باتین نکالکر دین کو بگاڑ دیا اوسکو سنوار کر
درست کرتے ہین اور یہ بہی معلوم ہوا کہ آخیر زمانہ مین دین ملک عرب مین رہیگا اور اطراف
سے جاتا رہیگا غرضکہ جو لوگ سنت کو جاری کرین اور بدعت کو دور کرین اونکا بڑا مرتبہ ہے

اور یہ بات دینداری کی ہے اخرج احمد عن معاذ بن جبل انہ سال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم عن افضل الایمان قال ان تحب للہ وتبغض للہ وتعمل لسانک فی ذکر اللہ
قال وماذا یا رسول اللہ قال وان تحب للناس ما تحب لنفسک وتکرہ لہم ما
تکرہ لنفسک ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الایمان مین لکہا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ معاذ ابن جبل نے
نقل کیا کہ مینے پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ افضل ایمان کیا ہے فرمایا یہ ہے کہ تو
دوستی رکہے اللہ کے واسطے اور بغض رکہے اللہ کے واسطے اور جاری رکہے زبان کو اللہ کے ذکر میں
عرض کیا معاذ نے کہ یہ کیا ہے اے رسول خدا فرمایا کہ اچہا جانے تو لوگون کے لیئے جو اچہا جانے
اپنی جان کے لیئے اور برا جانے لوگون کے واسطے جو برا جانے اپنے لیئے ف یعنی جسکی دوستی
کو اللہ نے فرمایا اوس سے دوستی رکہے اور جس سے بغض رکہنے کو فرمایا اوس سے بغض رکہے
اور اللہ کے ذکر سے کبہی غافل نہووے اور جو چیز اپنے حق مین اچہی جانے وہی چیز اور لوگونکے
حق مین اچہی جانے اور جو اپنے حق مین بری سمجہے وہ اونکے بہی حق مین بری سمجہے ان آیتون و
حدیثون سے معلوم ہوا کہ دین مسلمانی کے یہ کام ہین کہ اللہ تعالی کو ہر صفت مین احد سمجہنا اوسکے
سے اوصاف کسی اور مین نہ جاننا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکا رسول مقبول جاننا اور سواے
اونکے اور کسیکا رویہ نہ اختیار کرنا اور نماز دل لگا کر وقت پر پڑہنا زکوۃ دینا رمضان کے
روزے رکہنا حج کرنا لغو کام بیہودہ نکرنا زنا سے بچنا امانت اداری کرنا قول قرار نباہنا
جب اللہ کا ذکر آوے ڈر جانا اور خدا کا خوف دلمین رکہنا اوسکے کلام کو شوق سے سننا
اوس پر یقین لانا لوگونکو کہانا کہلانا خیرات کرنا کافرون کے ملک سے نکلجانا جہاد کرنا مہاجرون کی
خاطرداری کرنا اپنے پاس اونکو رکہنا اونکی مدد کرنا جہاد کی راہ مین اپنا مال خرچنا سب کام اپنے
پیغمبر خدا صلعم کی حدیث کے موافق کرنا رستہ سے تکلیف کی چیز دور کرنا شرم رکہنا پیغمبر خدا صلعم کو
ماباپ اولاد وغیرہ تمام مخلوق سے زیادہ محبوب رکہنا خدا کے محبوبون سے محبت کرنا
کفر کے کام سے بیزار رہنا خدا تعالی پر بہروسا رکہنا دین اسلام مین شک نہ لانا مسلمان کے
نقصان کا روادار نہونا حب اور بغض اور سخاوت اور بخل اپنا سب اللہ تعالی کی مرضی
کے تابع رکہنا زبان اور ہاتہہ سے کسی مسلمان کو ایذا نہ پہنچانا نیک کام سے خوش ہونا

بدکام

بدکام سے ناخوش لوگون سے اچھی بات کہنا سلام علیک کرنا صبر اور مردانگی اختیار کرنا حاکم مسلمان
کی تابعداری کرنا حضرت کی اور حضرت کے اصحابونکے رویہ کو خوب مضبوط پکڑنا اور بدعت سے
بچنا سنت کو کوشش کر کے جاری کرنا بدعت کو کوشش کر کے میٹنا سب آدمیون کی خیر خواہی
کرنا کہ یہ باتین اصل دینداری کی ہین ان باتون سے اور ہزارون باتین نکلتی ہین پھر اسکے
جو باتین برخلاف ہین وہ باتین بددینی کی ہین اونسے دین جاتا ہے اور کفر آتا ہے خدا محفوظ
رکھے

الفصل الثالث فی ذکر الایمان بالقدر ترجمہ تیسری فصل ایمان

بالقدر کے ذکر مین **ف** یعنی اس فصل مین ان آیتون اور حدیثون کا ذکر ہے جس سے یہ بات ثابت
ہوتی ہے کہ تقدیر پر یون یقین کہا چاہیئے اور یون رکہا چاہیئے سو جاننا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کرنیکو
اور اندازہ کرنیکو قضا و قدر کہتے ہین یعنی اللہ تعالیٰ نے سب مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے ہر مخلوق کے
حق مین اوسکا حال ٹہرا دیا اور اندازہ کر دیا گویا حکم کر دیا کہ یہ چیز ایسی ہوگی اور فلانے فلانے کام
کریگی اور ابتدا اور انجام اوسکا یون ہوگا اور ہر چیز بیجان اور جاندار کو اللہ نے پیدا کیا اور جاندار چیز سے
جو کام ہوتے ہین اور جو ارادہ دلمین اٹہتا ہے وہ بہی اللہ ہی پیدا کرتا ہے اس بات کو ماننے اور
اس بات پر یقین لانیکا نام ایمان بالقدر ہے پھر جو شخص اسکے برخلاف جانے کہ بندہ اپنے کام آپ
پیدا کرتا ہے اور جو کچھ وہ بندہ کرتا ہے وہ خود کرتا ہے یا بعضے بعضے کام اللہ کے ارادے کے
خلاف کرتا ہے یا فلانی بات جو دنیا مین ہوئی اوسکا حال آگے سے اللہ کو معلوم نتہا ایسے شخص کو
قدریہ کہتے ہین یعنی تقدیر کا منکر کہ وہ بندونمین صفت خالقیت کی ثابت کرتا ہے اور جو شخص یا بات
جانے کہ آدمی کو مطلق اپنے کام مین کچھ ذرا بہی اختیار نہین جو کچھ اس سے ہوتا ہے نیک و بد
سب اللہ ہی کرتا ہے اور آدمی اور ہر جانور محض مجبور بے اختیار محض ہین حتے کہ کفر اور گناہ بہی
اللہ ہی کراتا ہے ایسے شخص کو جبریہ کہتے ہین یعنی جبر کا اعتقاد رکہتا ہے سو یہ عقیدہ بہی
غلط ہے اسواسطے کہ یہ بات بیشک ہے کہ آدمی مین کچہہ فی الجملہ ارادہ اور اختیار بہی ہے کہ اسکے
سبب بعض کام کرنا اور بعض کام نکرنا اوس سے ظاہر ہوتا ہے آدمی کے چلنے مین اور پتہر کے
کے کہر کنے مین فرق ہے کہ آدمی خود چل سکتا ہے اور ٹہر سکتا ہے اور پتہر نہ خود چل سکتا ہے
خود ٹہر سکتا ہے اور آپ ہاتہہ ہلانیوالے مین اور رعشہ والیکے ہاتہہ مین تفاوت ہے کہ رعشہ والا اپنی

تاتھہ ملنے سے تہام نہین سکتا ہے اور وہ تہام سکتا ہے سو اسی اختیار اور اسیقدر ارادہ کے سبب اللہ تعالے نے
نیک کام کا حکم دیا اور بدکام سے منع کیا پہر جو کوئی بدکام کرے سزا پاوے اور جو نیک کام کرے جزا
پاوے اگر اسقدر بہی اختیار بندے کو نہوتا تو دنیا مین حاکم اور عدالت اور چور اور خونی کو سزا کیون مقرر
ہوتی اور اللہ تعالی کیطرف سے پیغمبر کیون آتے اور قرآن اور شریعت کسواسطے اُترتے اگرچہ نیک اور بد کام
پیدا کرنا اللہ تعالی ہی کا کام ہے مگر بدکام سے راضی نہین اور بندے کے نصیب مین پہلے سے ہر کام کا
لکہدینا اور بات ہے اس لکہدینے سے یہ نجانے کہ وہ بدکام سے بہی راضی ہے اسکی مثال ایسی ہے،
جیسے بلا تشبیہ ایک نجومی نے ایک لڑکیکا جنم پتر لکہدیا کہ یہ لڑکا فلانے فلانے وقتمین فلانے
فلانے کام کریگا اور چوری مین پکڑا جائیگا اور قید ہوگا پہر بعد اسکے ایسا ہی ہوا تو اوس چوری
مین نجومی کا کچہہ قصور نہین اوسنے تو اپنے علم کے موافق ایک بات لکہدی تہی ایسے ہی سمجہا چاہیے
کہ اللہ تعالی نے جو نصیب مین ہر ایک کے ہے جو اوس سے ہونا تہا سو لکہدیا پہر نیکی بدی الگ الگ
بتادی اور نیکی کرنیکا حکم دیا اور بدی سے منع کیا چنانچہ بکری کہانیکی اجازت دی اور سور کہانے سے
منع کیا پہر اگر کوئی سور کہاوے تو اس سے اللہ تعالی پر کچہہ الزام نہین اگرچہ اوسے اختیار
کہانیکا دیا تہا اوس کہانیوالے کا قصور ہے اسواسطے کہ اللہ تعالے نے اوسے بچنے کا بہی
اختیار دیا تہا گو کہ نصیب مین یہی اوسکے لکہدیا تہا کہ یہ شخص سور کہاویگا مگر اجازت نہین دی تہی
بلکہ منع کیا تہا مگر ہان وہ شخص سوتا ہو اور اوسکے منہ مین کوئی حرام چیز ڈالدے تو البتہ وہ مجبور
اور بیقصور ہے اللہ تعالی نے بہی مکرہ اور بیہوش اور سوتے اور دیوانہ پر حکم جاری نکیا پہر اگر
کسیکو یہ شبہ آوے کہ اللہ تعالی نے فلانے فلانے کو نیکبخت اور مسلمان نیکوکار اور فلانے فلانے
کو بدبخت کافر بدکار روز ازل مین کیون ٹہرادیا اسکا جواب یہ ہے کہ اس بات کا بہید دریافت
ہونا آدمیون کی عقل کی پہونچ سے زیادہ ہے جیسے کہ آدمی کی جان کی حقیقت یا قبر کے
عذاب کی حقیقت آدمی کی عقل کی پہونچ سے زیادہ ہے سمجہہ مین نہین آتی ویسے ہی یہ بات
بہی ہے اور شریعت مین بہی ہمکو اسکے دریافت کرنیکا حکم نہین ہوا سو اس بات کے بہید کا دریافت
ہونا ممکن نہین اور بالفرض اگر دریافت بہی ہوگیا تو دنیا و دین کا اس سے کچہہ فائدہ نکلا
بہشت کا ملنا دوزخ سے بچنا اسکے دریافت پر موقوف نہین بلکہ شریعت مین ہمکو اس بات مین

گفتگو کرنیسے منع آیا ہے پہر اسمین گفتگو اور جہگڑا کرنا نادانی اور حماقت ہے بلکہ جہالت اور ضلالت
اور ایمان جاتا ہے مگر جسقدر کہ قرآن اور حدیث مین اسکا ذکر ہے اوسپر ایمان لاوے اور
چون وچرا نکرے سوسنا چاہیئے قال اللہ تعالی اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ قمر مین کہ ہمنے ہر چیز بنائی ٹہرا کر ف یعنی جو چیز ہے ظاہر اور
چہپی عرش کرسی اور لوح اور قلم اور فرشتے اور بہشت اور دوزخ اور آسمان اور تارے اور تارونکی
گردش اور زمین اور جو کچہہ آسمان و زمین کے درمیان ہین سے آدمی اور جانور اور پہاڑ اور
دریا اور ہوا اور درخت اور آگ اور جو کچہہ ان چیزون سے ملکر بنتا ہے اور سوا اسکے جو وہم و خیال
مین آوے یا جو ہمکو معلوم ہو سو سب اللہ تعالی نے پیدا کیا اور بنایا اور اوسکو پیدا کرنیسے پہلے
اپنے نزدیک ٹہرالیا اور اندازہ کرلیا کہ یہ چیز ایسی ہوگی اور فلانے فلانے کام اس سے ہونگے اور
فلانی فلانی برائیان اور فلانی فلانی نیکیان اس سے فلانے فلانے وقت مین ہونگے اللہ تعالی حکیم
مطلق ہے اور دانا اور علیم اور حکیم تب کام کرتا ہے جب پہلے اوس کام کا انجام سوچ لیتا ہے اور اول اپنے
ذہن مین ٹہرالیتا ہے کہ اس کام کا انجام یون ہوگا سوا اللہ تعالی کے تو سب حکیمونکا حکیم اور سب داناونکا دانا ہے
اوسنے جو چیز پیدا کی اوسکے پیدا کرنیسے پہلے ہی اوسکا سب اندازہ ٹہرا دیا سو اوسکے موافق اوس سے چیز
ظہور مین آتی ہے تو آدمی کو مناسب ہے کہ اگر کسی سے اگر کچہہ ضرر اور نقصان پہنچے تو اوسکا شکوہ
نکرے اور جانے کہ اللہ تعالی نے پہلے سے یہ بات مقدر کی تہی اور اسمین کچہہ حکمت تہی کہ وہ ہمارے
خیال مین نہین آتی اور اگر کسی سے کچہہ فائدہ پہنچے تو شکر اللہ تعالی کا کرے کہ اوسنے ہمارے پیدا ہونیسے پہلے
ہماری واسطے یہ فائدہ مقدر کیا تہا اور جسکے ہاتہہ سے وہ فائدہ پہنچے اوسکو اللہ تعالی کیطرف سے
اسباب ظاہر سمجہکر اوسکا بہی احسان مانے اور شکر بہی بجالاوے اور کسی کی اگر بری صورت
دیکہے یا صورت مین کچہہ نقصان دیکہے تو اوسپر ہنسے نہین اور یہ جانے کہ اللہ تعالی نے اسکو
اسیطرح پیدا کیا اسمین کچہہ حکمت تہی اس شخص کا کچہہ قصور نہین تو اسپر ہنسنا اور طعن کرنا بہی
اپنی طرف سے نادانی ہے پہر ایسے مقام پر یون کہنا کہ ہمسے ہنسوایا ہی ہے یا اللہ تعالی
کی جناب مین سخت بے ادبی ہے اور جہالت ہے واسطے کہ اوسنے جیسے ہنسنے کا فی الجملہ اختیار
دیا ہے ویسے ہی نہ ہنسنے کا بہی اختیار دیا ہے مگر ہان اصل خالق سب چیز کا اللہ تعالی ہی ہے

قال اللہ تبارک وتعالی وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ
والصافات مین کہ اللہ ہی نے بنایا تمکو اور جو تم کرتے ہو ف یعنی تمکو بھی اللہ ہی نے پیدا کیا
اور بنایا اور جو تم کرتے ہو کام وہ کام بھی اللہ ہی پیدا کرتا ہے اگر وہ پیدا نکرے اور روک لے
تو تم سے ہرگز نہو سکے چنانچہ بہت کام آدمی کیا چاہتا ہے اور نہین ہو سکتے اور بعضے کام
نہین کیا چاہتا ہے اور بے اختیار ہمین ہو جاتے ہین تو اس سے معلوم ہوا کہ کام بھی جو
آدمی کے ہاتھ سے ہوتے ہین اوسکا پیدا کرنیوالا بھی اللہ ہی ہے تو جو کام اپنے ہاتھ سے اچھا بن جاوے
یا اور کسی سے اپنے حقمین کچھ سلوک ہو تو اللہ کا شکر بجا لایا چاہیئے کہ باوجودیکہ وہی کام کا پیدا کرنیوالا ہے
اور پھر ہمکو جزائے نیک کا وعدہ دیا تو اوسکا نہایت احسان ہے اور جب یہ معلوم ہو چکا کہ ہمارے
سبکے کام بھی اللہ ہی پیدا کرتا ہے پھر اور کسیکی حرکات اور سکنات پر ہنسنا اور عیب پکڑنا
ہرگز نچاہیئے مگر ہان جسپر اللہ تعالی ہی نے حکم دیا وہ بات جدی ہے اپنی طرف سے نچاہیئے اور
یہ بھی دریافت رہے کہ پیدا کرنا کام کا اور بات ہے اور کام کے کسب کا فی الجملہ اختیار دینا
اور بات ہے اگر کام کے کسب کا اختیار نہو تو امر و نہی بیفائدہ ہو جاوے اور بہشت اور
دوزخ بنانا اور دنیا مین پیغمبرونکا بھیجنا اور بادشاہ اور حاکم مقرر کرنا لغو ٹھہرے سو کام کے
کسب کا تو البتہ آدمی کو اختیار دیا ہے مگر بالکل اختیار بھی نہین دیدیا اگر ایسا ہو تو بندہ مختار
ٹھہر جاوے اور اللہ تعالے معاذ اللہ بیکار رہجاوے قال اللہ تعالی وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ یَحُوْلُ بَیْنَ
الْمَرْءِ وَقَلْبِہٖ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ انفال مین کہ جان لو کہ اللہ روک
لیتا ہے آدمی سے اوسکے دلکو ف ہر کام کا ارادہ پہلے آدمی کے دلمین پڑتا ہے
بعد اوسکے وہ کام آدمی کے ہاتھ پانون سے ظہور مین آتا ہے پھر جس کام کو اللہ تعالے نہین
چاہتا ہے اوس کام سے آدمی کے دلکو روک لیتا ہے اور کرنے نہین دیتا چنانچہ ظاہر ہے ہزارہا
کام آدمی کیا چاہتا ہے یا بات کہا چاہتا ہے مگر اوس سے نہین ہو سکتا تو اس سے صاف معلوم ہوا
کہ کوئی روک لیتا ہے اور کرنے نہین دیتا اسکی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی نے ایک جانور کے
گلے مین ایک رسی باندھی اور سرا اوس رسی کا اپنے ہاتھ مین رکھا اور جانور کو دو کھیتون کے
بیچمین چھوڑ دیا اور اوسکو بتا دیا کہ اس کھیت مین سے کھائیو اور دوسرے مین منہ

نہ ڈالیو تو وہ جانور باوجودیکہ چھوٹا ہوا ہے مگر پہر بہی اس شخص کے اختیار مین ہے جہان سے چاہے کہلنے دے
جہانسے چاہے رسّی کہینچ لے اور نہ کہانے دے ایسے ہی آدمی کا حال سمجہا چاہیئے ہن سب
آدمی کا چاہا اللہ کے چاہے کے مقابل نہین چلتا قال اللہ تبارك وتعالى وَمَا تَشَآءُونَ اِلَّآ
اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ کورت مین کہ اور تم
جبہی چاہو کہ چاہے اللہ سارے جہان کا صاحب ف یعنی تمہارے دلمین کام کا ارادہ ڈالنا بہی اللہ
کا کام ہے جب وہ چاہے تو تمہارے بہی دلمین وہ ارادہ ڈالدے پہر تم اوس کام کو کرنے لگو اور اگر وہ
نچاہے تو تم ہزار چاہو کہ ہم فلانا کام کرین مگر تمہارے دلمین اوس کام کا ارادہ بہی مضبوط بیٹہے پہر جب
ساری مخلوق اسیطرح بے بس ٹہہری تو خدا ہی پر توکل اور بہروسا مضبوط رکہنا چاہیئے کہ سوا اوسکے نہ کوئی کسیکا
کچہہ بگاڑ سکے نہ بنا سکے پہر غیروں کیطرف رجوع لیجانا اور غیرونکی خوشامد مین اپنے آپکو ذلیل کرنا
محض بیفایدہ ہے جب وہ چاہیگا لوگونکے دلمین ارادہ ڈالدیگا اوسکے بغیر چاہے کچہہ نہین ہوتا
اوسنے پہلے سب چیز کا اندازہ اپنے نزدیک ٹہرالیا پہر اوسیطرح پر پیدا کیا اور جو کام بندون سے ہوتے ہین
مین وہ کام بہی وہی پیدا کرتا ہے اور جس کام سے چاہتا ہے وہیان زبہی رکہتا ہے اور جس کام کو چاہتا ہے
وہی ارادہ بہی آدمی کے دلمین ڈالدیتا ہے سو اسپر اسیطرح یقین رکہنا چاہیئے اور کچہہ اپنی عقل ناقص
کو دخل نہ دینا چاہیئے اونہین تو ایمان جاتا رہیگا اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ
يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ
بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علی رضی اللہ تعالی عنہ نے نقل کیا کہ فرمایا
پیغمبر خدا صلعم نے کہ مومن نہین ہوتا کوئی بندہ جبتک ایمان نہ لاوے چار چیزون پر گواہی دیوے
یہ کہ نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے اور یہ کہ مین اللہ کا رسول ہون بہیجا مجہکو برحق اور یقین
لاوے موت پر اور یقین لاوے کہ زندہ ہونا ہے بعد مرنیکے اور یقین لاوے تقدیر کا ف
یعنی جیسے اللہ تعالی کو واحد اور رسول خدا کو نبی برحق اور موت و قیامت کو بیشک جاننا چاہیئے
ویسے ہی اس بات پر بہی یقین صادق لانا چاہیئے کہ تقدیر بہی برحق ہے جو ہونا تہا سو اللہ تعالی نے
ہر ایک کا حال پیدا کرنے سے پہلے مقدر کر دیا اور ٹہرا دیا اور جو شخص اسپر یقین نہ لاوے

وہ مومنین کا فرہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِیْ لَیْسَ لَھُمَا فِی الْاِسْلَامِ نَصِیْبٌ اَلْمُرْجِئَۃُ وَالْقَدَرِیَّۃُ
ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو قسم کے
لوگ ہین میری امت مین کہ اونکو اسلام مین کچہہ نصیب نہین مرجیہ اور قدریہ **ف** یعنی جو شخص جانے کہ ہمکو
کچہہ مطلق اختیار نہین ہے بالکل ہم محض مجبور اور بے اختیار ہین اور جو کام ہمسے ہوتے ہین اللہ ہی کراتا ہے
سو ہمسے آخرت مین پرسش نہوگی اگر حشر ہی ہو تو ہم بخشے جاوینگے سو ایسے شخص کو جبری اور مرجی کہتے
ہین کہ وہ یہ بات جانتا ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ ہم پر جبر کی راہ سے کام کراتا ہے ہمارا کچہہ قصور نہین تو اس
عقیدے سے یہ بات نکلتی ہے کہ گناہ بہی ہمسے اللہ ہی کراتا ہے پہر ہمکو گناہ سے بچنے کا حکم کیون کیا تو اس بات
سے شریعت کا انکار نکلتا ہے اور جو شخص جانے کہ بالکل ہم مختار ہین اور جو کرتے ہین ہم خود کرتے
ہین اور جو کام ہم کرتے ہین اون کاموں کو ہم ہی پیدا کرتے ہین اللہ تعالیٰ کو اوسمین کچہہ دخل نہین اور اگر
ہے اوسنے کچہہ ٹہرا نہین دیا ایسے شخص کو قدریہ کہتے ہین یعنی قدر کا منکر وہ گویا اپنے تئین ہی خالق
افعال کا اور مختار جانتا ہے سو اس دونو طرحکے عقیدے والے لوگ مسلمان نہین ہین اور اسلام سے
اونکو کچہہ حصہ نہین ہے اور نصیبہ اسلام سے بے نصیب ہین اگرچہ اپنے آپ کو مسلمان کہین اور
پیغمبر خدا کی امت مین شمار کرین اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَّذٰلِکَ فِی الْمُکَذِّبِیْنَ
بِالْقَدَرِ ترجمہ ابو داود اور ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
مینے سنا کہ فرماتے تہے کہ ہوگا میری امت مین لوگونکا زمین مین دہس جانا اور صورتین جانورونکی سی ہوجانا
اور یہ اونمین ہوگا جو جہٹلاتے ہین تقدیر کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے فرمایا کہ میری
امت مین لوگ زمین مین نہ دہس جاوینگے جیسے اگلی امتون مین قارون وغیرہ دہس گئے اور نہ میری
امت کے لوگون کی صورتین جانورون کی سی ہونگی جیسے اگلی امتون مین یہود اور نصاریٰ
کی بندرون سورون کیسی شکلین ہوگئین تہین سو اس حدیث مین فرمایا کہ جو لوگ میری امت
کی یعنی کلمہ گو کہ آپ کو مسلمان جانتے ہونگے مگر تقدیر کے منکر ہونگے سو اخیر وقتمین اونکی صورتین
بہی بعضون کی جانورونکی سی ہوجاوینگی اور بعضے زمین مین دہس جاوینگے یعنی اللہ تعالیٰ

٥٨

کا اس عقیدے والونپر ایسا غضب ہوتا ہے کہ دنیا مین بہی اونکو عذاب شدید ہوگا اور اس حدیث سے یہی
معلوم ہوا کہ قدریہ اسیکا نام ہے کہ تقدیر کا انکار کرے أَخْرَجَ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ مَرِضُوْا
فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَإِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ ترجمہ امام احمد اور
اور ابو داود نے ذکر کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قدری مجوس
اس امت کے ہین اگر بیمار پڑین تو ست پوچھو اونکو اور اگر مرین تو نماز نہ پڑہو اونپر ف یعنی مجوس ہوتا ہے
کہ سورج اور آگ کو پوجے اور تحیتر ون کی تاثیر کا اعتقاد رکہے اور جب آدمی تقدیر کا شاکر نہین رہتا
اور اللہ ہی پر بہروسا نہین کہتا تو اوسکا دل ہر طرف بٹتا ہے اور ہر چیز کو پوجنے لگتا ہے کبہی کبہی اونکو
مانتا ہے کبہی قبرونکو پوجتا ہے کبہی کسی درگاہ کے چراغ کو پوجتا ہے کبہی دن رات کی نحوست و سعادت کے
پیچہے پڑتا ہے حالانکہ کچہہ ہوتا نہین ہوتا وہی ہے جو اللہ نے تقدیر مین لکہدیا سو ایسا شخص مسلمان نہین رہتا ہے مجوسی
سا ہو جاتا ہے سو حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے اور پہر تقدیر کا منکر ہو تو وہ امت
مین گویا مجوس ہے تو ایسا شخص اگر بیمار پڑے تو اوسکا حال نہ پوچہو اور اگر مر جاوے تو جنازے کی نماز
نہ پڑہو اسواسطے کہ یہ معاملہ مسلمانون کے ساتہہ کرنا چاہیے کافر کے ساتہہ ایسا معاملہ ملاپ کے دوستی اور
اونکی مغفرت کی دعا مانگنا نچاہیے اسواسطے کہ اور لوگ یہ عقیدہ نہ اختیار کرین أَخْرَجَ أَبُوْ دَاوُدَ
عَنْ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجَالِسُوْا أَهْلَ
الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْهُمْ ترجمہ ابو داود نے ذکر کیا کہ عمر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ساتہہ نہ بٹہلاؤ اہل قدر کو اور نہ اول بات کہو اونسے ف یعنی
جو شخص تقدیر کا منکر ہو اوس شخص سے محبت اور ملاقات نرکہو بلکہ اپنے ساتہہ برابر نہ بٹہلاؤ اور تم اوسکے
پاس بیٹہو اور اپنی طرف سے پہلے اوس سے بات بہی نکہو ہان اگر وہ پوچہے تو بقدر ضرورت اوسکا جواب دینا
مضایقہ نہین گویا وہ شخص آدمیت سے خارج ہے سو کفار کیطرح پر اوس سے معاملہ کرو بلکہ کافرون سے بہی
وہ بدتر ہے اسواسطے کہ کافر کو ہر مسلمان کافر جانتا ہے اور اوسکی بات نہین مانتا اور یہہ
قدری تو آپ کو مسلمان کہیگا اور بعض آیتین اور بعض حدیثین اور کچہہ قول و اشعار کے
معنی اپنے طور پر لگا کر جاہلون کو گمراہ کریگا تو ایسے شخص سے ترک محبت کرنا اور علیحدہ رہنا

بہتر ہے تا کہ لوگونکو گمراہ نکرے اور شاید اپنے عقیدے کو برا سمجھکر ترک کردے أَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَ
الرَّزِينُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ
اللهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُجَابُ الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوتِ
لِيُعِزَّ مَنْ أَذَلَّهُ اللهُ وَيُذِلَّ مَنْ أَعَزَّهُ اللهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللهِ
وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي **ترجمہ**
ذکر کیا بیہقی اور رزین نے کہ بی بی عائشہ رضؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھہ شخص ہین
لعنت کی مینے اور لعنت کی اللہ نے .... اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے بڑہانیوالا اللہ
کی کتاب مین اور جھٹلانیوالا اللہ کی تقدیر کا اور زبردستی سے حاکم بنجانیوالا اسواسطے کہ عزت
دیوے جسکو ذلیل کیا اللہ نے اور ذلیل کرے جسکو عزت دی اللہ نے اور حلال کرنیوالا اللہ کے
حرام کا اور حلال کرنیوالا میرے رشتہ دارون سے وہ چیز جو حرام کی اللہ نے اور چھوڑ دینے والا میری
سنت کا **ف** یعنی جو شخص حضرت کی سنت کو بے عذر شرعی ترک کرے اور چھوڑ دے تو اوسکو
حضرت پر ایمان نہین اور جو سید ہو حضرت کی آل مین اور پھر حرام کیے ہوئے کامونکو حلال کرے
یعنی گناہ کرے اور اللہ تعالے کے منع کرنیکا لحاظ نرکھے تو اوسنے بڑا قصور کیا جیسے بلا تشبیہ وزیر کا
بیٹا بادشاہ کی چوری کرے اور بادشاہ کے آئین کی قدر نرکھے اور برخلاف آئین کے کرے تو اوسکو
دیکھکر اور رعیتی بہکین تو اوسکی سزا بہی زیادہ چاہیئے جیسے عنایت اور مہربانی زیادہ اوسکو تقصیر
عتاب بہی زیادہ اور جو شخص اللہ کے کعبہ کے حرم کی تعظیم نرکھے اور جو کام وہان کرنے حرام
ہین سو وہان کرے تو اوسنے گویا ایسا کیا کہ خود بادشاہ کے مکان پر دربار مین بے ادبی اور حکم
عدولی کی اور جو شخص لوگونپر زبردستی حاکم بنجاوے تاکہ بہترونکو ذلیل کرے اور کمینونکو زبردست کرے
اور جو شخص تقدیر کے برحق ہونیکو مکراوے اور تقدیر کے قائل کو جھٹلاوے اور جو شخص قرآن مین
کچھ اپنی طرف سے بڑہاوے کوئی لفظ یا کوئی حرف یا کوئی مطلب یا کوئی سورت سو ایسے شخص
چھون قسم کے ملعون ہین کہ اللہ نے اونکو پھٹکار دی اور رسول خدا نے اونکو بددعا دی کہ اللہ
نے اپنی مہر اوسے اوٹہالی سو حضرت کی یہ دعا قبول ہوئی اسواسطے کہ حضرت نبی تھے
اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قدری تقدیر کے منکر پیدا اور

رسول کیطرفسے لعنت اور پھٹکار پڑتی ہے اخرج احمد وابوداؤد وابن ماجة عن زيد
ابن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو ان الله عذب اهل سمٰوته
واهل ارضه عذبهم وهو غير ظالم لهم ولو رحمهم كانت رحمته خيرا لهم من اعمالهم
ولو انفقت مثل احد ذهبا في سبيل الله ما قبله الله تعالى منك حتى تؤمن
بالقدر وتعلم ان ما اصابك لم يكن ليخطئك وان ما اخطأك لم يكن ليصيبك
وان مت على غير هذا لدخلت النار **ترجمہ** امام احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نے ذکر کیا
کہ زید بن ثابت نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ایسا ہو کہ اللہ عذاب کرے اپنے
آسمان والوں پر اور اپنے زمین والوں پر تو عذاب کرے اور وہ ظالم نہ ٹھہرے اونکے حق میں اور اگر
مہر کرے اونپر ہووے مہر اوسکی بہتر اونکے لیئے اونکے کاموں سے اور اگر تو خرچ کرے احد برابر سونا
اللہ کی راہ میں قبول نکرے اللہ تجہسے مگر جب تو ایمان لاوے تقدیر پر اور جان لیوے یہ کہ جو تجھکو پہنچی
چوکنے والا نہ تہا اور جو تجہسے چوکا وہ تجھکو پہنچنے والا نہ تہا اور اگر تو مرے اسکے برخلاف اور عقیدے پر
تو ضرور داخل ہووے تو دوزخ میں **ف** یعنے جو کچھہ اللہ نے قسمت میں لکھدیا اور مقدر کردیا وہ
ضرور پہنچیگا ممکن نہیں کہ چوک جاوے اور نہ پہنچے سو جو کچھہ آدمی کو رنج اور تکلیف اور بیماری
اور راحت اور خوشی اور صحت اور فتح اور شکست اور مفلسی اور امیری پہنچتی ہے یہ سب تقدیر کے لکھے
موافق پہنچتی ہے اور کسی سبب سے نہیں ٹلتی پہر اگر سب مخلوق چاہے کہ نہ پہنچے تو ممکن نہیں کہ نہ پہنچے اور تقدیر
خطا کرے اور جو آدمی کو نہ پہنچا مثلاً چاہا کہ میں تندرست ہو جاؤں اور نہوا یا چاہا کہ امیر ہو جاؤں اور نہوا
یا چاہا کہ میری امیری فتح ہو اور نہوئی یا سانپ اوسپر چڑہا اور نہ کاٹا اور نہ مرا تو تقدیر ہی میں یونہیں
لکھا تہا ممکن نہ تہا کہ اوسکے بخلاف ہوا اگرچہ ساری مخلوق ملکر چاہے کہ اوسکے برخلاف ہو مگر ہونا ممکن نہیں ہے اب اسکے
سوا اور طرح پر جو شخص سمجھے کہ فلانے سبب سے تقدیر لوٹ گئی اور تقدیر کا لکھا مٹ گیا اور تدبیر چلگئی
پہر وہ شخص بے توبہ مرجاوے تو دوزخی ہے اور صدقہ خیرات نیکی اوسکی کچھہ قبول نہیں ہوتی اگرچہ پہاڑ برابر
سونا خدا کی راہ میں خرچ کیا ہو تو بہی قبول نہوا اسواسطے کہ اوسنے اللہ کی تقدیر کا انکار کیا اور اللہ
کے بنائے کے خلاف نہیں ہوسکتا وہ مالک الملک شہنشاہ بے پرواہ ہے جیسا کہ اوسنے چاہا
ویسا ہر ایک کی قسمت میں لکھدیا وہ ہر صورت سے مالک ہے اگر سب فرشتوں اور آدمیوں کو دوزخ میں

والدے تو بہی وہ ظالم نہ ٹہرے اسواسطے کہ ساری مخلوق اوسکی ہے اور کسیکی نہین اور اگر وہ خلق پر مہربانی کرے تو مہربانی اوسکی خلق کے حقمین بہتر ہے مگر اوسپر کچہہ بندیکا حق نہین أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ كَأَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْهِهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ أَبِهٰذَا أُمِرْتُمْ أَمْ بِهٰذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوا فِي هٰذَا الْأَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَتَنَازَعُوا فِيْهِ **ترجمہ** ترمذی نے ذکر کیا کہ ابی ہریرہ نے نقل کیا کہ باہر آئے ہمپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم جہگڑ رہے تہے قدر کے مسئلہ مین سو غصہ ہوئے ایسا کہ سرخ ہو گیا منہ اونکا گویا توڑے گئے اونکے چہرہ پر انار کے دانے پہر فرمایا کہ کیا اس بات کا تمکو حکم ہوا کیا اسواسطے مین بہیجا گیا تمہاری طرف تب ہی ہلاک ہوئے وہ جو تمسے پہلے تہے جب جہگڑا کیا اونہون نے اسبات مین تقید کرتا ہون تمہین تمپر تقید کرتا ہون تمپر کہ نہ جہگڑو اسمین **ف** جو باتین کہ بندون کے حقمین فایدہ کی تہین سو اللہ تعالی نے بتا دین کہ اللہ کو ایسا سمجہو اور رسول کو یون جانو کہ بندگی اللہ کی اسطرح کرو اور دنیا کے کام یون چلاؤ اور جو بات بندون کی کام کی نہ تہی کہ جس سے کچہہ دنیا اور دین کا فایدہ تہا اوسکا مفصل بیان نکیا یا وہ بات جو آدمیون کی سمجہہ اور بوجہہ سے زیادہ تہی اوسکا بہی بیان نکیا تاکہ آدمی لا یعنی باتومین مشغول نہو جاوین مثلا یہ نہ بیان کیا کہ چاند اور سورج فلانی چیز سے بنے اور عرش فلانی چیز سے اور زمین و پانی اور آگ فلانی فلانی چیز سے اور سورج کی حقیقت یہ ہے اسواسطے کہ ان باتون کے دریافت ہونے نہونے سے کچہہ فایدہ نقصان نہین یا مثلا شریعت مین حدوث وجود اور شہود اور اللہ تعالی کی ذات اور متشابہات آیتون کی تاویلین اور ہر عبادت کی وضع مخصوص کے ماموریہ ہونیکا بہید دریافت کرنیکا حکم نہوا اسواسطے کہ یہ باتین اکثر آدمیون کی عقل کی بوجہہ سے زیادہ ہین کہ اکثر لوگ اوسکی حقیقت کو دریافت نکر سکین گے بعضے مطلق انکار کرینگے اور بعضے اوسمین زیادتی کرینگے تو دونون گمراہ ہونگے چنانچہ اگلی امتون کے لوگ اسی سبب سے گمراہ ہوتے ویسا ہی جبر اور اختیار اور تقدیر کا مسئلہ ہے کہ اسمین گفتگو اور بحث کرنا اور اسکی حقیقت کی دریافت کی فکر مین ہنا نچاہیئے اسواسطے کہ آدمی کی عقل کی بوجہہ سے یہ بات زیادہ ہے پہر بہت آدمی جاہل گمراہ ہو جاوینگے چنانچہ ویسا ہی ہوا اسیواسطے پیغمبر خدا صلے اللہ

علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ حضرت ابوہریرہ وغیرہ صحابہ بیٹھے ہوئے اس جبر اور تقدیر کے مسئلہ مین بحث کرتے
ہین تو نہایت ناخوش ہوئے اسقدر کہ چہرہ آپکا انار کے دانہ کیطرح سُرخ ہوگیا اور فرمایا کہ کیا تمکو اللہ
اور رسول نے اس مسئلہ مین گفتگو کرنیکا حکم کیا ہے اور یا مین اس مسئلہ مین جھگڑا لڑانے کو آیا ہون سوال
ہو کر سو یون تو نہین ہے جو تمکو عبادت کا حکم ہوا ہے سو کرے جاؤ کچھ چون وچرا مت کرو اور اگلی امتون
کے لوگ اسیطرح مشکل مسئلون مین بحث کرکے گمراہ ہوگئے کہ اللہ تعالیٰ نے اونکو ہلاک کیا سو مین
تمکو تقید کرتا ہون کہ اس مسئلہ مین ہرگز گفتگو نکیجیو اَخْرَجَ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَمَنْ تَکَلَّمَ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْقَدَرِ سُئِلَ عَنْہُ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ لَّمْ یَتَکَلَّمْ فِیْہِ لَمْ یُسْئَلْ عَنْہُ ترجمہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رض نے نقل کیا کہ
سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جسنے کلام کیا کسی چیز مین تقدیر کے مسئلے سے تو
پوچھا جائیگا اوس سے وہ کلام قیامت کے دن اور جسنے نہ کلام کیا اوسمین اوس سے پرسش نہوگی
اوسکی ف یعنی قیامت کے دن اس بات کا بھی حساب ہوگا تو جو شخص اس مسئلہ مین گفتگو کریگا قیامت
کو اوس سے محاسبہ لیا جائیگا کہ تونے اسمین کیون گفتگو کی اور بحث کی اور جو شخص اسمین گفتگو اور
بحث ہی نکریگا اوس سے پوچھا ہی نجائیگا اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو اس مسئلہ مین گفتگو ہی
نکرنا چاہیے اسقدر سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ نے جو روز ازل مین تقدیر مین لکھدیا وہ ضرور ہوگا اور
اللہ تعالیٰ نے بندونکو فی الجملہ کام کرنیکا اختیار دیا ہے اور کام کا پیدا کرنا اور دلمین ارادہ ڈالنا ایسی
کا کام ہے جسقدر قرآن و حدیث مین ہمکو ملا ہے اوسپر ایمان لاوے اور یقین کیے زیادہ دم نمارے
اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عُبَادَۃَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَہٗ اُکْتُبْ فَقَالَ مَا اَکْتُبُ قَالَ اُکْتُبِ الْقَدَرَ
فَکَتَبَ مَا کَانَ وَمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلَی الْاَبَدِ ترجمہ ذکر کیا ترمذی نے کہ عبادہ
صامت کے بیٹے نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے پیدا کیا اللہ نے قلم کو تو
فرمایا اوسکو کہ لکھہ وہ بولا کیا لکھون فرمایا لکھہ تقدیر سو اوسنے لکھا جو ہوا اور جو ہوگا ہمیشہ تک
اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اللّٰہُ
مَقَادِیْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِیْنَ

الف سنة وكان عرشه على الماء ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبداللہ ابن عمرؓ نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لکھیں تقدیریں خلایق کی آسمانوں اور زمین
کے پیدا ہونے سے پچاس ہزار برس پہلے حالانکہ اوسکا عرش پانی پر تھا اخرج احمد وابوداؤد
عن ابي موسى قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله خلق
آدم من قبضة قبضها من جميع الارض فجاء بنو آدم على قدر الارض منهم
الاحمر والابيض والاسود وبين ذلك والسهل والحزن والخبيث والطيب
ترجمہ امام احمد اور ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابو موسیٰ نے نقل کیا کہ میں نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی خاک سے کہ وہ لی
تھی سب میں سے سو ہوئی اولاد آدم کی اندازہ پر زمین کے کوئی سرخ کوئی سپید کوئی کالی
کوئی درمیان میں اسکے کوئی نرم کوئی کڑی کوئی ناپاک کوئی ستھری ف یعنی جو آدمیوں میں
تفاوت ہے کہ بعضے سرخ وسپید ہوتے ہیں اور بعضے سیاہ رنگ ہوتے ہیں اور ایسے ہی
کسیکی خو نرم ہوتی ہے کوئی سخت ہوتا ہے اور کوئی نیکبخت پاک صاف ہے اور کوئی ناپاک
خبیث کافر ہے سو پہلے ہی سے اللہ تعالیٰ نے انکی اصل ہی ایسی پیدا کی کہ حضرت آدم کو سارے جہان کی طرح
طرح کی زمینوں سے تھوڑی تھوڑی مٹی لیکر اوس سے بنایا کہ بعضی جگہہ کی مٹی سرخ اور بعضی جگہہ کی سفید اور
کہیں کی سیاہ اور کہیں ملی ہوئی اور کہیں کی نرم اور کہیں کی سخت تھی تو یہ سب باتیں حضرت آدم میں جمع تھیں سو
اوسکا ظہور انکی اولاد میں ہوا اسواسطے کہ پہلے سے اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کی تقدیریں یوں ٹھہرا دیا تھا
اخرج احمد والترمذی عن عبد الله بن عمرو قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول ان الله تعالى خلق خلقه في ظلمة فالقى عليهم من نوره فمن اصابه
من ذلك النور اهتدى ومن اخطأه ضل فلذلك اقول جف القلم على علم
الله تعالى ترجمہ امام احمد اور ترمذی نے ذکر کیا کہ عبداللہ ابن عمروؓ نے نقل کیا میں نے سنا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا خلق کو اندھیری میں
پھر ڈالا اونپر کچھہ اپنا نور پس جسکو پہنچا کچھہ اوس نور میں سے اوسنے سیدھی راہ پائی اور جسکو نہ
پہنچا وہ نور وہ گمراہ ہوا تو اسواسطے میں کہتا ہوں کہ سوکھ گئی قلم اللہ کی علم پر ف یعنے

اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کے موافق لکھنے کا قلم کو حکم دیا اوسنے لکھدیا پھر وہ خشک ہوگئی کہ اب ہین وہ لکھی ہی اور سلام جو ہے سو اللہ تعالیٰ کے نور کے سبب سے ہے جسپر اللہ تعالیٰ کا نور روز ازل مین پڑا وہ نیک راہ پر مسلمان ہوا اور جسپر وہ نور نہ پڑا وہ گمراہ ہوا کافر اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَغَ اِلٰی کُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَلْقِہٖ مِنْ خَمْسٍ مِنْ اَجَلِہٖ وَعَمَلِہٖ وَمَضْجَعِہٖ وَاَثَرِہٖ وَرِزْقِہٖ **ترجمہ** امام احمد نے ذکر کیا کہ ابو درداء نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فارغ ہوچکا اپنی مخلوق مین ہر بندے کی پانچ چیز سے اوسکی اجل سے اور اوسکے عمل سے اور اوسکے رہنے کی جگہہ سے اور اوسکی چال سے اور اوسکی روزی سے **ف** یعنی ہر مخلوق کے حق مین یہ باتین لکھ دیہ فلانے وقت پر فلانے روز فلانی جگہہ اسطور پر مریگا اور زندگی مین فلانے فلانے عمل کریگا اور فلانی فلانی جگہہ رہیگا اور فلانی فلانی چال اور رویہ اختیار کریگا اور فلانی فلانی وضع اسکو اسقدر روزی رزق ملیگا اور یہ کہا ویگا اللہ تعالیٰ نے مقرر کردین اور ٹھہرا دین ویسا ہی ہوتا ہے اوس سے کم و بیش نہین ہوتا اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو چاہیے کہ توکل ہی پر رہے اس بات پر بہت بہروسا کرے اور دنیاداری کے امور مین بہت کوشش اور سر دردی نکرے جو قسمت مین لکھا ہے وہ آگے ہی مقرر ہوچکا اوسمین کمی بیشی نہین اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ حِیْنَ خَلَقَہٗ فَضَرَبَ کَتِفَہُ الْیُمْنٰی فَاَخْرَجَ ذُرِّیَّۃً بَیْضَاءَ کَاَنَّھُمُ الذَّرُّ فَضَرَبَ کَتِفَہُ الْیُسْرٰی فَاَخْرَجَ ذُرِّیَّۃً سَوْدَاءَ کَاَنَّھُمُ الْحُمَمُ فَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ یَمِیْنِہٖ اِلَی الْجَنَّۃِ وَلَا اُبَالِیْ وَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ کَتِفِہِ الْیُسْرٰی اِلَی النَّارِ وَلَا اُبَالِیْ **ترجمہ** امام احمد نے ذکر کیا کہ ابی الدرداء نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم کو اونکی پیدائش کیوقت پہر مارا اونکا داہنا مونڈھا سو نکالی اونکی اولاد سفید جیسے چیونٹیان اور مارا اونکا بایان مونڈھا سو نکالی اونکی اولاد کالی جیسے کوئلے پہر فرمایا اونکو جو داہنے مین تہے طرف بہشت کے اور کچھہ پرواہ نہین مجکو اور فرمایا جو اونکے بایین مونڈھے مین تہے طرف دوزخ کے اور کچھہ پرواہ نہین مجکو **ف** یعنی اونکی خلقت کے پیدا ہونے سے پہلے ہی حضرت آدم کو پیدا کرنیکے وقت اللہ تعالیٰ نے حکم کر دیا اور ٹھہرا دیا

کچھہ لوگونکے حقمین کہ یہ بہشتی ہین اور کچھہ لوگونکے حقمین کہ یہ دوزخی ہین اور فرمایا کہ مجکو کچھہ پرواہ نہین جو چاہون سو کرون مین مالک ہون اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ **ترجمہ** مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا جنت کی لیاقت والونکو بنایا اونکو بہشت کے واسطے اور وہ اپنے باپون کی پیٹھہ مین تھے اور پیدا کیا دوزخ کے سزاوار لوگونکو بنایا اونکو دوزخ کے واسطے اور وہ اپنے باپون کی پیٹھہ مین تھے **ف** یعنی دنیا مین پیدا ہونیسے پہلے ہی اللہ تعالے نے ہر ایک کو جس لایق وہ شخص تھا ویسا ٹھہرا دیا سو اوسی موافق دنیا مین اوس شخص سے کام ہوتے ہین بہشتی سے اچھے کام اور دوزخی سے بُرے کام اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِينَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَاَجَلَهُ وَرِزْقَهُ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ فَوَالَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا **ترجمہ** بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ حدیث فرمائی ہمسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ سچے سچائی تھی فرمایا کہ پیدایش ہر کسیکی اکٹھا کیجاتی ہے اوسکی ماکے پیٹ مین چالیس دن تک نطفہ پھر ہوتا ہے خون چالیس دن تک پھر ہوتا ہے لوتھڑا چالیس دن تک پھر بھیجتا ہے اوسکے واسطے اللہ تعالے اوسکیطرف ایک فرشتہ چار باتون کے لیے سو لکھتا ہے اوسکا عمل اور اوسکی اجل اور اوسکی روزی اور بدبخت یا نیکبخت پھر پھونکتا ہے اوسمین روح تو قسم ہے اوسکی کہ نہین کوئی معبود سوا اوسکے کہ بیشک کوئی تم مین کام کیے جاتا ہے کام

بہشتیون کے یہانتک کہ نہین رہتا اوسکے اور بہشت کے درمیان مین فرق سوا ایک ہاتہہ بہر کے پہر پڑہہ
نکلتی ہے اوسپر لکہت تو کرنے لگتا ہے کام دوزخیون کے تو داخل ہوتا ہے دوزخمین اور بعضا شخص
تمام عمر کیے جاتا ہے کام دوزخیون کے اسقدر کہ نہین رہتا اوسکے اور دوزخ کے درمیان فرق سوا ایک
ہاتہہ بہر کے پہر پڑہہ نکلتی ہے اوسپر لکہت تو کرنے لگتا ہے کام بہشتیونکے تو داخل ہوتا ہے بہشت مین ف
یعنی حضرت رسول خدا خود بہی سچے تہے اور اللہ تعالے نے بہی اونکو سچا کیا تہا سو اونہون نے یون حدیث
فرمائی کہ ہر ایک آدمی کی صورت نطفہ بنکر ماکے پیٹ مین درست ہوتا ہے پہر اللہ تعالے ایک
فرشتہ بہیجتا ہے کہ وہ فرشتہ اوسکے حقمین لکہدیتا ہے کہ یہ شخص فلانے فلانے کام کریگا اور فلانے سال
اور سن مین فلانے وقت اور فلانے دن فلانی جگہہ مریگا اور زندگی مین فلانی فلانی چیز اسقدر کہاویگا
اور بدبخت ہوگا یا نیکبخت ہوگا بعد اسکے اسمین جان ڈالتا ہے سو اوسکے لکہے کے موافق اوسکا کام
اور انجام دنیا مین ہوتا ہے پہر اگر اوسکی قسمت مین انجام دوزخ لکہا ہوتا ہے تو دنیا مین اگرچہ
پہلے وہ کام بہشتیون کے کرتا ہے اسقدر کہ بہشت سے نزدیک ہو جاوے ہاتہہ بہر پر پہر یکایک
تقدیر کا لکہا زور مارتا ہے تو وہ شخص آخر کو کام دوزخیون کے کرنے لگتا ہے تو دوزخ کو جاتا ہے
اسیطرح جسکی تقدیر مین بہشت لکہی ہے تو وہ اگرچہ کام دوزخیون کیسے کرتا ہے یہانتک کہ دوزخ سے نزدیک
ہو جاتا ہے ہاتہہ بہر پر پہر اوسکی تقدیر کا لکہا زور مارتا ہے تو وہ بہشتیونکے کام کرنے لگتا ہے تو آخر بہشت
جاتا ہے المقصود آدمی اپنی عقل پر مغرور نہو اور اعتماد ترکے اللہ ہی کے کرم اور فضل کا بہروسا
رکہے اور اوسی سے امیدوار رہے اور خاتمہ سے ڈرتا رہے اگر خاتمہ اچہا ہوا تو اچہا ہے اور برا
ہوا تو برا ہے أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَطِيبًا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ
وَيَرْفَعُهُ يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ
حِجَابُهُ النُّورُ لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ
ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابی موسیٰ نے نقل کیا کہ کہڑے ہوئے ہمارے بیچمین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم خطبہ پڑہا پانچ باتونکا سو فرمایا کہ بیشک اللہ نہین سوتا اور لائق نہین اوسکو کہ سووے جہکا دیتا ہے
پلڑا اور اونچا کردیتا ہے اوسکو عرض کیا جاتا ہے اوسپر رات کا کام دن کے کام سے پہلی اور

دنکا کام رات کے کام سے پہلے پردہ اوسکا نور ہے اگر کہولدے اوسکو تو جلا دے اوسکا نور ہر چیز کو خلق مین سے
جہانتک ہو چکی اوسکی نگاہ ف نبی صاحب نے خطبہ مین پانچ باتین فرمائین اور لوگونکو سمجہایا کہ یہ
جان لو کہ اللہ تعالے کو نیند نہین آتی اسواسطے کہ سونا غفلت ہے اور غفلت نقصان ہے اور اللہ تعالے
نقصان سے بری ہے تو ہرگز نہین ہو سکتا کہ اللہ تعالے سووے اور تیسرے یہ سمجہ لو کہ مقبول کرنا اور
مردود کرنا اور روزی کی کشایش اور تنگی اللہ ہی کے اختیار مین ہے کہ ترازو اوسکے پاس ہے جسکے لئے
چاہتا ہے پلڑا جہکا دیتا ہے اور جسکے واسطے چاہتا ہے پلڑا اونچا کردیتا ہے اور چوتھے یہ بات جان رکھو
کہ جو کام بندے دنکو کرینگے اوس کام کی خبر اوسکو رات کے کام سے پہلے رہتی ہے اور جو کام بندے
رات کو کرینگے اوسکی خبر دنکے کام سے پہلے اوسکو پہنچتی ہے آگے سے اور پانچوین یہ کہ اللہ تعالی
کی بہت بڑی شان ہے رعب اور دبدبہ اوسکا بڑا ہے ایسا کہ پردہ اوسکا نور ہے اگر وہ پردہ اوٹہا دے
تو ساری مخلوق جل جاوے کسیکو طاقت اوسکی برداشت کی نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
باوجودیکہ اللہ تعالے نے جو کیا سو ہوا اور ہوگا اور جو ہوتا ہے سب پہلے تقدیر مین لکہہ پایا پہر بہی
اللہ تعالی غافل نہین اوسکو اب بہی اختیار ہے جو چاہے سو کرے قسمت کی ترازو اوسکے ہاتہہ مین ہے
جسکا چاہتا ہے پلڑا اونچا کرتا ہے جسکا چاہتا ہے نیچا کرتا ہے اور ہر ایک کے کام کی خبر رکہتا ہے آگے
سے یعنی آگے سے ہر ایک کام ہر ایک کے واسطے اوسنے مقرر کردیا ویسا ہی وسے ہوتا ہے اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ
وَابنُ مَاجَةَ عَن اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یُکثِرُ اَن یَّقُولَ
یَا مُقَلِّبَ القُلُوبِ ثَبِّت قَلبِی عَلٰی دِینِکَ فَقُلتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اٰمَنَّا بِکَ وَبِمَا جِئتَ بِہٖ
فَہَل تَخَافُ عَلَینَا قَالَ نَعَم اِنَّ القُلُوبَ بَینَ اِصبَعَینِ مِن اَصَابِعِ اللّٰہِ یُقَلِّبُہَا
کَیفَ یَشَآءُ ترجمہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم اکثر کہا کرتے تہے کہ اے پہیرنے والے دلونکے ثابت رکہہ میرا دل اپنے دین پر تو کہا
مینے کہ اے نبی اللہ کے ہمنے مانا تمکو اور جو کچہہ تم لائے سو کیا تم ڈرتے ہو ہمپر فرمایا ہان اسواسطے کہ دل
اللہ کی دو انگلیون مین ہین اوسکی انگلیون مین سے پہیر دیتا ہے دلونکو جیسے چاہتا ہے ف یعنی
یہ بات ثابت ہے کہ سب پیغمبر بہشتی ہین اور پیغمبرون سے پیغمبری جاتی نہین اور سب پیغمبر
دنیا سے ایمان کے ساتہہ جاتے ہین پیغمبرونکو اپنے ایمان کے جاتے رہنے کا خوف نہین حضرت کی

زبان سے جو یہ دعا اکثر نکلتی تہی کہ اے میرے اللہ میرا دل اپنے دین پر ثابت رکہہ تو حضرت انس رض
سمجہے کہ اس دعا سے حضرت کا مطلب یہ ہے کہ میری امت کا دل ایمان پر ثابت رکہہ سو عرض کیا کہ اے نبی
اللہ کے کیا تمکو ہم پر خوف ہے اس بات کا کہ ہم دین اسلام سے پہر جاوین سو تم یہ دعا مانگتے ہو تو حضرت نے
فرمایا کہ ہان مجکو البتہ خوف ہے اسواسطے کہ آدمی کا دل اللہ کی اونگلیون مین سے دو اونگلیون مین ہے
اللہ کے قابو مین ہے جدہر چاہے پہیر دے اس سے معلوم ہوا کہ نیک راہ اور بد راہ پر لگا دینا اللہ ہی کا
کام ہے جس کو جدہر چاہے پہیر دے جسکے دل مین چاہے ارادہ نیکی اور سلوک کا ڈالدے اور جس سے چاہے برے
کروا دے آدمی کو چاہیے کہ اپنے دل پر اعتماد نہ رکہے ہر وقت اللہ کی درگاہ سے یہی التجا کرے کہ نیکی کے رویہ پر
دلکو ثابت رکہے أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدَيْهِ كِتَابَانِ فَقَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ قُلْنَا لَا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ
الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ
فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِي فِي شِمَالِهِ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ
الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ
فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ أَبَدًا فَقَالَ أَصْحَابُهُ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ كَانَ أَمْرٌ
قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَإِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ
الْجَنَّةِ وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ وَإِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ
أَهْلِ النَّارِ وَإِنْ عَمِلَ أَيَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ قَدْ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ
وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ **ترجمہ** مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ ابن عمر رض نے نقل کیا کہ باہر آئے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور اونکے دونو ہاتہون مین دو کتابین تہین سو فرمایا کہ بہلا تم جانتے ہو کیا ہین دو نون
کتابین ہمنے عرض کیا ہم نہین جانتے یا رسول اللہ مگر تم بتلاؤ ہمکو تو بتلا دیا اوسکو جو دہنے
ہاتہہ مین تہی کہ یہ کتاب رب العالمین کیطرف سے آئی ہے اسمین نام لکہے ہین بہشتیون کے اور نام
اونکے باپونکے اور نام اونکے کنبون کے پہر جملہ کیا ہوا ہے اونکے آخر پر سو زیادہ نہین ہوتا اونمین اور نہ

کم ہوتا ہے اور نہ کبھی پہر فرمایا اوسکو جو ہاتہ مین تہے کہ یہ کتاب ہے رب العالمین کیطرف سے اسمین دوزخیونکے
نام ہین اور نام اونکے باپون کے اور اونکے کنبون کے پہر جملہ کیا ہوا ہے اونکے آخر پر تو بڑہتا نہین
اونمین اور نہ اونسے کم ہوتا ہے کبھی پہر عرض کیا اونکے یارون نے کہ تو کسواسطے ہے عمل یا رسول اللہ
اگر ایسی بات ہے کہ اوس سے فرغت ہو چکی تو فرمایا کہ سیدہی راہ چلو اور بندگی کرو اسواسطے کہ بہشتی کیواسطے
خاتمہ کیا جاتا ہے بہشتیون کے کام پر اگرچہ وہ کچہہ کام کرے اور دوزخی کیواسطے خاتمہ ہوتا ہے دوزخیون کے
کام پر اگرچہ وہ کچہہ کام کرے اور اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونون ہاتہون کیطرف
اور پہینک دیا اون دونون کتابون کو اپنے پیچہے پہر فرمایا فارغ ہو گیا تمہارا رب بندون سے ایک
گروہ جنت میں اور ایک گروہ دوزخمین **ف** یعنی جب حضرتؐ نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالی نے دوزخیون
اور بہشتیون کے نام معہ ولدیت ذات بہانت کے نشان سمیت الگ الگ لکہدیے ہین پہر اونکے
آخر مین میزان دیکر جملہ کر دیا ہے کہ اوسمین کمی بیشی نہین ہوتی اللہ تعالی نے اگے ہی سے ہر ایک شخص
کے حقمین بہشتی ہونا یا دوزخی ہونا ٹہرا دیا ہے یہ بات سنکر یارون نے عرض کیا اگر ایسا ہے کہ دوزخ یا بہشت
اگے ہی سے ہر ایک کے واسطے ٹہر گئی اور اب اوسمین کمی بیشی نہین ہوتی تو پہر اب عمل نیک کرنا اور
محنت اوٹہانا کیا ضرور جسکی قسمت مین جو لکہا ہے وہی آخر کو ہوئیگا اسکے جواب مین حضرتؐ نے فرمایا
کہ جسکی قسمت مین بہشت ہے اوس سے مرنیکے قریب بہشتیونکے سے کام ہونے لگتے ہین اور اوسکا خاتمہ
بخیر ہوتا ہے اگرچہ پہلے برے کام کرتا رہا ہو اور جسکی قسمت مین دوزخ لکہا ہے اوس سے مرنیکے قریب
کام برے ہونے لگتے ہین اور اوسکا خاتمہ اونہین بد کاموں پر ہوتا ہے اگرچہ وہ پہلے نیک کام کرتا رہا ہو سو تم نیک کام
کیے جاؤ اور اپنی طرف سے بد کام کا ارادہ نکرو پہر آگے قسمت ہے اور اللہ کو خبر کرنا تہا کہ ایک گروہ کیواسطے
بہشت اور ایک فریق کے لیے دوزخ سو وہ کر چکا اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ
اَبِیْ خُزَامَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ رُقًی نَسْتَرْقِیْہَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰی بِہٖ
وَتُقَاۃً نَتَّقِیْہَا ہَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰہِ شَیْئًا قَالَ ہِیَ مِنْ قَدَرِ اللّٰہِ
ترجمہ امام احمد اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابو خزامہ نے نقل کیا کہ میرے باپ نے بیان کیا کہ مینے
عرض کیا یا رسول اللہ بتلاؤ جو حال دم کرنیکا کہ ہم دم کرتے ہین اور حال دوا کا کہ ہم علاج کرتے ہین اوس سے
اور حال بچاؤ کا کہ ہم پناہ پکڑتے ہین اوس سے کیا لوٹا دیتے ہین یہ چیزین اللہ کی تقدیر مین بہی کچہہ

فرمایا

فرمایا کہ یہ چیزین بہی اللہ ہی کی تقدیر مین سے ہین ؏ یعنی اس بات کے سننے سے کہ اللہ تعالے نے جو تقدیر مین لکہا وہی ہوگا یہ خیال مین آتا ہے کہ بیمار پر کچہہ پڑہ کر دم کر دینا یا علاج کرنا یا دعا صدقہ خیرات کرنا لاحاصل بیفائدہ ہے اس سے کچہہ نہین ہوتا سو یہی بات تو خرامہ کے باپ نے حضرتؐ سے پوچہی کہ اگر تقدیر ہی کا لکہا ہوتا ہے تو پہر ہم لوگ بیمار یون کیواسطے کچہہ پڑہ کر دم کرتے ہین اور دوا سے علاج کرتے ہین اور مشکل مین دعا صدقہ وغیرہ خیرات کرتے ہین اور لوگون کو ظاہر مین فائدہ بہی معلوم ہوتا ہے تو کیا یہ چیزین اللہ کے تقدیر کے لکہے ہوئے کو پہیر دیتے ہین سو حضرتؐ نے فرمایا کہ یون سمجہو فائدہ جو ہوتا ہے سو یہ بہی تقدیر ہی مین لکہا ہے کہ یہ شخص یون کریگا تو یون فائدہ ہوگا سو ویسا ہی ہوتا ہے یہ تقدیر کے خلاف نہین بلکہ اس مقام پر معلوم کیا چاہیئے کہ عالمون نے لکہا ہے کہ تقدیر دو قسم ہے ایک وہ ہے کہ جیسا مقرر کر دیا ویسا ہی ہوا اوسکو مبرم کہتے ہین اور ایک تقدیر معلق ہے کہ اگر فلانا شخص یون کرے تو ایسا ہوا اور یون نکرے تو ایسا ہو یعنی مثلاً دعا مانگے تو بیمار اچہا ہو اور نہ مانگے تو نہو تو یہ دعا تعویذ صدقہ خیرات دوا علاج کا اثر اسی تقدیر معلق کے سبب ہوتا ہے اگرچہ یہ اثر ہونا بہی اوسکی تقدیر مین لکہا ہے مگر اصل یہ ہے کہ آدمی اس مقام پر تردد نکرے اور اپنی عقل ناقص کو منہ زور گہوڑے کیطرح اس میدان مین نہ دوڑاوے جسطرح فرمایا اوس پر یقین لاوے چون و چرا نکرے بڑے آدمیون کے حکمون اور کامون کے بہید دیہاتی گنوارون کو معلوم کرنا مشکل ہوتا ہے اور اون کی سمجہہ مین نہین آتا چہ جائے اللہ تعالے کے حکمون اور کامون کا بہید بندہ نکو عقل سے دریافت ہونا أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ أَشْقِيَاءٍ ثُمَّ قَرَءَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الْآيَةَ ترجمہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ علیؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک شخص کیلئے تم مین سے لکہی گئی جگہہ دوزخ مین اور جگہہ بہشت مین صحابیون نے عرض کیا یا رسول اللہ بہلا پہر

ہم بہروسا نکر لین اپنے لکہے ہوئے پر اور چہوڑ دین عمل فرمایا کہ عمل کئے جاؤ اسواسطے کہ ہر شخص کیواسطے میسر جاتی ہے
وہی چیز جسکے واسطے وہ پیدا ہوا سو جو شخص ہے نیکبختو نمین تو موجود کیا جاتا ہے اوسکو نیکبختی کا کام اور جو
ہوا بدبختون مین تو میسر ہوتا ہے اوسکو کام بدبختی کا پہر پڑہی حضرت نے یہ آیت کہ جسنے بخشش کی
اور پرہیزگار رہا اور سچا جانا قرآن کو تو اب ہم آسان کر دینگے اوسکو آسانی کی راہ اور جسنے بخل کیا
اپنے آپ کو بے پرواہ جانا اور جہوٹہہ بتایا قرآن کو تو اب ہم آسان کرینگے اوسکو سختی کی راہ ف
یعنی نیکبخت کیواسطے اسباب بہی ویسے ہی نیکی کے جمع ہوجاتے ہین اور بد کیلئے اسباب بہی ویسے ہی
بدی کے موجود ہوجاتے ہین اور نیک کو نیکی کرنا آسان ہوجاتا ہے اور بد کو بدی کرنا سہل ہوجاتا ہے
تو آدمی کو چاہیئے کہ جب اوس سے نیکی ہونے لگے اور نیکی کے اسباب جمع ہوجاوین تو شکر
کرے اور نیکی ہی کیئے جاوے اور جب معاذ اللہ بدی کے اسباب جمع ہوجاوین اور بدی ہونے لگے
اور بدی مین مزا ملے تو خوف کرے اور جلدی سے اوسکو ترک کرے اور اس بات پر بہروسا نکرے
کہ بہشت اور دوزخ جو ہماری قسمت مین لکہا ہے ویسا ہی ہوگا ہم بندگی کیون کرین ؛
أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ الْعَبْدَ يَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ
أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ ترجمہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ سعد کے بیٹے سہل نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کرتا ہے کام دوزخیونکے سے حالانکہ وہ ہوتا ہے بہشتیون مین سے
اور کرتا ہے کام بہشتیونکے حالانکہ وہ ہوتا ہے دوزخیون مین سے اور اعتبار کاموںکا ہے خاتمہ پر
ف یہ حدیث اور جتنی حدیثین اوپر اسی فصل مین گذرین سب مشکوۃ کے باب الایمان بالقدر مین لکہی
ہین سو اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بعضا آدمی حقیقت مین تقدیر کے موجب بہشتی ہوتا ہے
مگر پہلے کام اوس سے دوزخیون کے سے ہوتے ہین پہر آخر کو اوس سے کام بہشتیون کے سے ہونے لگتے
ہین تو وہ بہشت ہی کو جاتا ہے اور بعضا شخص تقدیر کے موجب دوزخی ہوتا ہے مگر وہ بہشتیونکی طرح
کام کرتا ہے پہر آخر کو اوس سے کام دوزخیون کے سے ہونے لگتے ہین تو وہ دوزخ پاتا ہے
تو حقیقت یہ ہے کہ اعتبار کاموںکے انجام کا ہے آخر کو مرنیکے نزدیک جیسے کام ہون ویسا
وہ شخص ہے تو کسی شخص کو جب تک وہ جیتا ہے بہشتی یا دوزخی نہ کہا چاہیئے ہان اگر نیک

کام

کام کرتے کرتے اوسی نیکی کی حالت مین مرجاوے تو جانا چاہیے کہ ظن غالب یہ ہے کہ یہ بہشتی تہا اور معاذ اللہ
اگر کفر کے کامون کی حالت مین مرجاوے تو جانا چاہیے کہ ظاہر مین اوسکے کام دوزخیون کے سے
تہے انجام اللہ کو معلوم اور جسکا کفر پر مرنا یقینی معلوم ہوا اوسکو دوزخی جاننا یا کہنا مضائقہ نہین
غرضکہ تقدیر پر ایمان رکہنا فرض ہے اور اسمین چون و چرا کرنا بد ہے اور جسکو اللہ نے نیک بتلا دیا
وہ نیک ہے اور جسکو بد فرما دیا وہ بد ہے اور خاتمہ کا اعتبار ہے اللہ تعالے خاتمہ سبکا بخیر کرے اور اپنے
نیک بندون کی راہ پر لگاوے اور نیکون کی محبت دے **اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِی ذِکْرِ الصَّحَابَةِ
وَاَهْلِ الْبَیْتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ** **ترجمہ** چوتہی فصل حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے یارونکے
اور حضرت کے اہلبیت کے ذکر مین **ف** یعنی اس فصل مین اون آیتون اور حدیثون کا ذکر ہے جس سے حضرت کے
یارون اور اہلبیت کی بزرگی اور فضیلت ثابت ہوتی ہے تو جاننا چاہیے کہ اصحاب اوسکو کہتے ہین جسنے
حضرت سے ملاقات کی اور وہ مسلمان تہا پہر جب مرا تب بہی مسلمان تہا پہر اگر بہت روز ون صحبت مین
رہا تو زیادہ افضل ہے اونسے جو کم صحبت مین رہے اور اہلبیت کہتے ہین گہر والونکو جیسے بی بیان
اور لڑکے اور لڑکیان اور بسبب لڑکیون کے داماد اور نواسے اور نواسیان سب اہلبیت مین داخل ہین بالخصوص
اور باندی اور غلام اور جسکو بیٹا کرکے پالا بلکہ سارا کنبہ جو اپنے طریق پر ہو اور اونکی اولاد بہی
مطلق اہلبیت مین شامل ہے چنانچہ ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر
اور عبد الرحمن اور سعد اور سعید اور ابو عبیدہ اور ابو ہریرہ اور انس اور بلال اور معاویہ اور
سوا انکے سب مہاجر مکہ کے اور انصار مدینہ کے اور جہاد کرنیوالے حضرت کے ساتہہ ملکر جو احد
اور بدر اور حدیبیہ اور خیبر وغیرہ لڑائیون مین حضرت کے شریک تہے بالخصوص اور جس مسلمان نے حضرت سے
ملاقات کی اور اوسی مسلمانی کے عقیدے پر وفات پائی وہ سب اصحاب ہین رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین
کہ اونکی ثنا اور صفت اور خوبیان قرآن اور حدیث سے ثابت ہین اونسے محبت رکہنا اور اونکی
راہ پر چلنا ایمان کی علامت اور نشانی ہے پہر جو کوئی اونکو برا جانے یا اونکو نمانے تو اوسنے گویا قرآن و حدیث
کا انکار کیا اوسکا ٹہکانا دوزخ ہے اور بی بی خدیجہ اور بی بی عائشہ اور بی بی حفصہ اور
بی بی زینب اور بی بی ام سلمہ اور بی بی ام حبیبہ اور بی بی جویریہ اور بی بی میمونہ اور بی بی
ریحانہ زید کی بیٹی اور بی بی ریحانہ شمعون کی بیٹی اور بی بی ماریہ قبطیہ وغیرہ

حضرت کی بی بیان اور فاطمہ زہرا اور بی بی ام کلثوم حضرت کی بیٹیان اور علی مرتضی رض اور حضرت
عثمان باحیا رض حضرت کے داماد اور عمر فاروق حضرت کے نواسی کے داماد اور حسن رض اور حسین رض حضرت کے نواسے
اور امامہ اور ام کلثوم وغیرہ حضرت کی نواسیان اور زید جنکو بیٹا کرکے پالا تہا حضرت نے اور اسامہ اونکا
بیٹا وغیرہ اونکی اولاد یہ سب رضی اللہ عنہم کلہم اجمعین حضرت کے اہل بیت اور عترت مین داخل ہین اونکی
محبت رکہنا اور اونکے راہ اور رویہ کو اختیار کرنا اسلام اور ایمان کی علامت کامل ہے پہر
جو شخص اونسے محبت نرکہے یا اونپر طعن کرے اوسکے ایمان مین نقصان ہے اسواسطے کہ اونکی تعریف
اور مدح خصوصًا اور عمومًا قرآن اور حدیث سے ثابت ہے تو جو شخص معاذ اللہ اونکو برا جانے اوسنے گویا قرآن
اور حدیث کا انکار کیا پہر اوسکا سوائے دوزخ کے کہان ٹہکانا اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالی سبکا مالک
خالق ہے اوسکی محبت رکہنا اور اوسکے حکم پر چلنا فرض ہے اور اوسکا حکم ہے کہ میرے محبوب رسول مقبول
کی محبت رکہو اور اوسکے کہنے پر چلو تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت فرض
عین ہوئی سو قطع نظر اور دلیلون سے جسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت ہوگی تو وے
شخص اونسے بہی محبت رکہیگا جنسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت رکہی تہی اور یہ بیشک وشبہ
یقینی بات ہے کہ جو مسلمان حضرت کے ساتہہ رہتے تہے اور صلاح اور مشورہ مین شریک ہوتے تہے
اور دین مسلمانی کا اونہین کی کوشش سے جاری ہوا حضرت کے وقت مین اور بعد حضرت کے گویا وہ لوگ
پیغمبر کی پیغمبری کے کام مین مددگار تہے اور جو شخص حضرت کے گہر کے تہے بی بیان اور اولاد اور نواسے
وغیرہ جنکا اوپر مذکور ہوا ان سب سے حضرت کو محبت تہی بلکہ سارے مکہ اور مدینہ کے مسلمانون سے
بلکہ بالکل ملک عرب سے محبت تہی تو جسکو حضرت سے محبت ہوگی وہ ان سبکی بہی محبت رکہیگا
پہر ان اصحاب اور اہل بیت کی تعظیم کریگا اور راہ اور رویہ اونکا اختیار کریگا پہر جسقدر اوسکو
حضرت سے محبت زیادہ ہوگی اوسیقدر ان سب سے بہی اوسکو محبت زیادہ ہوگی اور جاننا چاہیئے کہ حضرت کے
اصحاب اور اہلبیت اگر برے ٹہرین تو مسلمانی کا دین بہی جہوٹا ٹہرے اسواسطے کہ قرآن و حدیث مسلمانکی
بنیاد اونہین کیواسطے سے پچہلے لوگونکو پہنچا پہر اگر وہ برے تہے تو اونکی بتائی ہوئے قرآن و
حدیث کا کیا اعتبار اور جب قرآن و حدیث بے اعتبار ہوگیا تو دین مسلمانی سب جہوٹ ٹہرا
تو جو شخص اونکو برا جانے وہ گویا اپنے آپکو مسلمان نہین جانتا اور اپنے ایمان کا انکار

انکار

کرتا ہے بلکہ دین اسلام کا انکار کرتا ہے اور اصحاب اور اہل بیت کی خوبیان اور بزرگیان قرآن و حدیث مین بہت مذکور ہین ہر مقام پر کئی آیتین اور حدیثین مذکور ہوتی ہین یہ سمجھے مسلمان کو عقیدہ درست کرنیکے واسطے اسقدر بھی کافی ہے سنا چاہیئے قال اللہ تبارک وتعالی وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ اعراف مین کہ میری رحمت شامل ہے ہر چیز کو سو وہ لکھدونگا اونکو جو ڈر رکھتے ہین اور دیتے ہین زکوۃ اور جو ہماری باتین یقین کرتے ہین جو تابع ہوتے ہین اس رسول کے جو نبی ہے امی جسکو پاتے ہین اپنے پاس لکھا ہوا توارات اور انجیل مین بتاتا ہے اونکو نیک کام اور منع کرتا ہے برے کامون سے اور حلال کرتا ہے اونکیواسطے سب پاک چیزین اور حرام کرتا ہے اونپر ناپاک چیزین اور اوتارتا ہے اونسے بوجہ اونکے اور پہانسیان جو اونپر تہین سو جو اوسپر یقین لائے اور اوسکی رفاقت کی اور مدد کی اور تابعدار ہوئے اوس نور کے جو اوسکے ساتھ اوترا ہے وہی لوگ پہنچتے ہین مراد کو **ف** یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہر چند میری رحمت سب چیز کو شامل ہے مگر خاص کر کے اون لوگونکے واسطے وہ رحمت لکھدونگا جو لوگ امی نبی پر یقین لائے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اونکی رفاقت کی کہ ہجرت مین اونکا ساتھہ دیا کہ مکہ سے گھر چھوڑکر حضرت کے ساتھہ مدینہ کو گئے اور وہ لوگ جنہون نے مدینہ مین پیغمبر کو جگہہ دی اور مدد کی اور قرآن نورانی جو پیغمبر کے ساتھہ نازل ہوا اوسکے تابع ہوئے اور اللہ سے ڈرتے ہین اور زکوۃ دیتے ہین اور خدا کے حکم پر یقین کرتے ہین اور اپنے نبی کا حال توریت اور انجیل مین دیکھکر نبی پر ایمان لائے کہ وہ نبی اونکو نیک کام بتاتا ہے اور برے کامونسے منع کرتا ہے اور پاک چیزین حلال بتاتا ہے اور ناپاک چیزین حرام کہتا ہے اور گناہونکے بوجہ اونپر لدے ہوگئے تھے اور باپ دادا کے رسوم کی پہانسیان جو اونکے گلے مین ہتین سو اوتارتا ہے سو وہ لوگ مراد کو پہنچے کہ جنتی ہوئے

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یارونکا حال ہے کہ وہ سب لوگ خصوصًا چار یار ہمیشہ پیغمبر خدا صلعم کے رفیق رہتے تھے اور مدد کرتے تھے اور دین اسلام اونسے جاری ہوا اور وہ خود اللہ سے ڈرتے تھے اور متقی پرہیزگار رہتے تھے اور زکوۃ دیتے تھے اور ہر کام مین خدا کا حکم مانتے تھے اور قرآن کی پیروی کرتے تھے سو وہ اصحاب ایماندار تھے اور اللہ نے اپنی خاص رحمت اونکے واسطے لکھدی اور وہ مراد کو پہنچے کہ بیشک جنتی ہوئے پہر اب جو کوئی اونکو برا کہے اور اونپر طعن کرے تو گویا اللہ کی رحمت پر طعن کرتا ہے اور اس آیت کا منکر ہے قال اللہ تبارک وتعالی وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ انبیا مین کہ اور ہمنے لکھدیا ہے زبور مین نصیحت کے بعد کہ آخر زمین پر مالک ہوینگے میرے نیک بندے **ف** یہ آیت بہی حضرت کے اصحابونکے حق مین ہے اللہ تعالی نے فرمایا کہ پہلے ہمنے توریت حضرت موسی پر نازل کی اوسکے بعد زبور حضرت داؤد پر اوتاری سو پہلے تورات مین اور اوسکے بعد زبور مین ہمنے لکھدیا تہا آگے سے کہ ہمارے اچھے بندے زمین کے وارث اور مالک ہو جاوینگے سو جب حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ خلیفہ ہوئے تب یہ وعدہ سچا اور پورا ہوا کہ پورب سے پچہان تک انہین کا حکم ساری زمین کے لوگونپر ظاہر اور باطن جاری ہوا اور آخر وقت مین حضرت امام محمد مہدی کا بہی یہی دور ہونا ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ خلیفے اللہ کے خاص بندے صالح تہے پہر جو کوئی انکو فاسق و منافق جانے وہ اس آیت کا منکر ہے قال اللہ تبارک وتعالی الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ حج مین کہ وے لوگ کہ اگر ہم اونکو مقدور دین ملک مین تو وہ قائم کرین نماز اور دین زکوۃ اور حکم کرین بہلے کام کا اور منع کرین برے کام سے اور اللہ ہی کے اختیار ہے آخر ہر کام **ف** اس آیت سے پہلے آیت مین اللہ صاحب نے اصحابونکا ذکر کیا کہ صرف ایمان کے سبب سے اونکو کافرون نے مکے سے نکالا سو اون اصحابونکی اللہ نے مدد کی پہر اس آیت مین اونکی تعریف کی کہ وہ ایسے لوگ ہین اگر وہ زمین پر حاکم ہون تو نماز قائم کرین اور زکوۃ دین یعنی نماز اور زکوۃ کو رائج کردین اور بہلے کام کا لوگونکو حکم کرین اور برے کامونسے منع کرین پہر اونکی نیکی کا دنیا مین جاری

رہنا یا نہ رہنا یہ انجام اللہ ہی کے اختیار ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یار مہاجرین
خصوصًا چاروں خلیفے جو کام کرتے تھے اور جو لوگوں کو کہتے تھے وہ کام اللہ تعالی کے نزدیک مقبول
تھے اور یہ جو وعدہ کے طور پر اللہ تعالی نے اونکو فرمایا تھا سو پورا کیا کہ زمین پر اونکو حاکم کیا اور
پیغمبر کا خلیفہ بنایا پھر اونہوں نے جو کام کرنیکو کہا وہ کام نیک تھا اور جس کام سے منع کیا وہ
کام بد تھا پھر اب جو کوئی اونکے کاموں کو اور حکم کو برا جانے وہ اس آیت کا انکار رکھتا ہے ۞
قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ
بَیْنَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاھُمْ فِیْ
وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰىۃِ وَمَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ
کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ
بِھِمُ الْکُفَّارَ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا **ترجمہ** فرمایا اللہ تعالی
نے یعنی سورہ فتح میں کہ محمد رسول اللہ کا اور جو اوسکے ساتھ ہیں زور آور ہیں کافروں پر نرم دل ہیں آپس میں
تو دیکھے اونکو رکوع اور سجدے میں ڈھونڈتے ہیں اللہ کا فضل اور اوسکی خوشی نشانی اونکی اونکے منہ پر
ہے سجدے کے اثر سے یہ مثال ہے اونکی توراۃ میں اور مثال ہے انجیل میں جیسے کھیتی نے نکالا
اپنا پٹھا پھر اوسکی کمر مضبوط کی پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہوا اپنی نال پر خوش لگتا ہے کھیتی والونکو تا کہ جلاوے
اونسے جی کافرونکا وعدہ دیا ہے اللہ نے اونمیں سے جو یقین لائے اور کئیے بھلے کام مغفرت کا اور
بڑے ثواب کا **ف** یہ آیت اللہ صاحب نے حضرت کی شان میں نازل کی اور اسمیں حضرت کے یاروں کی
ظاہر و باطن کی خوبیاں کہیں تا کہ منکو الفونز حجت ہو کہ ایسے لوگ خدا پرست پیغمبر کے رفیق ہیں اور جسکے
رفیق ہمدم صلاح یار ایسے ہونگے وہ شخص خود اعلے درجہ کا خدا پرست اور نیکو کار ہوگا اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ پیغمبر کی صحبت ایسی ہے کہ اوسکے سبب لوگ ایسے نیک ہو گئے سو اس آیت میں حضرت کے اصحابونکی خوبیاں
ظاہر کی ظاہر کہیں کہ وہ حضرت کے رفیق ہیں اور ساتھ موجود رہتے ہیں اور کافرونپر زور آور سخت ہیں اور آپس میں مسلمانوں پر
نرم دل اور رحیم اور ہمیشہ نماز میں مشغول رہتے ہیں اور اونکے چہرونپر اللہ کا نور ہے سجدے کے سبب کہ ہزاروں میں پہچانے
پڑتے ہیں اور باطن کی خوبی یہ ہے کہ یہ سب فقط اللہ کی رضامندی کے واسطے ہے اور اللہ کا فضل چاہتے ہیں اور کسی
نہیں چاہتے یعنی نیت اونکی اللہ سے ہے ریا کار اور تقیہ شعار نہیں ہیں اور نفاق نہیں رکھتے اور دنیا نہیں

اللہ تعالے نے توریت مین اور انجیل مین اونکی مثال لکھی کہ جیسے بیج بویا جاتا ہے جب اوس سے کہیتی جمتی ہے
اور درخت اوسکے موٹے اور بڑے ہوتے ہین تو کہیتی والے دیکہکر خوش ہوتے ہین اور اونکے دشمن
ناخوش ہوتے ہین اسیطرح پر پہلے ایک دو مسلمان تھے پہر زیادہ ہوتے گیے اور اسلام کو صحابیون
سے قوت بڑہتی گئی پہر جب اسلام کو قوت ہوئی اور اللہ اور رسول خوش ہوئے اور کافر
ناخوش ہوئے اور غصہ مین آئے سو یہ حضرت کے صحاب اللہ تعالی نے اسیواسطے ایسے ظاہر و باطن
کی خوبیون والے بنائے تاکہ انکو دیکہکر کافرونکا جی جلے اور اگر ان صحابیون سے کچہہ گناہ بہی
ہوئے تو آخرت مین وہ گناہ معاف ہوکر ثواب عظیم اونکو ملیگا تو وہان آور بہی زیادہ کافرونکا جی
جلیگا جو اونکے دشمن تھے صحابیونکو انعام و اکرام ہوگا اور خود وہ کافر دوزخمین جلتے ہونگے ہرچند
اس آیت مین سب صحابیون کی تعریف ہے مگر یہ چار باتین جو بیان کین کہ الذین معہ پیغمبر کے ساتھہ رہنا
اور اشداء علی الکفار یعنی کافرون پر سخت اور زبردست اور رحماء بینہم یعنی اپسمین رحم دل
اور تراہم رکعا سجدا یعنی نماز مین مشغول رہنا سو یہ چارون باتین چارون خلیفون مین بالخصوص
بہی مخصوص تہین چنانچہ حضرت ابوبکر رض ابتداء عمر سے حضرت کے ساتھہ رہے خصوصا
غار مین ساتھہ دیا اور ہجرت مین رفاقت کی اور بعد مرنیکے حضرت کے پاس ایک جگہہ دفن
ہوئے تو الذین معہ کی حقیقت اونپر خوب ثابت ہوئی اور کافرون پر سخت ہونا حضرت
عمر رض کا مشہور و معروف ہے جس روز یہ مسلمان ہوئے اوس روز جماعت سے سب مسلمانون نے
باہر نکلکر نماز پڑہی اور اس سے پہلے کافرون کے خوف سے نماز چہپ کر مسلمان پڑہتے تھے اونکے
مسلمان ہونے سے مسلمانون کو قوت ہوئی اور کافر ڈر گئے اور اونکی خلافت مین کافرونکی ہزار
شہرون مین مسلمانون کا عمل ہوا اور دین اسلام جاری ہوگیا تو اشداء علی الکفار کا مطلب
حضرت عمر رض مین خوب پایا گیا اور مسلمانون پر رحم دلی حضرت عثمان رض کی ظاہر ہے کہ جب اونپر
لوگون نے بلوا کیا تو اوسوقت کم و بیش دو ہزار غلام مسلح حضرت عثمان رض کے موجود تھے
حضرت عثمان رض نے اوسیوقت اونکو آزاد کیا اور فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ مسلمانون کو کوئی میرے
سبب سے تلوار کہینچے اگرچہ مین جان سے مارا جاؤن چنانچہ وہ سب غلام چلے گئے اور بلوائیون
نے حضرت عثمان رض کو شہید کیا اور حضرت عثمان نے اونسے مقابلہ نکیا تو رحماء بینہم کا وصف

انہین

اونمین خوب ظاہر ہوا اور نماز مین مشغول رہنا حضرت علی رضہ کا کمال کے درجے کو پہنچا کہ عین سجدے کی حالت مین شہید ہوئے تو تراہم رکعا سجدا کا بیان انپر خوب مطابق ہوا پہر اگر غور کیجے تو ہر ایک مین یہ چارون صفتین بخوبی تہین اور نیت سب کی للہ فی اللہ تہی غرضکہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت کے صحابونکا ظاہر اور باطن دونو نیک تہے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ ہمیشہ سے اونپر اللہ تعالی کا فضل متوجہ تہا کہ تورات اور انجیل مین بہی اونکی خوبیان اور اونکا ذکر بیان ہو گیا تہا اور یہ جو فرمایا کہ اللہ تعالی نے اون صحابون کو ایسی خوبیون والا بنایا اسواسطے کہ تا اونکے سبب سے کافرون کا جی جلے اور کافر غصہ مین آوین تو اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص حضرت کے صحابونکی خوبیان اور نیکیان اور تعریفین سنکر ناخوش ہو وہ کافر ہے اللہ کی درگاہ سے راندہ گیا مردود سبحان اللہ جو شیطان اللہ کے پیغمبر محبوب کے دوستون یارون سے دشمنی کرے وہ کیون نہ اللہ کی درگاہ سے راندہ جاوے اور یہہ بہی اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی صحابی سے کچھہ گناہ کا کام بہی ہو گیا تو وہ معاف ہے کسواسطے کہ خدا تعالی نے . . .
وعدہ کیا ہے معاف کرنیکا قال اللہ تعالی لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ حشر مین کہ غنیمت کا مال ہے واسطے اون مفلسون وطن چہوڑنیوالون کے جو نکالے ہوئے آئے ہین اپنے گہرون سے اور مالون سے اور ڈہونڈتے آئے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی رضامندی اور مدد کرنیکو اللہ کے اور اوسکے رسول کے وہ لوگ وہی ہین سچے اور جو لوگ جگہہ پکڑ رہے ہین اس گہر مدینہ مین اور ایمان مین اونسے آگے سے محبت کرتے ہین وطن چہوڑ آوے انکی پاس اور نہین پاتے اپنے جی مین غرض اوس چیز سے جو اونکو ملا اور اول رکہتے ہین اپنی جانون سے اگرچہ ہو اونکو حاجت اور جو شخص بچایا گیا اپنے جی کی لالچ سے تو وہی لوگ ہین مراد پانیوالے ف حضرت رسول خدا

٧٩

عن عائشة رض قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخصف نعله ويخيط ثوبه ويعمل في بيته كما يعمل احدكم في بيته وقالت كان بشرا من البشر يفلي ثوبه ويحلب شاته ويخدم نفسه

عن الاسود قال سالت عائشة رض ما كان النبي صلى الله عليه وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ایک وہ لوگ تھے مہاجر جو مکے سے اپنے گھر کو چھوڑ کر اور مال و دنیا داری
سب ترک کر کے صرف اللہ کی رضامندی کیواسطے فضل خدا کے طالب حضرت کے ساتھہ مدینہ کو چلے آئے
تھے کہ جہاد کرینگے اور رسول خدا کے مددگار رہینگے سو اونکو اللہ تعالے نے فرمایا کہ یہ وہ سچے مسلمان
ہین اور ایک اصحاب حضرت کے انصار تھے یعنی وہ لوگ جو مدینہ مین رہتے تھے آگے سے جب حضرت اور
حضرت کے یار مکہ سے نکلکر مدینہ کو گئے تو اونہون نے سب کو اپنے گھرونمین کہا اور کہنا کپڑا دیا اور
نہایت خاطر کی اور کمال محبت یہانتک کہ اپنی جان پر بہی اونکو مقدم رکہا کہ آپ بھوکے رہتے اور
اونکو کہلاتے اور اپنی حاجت بند کرتے اور اونکو ہر چیز دیتے اور اگر وہ مہاجر مکے والے کہین سے کچھہ پیدا
کرلاتے تو یہ انصار مدینہ کے خوش ہوتے اور لالچ نکرتے چنانچہ بنو نضیر کی یہودیون کے غنیمت کا مال
جب حضرت کے پاس آیا تو حضرت نے مدینہ والے انصار سے فرمایا کہ اگر چاہو تو تم یہ مال لو اور خرچ
کرو اور یہ مکے کے مہاجرین جو چار برس سے تمہارے گھرونمین رہتے ہین اور تمہارے پاس سے
کہاتے ہین انکو اسیطرح اپنے پاس رہنے دو اور کہلاؤ اور یا صلاح ہو تو مین یہ مال ان مہاجرونکو
دون کہ یہ تمسے الگ اپنے پاس سے کہاوین اسکے جواب مین ان انصاریون نے عرض کیا
کہ حضرت یہ مال سب انہین مہاجرونکو دیجیئے اور یہ جیسے آگے سے ہمارے پاس رہتے اور کہاتے ہین ویسے
ہی رہا کرین اور ہمارا کہایا کرین سو اللہ تعالے نے ان دونون آیتونمین ان مہاجرین اور انصار کے
خوبیان بیان کین اور تعریف کی اور مہاجرون کے دل کا حال بیان فرمایا کہ وہ لوگ صرف
اللہ و رسول کی مدد کرنیکو اپنا گہربار مال ومتاع چہوڑکر رسول کے ساتھہ آئے ہین اونکو اسمین کچھہ دنیا
کا فائدہ منظور نہین سو وہی لوگ سچے مسلمان ہین اور انصارونکے ظاہر و باطن دونونکا ذکر کیا کہ
وہ مہاجرون سے محبت کرتے ہین اور باوجود اپنی حاجت کے اپنا مال ومتاع مہاجرون پر خرچ
کرتے ہین اور حسد نہین کرتے اور اوسلئے لالچ نہین رکہتے اور جو شخص ایسا ہو کہ اوسکو اللہ نے لالچ سے
بچایا ہو کہ اپنی جان کیواسطے لالچ نکرے وہ مراد کو پہنچا اور دین و دنیا کی اوسنے فلاح پائی اور یہ
انصار لالچ سے بچے سو اونہون نے فلاح پائی اور مراد کو پہنچے قال اللہ تبارک وتعالی لا
يَسْتَوِي مِنكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ
أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

خیبر

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے سورہ حدید میں کہ برابر نہیں تم میں جسنے خرچ کیا فتح سے پہلے اور
لڑائی کی اون لوگونکا درجہ بڑا ہے اونسے جو خرچ کریں اوس سے پیچھے اور لڑیں اور سبکو وعدہ دیا ہے
اللہ نے خوبی کا اور اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو **ف** مکہ کی فتح ہونے سے پہلے اکثر مسلمان
محتاج اور کمزور تھے اوسوقت مال خرچنے اور جہاد کرنے میں بڑا فائدہ ہوا کہ مسلمانوں کی حاجت روا
ہوئی اور کافروں پر دین کا غلبہ ہوا اسواسطے اللہ کے نزدیک اون مال خرچنے والونکا اور جہاد
کرنیوالون کا درجہ بڑا ہے یہ آیت حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حال
کے مطابق ہے چنانچہ اکثر مفسرون نے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیقؓ ہی کے حق میں
نازل ہوئی اور جن لوگوں نے بعد فتح مکے کے مال خرچا اور جہاد کیا وہ کم درجہ والے ہیں اون
پہلوں سے اور بہشتی دونوں ہیں کہ اللہ تعالے نے خوبی کا دونوں سے وعدہ کیا اس آیت سے معلوم ہوا
کہ حضرت کے بعضے اصحاب بعضوں سے افضل ہیں سب کا مرتبہ برابر نہیں مگر بہشتی جنتی ہونے میں برابر
ہیں اگرچہ بہشت کے اعلے درجہ میں کوئی رہو اور کوئی اوس سے نیچے درجے میں جیسے بادشاہ
کے وزیر ہوتے ہیں کوئی فقط وزیر کوئی وزیر اعظم مگر مقرب بادشاہ کے دونوں ہوتے ہیں اس
آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درجہ برابر کسی صحابی کا مرتبہ نہیں قال اللہ
تبارک وتعالیٰ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ
رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے بیچ
سورہ توبہ میں کہ اور جو لوگ قدیم ہیں پہلے وطن چھوڑنیوالے اور مدد کرنیوالے اور جو اونکے پیچھے
آئے نیکی سے اللہ راضی ہوا اون سے اور وہ راضی ہوئے اوس سے اور طیار رکھے ہیں اونکے
واسطے باغ کہ اونکے نیچے بہتی ہیں نہریں رہا کریں اونمیں ہمیشہ یہی ہے بڑی مراد ملنی **ف**
بدر کی لڑائی تک جو لوگ مسلمان ہوئے وے قدیم ہیں اور جو لوگ بدر کی لڑائی کے بعد مسلمان
ہوئے وے اونکے تابع ہیں اور مہاجر وہ اصحاب جو حضرت کے ساتھ مکے سے
نکل آئے مدینہ کو اور انصار وہ کہ مدینہ کے رہنے والے تھے اور اونہوں نے اپنے ہاں
جگہہ دی تھی اور خاطرداری کرکے رکھا تھا سو اللہ تعالے نے فرمایا کہ وہ قدیمی مہاجر

اور انصار اور جو پیچھے مسلمان ہوئے اور اون قدیمی صحابونکی نیک راہ پر چلے اون سب سے اللہ راضی ہوا
اور وہ اللہ سے راضی ہوئے اور اللہ نے اون سب کے واسطے بہشت طیار رکہی ہے کہ اوسکے
باغون کے نیچے نہرین جاری ہونگی اور وہ اوس بہشت مین ہمیشہ ہمیشہ کو رہینگے اور یہی بڑی مراد
ملنی ہے کہ اللہ راضی ہوا اور بہشت ملے اس سے زیادہ اور کیا ہو سبحان اللہ کیا بڑا مرتبہ ہے حضرت
کے یارونکا کہ اللہ تعالی خود قرآن مین خبر دیتا ہے کہ مین اونسے راضی و خوش ہوا اور اونکے
واسطے آگے ہی سے بہشت طیار کر رکہی ہے پہر عجب خبیث وہ فرقہ ہے کہ جو اون مقبول
لوگون سے ناراض اور ناخوش ہو اور بغض اور عداوت رکہے اور پہر بیحیائی سے دعوی کرے کہ
قرآن پر ایمان رکہتا ہون قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ
إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَ
أَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ فتح مین کہ اللہ خوش ہوا مسلمانون
سے جب وہ بیعت کرنے لگے تجہسے اوس درخت کے نیچے پہر جانا جو اونکے دلونمین تہا پہر اوتارا
اونپر چین اور انعام دیا اونکو ایک فتح نزدیک ف ایکبار پیغمبر خدا صلعم عمرہ کرنیکے واسطے
مکہ کو چلے نزدیک پہنچکر ایک صحابی کو بہیجا کہ مکہ کے لوگون سے کہدین کہ ہم لڑنیکو نہین آئے
عمرہ کرنیکو آئے ہین کافرون نے اونکو مکہ مین نہ جانے دیا تب پیغمبر خدا صلعم نے عثمان رض کو بہیجا
یہان خبر اوڑی کہ حضرت عثمان کو شہید کیا تب حضرت نے صحابون سے کہا کہ اب ان مکہ والون سے
جہاد کرو تو وہان پر ایک درخت کے نیچے حضرت سے ایکہزار پانسو بیس صحابون نے بیعت کی کہ ہم
مکہ والون سے لڑینگے اگرچہ مارے جاوین سو اللہ تعالی نے یہ آیت اونکے حق مین بہیجی فرمایا کہ البتہ
جنہون نے درخت کے نیچے بیعت کی اللہ راضی ہوا اور اونکے دل کا حال صاف معلوم ہوگیا کہ سچے
مسلمان ہین کہ رسول کے حکم بموجب جان دینے کو موجود ہوگئے اور اللہ نے اونکو چین اور خاطر
جمعی دی کہ اونکو ایمان جانیکا خوف نرہا اور دین مین نہایت مضبوطی اونکو ہوئی اور آیندہ کو
اونکو اب ایک فتح اور ملی چنانچہ اس وعدہ کے بموجب خیبر فتح ہوا اس آیت سے معلوم ہوا
کہ اون صحابون سے اللہ راضی ہوا اونکے باطن کی صفائی کا حال معلوم کرکے اونکو اسواسطے
چین نازل کیا پہر اونکی برابر اور کسی امتی کا مرتبہ کاہیکو ہوگا اور اونکے واسطے خود اللہ تعالی

کلام اللہ مین فرماتا ہے کہ مین اونسے راضی ہوا اور اونکو جینے دیا اور سوا اونکے اورکسیکا حال یقینی
معلوم نہین کہ اللہ اونسے راضی ہے یا نہین قال اللہ تبارک وتعالی وعد اللہ الذین
آمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین
من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد
خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک
ہم الفسقون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ نور مین کہ وعدہ دیا اللہ نے اونکو جو ایمان
لائے تم مین سے اور کیئے ہین نیک کام کہ البتہ پیچھے حاکم کریگا اونکو ملک مین جیسا حاکم کیا تہا اون
اگلون کو اور جماویگا اونکو دین اونکا جو پسند کردیا اونکیواسطے ملیگا اونکو اونکے ڈر کے بدلے مین
امن میری بندگی کرینگے شریک نکرینگے میرا کسیکو اور جو کوئی ناشکری کرے اس پیچھے سو وہ لوگ
ہین بےحکم ف یعنی جو لوگ کہ خدا اور رسول پر ایمان لائے تہے اور اونہون نے روزہ نماز وغیرہ نیک کام
کیئے تہے اس سورہ کے نازل ہونے تک اونکو اس آیت مین اللہ نے وعدہ کیا کہ آئندہ کوئی
آدمیون کو اونمین سے خلیفہ کریگا اور زمین پر حاکم بناویگا جیسے حضرت داؤد وغیرہ اگلے لوگون
بنی اسرائیل مین زمین کا خلیفہ اور حاکم کیا تہا اور یہ وعدہ کیا کہ اونکا دین جو اللہ کو پسند ہے
زمین مین اللہ رائج اور جاری کریگا اور جماویگا اور یہ وعدہ کیا کہ اوسوقت مین کافرونسے جو خوف
تہا اوس خوف کے بدلے مین امن امان اونکو ہوگی کہ چین سے اللہ کی بندگی کرینگے بے شرک وریا
سو یہ وعدہ اللہ تعالی کا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالی
عنہم کے حقمین پورا ہوا اور یہ سب باتین اونمین پائی گئین کہ یہ لوگ مسلمان تہے جب سورہ نازل
ہوئی تو یہ بہی اوس وعدہ مین شامل تہے اور یہ کہ جو اللہ تعالی نے وعدہ کیا تہا کہ کئی شخصونکو
خلیفہ کریگا سو اونکو کیا جیسے سابق مین نبی حضرت داؤد کو بنی اسرائیل مین کیا تہا اور انہین
خلیفون کے روبرو طریقہ کو اللہ تعالی نے رائج اور جاری کیا اور کافرون اور منافقون کے خوف
سے بالکل امن انہین کیوقت مین ہوئی اور سب لوگ بیخوف و خطر بے شرک وریا اونکے وقت
خدا کی عبادت کرتے تہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ یہ انکا روبہ اور دین اللہ کو پسند اور مرضی
موافق تہا پہر اسکے بعد اگر کوئی ناشکری کرے کہ ایسے شخصون کے خلیفہ ہونے سے

اللہ کا احسان مانے اور اونکے خلافت کے حق ہونیکا منکر ہو تو وہ فاسق ہے بحکم کہ خدا کا حکم نہین مانتا کہ جسکو
خدا نے اپنی طرف سے خلیفہ بنایا اونکو خلیفہ برحق نہین سمجہا پہر اسمقام پر اگر کوئی فاسق کہے کہ اس
آیت سے حضرت امام مہدی کی خلافت مراد ہے اسواسطے کہ وہ ساری زمین پر خلیفہ اور حاکم
ہونگے اور مسلمان اونکے وقت مین بیخوف وخطر اللہ کی عبادت کرینگے تو اسکا جواب یہ ہے
کہ اس آیت مین خطاب انسے ہے جو اس آیت کے نازل ہوتے وقت موجود تھے اور حضرت امام مہدی
اوسوقت موجود نہ تھے اور سوا اسکے اللہ تعالی نے فرمایا کہ کئی شخص کو خلیفہ کریگا اور امام مہدی
ایک شخص ہین وہ اس آیت سے مراد نہین ہو سکتے پہر اگر کوئی شیعہ کہے کہ اس آیت سے صرف حضرت
علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی خلافت مراد ہے کہ وہ اس آیت کے نازل ہونیکے وقت موجود تھے تو اسکا
جواب یہ ہے کہ حضرت علی مرتضی رض ایک شخص تھے اور یہان وعدہ ہے کہ کئی شخص خلیفہ ہونگے تو صرف
حضرت علی رض اس آیت سے مراد نہین ہو سکتے اور سوا اوسکے شیعہ کے نزدیک اس آیت سے
حضرت علی رض کی خلافت ہرگز مراد نہین ہوسکتی اسواسطے کہ شیعہ کہتے ہین کہ حضرت علی رض اپنی خلافت
کے وقت مین ہمیشہ خارجیون کے ڈر کے مارے تقیہ کر کے اپنا مذہب چہپاتے رہے اور دین
خدا کی مرضی موافق جیسا اونکو منظور تہا ویسا اونکی خلافت مین رائج اور جاری نہوا اور اس آیت
مین وعدہ یہ ہے کہ دین خدا کی مرضی موافق اون خلیفون کے وقت مین جاری ہوگا اور یہ تحقیق ہے
کہ اللہ کا وعدہ جہوٹا نہین تو اس صورت مین حضرت علی رض کی خلافت مراد نہین ہوسکتی یا یہ کہ
حضرت علی رض نے جو کام اپنی خلافت مین کئے وہی ونکا مذہب اور دین تہا اور اللہ کو بہی پسند وہی
دین تہا پہر تقیہ کہان رہا تو معلوم ہوا کہ حضرت علی رض تقیہ نہین کرتے تہے اور علاوہ اسکے حضرت علی رض
کی خلافت مین ہمیشہ مخالفونکا خوف رہا اور شام اور مصر اور مغرب کے لوگ اونکے منکر تہے اون کا
خوف رہا اور اس آیت مین وعدہ ہے امن کا قال اللہ تبارک وتعالی وَسَيُجَنَّبُهَا
الْاَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى
إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلَى وَلَسَوْفَ يَرْضَى ترجمہ فرمایا
اللہ صاحب نے یعنی سورہ واللیل مین کہ اور اب بچا دین گے دوزخ سے اوس بڑے پرہیزگار کو جو
دیتا ہے اپنا مال دل پاک کرنیکو اور نہین کسیکا اوسپر احسان جسکا بدلا دے مگر چاہ کر رضامندی

اپنے رب کی جو سب سے اعلے ہے اور البتہ آیندہ کو وہ راضی ہوگا ف یہ آیت حضرت ابوبکر رضی اللہ
تعالی عنہ کے حقمین اوتری و سبب سکا یہ تہا کہ حضرت ابوبکر رض مالدار تہے سو اونہون نے سب اپنا
مال خدا کی راہ مین خرچ کر ڈالا اور فقیر محتاج ہوگئے چنانچہ چالیس ہزار درم اونہون نے ضعیف
مسلمانون کی حاجت برارئی مین اور مسجد کیواسطے زمین مول لینے مین خرچ کئے اور کافرون کے
جو غلام لونڈیان مسلمان ہوگئی تہین اور وہ کافر نہایت اونکو تکلیف دیتے تہے سو اونہون نے
ساتہہ لونڈی غلام مسلمان کافرون سے مول لیکر خدا راہ آزاد کردیئے اور حضرت بلال رض ایک
کافر کے غلام تہے اور یہ بہی مسلمان ہوگئے تہے وہ مردود اونکو دن بہر دہوپ مین پڑا رکہتا
اور آس پاس ڈنکے آگ جلواتا اور رات بہر اوپر مار پڑتی اور یہ چلا چلا کر روتے اور یہی کہتے جاتے
کہ خدا میرا ایک ہے حضرت ابوبکر رض نے یہ بات سنی اوس کافر پاس تشریف لیگئے اور اوسکو سمجہایا
وہ عذاب کرنیسے باز نہ آیا اور حضرت ابوبکر سے کہا کہ تمہارا دل اس غلام پر جلتا ہے تو مجہسے
اسکو اپنے غلام قسطاس رومی کے بدلے کہ اوسکے پاس دو ہزار اشرفی ہین مول لیلو حضرت ابوبکر
اپنے غلام قسطاس رومی کو اور وہ دو ہزار اشرفیان اور چالیس وقیہ اور زیادہ اوس کافر کو
دیکر حضرت بلال کو مول لیا اور اوسیوقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاکر آزاد کیا
تب اونکے حقمین یہ آیت نازل ہوئی اللہ تعالے نے فرمایا کہ یہ شخص یعنی ابوبکر جو بڑا متقی پرہیزگار
خدا سے ڈرنیوالا ہے سو اپنا مال صرف اللہ کی رضامندی کیواسطے اپنا دل پاک کرنیکو لوجہ اللہ
فی سبیل اللہ دیتا ہے اور کسی مخلوق کے احسان کے بدلے مین اپنا مال نہین دیتا اسلیئے کہ کسیکا اوپر
احسان نہین سو اس شخص کو ہم دوزخ سے بچاوینگے اور آیندہ کو یہ اللہ سے راضی ہوگا اس آیت سے
معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر رض کا اللہ کے نزدیک بڑا مرتبہ ہے کہ اللہ تعالے خود بیان کرتا ہے کہ یہ
شخص اپنا مال صرف اللہ کی رضامندی کے لیئے خرچتا ہے اور جیسے اللہ تعالے نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے حقمین فرمایا تہا کہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ یعنے
اب دیگا تجکو تیرا رب تو راضی ہوگا ویسے ہی حضرت ابوبکر کے حقمین فرمایا کہ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ
یعنی اور اب راضی ہوگا ابوبکر سے اور اسیطرح ایک اور آیت مین اللہ تعالے نے فرمایا اِنَّ
اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ یعنی بڑا بزرگ اللہ کے نزدیک تم مین سے وہ ہے جو بڑا پرہیزگار

متقی ہوا اور اس آیت میں حضرت ابوبکر کو فرمایا کہ الاتقی یعنی بڑا پرہیزگار متقی تو ان دونوں آیتوں کے ملانے سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ کے نزدیک بڑے مرتبہ والے اور نہایت مکرم اور بزرگ ہیں کہ بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے انکی برابر اور کسیکا یہ مرتبہ نہیں قال اللہ تبارک وتعالی

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ احزاب میں کہ اور جو کوئی تم میں سے اطاعت کرے اللہ کی اور رسول کی اور کرے کام نیک ہم اوسکو دیں اوسکا اجر دوبار اور رکھی ہے ہمنے اوسکے واسطے روزی عزت کی اے نبی کی عورتو تم نہیں ہو جیسے ہر کوئی عورتیں اگر تم ڈر رکھو سو تم دب کر نکہو بات پھر لالچ کرے کوئی جسکے دلمیں آزار ہے اور کہو بات معقول اور قرار پکڑو اپنے گھروں میں اور دکھاتی نپھرو جیسا دکھانا دستور تھا پہلے وقت میں نادانی کی اور قایم رکھو نماز اور دیتی رہو زکوٰۃ اور اطاعت میں رہو اللہ کی اور رسول کی اللہ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تمسے گندی باتیں اس گھر والو ہے اور ستھرا کرے تمکو ستھرائی سے اور یاد کرو جو پڑھی جاتی ہیں تمہارے گھروں میں اللہ کی باتیں اور عقلمندی مقرر اللہ ہی بھید جانتا خبردار **ف** اللہ صاحب نے نبی صاحب کی بی بیوں کو فرمایا کہ تم میں سے جو اللہ اور رسول کی تابعداری کرے اور نماز روزہ نیک کام کرے تو اوسکو دونا ثواب ملیگا اور ہمنے اوسکے واسطے دنیا اور آخرت میں عزت کی روزی رکھی ہے تم کھانے پینے کی فکر نکرو اور اللہ تعالے نے اون بی بیونکی نہایت بزرگی کی کہ خود اونکو خطاب کر کے فرمایا کہ اے نبی کی عورتو اور فرمایا کہ کسی مرد سے اگر بات کہو تو اسطرح سے کہو جیسے بیٹونکو کہے دب کر نکہو منافق اور فاسق لوگ ورغلہ سمجھینگے اور بات معقول نصیحت کی کہو

اور عزت اور وقار سے اپنے گھروں میں بیٹھی رہو اور سابق کفر کے وقت میں جیسے اپنا آپا عورتیں کہاتی پھرتی تھیں ویسی ہی تم گھر سے باہر نہ نکلو اور نماز پر مستعد رہو اور زکوۃ دیا کرو اور جو حکم اللہ اور رسول کا ہو وہ مانتی رہو اور اللہ کو یہی منظور ہے کہ نبی کے گھر پہر سے یہ باتیں دور ہو جاویں اور تم پاک صاف ہو کوئی عیب ظاہر و باطن کا تم میں نرہے اور جو آیتیں قرآن کی تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں اور جو حدیثیں بیان ہوتی ہیں سو یاد کرو اور یہ جان لو کہ بیشک اللہ ہے اور چھپی باتیں اللہ کو معلوم ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت کی بی بیوں کے واسطے ہر نیکی کا دونا ثواب ہے اور وہ بی بیاں اور عورتیں ہرگز برابر نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خود اللہ تعالی کو یہ منظور تہا کہ اونمیں کوئی عیب کی بات نہ رہے اور ظاہر اور باطن اونکا صاف رہے پہر جب اللہ تعالی کو یہ منظور ہو پہر کیوں نہ ظاہر اور باطن اونکا صاف رہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ خود اللہ تعالی اونکو ادب سکہانیکو اور تربیت کرنیکو متوجہ تہا کہ خود اون بی بیوں کو خطاب کرکے ادب کی باتیں بتائیں اور اس آیت میں لفظ جو فرمایا کہ اے گھر والو تو اس لفظ میں سب گھر کے لوگ بیٹے بیٹیاں ناتی اور ناتیاں اور داماد وغیرہ سب لوگ گھر کے شامل ہیں قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ احزاب میں کہ نبی سے لگاؤ ہے ایمان والونکو زیادہ اپنی جان سے اور اوسکی عورتیں اونکی مائیں ہیں ف یعنی جو لوگ مومن ہیں وہ اپنی جان سے زیادہ نبی کو دوست رکھتے ہیں اسواسطے کہ نبی اللہ کا نائب ہے اپنی جان اور مال میں اپنا تصرف نہیں چلتا جتنا نبی کا تصرف چلتا ہے اپنی جان دیکہنی آگ میں خلاف شرع درست نہیں اور نبی حکم کرے تو فرض ہے اور نبی کی عورتیں حرمت اور پردہ میں سب مومنوں کی مائیں ہیں اس سبب سے حضرت کی بی بیوں سے نکاح درست نہیں اور اونکا ادب سب سے زیادہ چاہیے اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ابوبکر میں لکہا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو سعید خدری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر زیادہ احسان کرنیوالا مجپر سب لوگوں سے ساتھ رہنے میں اور اپنا مال خرچنے میں ابوبکر ہے ف یعنی سب لوگوں سے زیادہ

احسان ابوبکر کا مجھپر ہے کہ وہ ہمیشہ میرے ساتھہ اور ہر امر مین میرا شریک رہے صاحب غار اور اونے سب
اپنا مال میرے حکم ہوجب اور میری مرضی کی جگہہ خرچ کر ڈالا تو جب پیغمبر خدا صلعم مسلمانون کے سر اور حضرت
ابوبکرؓ کے احسان مند ہوئے تو اونسے زیادہ اونکا مرتبہ ہے کہ خود پیغمبر اونکے شکر گذار رہتے تو سب
مسلمانون پر اونکا احسان ہوا اسکو اونکی شکر گذاری کرنی چاہیے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا کَافَیْنَاہُ مَا خَلَا
اَبَا بَکْرٍ یُکَافِیْہِ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ
مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰہِ

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب ابوبکرؓ مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہمپر کسیکا احسان مگر ہمنے بدلا کردیا اوسکو سوائے ابوبکر کے کہ بدلا دیگا
اوسکو اللہ قیامت کے دن فائدہ کیا مجکو کسیکے مال نے کبھی جو فائدہ کیا مجکو ابوبکرؓ کے مال نے
اگر مین اختیار کرتا کوئی دوست جانی اپنے رب کے سوا تو البتہ اختیار کرتا مین ابوبکر ہی کو دوست
جانی اور جان لو کہ رفیق تمہارا دوست جانی اللہ کا ہے **ف** یعنی حضرت کی عادت شریف یون تھی
کہ اگر کوئی شخص کچھہ احسان کرتا تو اوس سے زیادہ اوسکا بدلا اوسکے ساتھہ کردیتے سو فرمایا کہ
ابوبکرؓ نے جو میرے ساتھہ احسان کیئے اوسکا بدلا مجھسے نہو سکا اسواسطے کہ دنیا مین جتنی نعمتین
ہین سو سب قلیل اور فانی ہین مگر ہان قیامت کے روز اللہ تعالے اوسکو بدلا دیگا کہ اوسکے پاس کچھہ
کمی نہین اور ابوبکرؓ نے احسان بھی ایسا ہی کیا کہ کسی سے ایسا کام نہو سکا کہ اونسے سب مال اپنا دین کے کام
مین میری مرضی کے موافق خرچ کر ڈالا اور محتاج ہوگیا سو جیسا اوسکے مال سے مجکو فائدہ ہوا ویسا
کسیکے مال سے نہوا اور خلت اوس محبت کو کہتے ہین جو دل کی تہ مین گڑی ہوئی ہو سو فرمایا کہ ایسی
محبت مجکو اللہ ہی کی ہے کہ اوسمین اور کسیکی گنجایش نرہے اگر کچھہ بھی گنجایش ہوتی تو ایسی محبت مین
ابوبکر ہی سے رکھتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد اللہ تعالی کی محبت کے حضرت ابوبکرؓ کی
محبت جسقدر حضرت کو تھی اوتنی کسیکی محبت نتھی تو ہر مسلمان کو چاہیئے کہ سوائے اللہ اور رسول
کی محبت کے حضرت ابوبکر کی محبت جسقدر رکھے وتنی کسیکی محبت نرکھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت
ابوبکرؓ کی برابر کسیکو روز قیامت کو ثواب بے انتہا نہ ملیگا کہ حضرت نے اونکا احسان اللہ کو سونپا

سونپا اور اللہ کے ہان کچھہ کمی نہین أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا
وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ مشکوة کے بابِ مناقب ابوبکر مین لکہا ہے
کہ ذکر کیا ترمذی نے کہ نقل کیا عمر رضی نے کہ ابوبکر رضہ سردار ہم سب کے اور بہتر ہم سب سے اور ہم سب سے زیادہ
دوست ہین رسول خدا صلعم کے نزدیک ف حضرت عمر رضہ خود حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے وقت مین لوگون کو ترغیب دلانیکو فرماتے تھے کہ پیغمبر خدا جسقدر ابوبکر کو چاہتے
ہین وتنا کسیکو نہین چاہتے تو ابوبکر رضہ ہم سب کے سردار ہین اور سب سے بہتر ہین تو اس سے
دریافت ہوا کہ حضرت ابوبکر سب اُمت کے سردار اور سب سے بہتر تھے أَخْرَجَ رَزِينٌ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ بَيْنَا رَأْسُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجْرِي فِي لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ
إِذْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ يَكُونُ لِأَحَدٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُومِ
السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَأَيْنَ حَسَنَاتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ إِنَّمَا جَمِيعُ
حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ ترجمہ مشکوة کے بابِ مناقب ابوبکر
و عمر مین لکہا ہے کہ ذکر کیا رزین نے کہ نقل کیا بی بی عائشہ رضہ نے کہ ایسا اتفاق تہا کہ سر پیغمبر خدا
صلعم کا میری گود مین تہا چاندنی رات مین ناگاہ مینے کہا اے رسول خدا بہلا ہو کسیکی
نیکیان آسمان کے تارونکی گنتی برابر فرمایا ہان عمر کی مینے کہا کہان گئین نیکیان ابوبکر کی فرمایا سب
نیکیان عمر کی جیسے ایک نیکی ابوبکر کی نیکیونمین سے ہے أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ
مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ ترجمہ مشکوة کے بابِ مناقب عمر مین لکہا ہے
کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ رضی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تھے
تم مین سے پہلی امتونمین ایسے لوگ جنکو اللہ کیطرف سے الہام ہوتا تہا اور نیک بات دلونکے
دلونمین پڑجاتے تھے سو اگر ہوگا میری امت مین کوئی بہی تو وہ عمر ہے ف یعنی حضرت عمر رضہ کا
یہ مرتبہ ہے کہ اللہ کی طرف سے اونکے دلمین نیک بات پڑجاتی ہے أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ترجمہ مشکوة کے بابِ مناقب عمر رضہ مین لکہا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا

کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہوتا بعد میرے کوئی
پیغمبر تو خطاب کا بیٹا عمر ہی ہوتا اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ عَن جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِی بَکرٍ
یَا خَیرَ النَّاسِ بَعدَ رَسُولِ اللّٰہِ صلعم فَقَالَ اَبُوبَکرٍ اَمَا اِنَّکَ اِن قُلتَ ذٰلِکَ فَلَقَد سَمِعتُ
رَسُولَ اللّٰہِ صلعم یَقُولُ مَا طَلَعَتِ الشَّمسُ عَلٰی رَجُلٍ خَیرٍ مِن عُمَرَ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب عمرؓ میں
لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ جابرؓ نے نقل کیا کہ عمرؓ نے کہا ابوبکرؓ کو کہ اے سب سے بہتر بعد رسول
خدا صلعم کے تو فرمایا ابوبکرؓ نے سن رکھو کہ تم نے تو ایسا کہا پھر البتہ میں نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے کہتے کہ نہ چمکا سورج کسی آدمی پر جو بہتر ہووے عمر سے **ف** یعنی حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ
سے کہا سوائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تم سب سے بہتر ہو تب حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ
کو کہا تم مجکو سب سے اچھا بتاتے ہو اور میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ وہ فرماتے تھے
کہ جس آدمی پر کہ سورج چمکتا ہے یعنی جو آدمی دنیا میں پیدا ہوا عمر سے کوئی بہتر نہوا یعنی حضرت
عمر تمام دنیا کے لوگون سے بہتر ہین سوا پیغمبرون کے اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَنِ ابنِ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعتُ
رَسُولَ اللّٰہِ صلعم یَقُولُ بَینَمَا اَنَا نَائِمٌ اُوتِیتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبتُ حَتّٰی اِنِّی لَاَرَی الرِّیَّ
یَجرِی فِی اَظفَارِی ثُمَّ اَعطَیتُ فَضلِی عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ قَالُوا فَمَا اَوَّلتَہٗ
یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ العِلمُ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب عمرؓ میں لکھا ہے
کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ میں نے سنا رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے
کہ اوس حالت مین کہ مین سوتا تہا مجکو ملا ایک قدح دودھ کا سو مین نے اتنا پیا کہ مجکو معلوم ہوا کہ اوسکی
تازگی نکلتی ہے میرے ناخونون مین سے پھر مین نے دیا اپنا بچا ہوا خطاب کے بیٹے عمر کو صحابون نے
عرض کیا تو کیا تعبیر کی اسکی یا رسول اللہ فرمایا کہ علم **ف** یعنی حضرت نے خواب مین دیکھا کہ قدح بہر
دودھ تہا کہ اوسمین سے حضرت نے خوب پیا اور باقی رہا سو عمر کو دیا صحابون نے اس خواب کی تعبیر پوچھی
تو حضرت نے فرمایا کہ دودھ جو تہا سو علم تہا کہ مجھسے جو بچا وہ عمر نے پیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسقدر علم دینی حضرت عمرؓ کو تہا اوسقدر کسیکو نہ تہا اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ
عَنِ ابنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلعم اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلبِہٖ
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب عمرؓ میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ تعالی نے رکھا ہے حق عمر کی زبان پر اور دل پر **ف** یعنی حضرت عمرؓ کی
زبان سے جو بات نکلتی ہے وہ حق ہی ہوتی ہے اور جو بات اونکے دل مین آتی ہے وہ بھی
حق ہی ہوتی ہے اللہ و رسول کی مرضی کے خلاف نہ اونکی زبان سے نکلے نہ اونکے دل مین آئے
اَخْرَجَ فِی شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّةِ لَیَتَرَاءُوْنَ اَھْلَ عِلِّیِّیْنَ کَمَا تَرَوْنَ
الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ فِیْ اُفُقِ السَّمَاءِ وَاِنَّ اَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ مِنْھُمْ وَاَنْعَمَا **ترجمہ** مشکوۃ کے باب مناقب
ابوبکر و عمر مین لکھا ہے کہ شرح السنہ اور ابو داود اور ترمذی و ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابو سعید خدری
نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شبہ بہشت والے لوگ البتہ دیکھینگے علیین
والونکو جیسے تم دیکھتے ہو نہایت چمکتے موتی سے جھلکتے تارے کو آسمان کے کنارے مین اور بیشک
ابوبکر اور عمر علیین والونمین سے ہین اور زیادہ ہوئے ہین **ف** یعنی حضرت ابوبکر اور عمر کا بہشت مین
ایسا مرتبہ ہوگا کہ اور بہشت والے امتی اونکو وہان ایسا دیکھینگے جیسے چمکتے روشن تارے کو دنیا
والے دیکھتے ہین بلکہ اس سے بھی زیادہ انکا مرتبہ بہشت مین ہوگا اَخْرَجَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِیٍّ وَاَخْرَجَ
التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَنَسٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ
وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب مناقب ابوبکر و عمر
مین لکھا ہے کہ ذکر کیا ابن ماجہ نے کہ علی رضی اللہ عنہ نے نقل کیا اور ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے
نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر و عمر دونون سردار ہونگے عمر رسیدہ بہشتیون اگلون
اور پچھلون کے سوا نبیون اور پیغمبرون کے **ف** یعنی جو شخص دنیا مین عمر رسیدہ ہوکر مرا اور وہ بہشتی
ہوگا تو بہشت مین ان سب کے سردار حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ہونگے تو جب عمر رسیدہ لوگون
کے سردار ہوئے تو نوجوانون کے سردار بدرجہ اولے ہونگے غرضکہ مطلب یہ ہے کہ سب بہشتیون کے
سردار یہی دونون ہونگے سوا پیغمبرون کے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی برابر کسیکا مرتبہ نہین
نہ دنیا مین نہ آخرت مین اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ مَا بَقَائِیْ فِیْکُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ
ف مشکوۃ کے باب مناقب ابوبکر و عمر مین لکھا ہے کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ کب تک میری زندگی ہے تم میں تو متابعت اور پیروی کیجیو اونکی جو میرے
بعد ہونگے ابوبکر اور عمر رض ف یہ جو حضرت نے لوگوں سے فرمایا کہ بعد میرے ابوبکر رض عمر رض کی راہ پر چلیو
اور انکا کہا مانیو تو اس سے معلوم ہوا کہ حضرت دین کے کام میں اور بندوبست کے مقدمہ میں
اور امت کی خیر خواہی و صلاح میں اور اللہ کا مقبول بندہ جیسا اون دونوں کو جانتے تھے ویسا اور
کسیکو نہیں جانتے تھے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم لِکُلِّ نَبِیٍّ
رَفِیْقٌ وَرَفِیْقِیْ یَعْنِیْ فِی الْجَنَّةِ عُثْمَانُ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب عثمان رض میں لکھا ہے کہ
ترمذی نے ذکر کیا عبید اللہ کے بیٹے طلحہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کا کوئی
رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق یعنی بہشت میں عثمان ہے ف یعنی ہر پیغمبر کے ساتھ رفیق ہوا کرتے ہیں
دنیا اور آخرت میں ساتھ ہوتے ہیں سو ایسا رفیق میرا عثمان ہے کہ جنت میں بھی میرے ساتھ ہوگا
اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَی النَّبِیِّ صلعم بِاَلْفِ دِیْنَارٍ فِیْ کُمِّہٖ
حِیْنَ جَهَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِیْ حِجْرِہٖ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صلعم یُقَلِّبُهَا فِیْ حِجْرِہٖ وَیَقُوْلُ
مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْیَوْمِ مَرَّتَیْنِ ترجمہ
مشکوۃ کے باب مناقب عثمان میں لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ سمرہ کے بیٹے عبد الرحمن نے نقل کیا کہ لائے
عثمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہزار اشرفی اپنی آستین میں کہ جب سامان درست کرتے تھے عسرہ کے
لشکر کا سو ڈالدیں اشرفیاں حضرت کی گود میں تو دیکہا میں نے نبی صلعم کو کہ نیچے اوپر کرتے تھے اون اشرفیونکو اپنی
گود میں اور فرماتے تھے کہ نہ ضرر کرے عثمان کو جو کچھ کرے وہ آج کے بعد یہ فرمایا دو بار ف یعنی عثمان نے ایسا
بڑا نیک کام کیا کہ وہ کام اللہ کے نزدیک ایسا مقبول ہوا کہ حضرت عثمان رض سے اگر آیندہ کو کوئی گناہ بھی
ہو جاوے تو معاف ہے تو اوس گناہ سے عثمان رض کو کچھ ضرر نہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی گناہ
بھی حضرت عثمان سے ثابت ہو تو بھی حضرت عثمان پر طعن نہیں درست اسواسطے کہ اگر گناہ ہوا ہوگا تو معاف
بھی ہوا ہوگا پھر اوسپر طعن کرنا ایسا ہے کہ جیسے کوئی شخص بیمار ہو کر اچھا ہو گیا ہو پھر کوئی احمق اوسکو
بیمار کہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ مُرَّةَ بْنِ کَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذَکَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِیْ ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا یَوْمَئِذٍ
عَلَی الْهُدٰی فَقُمْتُ اِلَیْهِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَاَقْبَلْتُ عَلَیْهِ

یوجہہ

بوجہہ فقلتُ هٰذا قَالَ نَعَم ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب عثمان مین لکہا ہے کہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ کعب کے بیٹے مرہ نے نقل کیا کہ مینے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جب وہ ذکر کرتے تہے فسادون کا سو نزدیک بتایا اون فسادون کو پہر نکلا ایک مرد سر پر اوڑہے ہوئے کپڑا تو فرمایا حضرت نے کہ یہ شخص اوسدن نیک راہ پر ہوگا سو مین اوٹہکر اوسکی طرف تو معلوم ہوا کہ وہ عثمان ابن عفان تہے کہا کہ پہر سامنے کیا مینے منہ عثمان کا اور پوچہا مینے کہ یہ شخص ہے فرمایا ہان ف یعنی ایک روز پیغمبر خدا صحابون کے روبرو آیندہ حال بیان کرتے تہے کہ آیندہ کو امت مین ایسے ایسے فساد ہونگے اتنے مین حضرت عثمان اوس راہ ہوکر نکلے تو حضرت نے اونکی طرف بتلا کر فرمایا کہ یہ شخص اون فسادونکے وقت مین راہ یعنی حق پر ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بعد حضرت کے جو کچہہ قصہ فساد ہوا حضرت عثمان کے وقت تک اوسمین جو حضرت عثمان رضی کا رویہ تہا وہی حق تہا خصوصاً جسمین حضرت عثمان شہید ہوئے اوس فساد مین حضرت عثمان حق پر تہے اور بلوے والے ناحق پر کہ عثمان کو شہید کیا أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ثلاثہ مین لکہا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چڑہے احد پر اور ابو بکر اور عمر اور عثمان سو ہلا وہ پہاڑ اونکے سبب تب مارا اوسکو حضرت نے اپنے پانون سے پہر فرمایا ٹہرا رہ اے احد تیرے اوپر تو صرف ایک نبی و ایک صدیق اور دو شہید ہین ف شہید اوسکو کہتے ہین کہ جو اللہ کا نہایت عاشق ہو اور اللہ کے دیدار کے شوق مین اور اللہ کی رضامندی کیواسطے اللہ کی راہ مین جانا مرنا نہایت سہل جانے بلکہ آرزو رکہے سو حضرت نے عمر اور عثمان کو شہید فرمایا چنانچہ بعد حضرت کے یہ دونون ظاہر مین بہی شہید ہوئے اور ابو بکر رضی کو صدیق فرمایا اور صدیق کا مرتبہ بعد پیغمبر کے مرتبہ کے ہے اور صدیق سے اونچا سوائے پیغمبر کے کسیکا مرتبہ نہین أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ نِيطَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صلعم وَنِيطَ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم وَاَمَّا نَوْطُ بَعْضِہِمْ بِبَعْضٍ
فَہُمْ وُلَاۃُ الْاَمْرِ الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ بِہٖ نَبِیَّہٗ صلعم **ترجمہ** مشکوۃ کے باب مناقب ابوبکر ثلثہ مین لکہا ہے کہ ابوداود
نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکہائی دیا خواب مین آج کی رات
ایک نیک آدمی کو کہ گویا ابوبکر رض لپٹے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور لپٹے ہین عمر ابوبکر
اور لپٹے ہین عثمان عمر کو کہا جابر نے پہر جب ہم اوٹہ گئے رسول اللہ صلعم کے پاس سے ہمنے کہا کہ نیک
آدمی نے جو دیکہا سو خود رسول خدا صلعم ہین اور لپٹنا ایک کا دوسرے کو سو وہ لوگ سرراہ کار ہین اوسکام
کے جسواسطے بہیجا ہے اللہ نے اپنے نبی کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ابابکر صدیق اور عمر
فاروق اور عثمان ذوالنورین نبوت کے کام مین سرراہ کار اور منصرم تہے اور دین کے رواج دینے والے
اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ
ہٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ **ترجمہ** بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ
سعد بن ابی وقاص نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کو کہ تو میرا ایسا ہے جیسے
ہارون تہا موسی کا مگر یہی ہے کہ نہین ہے کوئی پیغمبر بعد میرے **ف** یعنی حضرت موسی اور حضرت ہارون
کا جیسا علاقہ تہا کہ آپسمین بہائی تہے اور عالم کی ہدایت کرنے مین شریک تہے ویسے ہی اے علی تم میرے ہو
مگر تم مین اور ہارون مین فرق اتنا ہے کہ حضرت ہارون نبی تہے اور میرے بعد کوئی نبی نہوگا اگر اور بہی
کوئی پیغمبر ہوتا تو تم مین اور ہارون مین کچہ فرق نہتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علی رض مین استعداد اور لیاقت
پیغمبری کی بالقوہ تہی جیسے حضرت عمر مین اس حدیث سے کوئی شخص تقدیم و تاخیر خلافت کا مضمون
نسمجہے اسواسطے کہ حضرت ہارون حضرت موسی کی وفات کے بعد خلیفہ نہین ہوئے تہے حضرت موسی
کی زندگی ہی مین حضرت موسی سے چالیس برس پہلے اونکی وفات ہوئی تہی اَخْرَجَ مُسْلِمٌ
عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رض وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّۃَ وَبَرَءَ النَّسَمَۃَ اِنَّہٗ لَعَہِدَ
النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیَّ اَنْ لَا یُحِبُّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ **ترجمہ** مسلم نے ذکر کیا
زر بن حبیش نے نقل کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم ہے اوسکی جسنے چیر نکالا دانہ اور پیدا کیا خلق
کو مقرر مجہسے قول کیا نبی امی نے کہ مجکو دوست وہی رکہیگا جو مسلمان ہوگا اور مجکو دشمن وہی
رکہیگا جو منافق ہوگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علی رض کی محبت ایمان کی نشانی ہے اور بغض

رکہنا اون سے علامت نفاق کی ہے أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا ارقم کے بیٹے زید نے نقل کیا کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکا ہون مین دوست تو علی بہی اوسکا دوست ہے ف
یعنی جو شخص مجسے دوستی اور محبت رکہے اوسکو لازم ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کی بہی دوستی رکہے
سبحان اللہ کیا شان ہے کہ جیسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت مسلمان کو رکہنا چاہیے
ویسی ہی علیؓ کی بہی محبت رکہنا چاہیے فرق اتنا ہے کہ وہ پیغمبر تہے اور یہ نہتے أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ
خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِي هٰذَا الطَّيْرَ فَجَاءَهُ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ
انس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم کے پاس ایک چڑیا پکی ہوئی تہی تو دعا کی کہ اے اللہ بہیج
میرے پاس جو زیادہ دوست ہو تیرا سب مخلوق سے کہ وہ کہاوے میرے ساتہ اس چڑیا کو سو آئے
علیؓ پہر کہائی حضرتؐ نے وہ چڑیا اونکے ساتہ أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علیؓ نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین ہون گہر حکمت کا اور علی اوسکا دروازہ
ہے أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ
لَا تُمِتْنِي حَتّٰى تُرِيَنِي عَلِيًّا ترجمہ ذکر کیا ترمذی نے کہ بی بی ام عطیہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے بہیجا ایک لشکر کہ اوسمین علیؓ بہی تہے سو مین نے سنا کہ پیغمبر خدا اپنے دونوں ہاتہ اوٹہائے ہوئے کہتے تہے
کہ اے اللہ مجکو موت نہ بہیجیو جبتک نہ دکہاوے تو میرے تئین علی کو ف یعنی علیؓ کو خیر وعافیت سے پہیر لا
کہ مین اوسکو صحیح اور سالم دیکہون ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو علیؓ سے کمال محبت تہی اور وہ نہایت مقبول بندے اللہ کے تہے أَخْرَجَ أَحْمَدُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي
ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ام سلمہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ جسنے برا کہا علی کو اوسنے
برا کہا مجہی کو أَخْرَجَ أَحْمَدُ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عِيسٰى أَبْغَضَتْهُ

الیھودُ حتیّٰ بھتُوا اُمّہ وَاَحبّتہُ النَّصاریٰ حتّیٰ انزلوہُ بِالمنزِلۃِ الّتی لیست لہٗ ثُمّ قال یَھلِکُ فِیَّ رجُلانِ مُحِبٌّ مُفرِطٌ یُقرِّضُنی بِمَا لیسَ فِیَّ وَمُبغِضٌ یَحمِلُہٗ شَنَآنِی علیٰ اَن یَبھتَنِی

ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ علیؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو فرمایا کہ تجھین مشابہت ہے کچھ عیسیٰ علیہ السلام کی کہ بغض کیا یہودیون نے اونسے اسقدر کہ بہتان کیا اونکی ماں پر اور دوستی رکھی ونسے نصاریٰ نے اسقدر کہ پہنچایا اونکو ایسے مرتبہ تک کہ وہ مرتبہ اونکا نہ تھا پھر فرمایا علیؓ نے کہ تباہ ہونگے میرے مقدمہ مین دو شخص دوست رکھنے والا حد سے زیادہ کہ مدح کریگا میری ایسی کہ وہ بات مجھمین نہین اور بغض رکھنے والا کہ باعث ہوگی اوسکو عداوت میری اس بات پر کہ بہتان باندھیگا مجھپر

ف یعنی عیسےٰ کا سچا مرتبہ یہی تھا کہ وہ پیغمبر تھے اور بغیر باپ کے خدا کی قدرت سے غیبی روح سے پیدا ہوئے تھے پھر اونکو نصاریٰ نے حد سے زیادہ دوست رکھا سو اونکو خدا کا بیٹا کہنے لگے اور اونسے منتین مرادین مانگنے لگے اور یہودی تھے اونسے عداوت رکھی اور اونکی بی بی مریم پر بہتان باندھا اور اونکو جھوٹا بتایا اور اونکی پیغمبری کا انکار کیا سو ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو فرمایا کہ تمہارا اور عیسیٰ مسیح کا اسمقدمہ مین ایک حال ہے کہ تمسے بھی بعضے لوگ بغض و عداوت رکھینگے اور تمپر بہتان باندھینگے اور بعضے لوگ تمسے حد سے زیادہ دوستی رکھینگے اور ایسا مرتبہ تمہارا بیان کرینگے جیسا ہے نہین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ایک لوگون نے حضرت علی پر بہتان باندھا کہ یہ مسلمان نہ تھے اور دنیا کے طالب تھے کہ بعد پیغمبر خدا صلعم کے پیغمبر خدا کی بی بی حضرت عائشہ کی ہتک حرمت کی اور انہین نے حضرت عثمان کو شہید کروایا اور خلیفہ برحق ابو بکر صدیق سے کئی مہینے تک باغی رہے اور ناحق پر مسلمانون سے فساد کئے اور پنچایت سب کی پنچایت سے پھر گئے اور وہ تقیہ کرتے تھے اور اپنا مذہب چھپاتے تھے ظاہر مین اور تھے اور باطن مین کچھ اور اور ایک لوگون نے حضرت علیؓ سے حد سے زیادہ محبت کی اور ایسا مرتبہ اونکا بیان کیا جو اونمین وہ نہ تھا مثلاً یون کہا کہ پیغمبری اللہ کیطرف سے پہلے حضرت علی ہی کو اوتری تھی مگر جبرئیل نے پیغمبر کو وحی پہنچا دی بلکہ خود خدا تعالیٰ علی کے بھیس مین تھا اور علی رضی اللہ عنہ کا مرتبہ پیغمبر کی برابر ہے اور یا حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمر سے بھی زیادہ اونکا مرتبہ ہے اور روز محشر کو حضرت علی جسکو چاہینگے بہشت کو بھیجینگے

اور جسکو چاہین دوزخ مین ڈالین گے اور مشکل کشا ہین اور جسکو حضرت علی سے سطرح محبت ہووے کیسے
ہی برے کام کرے اوس سے حساب کتاب نہوگا وہ قطعاً بہشتی ہے سو خود حضرت علیؓ نے فرمایا کہ
دو نو طرح کے شخص تباہی مین آ گئے اور اونکا ایمان تباہ ہوگیا کہ میرے مرتبہ سے مجھکو کم و زیادہ جانا اور جو
جو سچا مرتبہ تہا کہ حضرت علیؓ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تھے اور اللہ کے مقبول تھے اور پیغمبر خدا
صلعم کے محبوب تھے سو اس مرتبہ مین کمی بیشی کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خارجیون اور
رافضیون دونونکا ایمان تباہ ہے اور اہل سنت کا عقیدہ خود حضرت کے فرمودے بموجب
روبراہ ہے أَخْرَجَ أَحْمَدُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيرِ خُمٍّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي
أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا بَلَى فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ
مِنْ نَفْسِهِ قَالُوا بَلَى فَقَالَ اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ
وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ هَنِيئًا يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ
أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ ترجمہ
امام احمد نے ذکر کیا کہ براء ابن عاذب اور ارقم کے بیٹے زید نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم جب اوترے غدیر خم مین پکڑا ہاتھ علی رضی اللہ تعالی عنہ کا پہر لوگون سے فرمایا
کہ کیا نہین جانتے ہو تم کہ مین زیادہ دوست ہون مسلمانون کا اونکی جانون سے بولے
سچ ہے پہر فرمایا کہ کیا نہین جانتے ہو کہ مین زیادہ دوست ہون ہر مومن کو اوسکی
جان سے بولے ہان پہر فرمایا کہ خدایا جسکا مین ہون دوست تو علی بہی اوسکا
دوست ہے الٰہی دوست رکہیو اوسکو جو دوست رکہے اوس کو اور دشمن رکہہ اوسکو
جو عداوت رکہے علی سے پہر ملے علی رضی اللہ تعالے عنہ سے عمر رضی اللہ تعالے عنہ
بعد اسکے تو کہا روزی ہووے تجکو اے ابی طالب کے بیٹے کہ صبح کی تو نے او شام کی
تو نے اوس حال مین کہ تو دوست ہے ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کو ف یہ تو حدیث
اوپر کی مشکوٰۃ کے باب مناقب علی رضؓ مین لکہی ہین اور غدیر خم ایک مکان ہے کہ وہان
پیغمبر خدا صلعم اصحابون کے ساتھ اوترے بعضے منافقون نے علی رضؓ کے حق مین ش

کچھہ برا بیان مشہور کین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی حضرت نے سبکو جمع کر کے کہڑے ہوکر خطبہ فرمایا اور علی کا ہاتہہ پکڑ کر لوگون سے فرمایا کہ بموجب آیت اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ کے کیا مسلمانونکی جان سے زیادہ مین اونکا دوست نہین ہون صحابون نے عرض کیا کہ ہان سچ ہے کہ تم مسلمانونکی جان سے زیادہ دوست ہو پہر خاص کر کے فرمایا کہ مین ہر مومن کو اونکی جان سے زیادہ دوست نہین ہون صحابون نے عرض کیا کہ ہان سچ ہے جب سب نے اس بات کا اقرار کیا تب حضرت نے اسکے بعد دعا کی کہ خدایا جیسا میری دوستی کا مسلمانونکو تو نے حکم کیا ویسا ہی ہر مسلمان علیؓ کو بہی دوست رکہے جو علی سے دوستی رکہے اوس سے تو بہی دوستی رکہہ اور جو علی سے دشمنی رکہے اوس سے تو بہی دشمنی رکہہ اس خطبہ کے عمرؓ جب علیؓ سے ملے تب علی کو مبارکباد دی ہی اور فرمایا اہی علی تیری محبت شان سے کہ ہمیشہ ہر مسلمان پر خواہ مرد ہو خواہ عورت سب پر واجب ہے گیا کہ تیری دوستی رکہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو جیسے پیغمبر کی دوستی اپنی جان سے زیادہ چاہیئے یعنی پیغمبر کے حکم بجا لانیکو اپنی جان سے زیادہ مقدم سمجہے ویسی ہی علیؓ کی دوستی اپنی جان سے زیادہ مقدم رکہے اور کبہی اس محبت میں فرق نہ آوے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ علیؓ کی سچی تعریف اور مدح سنے تو خوش ہو جیسے عمرؓ خوش ہوگئے تہے اور علی رضی اللہ عنہ کو مبارکباد دی تہی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جو علیؓ سے محبت رکہے وہ خدا کا دوست ہے اور جو علیؓ سے عداوت رکہے وہ خدا کا دشمن ہے اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَکَ قَالَ اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَکْرٍ تَجِدُوْہُ اَمِیْنًا زَاہِدًا فِی الدُّنْیَا رَاغِبًا فِی الْاٰخِرَۃِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْہُ قَوِیًّا اَمِیْنًا لَا یَخَافُ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِیًّا وَلَا اَرَاکُمْ فَاعِلِیْنَ تَجِدُوْہُ ہَادِیًا مَہْدِیًّا یَاْخُذُ بِکُمُ الطَّرِیْقَ الْمُسْتَقِیْمَ **ترجمہ** امام احمد نے ذکر کیا کہ علیؓ نے نقل کیا کہ لوگون نے پوچہا یا رسول اللہ کسکو ہم امیر کرین تمہارے بعد فرمایا اگر تم حاکم کرو ابوبکر کو پاؤگے اوسکو امانتدار اور بے توجہ ہونیوالا دنیا مین اور رغبت رکہتا ہوا آخرت مین اور اگر امیر کرو تم عمرؓ کو پاؤگے تم اوسکو زبردست امانتدار کہ نہین ڈرتا اللہ کے کام مین برا کہنے سے کسی برا کہنے والیکے اور اگر حاکم کرو علیؓ کو مگر نہین دیکہتا مین تمکو کہ تم کرو تو پاؤگے اوسکو سیدہی راہ بتانیوالا سیدہی راہ پر چلاوے تمکو سیدہی مضبوط راہ پر **ف** صحابون کو تردد ہوا کہ بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

کون شخص

کون شخص حضرت کا جانشین ہو کہ مسلمانونکا بندوبست کرے اور ہر امر مین حکم کرے سو خود حضرت
سے پوچھا کہ آپکے بعد ہم کسکو امیر کرین حضرت نے تین شخص کا نام لیکر ہر ایک کا حال بیان کیا
اور فرمایا کہ اگر تم ابوبکر کو میرے بعد اپنا امیر بناؤ تو وہ امانت داری کریگا کہ لوگون کے حق
واجبی ادا کریگا اور محض دینداری کا لحاظ رکھیگا دنیا کی طرف متوجہ نہوگا اور اپنا کچھہ فائدہ سوا
ثواب کے اور اللہ کی رضامندی کے اوسکو منظور نہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ابوبکر صدیقؓ اپنی خلافت
کے وقت مین آپ کپڑا بیچا کرتے تھے اور لوگون کا انصاف کرتے تھے اور اس خلافت سے اونکو
یہی مقصود تھا کہ آخرت مین ثواب زیادہ ملے پھر فرمایا اگر عمر کو تم اپنا امیر بناؤ میرے بعد
تو وہ مضبوط اور زبردست اور قوی ہے کہ ہر نیک کام مین مبادرت اور دست اندازی کریگا
اور دل پر اوسکے خوف نہ آویگا اور امانت دار ہے کہ امت کے حقوق واجبی ادا کریگا اور ایسا
دیندار آدمی ہے کہ اللہ کے کام مین کسیکے برا کہنے سے نہین ڈرتا کوئی کچھہ کہا کرے وہ نیک
کام مین کسیکے برا ماننے کا اور اپنی ہجو و مذمت کا لحاظ نہین کرتا چنانچہ فی الحقیقت ایسا ہی
ظاہر ہوا کہ عمرؓ کے وقت مین کسیکا خوف نرہا اور سیکڑون ملک فتح ہوئے اور اسلام
رائج ہوا اور حقوق سب مسلمانون کے واجبی ادا ہوئے پھر فرمایا کہ اگر علیؓ کو تم اپنا امیر بناؤ
تو وہ ایسا مرد ہے کہ سیدھی راہ پر ہے اور تم سب کو سیدھی راہ پر چلاویگا اور سیدھی راہ
بتاویگا مگر مجکو نہین معلوم ہوتا کہ تم میرے بعد علی کو امیر بناؤ شاید یہ اسواسطے فرمایا کہ علی
کی عمر بہ نسبت ابوبکر و عمر کے کم تھی اور دستور ہے کہ لوگ زیادہ عمر والیکو اکثر اپنا امیر اور
حاکم بناتے ہین چنانچہ جس دن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اوس دن علیؓ کی
عمر تینتیس برس کی تھی اور حضرت ابوبکر کی اکسٹھہ برس کی اور حضرت عمر کی پچاس برس کی
یا حضرت کو وحی سے معلوم ہوا ہو کہ لوگ میرے بعد علی کو حاکم اور امیر اپنا بلافصل نہ بناوینگے
یا یہ سبب ہو کہ علیؓ کو تالیف قلوب کی ہو غرضکہ اس حدیث سے بھی ابوبکر و عمر و علیؓ کی
مدح اور خوبیان صاف بخوبی معلوم ہوتی ہین اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ اَبَا بَکْرٍ زَوَّجَنِیْ اِبْنَتَہٗ وَحَمَلَنِیْ اِلٰی دَارِ الْہِجْرَۃِ
وَصَحِبَنِیْ فِی الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِہٖ رَحِمَ اللّٰہُ عُمَرَ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا

تَرَکَهُ الْحَقُّ وَمَالَهُ مِنْ صِدِیْقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ یَسْتَحْیِیْ مِنْهُ الْمَلَائِکَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِیًّا
اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَیْثُ دَارَ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علیؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ خدا رحمت کرے ابو بکر پر کہ اوسنے نکاح کر دی اپنی بیٹی مجکو اور سوار کر لیگیا مجکو ہجرت کے
گہر تک وساتہہ رہا میرے غار مین اور آزاد کیا بلال کو مول لیکر اپنے مال سے خدا رحمت کرے عمر پر
کہ بولتا ہے سچ اگرچہ کڑوا ہے چہوڑا اوسکو حق گوئی نے کہ کوئی نہین اوسکا دوست خدا رحمت کرے
عثمان پر شرماتے ہین اوس سے فرشتے خدا رحمت کرے علی پر خدایا پہیر تو حق کو اوسکے ساتہ
جدہر وہ پہرے ف ابو بکر نے اللہ رسول کے کام مین اپنی آبرو اور جان اور مال سے دریغ نکیا
چنانچہ بی بی عائشہ اپنی بیٹی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دین صرف پیغمبری کے لحاظ سے اور مال کا
لحاظ نکیا اور جب مکے کے کافرون نے زور باندہا اور حضرت کو اور صحابون کو ایذا دینے لگے اللہ تعالے
کے حکم بموجب چہپ کر مدینہ کو چلے کچہہ دور ابو بکر صدیقؓ نے اپنی پیٹہہ پر حضرت کو چڑہایا اور اپنے
پاؤنکی اونگلیون کے بل لیگئے تاکہ پاؤنکا نشان زمین پر نہ پڑے اور پہاڑ کے غار مین پہلے
اندہیرے مین آپ جاکر غار کو صاف کیا اوسمین ایک سوراخ تہا اوسمین اپنا انگوٹہا دیا اور
حضرت کو ساتہہ لیکر وہان رہے وہان ایک سانپ نے اوس انگوٹہے مین کاٹا پہر وہان پر ایک اونٹنی
سوچ کیا کہ اوسپر حضرت سوار ہوکر مدینہ کو تشریف لیگئے اور بلال ایک کافر کے غلام تہے ابو بکرؓ
نے دو ہزار اشرفیان اور کچہہ زیادہ اور ایک اور غلام بدلے مین دیکر اونکو اوس سے مول لیا اور آزاد
کر دیا کہ وہ حضرت کی خدمت مین رہتے تہے سو حضرت نے ابو بکر کی یہ تعریفین بیان کین اور دعا مانگی
کہ خدا اونپر رحم کرے پہر فرمایا کہ عمر سچ بولتا ہے باوجودیکہ سچ بولنا اکثر لوگونکو برا لگتا ہے اور کڑوا
معلوم ہوتا ہے مگر وہ اسقدر سچ بولتا ہے کہ سچ کہنے کے سبب لوگون نے اوسکو ترک کر دیا اور کوئی اوسکا
دوست نرہا اوسپر بہی اللہ ہی رحم کرے اور عثمانؓ کا یہ حال ہے کہ اوسکی شرم کا حال دیکہہ کر فرشتے
بہی اوس سے شرماتے ہین یعنی اس مقدمہ مین فرشتون پر بہی اونکو بزرگی ہے چنانچہ کسی نے
کبہی حضرت عثمان کا بدن کہلا ہوا ندیکہا اور خود انہون نے اپنا بدن ناف سے نیچے زانو
تک شرم سے ندیکہا سو حضرت نے فرمایا کہ اونپر بہی خدا رحمت کرے اور علی پر خدا رحم
کرے کہ اونکے وقت مین لوگ کئی طرح پر ہونگے سوا اللہ جسطرف علی ہو اوسی طرف

ق

حق وہی ہووے اور جد ہردہ متوجہ ہو اوسی جانب حق کو متوجہ کردے اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ عَن جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِلٰی طَلحَۃَ بنِ عُبَیدِ اللّٰہِ فَقَالَ مَن سَرَّہٗ اَن یَنظُرَ اِلٰی شَہِیدٍ یَمشِی عَلٰی وَجہِ الاَرضِ فَلیَنظُر اِلٰی طَلحَۃَ بنِ عُبَیدِ اللّٰہِ **ترجمہ** ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے طلحہ بن عبید اللہ کیطرف دیکھا اور فرمایا کہ جو شخص دیکھا چاہے زمین چلتے شہید کیطرف تو دیکھ لے طلحہ بن عبید اللہ کو **ف** شہید اوسکو کہتے ہین جو اللہ کا نہایت عاشق و مشتاق ہو اور اپنا آپا اللہ کی راہ مین فدا کردے اور اللہ کی راہ مین جان دینی سہل جانے بلکہ آرزو کرے سو حضرت طلحہ کا یہی حال تہا سو حضرت نے فرمایا کہ یہ جیتا شہید ہے یعنی ظاہر مین اگرچہ یہ زمین پر چلتا پہرتا ہے مگر حقیقت مین اللہ کی راہ مین جان دئے ہوئے ہے سو ایسا ہی ظاہر مین بہی ہوا کہ طلحہ شہید ہوئے اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَن جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَحَوَارِیَّ الزُّبَیرُ **ترجمہ** بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے صاف باطن مخلص دوست ہوتے ہین اور میرا صاف باطن دوست زبیر ہے اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ عَن عَلِیٍّ رض قَالَ سَمِعَت اُذُنِی مِن فِی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ طَلحَۃُ وَالزُّبَیرُ جَارَایَ فِی الجَنَّۃِ **ترجمہ** ترمذی نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم سے میرے کان نے سنا کہ اپنے منہ سے فرمایا تہا کہ طلحہ اور زبیر دونون میرے ہمسایہ ہونگے بہشت مین اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ عَن اَبِی ہُرَیرَۃَ رض اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صلعم کَانَ عَلٰی حِرَاءٍ وَاَبُوبَکرٍ وَعُمَرُ وَعُثمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلحَۃُ وَالزُّبَیرُ فَتَحَرَّکَتِ الصَّخرَۃُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلعم اِہدَأ فَمَا عَلَیکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَو صِدِّیقٌ اَو شَہِیدٌ **ترجمہ** ترمذی نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ رسول خدا صلعم تہے حرا پہاڑ پر اور ابو بکر و عمر و عثمان و علی اور طلحہ اور زبیر سو ہلا پتہر تو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ ٹہیر رہ تجہپر تو نبی یا صدیق یا شہید ہین **ف** نبی فرمایا اپنے تئین و صدیق فرمایا ابو بکر کو اور شہید فرمایا عمر او عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر کو اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَن اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلعم لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِینٌ وَاَمِینُ ہٰذِہِ الاُمَّۃِ اَبُو عُبَیدَۃَ بنُ الجَرَّاحِ **ترجمہ** بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ رسول خدا نے فرمایا کہ ہر امت مین امین ہوتا ہے اور امین اس امت مین ابو عبیدہ بن الجراح ہے

اخرج مسلم عن ابی ملیکۃ قال سمعت عائشۃ رض وسئلت من کان رسول اللہ صلعم
مستخلفا لو استخلفہ قالت ابوبکر فقیل ثم من بعد ابی بکر قالت عمر قیل من بعد عمر قالت
ابوعبیدۃ بن الجراح ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابی ملیکہ نے نقل کیا کہ مینے سنا بی بی
عائشہ سے جب انسے لوگوں نے پوچھا کون ایسا تہا کہ اوسکو خلیفہ کرتے اپنا رسول خدا صلعم اگر خلیفہ
کرتے تو فرمایا بی بی عائشہ نے کہ ابوبکر کو پہر پوچھا گیا کہ بعد ابوبکر کے کسکو فرمایا عمر کو پہر پوچھا گیا
بعد عمر کے فرمایا کہ ابوعبیدہ ابن الجراح کو اخرج الشیخان عن علی رض قال ما سمعت النبی صلعم
جمع ابویہ لاحد الا لسعد بن مالک فانی سمعتہ یقول یوم احد یا سعد ارم
فداک ابی و امی ترجمہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ مینے نہ سنا کہ رسول خدا
صلعم نے جمع کیا ہوا اپنے ماباپ کو کسیکے واسطے مگر سعد بن مالک کے واسطے سو یون ہوا کہ مینے
سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن فرماتے تھے کہ اے سعد تیر مار صدقے تجہپر میرا باپ اور
میری ما ف عرب مین دستور ہے کہ جس سے محبت ہوتی ہے تو اوسکو کبھی کسی بات مین
کہا کرتے ہین کہ فدا تجہپر میرا باپ یا فدا تجہپر میری ما سو حضرت رسول خدا صلعم جو کسیکو یہ لفظ
فرماتے تھے تو فقط ایک لفظ فرماتے تھے کہ فدا تجہپر میری ما یا یون فرماتے کہ فدا تجہپر میرا باپ
مگر سعد کے حق مین احد کی لڑائی کے دن یون فرمایا کہ اے سعد کافر پر تیر لگا فدا تجہپر میرا باپ
اور میری ما اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلعم سعد کو نہایت چاہتے تھے اخرج الترمذی
عن عائشۃ رض ان رسول اللہ صلعم یقول لنسائہ ان امرکن مما یہمنی من بعدی
ولن یصبر علیکن الا الصابرون الصدیقون قالت عائشۃ یعنی المتصدقین
قالت عائشۃ لابی سلمۃ بن عبد الرحمن سقی اللہ اباک من سلسبیل الجنۃ و
کان ابن عوف قد تصدق علی امہات المؤمنین بحدیقۃ بیعت باربعین
الفا ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے اپنی بی بیون سے کہ البتہ تمہارا مقدمہ ایسا ہے کہ مجکو اندیشہ مین کر رکہا کہ میرے
بعد کیا ہوگا اور ہرگز کوئی برداشت نکر سکیگا تمپر مگر صبر کرنیوالے سچے کہا بی بی عائشہ نے کہ
اس سے حضرت کی مراد تھی کہ خرچ کرنیوالے لوگ پہر کہا بی بی عائشہ نے عبدالرحمن کے بیٹے

اوسلمہ سے کہ اللہ تیرے باپ کو جنت کی سلسبیل نہر سے پانی پلاوے اور عبد الرحمن بن عوف نے وُلّا
مسلمانونکی ماون کو ایک باغ کہ وہ بکا چالیس ہزار کو ف عورتونکا مقدمہ بہت نازک
ہوتا ہے خصوصاً ذرا بات مین رنجیدہ اور ناخوش ہو جاتی ہین خصوصاً پردہ نشین بی بیون
کے واسطے ہر وقت خادم اور خدمتگار اور سر انجام کار گذار ہر دم موجود چاہیئے بالخصوص
اوس وقت مین نہایت مشکل ہے کہ ظاہر مین کچھہ وجہ معاش کی نہو ہو واسطے حضرت کو بی
بی بیون کے مقدمہ مین اندیشہ رہتا تہا کہ میرے بعد انکا کیا حال ہوگا انکی خاطر داری و برداشت
اور کام خدمت کون کریگا مگر ہان جو شخص نہایت صبر کرنیوالا ہر بات کی برداشت کرے اور
محنت اور مشقت اپنے اوپر گوارا کرے اور سچا دیندار ہو یعنی مال کو اپنے اللہ کی راہ خرچ کرتا ہو
سو بعد حضرت کے بی بی عائشہ نے اوسلمہ سے کہا کہ تیرا باپ عبد الرحمن ہمارے ساتہہ سلوک سے
پیش آیا اوسکو اللہ بہشت کی نہر کا پانی پلاوے کہ اوسنے پیغمبر خدا صلعم کی بی بیونکے ساتہہ بڑا سلوک
کیا کہ اونکو ایک باغ دیا کہ وہ چالیس ہزار کو بکا شاید چالیس ہزار اشرفی کو یا چالیس ہزار درم کو
کہ اوسکے دس ہزار یا نسو روپیہ ہوتے ہین اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ مَا اَحَدٌ
اَحَقُّ بِھٰذَا الْاَمْرِ مِنْ ھٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِیْنَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم وَھُوَ عَنْھُمْ
رَاضٍ فَسَمّٰی عَلِیًّا وَعُثْمَانَ وَزُبَیْرَ وَطَلْحَۃَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ
الرَّحْمٰنِ ترجمہ بخاری نے ذکر کیا کہ فرمایا عمر رض نے کہ کوئی نہین لیاقت وار زیادہ اس کام کا
اون لوگون سے کہ وفات پائی رسول خدا نے اور وہ اونسے راضی تہے پہر نام لیئے اونکے
علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد ابن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف
جب عمر رض کی وفات قریب ہوئی تب وہون نے فرمایا کہ اس خلافت کی لیاقت اون
لوگونسے زیادہ کسی مین نہین کہ رسول خدا صلعم زندگی مین وفات کیوقت تک انسے راضی رہے
اور وہ یہ چھہ شخص ہین جنکے نام لیئے سو انہین مین سے کسیکو خلیفہ میرے بعد کریو چنانچہ
اسی سبب سے حضرت علی اور صحابیون نے مشورہ کرکے حضرت عثمان کو خلیفہ کیا اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ چھہ شخصون کا بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے بڑا مرتبہ تہا حضرت کے
نزدیک بہی اور صحابیون کے نزدیک بہی اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

بن عوف ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ وعثمان
فی الجنۃ وعلی فی الجنۃ وطلحۃ فی الجنۃ والزبیر فی الجنۃ وعبد الرحمن بن عوف فی
الجنۃ وسعد بن ابی وقاص فی الجنۃ وسعید بن زید فی الجنۃ وابو عبیدۃ بن الجراح
فی الجنۃ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد الرحمن بن عوف نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر جنت مین اور عمر جنت مین اور عثمان جنت مین اور علی جنت مین اور طلحہ جنت
مین اور زبیر جنت مین اور عبد الرحمن بن عوف جنت مین اور سعد بن ابی وقاص جنت مین اور سعید
بن زید جنت مین اور ابو عبیدہ جراح جنت مین ف یہ بارہ حدیثین جو اوپر ہو چکین مشکوۃ کے باب
مناقب عشرہ مین لکھی ہین یعنی یہ دسون صحابہ بہشتی ہین کہ انکے بہشتی ہونے مین کچھ شک و شبہ نہین ؁
اخرج الترمذی عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک وتعالی
امرنی بحب اربعۃ واخبرنی انہ یحبہم قیل یا رسول اللہ سمہم لنا قال علی
منہم یقول ذلک ثلثا وابوذر والمقداد وسلمان امرنی بحبہم واخبرنی
انہ یحبہم ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بریدہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ خدا تبارک وتعالی نے حکم کیا مجکو چار کی دوستی رکھنے کا اور بتایا مجکو کہ وہ یعنی اللہ دوست رکھتا ہے
انکو لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نام بتاؤ انکے ہمکو فرمایا علی انھین مین سے ہے یہ کہتے
رہے تین بار اور ابوذر اور مقداد اور سلمان حکم کیا مجکو انکی دوستی کا اور مجکو خبر دی کہ وہ دوست
رکھتا ہے انکو ف یعنی اللہ تعالی نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ مین ان چارون شخصونکو
چاہتا ہون اور تم بھی انکی محبت اپنے دلمین رکھو سبحان اللہ کیا مرتبہ ہے کہ خود اللہ تعالی
انکی محبت رکھتا ہے اور اپنے حبیب کو انکی محبت رکھنے کا حکم دیا اخرج الترمذی عن علی
بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلعم ان لکل نبی سبعۃ نجباء رقباء و
اعطیت انا اربعۃ عشر قلنا من ہم قال انا وابنای وجعفر وحمزۃ وابوبکر
وعمر ومصعب بن عمیر وبلال وسلمان وعمار وعبد اللہ بن مسعود وابوذر ومقداد ترجمہ
ترمذی نے ذکر کیا کہ علی بن ابیطالب نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ ہر نبی کیواسطے سات شریف
نگہبان ہوتے ہین اور مجکو ملے چودہ ہمنے عرض کیا کہ وہ کون ہین فرمایا کہ مین یعنے علی ؁

اور زبیر دو نو بیٹے یعنی حسن اور حسین اور جعفر اور حمزہ اور ابوبکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور
سلمان اور عمار اور عبداللہ بن مسعود اور ابوذر اور مقداد **ف** جعفر حضرت علیؓ کے بھائی تھے اور حمزہ
عبدالمطلب کے بیٹے تھے أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ بِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ **ترجمہ** بخاری و مسلم نے
ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ میں نے سنا نبی صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ ہل گیا عرش خدا کا بسبب مرنے
سعد ابن معاذ کے **ف** جو لوگ اللہ کے مقبول ہوا کرتے ہیں اونکو سب مخلوق اللہ تعالیٰ کی سوا شیطان
کے چاہتے ہیں اور سب اونکی تعظیم کرتے ہیں اور جبتک وہ دنیا میں ہیں سب اونکے واسطے دعا کرتے ہیں
اور جب اونکی وفات ہوتی ہے تو سب مخلوقات کو غم ہوتا ہے اور جن مکانوں میں اونکی روح جایا کرتی
ہے وہ مکان اور وہانکے فرشتے خوشی کرتے ہیں کہ یہ مقبول شخص ہمارے پاس آیا تو جب سعد بن
معاذ کی وفات ہوئی اونکی روح عرش پہلے کو پہنچی تو عرش خوشی میں آیا اونکی روح کا استقبال کرنیکو
لیے أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ لِلْأَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ
أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ عازب کے بیٹے براء نے نقل کیا کہ سنا میں نے رسول خدا صلعم سے
کہ فرماتے تھے انصار کے حق میں کہ اونکو دوست وہی رکھیگا جو مومن ہوگا اور اونسے بغض وہی رکھیگا جو دل میں
اپنے کفر رکھتا ہوگا سو جو کوئی محبت رکھے اونسے محبت رکھے اوس سے اللہ اور جو کوئی اونسے بغض رکھے
اللہ اوس سے بغض رکھے **ف** حضرت نے انصار کی محبت ایمان کی نشانی بتائی اور اونکی عداوت کفر کی
علامت فرمائی اور انصار کے دوستونکو دعا دی اور جو اونسے بغض رکھے اوسکو بد دعا کی تو اس سے معلوم ہوا
کہ انصار سے محبت رکھنے والے لوگ مومن ہیں اللہ کے محبوب اور انصار سے بغض رکھنے والے منافق ہیں ظاہر میں
اپنے کو مسلمان کہتے ہیں اور حقیقت میں کافر ہیں خدا کے مغضوب أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا
وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ **ترجمہ**
بخاری نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نہوتی ہجرت تو میں ہوتا ایک شخص
انصار میں سے اور اگر چلیں سب لوگ ایک راہ پر یا گھاٹی پر اور چلیں انصار اور راہ یا گھاٹی پر

تو مقرر میں چلوں انصار کی راہ پر اور گہاٹی پر انصار ایسے ہیں جیسے بدن سے لگا ہوا کپڑا اور سارے لوگ
ایسے ہیں جیسے اوپر کا کپڑا **ف** یعنی انصار کا یہ مرتبہ اور بزرگی ہے کہ خود حضرت نے فرمایا اگر
ہجرت نہوتی اور میں مہاجرین میں سے شمار نہوتا تو آپ کو انہیں انصار میں سے گنتا اور انہیں کیطرف
آپ کو نسبت کرتا اور اگر ساری دنیا کی راہ اور ہو جاوے اور انصار کی اور راہ تو میں انصار ہی کے
راہ رویہ کو اختیار کروں اور انصار میرے ساتھ ایسے ہیں جیسے استر بدن سے لگا ہوتا ہے کہ اوس سے
بدن کو آرام ہوتا ہے اور ساری مخلوق میرے ساتھ ایسی ہے جیسے چادر وغیرہ اوپر کا کپڑا
ہوتا ہے پس اس سے بڑی فضیلت انصار کی پائی گئی أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلعم إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللهِ وَإِلَيْكُمْ
الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ **ترجمہ** مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا
انصار کے حق میں کہ میں بندہ اللہ کا اور اوسکا رسول ہوں ہجرت کی میں نے اللہ کیطرف سو جب
ہو کر تمہاری طرف زندگی کی جگہہ میری زندگی کی جگہہ تمہاری ہے اور موت کی جگہہ میری موت
کی جگہہ تمہاری ہے **ف** یعنی انصار سے فرمایا کہ میرا تمہارا زیست موت کا ساتھ ہے میں
تمکو چھوڑ کر علیحدہ نہونگا أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلعم قَالَ لِلْأَنْصَارِ
اللّٰهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ اللّٰهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ اللّٰهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ **ترجمہ**
بخاری نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا انصار کو کہ خدا گواہ ہے کہ تم سب
آدمیوں سے زیادہ دوست ہو مجکو خدا شاہد ہے کہ تم سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو مجکو خدا جانتا ہے کہ تم
سب آدمیوں سے زیادہ دوست ہو مجکو أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صلعم
وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ
فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي قَدْ
قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا
عَنْ مُسِيئِهِمْ **ترجمہ** بخاری نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ باہر نکلے
پیغمبر خدا اور اوسوقت باندہی تہی اپنے سر پر ایک چادر کا کنارہ تو چڑہے
منبر پر کہ بعد اوس دن کے نہ چڑہے سو حمد کی اللہ کی اور ثنا کہی اللہ پر پہر

فرمایا

فرمایا کہ مین وصیت کرتا ہون تمکو انصار کیواسطے کہ وہ میرے پیٹ یعنی رازدار ہین اور میری گٹھری
یعنی بھیدی ہین اونہون نے ادا کیا جو حق اونپر تہا اور باقی رہا جو حق اونکا ہے سو قبول کرو اونکی
نیکیون سے اور درگذرو اونکی بدیون سے **ف** یعنی انصار مین سے جس شخص سے کچھہ نیکی بن پڑے اوس
نیکی کو قبول کریو اور اوسکو قبول جانیو اور اونمین سے اگر کسی سے کچھہ بدی ہوجاوے اور برا کام ہو پڑے تو معاف
کریو اور درگذر کیجیو اس حدیث سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ اگر کسی انصار سے کچھہ بدی ہو گئی ہو تو اوسپر
طعن درست نہین أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ **ترجمہ** مسلم نے
ذکر کیا کہ زید ابن ارقم نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یا رب خدایا بخشدے انصار کو
اور انصار کی اولاد کو اور انصار کی اولاد کی اولاد کو أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ
لَكُمُ الْجَنَّةُ **ترجمہ** بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ شاید اللہ تعالے خبردار ہوا بدر والون پر سو فرمایا اونکو کہ جو چاہو سو کرو واجب تو ہو چکی تمہارے لیے
بہشت **ف** یعنی جو صحابہ کہ جنگ بدر مین حضرت کے ساتہہ تہے اونکو اللہ تعالی نے فرمایا کہ تمہارے
واسطے بہشت واجب ہو چکی اب جو چاہو سو کرو یعنی اب اگر کوئی گناہ بہی تمسے ہوجاوے سو معاف
ہے سو حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی کو علم تہا اس بات کا کہ اونسے گناہ ایسے نہونگے کہ دوزخ کے
سزاوار یہ لوگ ہوویں شاید اس سبب سے اونکو اللہ تعالے نے یون فرمایا غرضکہ اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ بدر کی لڑائی والے صحابہ کا بڑا مرتبہ ہے کہ اونکے گناہ معاف ہین أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ رِفَاعَةَ
بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ جِبْرَئِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صلعم قَالَ مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ قَالَ
مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ
الْمَلٰئِكَةِ **ترجمہ** بخاری نے ذکر کیا کہ رفاعہ بن رافع نے نقل کیا کہ جبرئیل نے پیغمبر خدا صلعم
کے پاس آکر پوچھا کہ تم کیا جانتے بدر کی لڑائی والے اصحاب کو اپنے بیچمین فرمایا حضرت نے کہ سب
مسلمانون سے فضل یا فرمائی ایسی بات کہا جبرئیل نے کہ اور ایسے ہی جو فرشتے حاضر ہوئے
بدر کی لڑائی مین فرشتون مین سے **ف** بدر کی لڑائی مین فرشتے آئے تہے اور حضرت

کے ساتھ ہوکر کافرونسے لڑے تھے سو جبرئیل نے کہا کہ جیسا تم بدر والے صحابون کو سب سے افضل جانتے ہو ویسے
ہی ہم سب فرشتے فرشتون مین سے اون فرشتو نکو اچھا اور فضل جانتے ہین جو بدر مین حاضر ہوے تھے
اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَاَرْجُوْ اَنْ
لَّا يَدْخُلَ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ **ترجمہ** مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی حفصہ
عمر کی بیٹی پیغمبر خدا کی زوجہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو امید ہے کہ نہ داخل ہوگا آگ
مین انشاء اللہ تعالے جو شخص حاضر ہوا بدر اور حدیبیہ کی لڑائی مین **ف** بدر اور حدیبیہ کا نون ہے نام ہین
جہان کافرون پر جہاد ہوے اور اس مقام پر کلمہ انشاء اللہ تعالے ادبا اور تبرکا حضرت نے فرمایا اَخْرَجَ
الشَّيْخَانِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَمِائَةٍ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ **ترجمہ** بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ جابر
نے نقل کیا کہ حدیبیہ کی لڑائی کے روز ہم ایکہزار چارسو صحابہ تھے ہمکو پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ آج تم
بہتر ہو سب زمین والون سے **ف** یہ تیرہ حدیثین جو اوپر ہو چکین مشکوۃ کے باب جامع المناقب مین لکھی ہین
یعنی جتنے آدمی زمین پر ہین کسیکا ایسا مرتبہ نہین جیسا بہتر مرتبہ اون صحابو نکا ہے الغرض ان آیتون
اور حدیثون سے جو مذکور ہوئین بخوبی ثابت ہوا کہ حضرت کے سب اصحاب خواہ مہاجر خواہ انصار
سب مسلمانون سے بہتر اور افضل اور اللہ تعالے کے مقبول اور پیغمبر خدا کے محبوب تھے بالکل جنات
اور انسان سے اونکا مرتبہ بہت بڑا ہے پھر اونمین جو لوگ بدر اور احد اور حدیبیہ وغیرہ لڑائیون مین
حضرت کے ساتھ جہاد مین شریک تھے اونکا مرتبہ افضل ہے پھر اونسے زیادہ چارون خلیفو نکا رتبہ
بڑا ہے اور اونمین حضرت عبداللہ یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور عمر کا درجہ بڑا ہے اور اون دو نومین حضرت
عبداللہ ابوبکر کا مرتبہ افضل ہے اب آگے حضرت کے اہلبیت کا مرتبہ دریافت کیا چاہیے اَخْرَجَ
الشَّيْخَانِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ
بَضْعَةٌ مِّنِّيْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا
ترجمہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ مسور نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ فاطمہ ایک ٹکڑا ہے میرے بدن کا تو جسنے غصہ کیا اوسکو تو غصہ کیا مجھکو بری
لگتی ہے مجھکو وہ چیز جو ستاوے اوسکو اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا فَاطِمَۃُ اَلَا تَرْضِیْنَ اَنْ تَکُوْنِیْ سَیِّدَۃَ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ

ترجمہ بخاری ومسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اے فاطمہ کیا تو خوش نہووے جو تو سردار ہووے بہشت کی سب عورتون کی **ف** یعنی اے فاطمہ تو سب بہشت کی عورتون کی سردار ہے سو تو خوش ہو اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ کَانَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃُ **ترجمہ** ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ سب آدمیون سے زیادہ دوست ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بی بی فاطمہ اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صلعم وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ عَلٰی عَاتِقِہٖ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ **ترجمہ** بخاری ومسلم نے ذکر کیا کہ براء نے نقل کیا کہ مینے دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور علی کے بیٹے حسن اونکے کاندہے پر تہے فرماتے تہے نبی کہ اے اللہ مین چاہتا ہون اسکو سو تو بہی دوست رکہہ اسکو اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَۃٍ مِّنَ النَّھَارِ حَتّٰی اَتٰی خِبَاءَ فَاطِمَۃَ فَقَالَ اَثَمَّ لُکَعُ اَثَمَّ لُکَعُ یَعْنِیْ حَسَنًا فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَاءَ یَسْعٰی حَتّٰی اَعْتَنَقَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا صَاحِبَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّہٗ **ترجمہ** بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ مین نکلا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہوڑے سے دن مین جب آپ نے فاطمہ کے ڈیرے مین تو فرمایا کیا یہان لڑکا ہے یعنی حسن فرمایا دوبار تو دیر نکی کہ آئے حسن دوڑتے یہانتک کہ گردنمین باہم ڈالین ہر ایک نے اون دونومین سے اپنے صاحب کے پہر فرمایا پیغمبر خدا نے کہ خدایا مین محبت رکہتا ہون اس سے تو تو بہی محبت رکہہ اس سے اور محبت رکہہ اوس سے جو شخص محبت رکہے اس سے اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ اِلٰی جَنْبِہٖ وَھُوَ یُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ مَرَّۃً وَّعَلَیْہِ اُخْرٰی وَیَقُوْلُ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّصْلِحَ بِہٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ **ترجمہ** بخاری نے ذکر کیا کہ ابی بکرہ رض نے نقل کیا کہ مینے دیکہا رسول خدا صلعم کو اور حسن ابن علی اونکے پہلو پر تہے اور رسول خدا متوجہ ہوتے تہے لوگون کی طرف ایک دفعہ اور حسن پر دوسری بار اور فرماتے تہے کہ یہ میرا بیٹا سید ہے اور امید ہے کہ اللہ

صلح یعنی درستی کرے اسکے سبب سے بیچ دو جتہو نمین مسلمانونکے **ف** چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب حضرت امام حسن نے خلافت حضرت معاویہؓ کو سپرد کی تو مسلمانونمین صلح ہوگئی اور لڑائی نہونے پائی اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ یَعْلَی بْنِ مُرَّۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ **ترجمہ** ترمذی نے ذکر کیا کہ یعلی بن مرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ حسین مجھسے ہے اور مین حسین سے دوست رکھے اللہ اوسکو جو دوست رکھے حسین کو حسین ایک سبط ہے سبطونمین **ف** سبط کہتے ہین اولاد کو اور اسباط حضرت یعقوب کی اولاد کو کہتے ہین کہ وہ بارہ بیٹے تھے اور ہر ایک کے بہت سی اولاد ہوئی سو فرمایا کہ حسین کا ویسا ہی حال ہے اسمین اشارہ ہے کہ اونکی بہت نسل جاری ہوگی اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِیٍّ عَلٰی عَاتِقِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْکَبُ رَکِبْتَ یَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِیُّ صلعم نِعْمَ الرَّاکِبُ ھُوَ **ترجمہ** ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ رسول خدا صلعم لیے ہوئے تھے حسن ابن علی کو اپنے کاندہے پر سو کہا ایک شخص نے کہ کیا خوب سواری ہے جسپر تو سوار ہوا اے لڑکے تو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب سوار ہے وہ **ف** یعنی ایسا مرتبہ اور کسیکا کاہیکو ہوگا کہ محبوب خدا کے کاندہے پر سوار ہو اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّہٗ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ ذَاتَ یَوْمٍ بِنِصْفِ النَّہَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِیَدِہٖ قَارُوْرَۃٌ فِیْہَا دَمٌ فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا ھٰذَا قَالَ ھٰذَا دَمُ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِہٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُہٗ مُنْذُ الْیَوْمِ فَاَحْصٰی ذٰلِکَ الْوَقْتَ فَاُجِدَ قُتِلَ ذٰلِکَ الْوَقْتَ **ترجمہ** امام احمد نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ مینے دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ اوس حال کے کہ دیکھتا ہے سونیوالا ایک دن دوپہر کو بال پریشان غبار آلودہ اونکے ہاتہ مین ایک شیشہ کہ اوسمین خون ہے تو مینے عرض کیا کہ صدقے تجہپر میری ماں اور میرا باپ یہ کیا ہی فرمایا کہ یہ خون ہے حسین کا اور اوسکے یارونکا ڈہونڈتا ہونمین اسکو آج کے شروع دن سے ابن عباس نے کہا سو شمار کرتا ہونمین اوسدن کو کہ پاؤن قتل اوسدن کا **ف** یہ خواب ابن عباس نے کربلا کی لڑائی سے پہلے دیکھا تہا سو وہ آرزومند تھے کہ اگر مین اوسوقت مین ہون تو مین بہی امام حسین کے ساتھہ شہید ہون تو اوسوقت کے منتظر رہا کرتے

تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام حسین کے شہید ہونے سے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو
کمال تشویش ہوئی اور گھبرا گئے اور یہان جو حضرت امام پر رنج و تکلیف ہوئی اوسکا حال دریافت کر کے
عالم ارواح مین حضرت کو رنج ہوا اور مغموم ہوئے تو مسلمان کو چاہیئے کہ جب امام علیہ السلام کا حال
سنے تو افسوس کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہے اور جانے کہ عبد اللہ ابن زیاد اور عمر
بن سعد اور شمر اور خولی وغیرہ مردودون نے باجازت یزید پلید کے حضرت امام کو رنج پہنچایا نہایت
بُری حرکت کی مسلمان کو لازم ہے کہ ایسی حرکت نکرے جسمین حضرت کو اور حضرت کے اہلبیت کو دنیا
مین یا آخرت مین رنج پہنچے تو اب اس واقعہ کربلا کی ہر سال نقل کرنا گویا حضرت کی روح کو ہر سال رنج
پہنچانا ہے أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلعم لِلْحَسَنِ وَ
الْحُسَيْنِ هٰذَانِ ابْنَائِي وَابْنَاءُ ابْنَتِي اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ
مَنْ يُحِبُّهُمَا **ترجمہ** ترمذی نے ذکر کیا کہ اسامہ زید کے بیٹے نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم
نے حسن اور حسین علیہما السلام کے حق مین فرمایا کہ یہ دونو میرے بیٹے ہین اور میری بیٹی کے بیٹے ہین
الٰہی مین دوست رکھتا ہون ان دونونکو سو تو بھی دوست رکھہ ان کو اور دوست رکھہ اوسکو جو
دوست رکھے انکو أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلعم هٰذَا
مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَ
يُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ
أَهْلِ الْجَنَّةِ **ترجمہ** ترمذی نے ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ یہ فرشتہ ہے کہ نہ اوترا زمین پر کبھی اس رات سے پہلے اجازت مانگی اسنے
اپنے رب سے کہ مجکو سلام کرے اور خوشخبری دے اس بات کی کہ بی بی فاطمہ سردار ہین بہشت کی سب
عورتون کی اور یہ کہ حسن اور حسین دونون سردار ہین بہشت کے جوانون کے أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلعم قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ **ترجمہ** ترمذی نے ذکر کیا کہ
زید بن ارقم نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی و فاطمہ و حسن و حسین کے حق
مین کہ مین لڑون اوس سے جو لڑے انسے اور صلح کرون اوس سے جو صلح کرے انسے أَخْرَجَ مُسْلِمٌ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ **ترجمہ** مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ باہر آئے پیغمبر خدا صلعم صبح کو اوڑہے ہوے ایک کملی کالی اور سیاہ بالونکی نقش تھے پہر آئے حسن تو لیلیا اونکو پہر آئے حسین تو لیلیا اونکو پہر آئین فاطمہ تو لے لیا اونکو پہر آئے علی تو لیلیا اونکو یعنی کملی کے اندر پہر فرمایا کہ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تمسے گندگی اے اہلبیت اور پاک کرے تمکو ستہرائی سے ؛

ف کلام اللہ مین اللہ تعالے نے حضرت کی بی بیون اور گہر والونکے حقمین فرمایا کہ اللہ تعالے یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تمسے گندی باتین اے گہر والو اور پاک کرے تمکو ستہرائی سے سو اس آیت سے یہی معلوم ہوتا تہا کہ یہ آیت صرف حضرت کی بی بیونکے حقمین ہے سو حضرت نے امام حسن اور امام حسین اور علی مرتضے اور بی بی فاطمہ کو ایک کملی مین اپنی گود مین لیکر یہ آیت پڑہی تو مطلب یہ تہا کہ اونکے حقمین دعا بہی ہوجاوے اور لوگ سمجہہ لین کہ اس آیت کے حکم مین یہ پانچون شخص بہی شامل ہین صرف بی بیان نہین ؛ اخرجہ

مُسْلِمٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ **ترجمہ** مسلم نے ذکر کیا کہ سعد بن ابی وقاص نے نقل کیا کہ جب آیت اوتری کہ ندع ابناءنا وابناءکم الخ بلایا پیغمبر خدا صلعم نے علی اور فاطمہ اور حسنین کو پہر فرمایا کہ خدایا یہ میرے اہلبیت ہین **ف** نصارے حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا بتاتے تہے جب خدا تعالے نے قرآن مین فرمایا کہ حضرت عیسے بندے ہین اور جیسے اللہ تعالے نے حضرت آدم کو بے ماں باپکے صرف اپنے حکم سے پیدا کیا تہا ویسے ہی حضرت عیسے کو بہی بے باپکے پیدا کیا نصارے نے نمانا اور پیغمبر خدا صلعم کو جانا کہ انکا مذہب غلط ہے اور اپنا مذہب سچا جانا تب آیت اوتری سورۂ ال عمران مین خدا تعالے نے فرمایا کہ اے پیغمبر تو ان نصارے سے کہہ کہ ہم اپنی بیٹون کو بلاوین اور تم اپنے بیٹون کو بلاؤ اور ہم اپنے ماں کی عورتونکو بلاوین اور تم اپنے ماں کی عورتونکو بلاؤ اور ہم آپ ہون اور تم آپ ہو اور سب ملکر جہوٹون پر بددعا کرین تو جب یہ آیت نازل ہوئی پیغمبر خدا نے علی مرتضے کو اور بی بی فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کو بلاکر اپنے ساتہہ لیا اور اللہ تعالے سے

عرض کیا الٰہی یہ میرے گھروالے ہین یعنی میرے بیٹے اور گھروالے یہ ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم حضرت علی اور امام حسن اور امام حسین کو اپنا بیٹا جانتے تھے اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ عَن عَبدِ
المُطَّلِبِ بنِ رَبِیعَةَ اَنَّ العَبَّاسَ دَخَلَ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مُغضَبًا
وَاَنَا عِندَہٗ فَقَالَ مَا اَغضَبَکَ قَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ مَا لَنَا وَلِقُرَیشٍ اِذَا تَلَاقَوا بَینَھُم تَلَاقَوا
بِوُجُوہٍ مُبشَرَةٍ وَاِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَیرِ ذٰلِکَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی
احمَرَّ وَجھُہٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِی نَفسِی بِیَدِہٖ لَا یَدخُلُ قَلبَ الرَّجُلِ الاِیمَانُ حَتّٰی یُحِبَّکُم لِلّٰہِ
وَلِرَسُولِہٖ ثُمَّ قَالَ اَیُّھَا النَّاسُ مَن اٰذٰی عَمِّی فَقَد اٰذَانِی فَاِنَّمَا عَمُّ
الرَّجُلِ صِنوُ اَبِیہِ **ترجمہ** ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد المطلب بن ربیعہ نے نقل کیا کہ عباس آئے
رسول خدا صلعم کے پاس خوش کیے ہوئے اور مین انکے پاس تھا سو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ کس چیز نے غصہ کیا تجکو
کہا یا رسول اللہ کیا ہوا ہے ہمارے ساتھ قریش کو کہ جب وہ ملتے ہین بسمین تو ملتے ہین خوش ہوتے ہوئے ہنستی
پیشانی اور جب ملتے ہین ہمسے تو ملتے ہین بغیر اسکے تو غصہ ہوئے رسول خدا اسقدر کہ سرخ ہوگیا انکا چہرہ
پھر فرمایا کہ قسم اوسکی کہ جسکے ہاتھ مین میری جان ہے ہرگز نہ پیٹھیگا آدمی کے دلمین ایمان جب تک
دوست نرکھے تمکو اللہ کیواسطے اور اللہ کے رسول کے واسطے پھر فرمایا اے لوگو جسنے ایذا دی میرے
چچا کو تو اوسنے ایذا دی مجکو چچا آدمی کا توبرابر ہوتا ہے اسکے باپ کے **ف** عباس رسول خدا کے چچا تھے اوسنے
بعضے لوگ خوشی سے نہ ملے تب وہون نے حضرت سے شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ میرے چچا اور اہلبیت سے جو کوئی دوستی
اور محبت نہ کیے اوسکا ایمان ہی نہین اور جو کوئی میرے چچا کو ایذا اور رنج دے اوسنے مجکو ایذا دی اسواسطے کہ چچا ہر شخص اوسکے
باپ کے برابر کا بہائی ہوتا ہے بہلا کوئی کسیکی تعظیم کرے اور اوسکے باپ کی تعظیم کرے تو وہ خوش ہوگا اَخرَجَ التِّرمِذِیُّ
عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لِلعَبَّاسِ اِذَا کَانَ غَدَاةُ
الاِثنَینِ فَاْتِنِی اَنتَ وَوَلَدُکَ حَتّٰی اَدعُوَ لَکُم بِدَعوَةٍ یَنفَعُکَ اللّٰہُ بِھَا وَوَلَدَکَ فَغَدَا وَغَدَونَا مَعَہٗ وَاَلبَسَنَا
کِسَاءً ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغفِر لِلعَبَّاسِ وَوَلَدِہٖ مَغفِرَةً ظَاھِرَةً وَّبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنبًا اَللّٰھُمَّ احفَظہُ فِی وَلَدِہٖ اِجعَلِ الخِلَافَةَ بَاقِیَةً فِی عَقِبِہٖ
ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے عباس کو جب صبح ہو پیر کی تو تو اور تیرے
پاس مع تیرا بیٹا تو مین دعا کرون تمہارے لیے ایسی دعا کہ اوس سے فائدہ کرے خدا تیرا اور تیرے بیٹے کا پھر صبح کی عباس نے
اور بیٹے اون کے ساتھ اور اوڑہائی پیغمبر خدا صلعم نے ہم دونو کو ایک چادر اپنی پھر دعا کی کہ اے اللہ بخشدے

۱۱۳

عباس کو اور اوسکے بیٹے کو بخشش ظاہری و باطنی کہ نچہوڑے کسی گناہ کو اور بچا رکہہ اوسکو اوسکی اولاد مین کر اور
خلافت باقی اوسکے پیچہے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ اِنَّ زَیْدَ بْنَ حَارِثَۃَ
مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا کُنَّا نَدْعُوْہُ اِلَّا زَیْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰی نَزَلَ الْقُرْاٰنُ
اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَآئِھِمْ ترجمہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمر نے نقل کیا کہ زید بن حارث پیغمبر خدا
کی چہوکری کو ہم پکارا کرتے تہے زید بن محمد کہکر جب تک اوتری آیت قرآن مین کہ پکارو منہ بولے
بیٹوں کو اونکے باپوں کیطرف نسبت کرکے ف زید ایک شخص تہے کہ حضرت نے اونکو بیٹا کیا تہا تو سب
اصحاب اونکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا کہا کرتے تہے جب آیت نازل ہوئی کہ جسکا بیٹا ہو اوسیکا
بیٹا کہو اور جسنے بیٹا بنایا ہو اوسکا بیٹا کہنا کچہہ ضرور نہین تب صحابہ نے زید بن محمد کہنا موقوف کیا
اور زید بن حارث کہنے لگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ زید کو اہلبیت مین شمار کرتے تہے
اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّنَحِّیَ مُخَاطَ
اُسَامَۃَ قَالَتْ عَائِشَۃُ دَعْنِیْ حَتّٰی اَنَا الَّذِیْ اَفْعَلُ قَالَ یَا عَائِشَۃُ اَحِبِّیْہِ فَاِنِّیْ اُحِبُّہٗ
ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ ارادہ کیا نبی صلعم نے کہ دور کرین لعاب
بینی اسامہ کی ناک سے عرض کیا عائشہ نے کہ چہوڑو مجکو کہ مین کرون فرمایا اے عائشہ محبت کہہ اسے
کہ مین محبت رکہتا ہون اس سے ف زید حضرت کے متبنٰی بیٹے تہے اونکے بیٹے تہے یہ اسامہ سو اونکی
لڑکائی کا یہ ذکر ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اُسَامَۃَ قَالَ اِنَّ الْعَبَّاسَ وَعَلِیًّا دَخَلَا عَلٰی
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جِئْنَاکَ نَسْاَلُکَ اَیُّ اَھْلِکَ
اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ اَحَبُّ اَھْلِیْ اِلَیَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْہِ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ
عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ اسامہ نے نقل کیا کہ عباس اور علی آئی رسول خدا صلعم کے
پاس تو کہا ہم آئے ہین اے رسول خدا آپ پاس پوچہتے ہین کہ کون مرد تمہارے گہر والونمین سے تمکو دوست زیادہ
ہے فرمایا مجکو زیادہ دوست اپنے سب گہر والونمین سے وہ ہے کہ اوسپر اللہ نے فضل کیا اور مینے احسان کیا
اوسپر اسامہ زید کا بیٹا پوچہا اوسکے بعد فرمایا علی ابیطالب کا بیٹا ف یہ اونہین حدیثین مشکوۃ
کے باب مناقب اہلبیت مین لکہی ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کو اسامہ سے کمال محبت
تہی اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ **ترجمه** مشکوة کے باب مناقب
ازواج النبی صلعم مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی نے نقل کیا کہ سنا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ افضل سب عورتون سے اوس امت مین عمران کی بیٹی بی بی مریم اور
افضل سب عورتون سے اس امت مین خویلد کی بیٹی خدیجہ **ف** بی بی مریم نام ہے عیسے پیغمبر علیہ السلام کی
ماکا اور بی بی خدیجہ نام ہے ہمارے پیغمبر صاحب کی زوجہ کا اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ
جِبْرَئِيلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ **ترجمه** مشکوة کے باب مناقب ازواج النبی مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی
عائشہ نے نقل کیا کہ جبرئیل لائے صورت بی بی عائشہ کی سبز ریشمین کپڑے مین پیغمبر خدا کے پاس اور کہا کہ
زوجہ تمہاری ہے دنیا مین اور آخرت مین **ف** یعنی بی بی عائشہ کی تصویر حضرت جبرئیل پیغمبر خدا کے
پاس لائے اور کہا کہ یہ بی بی دنیا مین اور بہشت مین وہ جہان مین آپ کی زوجہ ہین اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ اللہ تعالی نے بھی دنیا اور بہشت دو جہان کیواسطے بی بی عائشہ کو پسند کر کے حضرت کی زوجہ
بنایا تھا اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ
يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صلعم اَنْ يَقُوْلَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُهْدِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَلْيُهْدِ اِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ فَقَالَ لَهَا
لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِيْ وَاَنَا فِيْ ثَوْبِ امْرَاَةٍ اِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ اَتُوْبُ
اِلَى اللّٰهِ مِنْ اَذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَاَرْسَلْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صلعم فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ اَلَا تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاَحِبِّيْ هٰذِهٖ ۔ **ترجمه**
مشکوة کے باب مناقب ازواج النبی مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ لوگ
قصد کرتے تھے اپنے تحفہ بھیجنے کا بی بی عائشہ کے دن چاہتے تھے اس سے خوشی رسول خدا صلعم کی سو بولین ام سلمہ
رسول خدا صلعم سے کہ فرماوین جو چاہے کہ تحفہ بھیجے رسول خدا صلعم کو تو چاہیئے کہ تحفہ بھیجے اونکو جہان کہین کہ وہ
ہووین تب فرمایا اونکو پیغمبر خدا صلعم نے کہ نہ ایذا دے مجکو عائشہ کے مقدمہ مین سو اسواسطے کہ وحی مجکو نہین آتی ہے
جب مین رہ عورت کے ساتھ سویا ہون سوا عائشہ کے کپڑا اوڑھے ہوئے تب ام سلمہ نے کہا توبہ کرتی ہون خدا سے تمہاری ایذا
سے پھر بلایا بی بیون نے بی بی فاطمہ کو اور بھیجا اونکو پیغمبر خدا صلعم کے پاس سو باتین کین اونھون نے

اونسے تو فرمایا کہ اے بیٹی کیا تو نہ چاہے جو میں چاہوں کہا کیوں نہیں فرمایا تو تو محبت کہہ اس سے **ف** حضرتؐ کا دستور تہا
کہ ہر بی بی کے گہر باری باری سے رات کو آرام کرتے تھے اور بی بی عائشہ سے محبت زیادہ رکہتے
کوئی شخص جو آپ کو تحفہ بہیجتا تو جس بی بی کے گہر آپ رات کو ہوتے تو وہ چیز اوسی بی بی کے گہر
آتی تو جس شب کو پیغمبر صاحب بی بی عائشہ کے گہر تشریف رکہتے تو اوس رات کو لوگ اپنے اپنے
بہیجتے تاکہ بی بی عائشہ کے خرچ میں آوے اور زیادہ حضرتؐ خوش ہوں یہ حال دیکہکر بی بی ام سلمہ نے
کہ وہ بہی حضرتؐ کی زوجہ تہیں حضرتؐ سے عرض کیا کہ لوگوں سے فرما دیں کہ جہاں میں تب تحفہ آپ
بہیجا کریں کسی ہی بی بی کے گہر آپ ہوں حضرت عائشہ کی باریکی شب کی تخصیص لوگ کیوں
کرتے ہیں اس بات سے حضرتؐ ناخوش ہوے اور فرمایا کہ تم عائشہ پر رشک نکرو کہ مجہکو بڑا لگتا ہے
اور سوا اسکے عائشہ کا مرتبہ اللہ کے نزدیک بہی زیادہ ہے کہ جب میں اور کسی بی بی کے گہر ہوتا ہوں
تو وحی نہیں آتی مگر عائشہ کے گہر جب میں ہوتا ہوں تو وحی آتی ہے یہ بات سنکر بی بیوں کو
معلوم ہوا حضرتؐ ناخوش ہو گئے تو بی بی فاطمہ کو بلایا کہ جاکر حضرتؐ کو سمجہا دیں اونہوں نے
جاکر حضرتؐ کی خدمت میں سمقدمہ میں کلام کیا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اے بیٹی جو بات میں چاہوں بہی بات
تجہکو بہی چاہنا چاہیے اور میں عائشہ سے محبت رکہتا ہوں تو تو بہی اوس سے محبت رکہہ اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ حضرتؐ کو بی بی عائشہ سے کمال محبت تہی اور جو کوئی اون سے محبت ایمانی رکہتا تہا وہ
حضرتؐ کو اچہا معلوم ہوتا تہا اور جو اون سے محبت کم رکہتا تہا وہ حضرتؐ کو بہی برا معلوم ہوتا تہا

اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

ترجمہ مشکوۃ کے باب بدء الخلق وذکر الانبیاء میں لکہا ہے کہ بخاری ومسلم نے ذکر کیا کہ ابی موسی نے
نقل کیا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ بزرگی عائشہ کی سب عورتوں پر جیسے بزرگی ثرید کی سب کہانوں پر
ف ثرید ایک طرح کا کہانا ہوتا ہے کہ عرب کے لوگ اوسکو کمال رغبت سے کہاتے ہیں اور سب
تمام کے کہانوں سے افضل جانتے ہیں اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ
وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ

فَأُجِيبُ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدٰى وَالنُّورُ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ
مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ
عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُ
ذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي وَفِي رِوَايَةٍ وَعِتْرَتِي وَأَهْلُ بَيْتِي
وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا وَفِي رِوَايَةٍ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي
تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي **ترجمہ** مشکوۃ کے
باب مناقب اہل البیت مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ زید بن ارقم نے نقل کیا کہ کہڑے ہوے رسول خدا صلعم
ایک دن ہمارے بیچمین خطبہ پڑہنے کو پانی پر جسکو کہتے ہین خم مکہ اور مدینہ کے بیچمین سو تعریف کی اللہ کی اور
ثنا بیجا اللہ پر اور نصیحت کی اور پند دی پہر فرمایا کہ بعد اسکے یہ ہے کہ خبردار رہو لوگو کہ مین تو آدمی ہی ہون نزدیک
ہے کہ آویگا میرے پاس قاصد میرے رب کا یعنی ملک الموت سو مین کہا مانونگا یعنی وفات پاونگا سو مین
چھوڑتا ہون تم مین دو چیزین بہاری اول اونمین سے کتاب ہے اللہ کی کہ وہ رسی ہے اللہ کی طرف سے جو اوسپر چلے
وہ نیک راہ پر اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ ہوا گمراہی پر اوسمین نیک راہ اور نور ہے تو عمل کرو اللہ کی
کتاب پر اور مضبوط پکڑو اوسکو تو حرص دلائی اللہ کی کتاب پر اور رغبت دلائی اوسمین پہر فرمایا اور
میرے اہلبیت یاد دلاتا ہون مین تمکو اللہ کو اپنے اہل بیت مین یاد دلاتا ہون مین تمکو اللہ کو
اپنے اہلبیت مین اور ایک روایت مین یون ہے کہ فرمایا عترت میرے گہر والے میرے اور ہرگز جدا
نہونگے عترت اور کتاب جبتک کہ وارد ہون میرے پاس حوض کوثر پر سو لحاظ رکہو کہ کیسا میرے
پیچھے تم کروگے اونکے مقدمہ مین اور ایک روایت مین یون ہے کہ فرمایا کہ اے لوگو مینے چھوڑین تم مین
دو چیز کہ اگر اختیار کرو اوسکو تو ہرگز گمراہ نہو اللہ کی کتاب اور میری عترت گہر والے میرے **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کلام اللہ کا اور اہلبیت کا ایک رتبہ ہے جیسے اوسکی تعظیم چاہیے ویسے
ہی انکی تعظیم چاہیے اور جیسے کلام اللہ سبب ہدایت کا ہے ویسے ہی اہلبیت سبب ہدایت کے ہین چنانچہ
یہی سبب ہے کہ اولیا اللہ کے طریقہ سب اہلبیت پر ختم ہوتے ہین أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ
نِعَمِهِ وَأَحِبُّونِي بِحُبِّ اللّٰهِ وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي **ترجمہ** مشکوۃ کے باب مناقب

اہلبیت مین لکہا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محبت رکہو
اللہ سے اسواسطے کہ وہ تمکو کہلاتا ہے اپنی نعمتین اور محبت رکہو مجہسے اللہ کی محبت کے سبب اور محبت رکہو میرے
اہلبیت سے میری محبت کے سبب اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم یَقُوْلُ
اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَھْلِ بَیْتِیْ فِیْکُمْ مَثَلُ سَفِیْنَۃِ نُوْحٍ مَنْ رَکِبَھَا نَجٰی وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْھَا
ھَلَکَ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب اہلبیت مین لکہا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابی ذر نے نقل کیا کہ
مینے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے کہ خبردار رہو کہ مثل میرے اہلبیت کی تمہارے بیچ مین ایسی ہے
جیسے ناؤ حضرت نوحؑ کی جو سوار ہوا اوس پر بچا اور جو چہوٹ رہا اوس سے وہ ہلاک ہوا **فا** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ اہلبیت سے محبت کرے اور اونکا روش طریقہ اختیار کرے اور اہلبیت کے طریق مین داخل ہو وہ کفر اور دوزخ سے نجات
پاوے جیسے حضرت نوحؑ کی کشتی مین جو لوگ سوار ہوئے تہے وہ طوفان سے بچ گئے اور جو شخص اہلبیت
سے پہرے اور مخالفت کرے اور اہلبیت کے طریق مین نہ داخل ہووے تو وہ ہلاکت مین پڑے
جیسے نوح علیہ السلام کے وقت مین جو لوگ کشتی مین نہ سوار ہوئے وہ سب ڈوب گئے اور ایک بیٹا
خود نوح کا بہی سوار نہو تہا وہ بہی ڈوب گیا اور نوح علیہ السلام کے اہلبیت مین داخل نرہا پہر
اگر کوئی سید مخالف اہلبیت کے روش اور طریقہ کو اختیار کرے تو وہ بہی ہلاکت مین پڑے اور اہلبیت حقیقی
مین شمار نہو پہر اوسکے ساتہہ جو ہو وہ بہی ہلاک ہو اور جو شخص غیر کہ اہلبیت کے طریق کو اختیار کرے
وہ اہلبیت مین شمار ہو اور نجات پاوے جیسے نوح علیہ السلام کی کشتی مین سوار ہونیوالون نے طوفان
سے نجات پائی جانا چاہیے کہ جیسے حضرت نے اہلبیت کو موجب نجات بتلایا ویسے ہی اپنے
صحابون کو موجب امن کا فرمایا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صلعم
اَلنُّجُوْمُ اَمَنَۃٌ لِلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَھَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَی السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَۃٌ لِاَصْحَابِیْ
فَاِذَا ذَھَبْتُ اَتٰی اَصْحَابِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِیْ اَمَنَۃٌ لِاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَھَبَ
اَصْحَابِیْ اَتٰی اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ
ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو بردہ نے نقل کیا کہ میرے باپ ابو موسی نے بیان کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ تارے امان مین آسمان کے تو جب جاتے رہتے ہین تارے تو آسمان پر آجاوے جو وعدہ دیا
گیا اوسکو اور مین امان ہون اپنے یارون کی تو جب چلا جاؤن مین تو آجاوے میرے صحابون پر

119

جو وعدہ ہوا اونسے اور میرے یار ہین امان میری امت کے تو جب جاتے رہین میرے یار تو آوے میری امت پر
وہ جو وعدہ دیا گیا اونکو **ف** اللہ تعالی نے یون مقرر کیا ہے کہ جب آخیر زمانہ آویگا تو بدعتین اور
فساد اور لڑائیان اور برے کام رائج ہونگے سو حضرت نے فرمایا کہ جب میرے یار نرہینگے تو امت مین جو
باتین جو اللہ تعالے نے ٹھہرا رکھی ہین سو ظاہر ہونگی اور جبتک میرے اصحاب رہینگے تب تک فساد امت مین
نہونگے تو میرے اصحابون کے سبب سے امت پر امان ہے جیسے میرے سبب سے میرے اصحابون پر امان اور جب
مین نہونگا تو صحابون مین اختلاف پڑیگا تو میرے اصحاب امت کے حقمین ایسے ہین جیسے آسمان کے تارے
کہ جب تارے نرہینگے تو آسمان بے نور رہجاویگا اور ٹوٹ جاویگا اور قیامت آجاویگی أَخْرَجَ فِي شَرْحِ
السُّنَّةِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلعم مَثَلُ أَصْحَابِي فِي أُمَّتِي كَالْمِلْحِ فِي
الطَّعَامِ وَلَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ **ترجمہ** شرح السنۃ مین ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ مثل میرے یارونکی میری امت مین ایسی ہے جیسے نمک کھانا مین کہ کھانا بے نمک کے درست
نہین ہوتا أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَصْحَابِي يَمُوتُ بِأَرْضٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُورًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** ترمذی نے
ذکر کیا کہ عبد اللہ بن بریدہ نے نقل کیا کہ مینے اپنے باپ سے سنا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ جو میرا یار مریگا
زندہ ہوگا یعنی قیامت کو لیے جاتا ہوگا لوگونکو بہشت کیطرف اور وہ نور ہوگا واسطے لوگونکے قیامت کے
دن حضرت کے اصحاب قیامت کے دن ہی نجات کا باعث ہونگے أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صلعم قَالَ
لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِي **ترجمہ** ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ
پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ دوزخکی آگ نچھوویگی اوس مسلمان کو جسنے مجھے دیکھا یا اوسکو دیکھا جسنے مجھکو دیکھا
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصحابونکا ایسا بڑا مرتبہ ہے کہ اونکی صورت دیکھنے سے مسلمان دوزخکی آگ پر
حرام ہوتی ہے أَخْرَجَ النَّسَائِيُّ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلعم أَكْرِمُوا أَصْحَابِي فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ
ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ **ترجمہ** نسائی نے ذکر کیا کہ عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ تعظیم کرو میرے یارونکی
اسواسطے کہ وہ تم سبھی بہتر ہین بعد اونکے بہتر وہ لوگ ہین جو اونسے نزدیک ہین یعنی تابعین بعد اونکے وہ لوگ جو اونسے نزدیک ہین یعنی
تبع تابعین **ف** یعنی حضرت کے وقت سے قیامت تک جتنے لوگ پیدا ہوے اور ہونگے سب سے بہتر حضرت کے صحابی ہین
کہ وہ صحابہ ایک سو دس سنہ ہجری تک تھے بعد اونکے مرتبہ تابعین کا ہے جو صحابونکے بعد تھے سو وہ لوگ ایک سو ستر سنہ ہجری تک رہے اونکے بعد

اچھا زمانہ تبع تابعین کا ہے یعنی وہ لوگ جو تابعین کے بعد ہوئے تھے کہ وہ دو سو ساٹھ سنہ تک باقی تھے تو سب
اُمت سے زیادہ بزرگی تبع تابعین کی کرنی چاہیے اور اوس سے زیادہ تابعین کی بزرگی کیجیے اور سب
سے زیادہ حضرت کے صحابون کی کہ وہ سب سے بہتر تھے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ
اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ ترجمہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ ابو سعید
خدری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ برا نکہو میرے اصحابون کو اسواسطے اگر ایسا ہو کہ کوئی شخص
تم مین کا خرچ کرے احد پہاڑ برابر سونا تو نہ پہنچے اونکے ایک مد کے ثواب کو اور نہ اوسکی آدہی کو
ف مد ایک برتن ہوتا ہے غلہ ناپنے کا کہ اوسمین غالبًا بقدر وزن ایک سیر کے غلہ سماوے سو فرمایا کہ
اگر کوئی احد پہاڑ برابر سونا خدا کی راہ مین خیرات کرے تو اوسکو ہقدر ثواب نہو گا جسقدر میرے
اصحاب کو ایک مد یا آدہا مد برابر اناج خیرات کرنے مین ثواب ہوگا پہر جب خدا کے نزدیک صحابونکا
ایسا بڑا مرتبہ ٹہرا کہ اونکو ذراسی نیک کام مین اوروں کے پہاڑ برابر سونا خرچنے کے ثواب سے زیادہ
ثواب ہے اور اونہون نے بڑے بڑے نیک کام کیے ہین تو اونکو ہرگز برا کہنا نہ چاہیے کہ تم سے
اونسے بہرصورت کم ہی ہو اور وہ ہر طرح تمسے افضل اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ
اَصْحَابِیْ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْھُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّھُمْ
وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَھُمْ وَمَنْ اٰذَاھُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ
اٰذَی اللّٰہَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰہَ فَیُوْشِکُ اَنْ یَّاْخُذَہٗ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد اللہ
ابن مغفل نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے
اصحابون کے مقدمہ مین اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے یارون کے مقدمہ مین اللہ سے
ڈرو اللہ سے ڈرو میرے یارون کے مقدمہ مین نہ ٹہراؤ اونکو نشانہ بعد میرے تو جسنے دوست
رکہا اونکو تو میری محبت سے دوست رکہا اونکو اور جسنے بغض کیا اون سے تو میرے بغض سے بغض
رکہا اونسے اور جسنے ایذا دی اونکو تو اوسنے ایذا دی مجکو اور جسنے ایذا دی مجکو تو
گویا اوسنے ایذا دی اللہ کو اور جسنے ایذا دی اللہ کو قریب ہے کہ اللہ گرفتار کرلے اوسکو

اوسکو **ف** حضرت نے اسجگہہ مین اپنی امت کو تقید کی ورجہ بمرتبہ فرمایا کہ لوگو میرے اصحابون کے مقدمہ مین کوئی
بات طعن اور طنز کی اونکے حقمین تمہاری زبان سے نہ نکلے اور ایسا سمجھیو کہ تم میرے بعد میرے یارونکو
نشانہ بناؤ اور اونپر بولیان مارو اور طعن اونکی طرف متوجہ کرو بلکہ اونسے محبت رکھو اسواسطے کہ وہ
میرے یار ہمصحبت ہمنشین ہین میرا لحاظ کرکے اونسے محبت اور دوستی رکھو چنانچہ قاعدہ مشہور ہے
کہ اپنے دوست کا دوست اپنا بھی دوست ہوتا ہے سو میرے اصحاب میرے دوست ہین تو جسنے
اونکو دوست رکھا تو اونکو میری ہی محبت کے سبب دوست رکھا اور اپنے دوست کا دشمن بھی
اپنا دشمن ہوتا ہے اور میرے اصحاب میرے دوست ہین تو جو شخص اونسے بغض اور دشمنی رکھے تو
وہ شخص مجھسے دشمنی رکھتا ہے اور جسنے میرے اصحابونکو ایذا دی اوسنے گویا مجھی کو ایذا دی
اسواسطے کہ وہ میرے یار ہین اور جسنے مجکو ایذا دی گویا اللہ ہی کو ایذا دی اسلیئے کہ مین اللہ کا
محبوب ہون اور جو شخص اللہ کو ایذا پہنچاوے وہ اگرچہ دنیا مین چندروز چھوٹا ہوا کافرون
کیطرح آرام سے رہے مگر آخر کو اللہ اوسکو گرفتار کریگا اور سزا دیگا اور اللہ تعالی کو ایذا پہنچانا
یہی ہے کہ اوسکے حکم کے خلاف کرے اور اوسکے محبوبونکو ایذا پہنچاوے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص
اصحابون سے محبت رکھے اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی محبت ہے اور جو شخص صحابون
سے بغض رکھے وہ حقیقت مین پیغمبر صاحب سے بغض رکھتا ہے اگرچہ زبان سے نہ کہے سو وہ اللہ کے
غضب مین گرفتار ہے افسوس ہے کہ حضرت کے بعد امت کے بعضے نالایقون نے حضرت کی حدیث پر عمل
نکیا اور حضرت کے اصحابونکو نشانہ ٹھہرالیا اور اونپر طعن لعن کرکے اپنی عاقبت تباہ کی اور لعنت کا [illegible]
سبنے خدا اونکو ہدایت کرے اخرج الترمذی عن ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم
ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب الصحابہ مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ رسول خدا
صلعم نے فرمایا کہ تم جب دیکھو اون لوگونکو جو برا کہتے ہین میرے اصحابونکو تو کہو کہ لعنت خدا کی اون
برا کہنے والونکی بدی پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کے صحابونکو کسیطرح برا کہنا اور اونکی
کسی بات پر طعن کرنا درست نہین اور جو کوئی اونکو برا کہے اوسکے برا کہنے پر لعنت اور
خدا کیطرف سے پھٹکار پڑتی ہے اگرچہ اون اصحابون سے ایسا کام ہوا ہو کہ اگر [illegible] کام

اور کسی سے ہو تو اوسکو برا کہیں مگر اونکو برا کہنا نہیں درست ہے کار پاکان را قیاس از خود مگیر گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر و اونکا گناہ وہ کام کرنا تھا کہ اور کی عبادت وہ کام نہیں کرتی پیغمبر کے معجزے کافرونکو جادو معلوم ہوتے تھے اور ایمان دارونکا یقین بڑہتا تھا صحابونکا اختلاف امت کے حق مین رحمت ہے جیسے شریعت کے مسائل جزی کا اختلاف اور رحمت ہے اور لوگونکا اختلاف ضلالت ہے

اَخْرَجَ رَزِیْنٌ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّیْ عَنْ اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیَّ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَکَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَۃِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَاءِ بَعْضُھَا اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ وَلِکُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِمَّا ھُمْ عَلَیْہِ مِنِ اخْتِلَافِھِمْ فَھُوَ عِنْدِیْ عَلٰی ھُدًی قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّھِمُ اقْتَدَیْتُمُ اھْتَدَیْتُمْ ترجمہ

رزین نے ذکر کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ مینے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ مینے پوچھا اپنے رب سے اصحابونکے اختلاف کا حال اپنے بعد تو وحی بھیجی اللہ نے مجہپر کہ اے محمد تیرے اصحاب میرے نزدیک ایسے ہین جیسے آسمان کے تارے بعضا خوب بعضے سے اور ہر ایک مین روشنی ہے تو جسنے اختیار کیا کچھہ بھی وہ جسپر وہ اصحاب ہین اونکے طرح طرح کے رویون مین سے تو وہی میرے نزدیک نیک راہ ہے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا نے اصحاب میرے ایسے ہین جیسے چمکتے تارے سو جنمین سے جسکے رویہ پر چلوگے نیک راہ پاوگے **ف** یہ دو حدیثین مشکوۃ کے باب مناقب صحابہ مین لکھی ہین حضرت کے اصحاب کہہ سے زیادہ تھے بعضے کے مزاج مین نرمی زیادہ بعضے کو غصہ کسیکو قرآن پڑہنے کا شوق بہت کسیکو روزونکا ایک کو جہاد کا ذکر دوسریکو گوشہ نشینی کا ایک کو ہی نصیحت اور وعظ اور احتساب مین مشغول کسیکا سکوت اور خاموشی معمول کسیکو مسائل بہت یاد کسیکو کم کسیکا گہر روم مین کسیکا شام مین کوئی مکہ کا کوئی مدینہ کا سو حضرت نے حال دیکہکر خیال کیا کہ میرے بعد یہ سب لوگ جب متفرق ہونگے تو انمین اختلاف پڑیگا تو امت کے لوگ کس کس کے رویہ کو اختیار کرینگے سو حضرت نے اللہ تعالی سے پوچھا کہ الہی میرے بعد صحابونمین اختلاف ہوگا یا نہوگا اور اگر اختلاف ہوگا تو کیا ہوگا تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ اے پیغمبر تیرے اصحاب ایسے ہین جیسے آسمان کے تارے کہ نورانی اور روشن چمکتے سب ہین لیکن جہاز کشتی مسافر سب تارونکے پیچھے چلکر منزل مقصود کو پہنچتے ہین اگرچہ کوئی تارا ایسا ہے کوئی چھوٹا اور ایک دوسرے سے اچھا مگر جسکی طرف کی سمت باندھ لے وہی تارا اوسکی راہ بتا دیگا کافی ہے جیسے ہی

اصحاب ہین اگرچہ باخود باآپسمین مختلف ہون لیکن انمین سے کسیکی راہ کو اور کچہہ ہی رویہ کو جو شخص اختیار
کرلے تو وہی میرے نزدیک نیک راہ ہے تو اوسکے بموجب حضرت نے ارشاد کیا کہ میرے یار ایسے ہین
جیسے آسمان کے تارے جسکی راہ اختیار کرو ہدایت پاؤ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوجود آپسکے اختلاف
کے ہر ایک صحابی کی راہ اللہ کے نزدیک نیک ہے اور سبکا رویّہ درست غرضکہ حضرت کے اصحاب
خدا کے مقبول تہے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب اور ایسے ہی بالکل درگاہ الٰہیت کے
برگزیدہ اور حضرت کے پسندیدہ ایماندار آدمی کو سب سے محبت رکہنا چاہیے اونہین تو ایمان نہین اور
جسکو ایمان ہوگا اوسکو حضرت سے اور حضرت کے صحابون سے اور رشتہ دار ایمانداروں سے بلکہ
بالکل ملک عرب سے محبت ہوگی اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ فَاِنِّیْ عَرَبِیٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَکَلَامُ اَہْلِ الْجَنَّۃِ عَرَبِیٌّ
ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب قریش مین لکہا ہے کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محبت رکہو عرب سے تین سبب سے اسواسطے کہ مین عربی ہون اور
قرآن عربی ہے اور بولی بہشتیونکی عربی ہے **ف** دستور ہے کہ آدمی جس سے محبت رکہتا ہے تو اوسکے ملک
اور بستی اور شہر کو بہی چاہتا ہے اور دوست کہتا ہے بلکہ وہانکا نام لینے سے اور اوسکے ذکر سے
خوش ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ مسلمانو تم عرب کے ملک کو اور وہانکے رہنے والونکو دوست رکہو اسواسطے
مین جو تمہارا پیغمبر ہون سو عربی ہون اور اللہ نے جو کتاب تمہاری ہدایت کیواسطے اوتاری ہے
یعنی قرآن سو بہی عربی زبان مین ہے اسمین ایک فائدہ اور بہی ہے کہ قرآن عربی زبانمین نازل
ہوا اور اوسمین عرب کی رسم دستور خوب بیان ہوئی اگر آدمی کو عرب سے محبت ہو تو عربی زبان
اور عرب کا رویہ اور پوشاک لباس خوراک رسم دستور وہان کے دریافت کرے تو قرآن کے
معنی اور مطلب خوب بوجہے اور سمجہے اور فرمایا کہ بہشتی لوگ بہی عربی بولینگے اور بہشت کی خاطر
ہر مسلمان کو ہے تو چاہیے کہ عرب سے دوستی اور محبت رکہے کہ آخر کو بہشت مین بہی وہی عربی
سے کام پڑیگا سبحان اللہ کیا نیک حال اور بڑا درجہ اور مرتبہ اون لوگونکا ہے جو حضرت پیغمبر خدا سے
اور اونکے صحابون سے اور اہلبیت سے اور حضرت کے ملک سے دوستی اور محبت رکہین اور اونکا رویہ
اور طریقہ اختیار کرین اللہ تعالٰی ہمکو اور ہمارے سب بہائی مسلمانون کو یہ محبت

نصیب کرے اور اسی محبت کے حالمین موت دے اور رافضیون و خارجیون و ناصبیون کے عقیدون سے محفوظ رکھے آمین یا رب العالمین دریافت رہے کہ اصل محبت وہ ہے کہ جو اللہ اور رسول کے نزدیک مقبول ہووے ایسی محبت وہی ہے کہ اون بزرگون کے فرمانے بموجب عمل کیجیے اور اونکا راہ روید اختیار کرے اس زمانہ مین نادان لوگ جانتے ہین کہ بزرگون کی قبرین بلند بنانا اور مقبرے بڑے بڑے اونچا اور وہان روشنی اور عرس میلہ کرنا چادرین اور پھول مٹھائی کہانا چڑہانا اونسے منتین مرادین مانگنا اونکے نام کی سہنیان و توشے اور کونڈے اور پیالہ کرنا بزرگون کی محبت ہے سو یہ محبت نہین ہے بلکہ اون بزرگون کے رویہ اور مرضی کے خلاف ہے کہ اس سے وہ بزرگ ناراض ہوتے ہین اسواسطے ایک فصل اس بیان مین علیحدہ لکھی جاتی ہے

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ ذِکْرِ بِدْعَاتِ الْقُبُوْرِ

فصل پانچوین قبرون سے متعلق بدعتون کے ذکر مین **ف** یعنی اس فصل مین اون بدعتون اور حدیثون کا ذکر ہے کہ جنسے اون بدعتون کی برائی ثابت ہوتی ہے جو بدعتین قبرون سے علاقہ رکہتی ہین سو سُننا چاہیے کہ اصل زیارت قبر کی بے قیدون اور تاریخ اور سال و وقت اور اجتماع کے مرد کے واسطے جائز بلکہ مستحب بلکہ سنت ہے اس نیت سے کہ قبرون کے دیکہنے سے موت اور آخرت یاد آوے اور دنیا کی محبت جاوے سو اس نیت کی اور نیت سے قبرون کی زیارت کو جانا اور دور سے سفر کرکے جانا یا دن اور وقت اور تاریخ کی قید لگانا میلا اور اجتماع قبر وغیرہ کرنا وہان چراغ جلانا قبر کے سبب قبرستان مین مسجد بنانا عورت کا قبر کی زیارت کو جانا قبرون پر چادرین ڈالنا قبر وغیرہ گچ کرنا مُردون کی تاریخین اور کچھہ آیتین وغیرہ مقبرون مین یا قبرون پر لکھدینا قبرون پر مقبرے بنانا قبر ایک بالشت سے اونچی بنانا قبر کے پاس بہتر جانکر نماز پڑہنا قبرونکے مجاور بنکے بیٹھنا قبرون کے ساتھہ وہ معاملہ کرنا جو مسجد کے واسطے مخصوص ہے قبر کے پاس سرود اور لہو کے کام کرنا جو عید مین چاہئین اون مُردونکی خوشی جانکر یا ثواب جانکے کرنا یہ سب کام مکروہ حرام اور بدعت ہین اور لوگ جو ان کامونکو کرتے ہین تو اس سبب سے اکثر کرتے ہین کہ بزرگون کو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا جانتے ہین تو اونسے حاجتین اور مرادین مانگتے ہین سو ان مُردون کی خوشامد کے واسطے یہ کام کرتے ہین اور حقیقت مین حاجت روا اور مشکل کشا سوا خدا کے کوئی نہین وہ بزرگ

خود اللہ کے محتاج تھے اور ہر امر مین خدا ہی کیطرف رجوع کرتے تھے اور یہی ان مین بزرگی تھی کہ ہر امر
مین اللہ ہی کیطرف متوجہ رہتے تھے سوا خدا کے غیرونسے انکار رکھتے تھے پہر وہ کیونکر حاجت روا
اور مشکل کشا ہو گئے اوصل ان کا سو انکی یہود اور نصارے سے ہے کہ وہ اپنے پیغمبرون اور
بزرگون کے جب وہ مرجاتے تھے تب اونکی قبرین پکی سنگین چونا کاری کی بنا کر اونکے ساتھ ایسی
پرستش کے کام کرتے تھے قال اللہ تبارک وتعالیٰ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا
مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے بیچ سورۂ آل
عمران مین کہ تو کہہ اے کتاب والو آؤ ایک سیدھی بات پر ہمارے تمہارے درمیان کی کہ بندگی نکرین ہم
مگر اللہ کو اور شریک ٹھہروین اوسکا کسی چیز کو اور نہ پکڑین آپسمین ایک دوسرے کو رب سوا اللہ کے
پہر اگر وے قبول نکرین تو کہو کہ شاہد رہو کہ ہم تو حکم کے تابع ہین ف یہودی حضرت عزیر پیغمبر کو
خدا کا بیٹا کہتے اور یہ جانتے کہ وہ اللہ کے ہان کارندہ مختار ہین جو چاہین سو کرین پہر اونکی روح
پوجتے اور اونسے منتین اور مرادین مانگتے اور جو کوئی عالم یا درویش اچھا نامی اونمین مرتا
تو اوسکی روح کو اور قبر کو پوجتے اور قبر پاس مسجدین بناتے اور وہان نماز پڑھنا زیادہ ثواب
جانتے اور وہان مراقب ہو کر بیٹھتے اور نصارے نے حضرت عیسے پیغمبر کو خدا کا بیٹا بتاتے
اور اپنی دانست مین حضرت عیسے علیہ السلام کو یہودیون نے جس مقام پر سولی دیا ہے
اوس مقام پر اور انطاکیہ مین حضرت عیسے کے یار یوحنا کی قبر پر میلہ کرتے تھے اور جو عالم
مولوی درویش اون مین مرتا تو اوسکی اونچی بلند پختہ قبر اور وہان مسجد بناتے اور
روشنی کرتے اور نبیون ولیون کی قبرون پر مراقب بیٹھتے تھے اور یہود اور نصارے دونون
اپنے پیغمبرون اور بزرگون کو خدا کا کارندہ مختار اپنا حاجت روا اور مشکل کشا جانتے
اور اونکے عالم مولوی درویش جو بات کہدیتے اوسکو یہ خدا کا حکم سمجھتے اور
اوسکی تحقیق نکرتے ان عقیدونکو اون کے اللہ صاحب نے شرک فرمایا اور یون بتایا کہ
یہ تمہارے پیغمبر اور عالم اور درویش آدمی ہی سے تھے پہر تم اونکو اپنا رب پرورش
کنندہ اصل فیض رسان کیون سمجھتے ہو اسی طرح اون بزرگون کو ماننا نہ تورات او

انجیل خدا کی کتاب مین لکہا ہے نہ اون پیغمبرون نے کہا ہے پہر اپنی طرف سے کیون ایسے شرک کے کام کرتے ہو
اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مین ہی مسلمانونکو یہی حکم کیا کہ سوا خدا کے کسیکو نہ پوجو اور کسی سے
سوا خدا کے حاجتین نہ مانگو سو ہماری کتاب قرآن اور یہود و نصاریٰ کی کتاب توریت و انجیل
کا مطلب اس قصہ مین ایک ہی تہا مگر یہود و نصاریٰ اپنی کتاب موافق عمل نہین کرتے
تہے سو اللہ تعالیٰ نے اس آیت مین پیغمبر صاحب سے فرمایا کہ اے پیغمبر ان یہود و
نصاریٰ سے کہہ اے کتاب والو سوا خدا کے اورون کی روحون اور قبرونکا پوجنا چہوڑ دو
اور سیدہی بات پر آؤ جو بات ہماری کتاب قرآن اور توریت اور انجیل تمہاری کتاب دونو کے موافق
ہے کہ ہم اور تم سوا خدا کے کسی پیر اور پیغمبر اور ولی اور درویش اور جن اور بہوت اور درخت
اور قبر وغیرہ کی بندگی نکرین اور کسی چیز کو خدا کا شریک نٹہراوین اور کوئی آدمی کسی کو
اپنا رب اور پرورش کنندہ اصل فیض رسان نہ ٹہراوے پہر اے پیغمبر اگر یہود اور نصاریٰ اس بات کو
قبول نکرین اور پیغمبر اور بزرگون کی روح اور قبرونکا اور بزرگون کی نشانیون کا پوجنا نچہوڑین
تو تو اون سے کہدے کہ ہم تو خدا کا حکم مانتے ہین تم ہی گواہ ہو اس آیت سے معلوم ہوا
کہ سوائے خدا کے کسی پیر اور پیغمبر کو اسطرح ماننا اور اپنا حاجت روا اور مشکل کشا سمجہنا
اور اونکی قبرون پہ حاجت روائی کیواسطے جانا خدا کی سب کتابون کے خلاف ہے اور
کسی شریعت مین اسکا حکم نہین اور شرک ہے یہود اور نصاریٰ کی ایجاد ہے کہ انکے جاہل
مسلمان بہی یہی کام اپنے پیغمبرون اور بزرگون کی روحون اور قبرون کے ساتہہ کرنے لگے اور اگر
سمجہائیے کہ یہ بات قرآن کی رو سے منع ہے تو واہی واہی دلیلین لاتے ہین اور اپنے بعضے بزرگون کے
کلام کو قرآن کے مقابلہ مین سند پکڑتے ہین تو اب انسے یہی یون ہی کہا چاہیئے کہ جو بات ہمارے
تمہارے دونو کے نزدیک ثابت ہے کہ سوائے خدا کے کسیکی بندگی نچاہیئے اوسی بات کیطرف آجاؤ کہ
ہم اور تم دونو خدا ہی کی عبادت کرین اور سوائے خدا کے کسیکو اپنا حامی اور مشکل کشا اور
حاجت روا نہ سمجہین اور کسی خورد و بزرگ کو خدا کا شریک نٹہراوین اور سوائے خدا کے کسیکو
اپنا پرورش کنندہ فیض رسان نجانین پہر اگر یہ لوگ مانین تو ہو المراد اور اگر نہ مانین اور اسطرح
بزرگون کا پوجنا نچہوڑین تو اونسے کہا چاہیئے کہ ہم تو خدا کے حکم کے تابع ہین

۱۲۶

جیسے اوسکا حکم مانا تم ہی گواہ رہو قال اللہ تبارک وتعالیٰ مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُّؤْتِيَهُ
اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلُ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ
كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی
سورہ ال عمران میں کہ کسی بشر کا کام نہیں کہ اللہ اوسکو دیوے کتاب و عقلمندی اور پیغمبری پہر
کہے لوگونکو کہ تم میرے بندے ہو جاؤ اللہ کو چھوڑ کر ولیکن تم رب کیطرف متوجہ ہو جیسے تم کتاب
سکہاتے تہے اور جیسے تم پڑہتے تہے ف یعنی جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے عقلمندی و پیغمبری دی اسسے
یہ ہرگز نہو سکے اور اوسکا یہ کام نہیں کہ لوگوں سے یہ بات کہے کہ تم اللہ کو چھوڑو اور میری بندگی کرو اور
مجہی کو مانو میں تمہارا مشکل کشا اور حاجت روا ہوں اللہ نے مجہے مختار کر دیا ہے میری پرستش کرو پہر
اللہ کی بندگی کی حاجت نہیں رہتی لیکن ہاں عقلمند اور پیغمبر یہی بات کہتے ہیں لوگوں سے کہ تم رب
کیطرف متوجہ ہو جاؤ اور ربانی بنجاؤ جیسے تمہاری کتاب میں لکہا ہے کہ تم لوگوں کو وہ کتاب
سکہاتے ہو اور خود اوس کتاب میں یہی مضمون پڑہتے ہو اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی
عقلمند اور پیغمبر کا یہ حکم نہیں کہ اللہ کو چہوڑ کر پیغمبر اور بزرگوں کی پرستش ما کیجیے اور نہ کسی عقلمند
پیغمبر کا یہ مرتبہ اور مقدور ہے کہ وہ لوگوں سے ایسی بات کہہ سکے کہ اللہ کے سوا میری پرستش کرو اور
پیغمبر اور عقلمند لوگونکو یہی کہتے آئے ہیں کہ اللہ ہی کیطرف متوجہ ہو جاؤ اوسیکو اپنا مالک اور رب
پرورش کنندہ حاجت برآرندہ سمجہو پہر اگر کوئی شخص اس مضمون کی حدیث یا کسی بزرگ کا قول نقل
کرے کہ سوا خدا کے اور کسی بزرگ کی بہی بندگی درست ہے یعنی جو کام خدا کی عبادت میں ون کاموں
سے کسی کام کو اور کسی کے واسطے بہی کرنا درست بتاوے سو وہ غلط ہے پیغمبر کا یا کسی عقلمند کا
فرمانا خلاف حکم خدا کے ممکن نہیں اور اگر وہ الفاظ فرمانا ثابت ہو تو اوسکے معنی ہی کچھ اور ہونگے غرض
یہ جو اسزمانہ میں لوگ مردے بزرگونکو اسطرح سے پوجتے ہیں کہ اپنی حاجتیں برآنیکے لیے اونکی منتیں مانتے
ہیں اور قبروں پر نذر نیاز چڑہاتے ہیں اور شہر لوگوں سے سفر کرکے قبرونکو پوجنے جاتے ہیں اور قبر کے گرد اگرد
پہرتے ہیں لوٹتے وقت اولٹے پاؤں پہرتے ہیں اور قبرونکو چومتے ہیں سو ان کاموں سے وہ بزرگ خوش
نہیں ہوتے اور وہ ہوتے تو یہ بات نہیں کہی قال اللہ تبارک وتعالیٰ وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ
مَرْيَمَ ءَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ

سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ مائدہ میں کہ اور جب کہیگا اللہ کہ اے عیسے مریم کے بیٹے کیا تو نے کہا لوگوں کو کہ ٹھہراؤ مجکو اور میری ماں کو دو معبود سوائے اللہ کے بولا تو پاک ہے مجکو نہیں بن آتا کہ کہوں جو مجکو نہیں پہنچتا اگر میں نے یہ کہا ہوگا تو تجکو معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے جی میں ہے بیشک تو ہی ہے جانتا چھپی بات میں نے نہیں کہا انکو مگر جو تو نے حکم کیا کہ بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا اور میں ان سے خبردار رہتا تہا جبتک ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے بھر لیا تو تو ہی تہا خبر رکھتا انکی اور تو ہر چیز سے خبردار ہے اگر تو انکو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر انکو معاف کرے تو تو ہی ہے زبردست حکمت والا **ف** حضرت عیسے علیہ السلام بغیر باپ کے خدا کی قدرت سے پیدا ہوئے اور انکے ہاتھ سے مردے زندہ ہوئے اور مادرزاد اندھے انکھوں والے اور کوڑھی چنگے ہوئے یہ معجزہ دیکھکر نصاریٰ انکو خدا کا بیٹا اور انکی ماں مریم کو خدا کی زوجہ کہنے لگے اور سمجھا کہ یہ تو خدا کے ہاں اختیار میں جسکے جی چاہیں سو کریں یہ بات سمجھکر مرادیں ان سے مانگنے لگے اور یہودیوں نے اپنے گمان میں حضرت عیسے کو سولی دیا سو یہ نصاریٰ اوس سولی کی شکل بنا کر اوسکی تعظیم کرنے لگے اور جانتے ہیں کہ اللہ ان باتوں سے خوش ہوتا ہے سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روز حشر کو اللہ تعالیٰ حضرت عیسے سے پوچھیگا کہ کیا تمنے نصاریٰ سے کہا تہا کہ تم لوگ مجکو اور میری ماں کو سوائے خدا کے معبود مقرر کرو اور اپنی حاجتیں ہم سے مانگو تب حضرت عیسے عرض کرینگے کہ سبحان اللہ میری کیا طاقت جو تیری شان میں دخل کروں ایسی بات لوگوں سے کہوں جو میرے لائق نہیں کہ میں تو اسواسطے ہوں کہ لوگوں کو خدا کیطرف رجوع کروں نہ یہ کہ خدا کیطرف سے روکوں اور اپنی طرف رجوع کروں اور اپنی ہی پوجا کراؤں اور خود ہی جو میں نے میں تو فرمان اگر میں نے یہ بات کہی ہوگی تو تیرے دفتر میں لکھی ہوگی اور تجکو معلوم ہوگی بلکہ میرے دل میں بھی یہ خیال نہ آیا تہا کہ کوئی مجکو پوجے جو میرے دل میں ہے وہ تو خوب

جانتا ہے مین آدمی ہی ہون اور جو معجزہ ظاہر ہوتے تہے وہ تو ہی میرے ہاتہون سے کراتا تہا اور مجکو تو
وہ بہی نہین معلوم جو تیرے جی مین ہے پہر اور کچہہ مجہسے کیا بن آوے دوسرے کے جی کی چہپی بات تو ہی جانتا ہے
اور مینے ان لوگون سے وہی بات کہی تہی جو تو نے حکم کیا تہا کہ بندگی اللہ ہی کی کرو جو میرا تہارا دونونکا
ایک رب ہے اور میرے آسمان پر جانے کے بعد ان لوگون نے مجکو اور میری ماں کو پوجا اور پرستش کی اور جبتک
مین دنیا مین انکے پاس موجود رہا تب تک انکے حال سے خبردار رہا اور انکو نیک راہ توحید کی بتلاتا
رہا پہر جب تو نے مجکو اپنی طرف پہیر لیا اور مین آسمان پر گیا پہر مجکو خبر نہین کہ انہون نے میرے بعد کیا کیا
اسکی تجہی کو خبر ہوگی اسواسطے کہ ہر چیز سے تو ہی خبردار ہے مجکو کیا خبر اب اگر تو ان لوگونکو عذاب کرے
تو یہ تیرے بندے ہین مجکو کچہہ دخل نہین مین بچا نہین سکتا اور انکی حمایت کر نہین سکتا اور باوجود اسکے
تو زبردست ہے اگر تو انکو معاف کر دے تو بہی تیرے کام حکمت کے ہین اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی پیغمبر
اور بزرگ کی یہ شان اور کسیکا یہ مرتبہ نہین کہ لوگون کو کہے کہ تم میری بندگی کرو اور یہ بہی معلوم
ہوا کہ اون بزرگون کو خود خبر نہین ہوتی کہ لوگ ہمارے ساتہہ کیا معاملہ کرتے ہین اور جب معلوم
ہوگا کہ یہ لوگ ایسے معاملے کرتے تہے تو وہ بزرگ ناخوش ہونگے بلکہ قیامت کے روز اون لوگون سے دشمن
ہوجاوینگے اور انسے بیزاری اپنی اللہ کے روبرو ظاہر کرینگے تو اب معلوم کیا چاہیے کہ قبرونکا پوجنا جو اب رائج
ہے اور جو لوگ بزرگون کو اپنا حاجت روا مشکل کشا سمجہتے ہین سو وہ بزرگ روز قیامت کو اونکا الزام دینگے
اور اپنی بیزاری اونسے ظاہر کرینگے اسواسطے کہ اسطرح سے قبرونکا پوجنا نہ قرآن مین نہ حدیث مین حضرت علی
نے کہا نہ حضرت محی الدین جیلانی نے بتایا نہ اور کسی اللہ کے مقبول نے سکہایا صرف اپنی طرف سے لوگون نے ایجاد کیا

قال اللہ تبارک وتعالی وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَضُرُّھُمْ وَلَا یَنْفَعُھُمْ وَیَقُوْلُوْنَ
ھٰؤُلَاۤءِ شُفَعَاۤؤُنَا عِنْدَ اللّٰہِ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰہَ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ
سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ یونس مین کہ اور پوجتے ہین ورے
اللہ سے ایسی چیز کو کہ نہ کچہہ فائدہ دیوے نہ نقصان اور کہتے ہین یہ لوگ ہمارے سفارشی ہین اللہ کے پاس کہہ کیا تم بتاتے ہو
اللہ کو جو نہین جانتا وہ آسمانون مین اور نہ زمین مین وہ نرالا ہے اوس سے جسے یہ شریک بتاتے ہین ف یعنی جو لوگ
تصویرین یا مورتین یا قبرین یا جہنڈے یا نشان یا مکان یا روح وغیرہ چیزین اپنے بزرگون کی پوجتے ہین سو نزدیک خدا کے
سو حقیقت مین ان چیزون سے نہ کچہہ برا ہو سکے نہ کچہہ بہلا اور یہ بات جو کہتے ہین کہ جنکی تصویرین

یا مورتین یا قبرین یا جہنڈے یا نشان یا روحین ہم پوجتے ہین یہ بزرگ ہمارے سفارشی ہین ہ

اونکے پاس سے یہ بات اللہ نے نہین بتائی کہ فلانا شخص فلانے کا سفارشی ہے میرے ہان پھر کیا یہ لوگ اللہ سے بہی زیادہ خبردار ہین جو اوسکو بتاتے ہین جو وہ نہین جانتا اس آیت سے معلوم ہوا کہ کوئی بزرگ اور خود ایسا سفارشی کسیکا آسمان و زمین مین نہین کہ اوس بزرگ کی روح یا قبر کو یا جہنڈے نشان چہڑی کو مانیے تو کچہہ فائدہ ہو اور نہ مانیے تو نقصان ہو اور انبیا اولیا کی سفارش جو ہے سو اونکے اختیار مین ہے اونکے سطرحکے ماننے سے کچہہ نہین ہوتا بلکہ ان چیزونکا پوجنے والا اور اونکو سطرح ماننے والا مشرک ہوجاتا ہے اگرچہ اوس بزرگ کو خدا نہ سمجہے خدا کی جناب مین سفارشی ہی سمجہا جائے اور یوسجے تو بہی وہ مشرک ثابت ہوتا ہے قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِن قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ مائدہ مین کہ تو کہہ اے کتاب والو مت مبالغہ کرو اپنے دین کی بات مین ناحق کا اور مت چلو خیال پر ایک لوگونکے جو بہک گئے ہین آگے اور بہکا گئے بہتونکو اور بہولے سیدہی راہ سے ف سب یونہین بات ثابت ہے کہ دین کے کام مین جسقدر خدا اور رسول کا حکم ہو اوسقدر وہ کام کیجیے اپنی طرف سے اوسمین زیادہ بڑہا کر نہ کہیے اور نہ لکہیے کہ زیادہ بات بڑہنے سے وہ کام دین کا نہین رہتا اور دین کی راہ سے علیحدہ ہوجاتا ہے پہر جو کوئی اوس کام کو کرے وہ گمراہ ہوجاتا ہے سو یہود اور نصاری کے مولوی اور درویشون نے دین کے کام مین اپنی طرف سے زیادہ باتین بہت سی نکالی تہین اور کتابون مین لکہہ گئے تہے جیسے یہ بات کہ جو شخص فلانے بزرگ کو سطرح سے مانے اوسکا یہ درجہ ہوگا اور فلانا مطلب فلانے بزرگ کے نام لینے سے یون روا ہوتا ہے اور فلانے کی قبر پر جانے سے یون مرادین پوری ہوتی ہی ہین اور فلانے کی قبر تریاق مجرب اور اکسیر اعظم ہے سو پچہلے لوگ وہ لکہا ہوا دیکہکر وہ بات سچی جانتے اور اون بزرگون کو اوسطرح مانتے اور اونکی قبرین اور نشانیان پوجتے تو فرمایا کہ دین کی بات کتاب اللہ سے زیادہ مت کہو اور دین کے کام مین مبالغہ مت کرو اور اگلے اپنے مولویون اور درویشون کے لکہے ہوئے اور کہے ہوئے پر دہوکا نہ کہاؤ کہ وہ مولوی اور درویش خود بہی گمراہ تہے اور اونہون نے بہتونکو گمراہ کر دیا سو وہ لوگ اور سب لوگ برابر سیدہی راہ سے بہک گئے پہر اونکی بات کی کیا سند ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی عالم مولوی اور درویش کا ایسا کلام ہو جو قرآن حدیث کے

برخلاف ہو اگر کوئی نقل کرے تو اوسکو ہرگز نماننا چاہیئے بہت خلقت اسی سے گمراہ ہو گئی کسی نے کہا ہے
پیر کی قبر سے مجکو وہی فائدہ ہوتا ہے جو پیر سے ہوتا تہا یا پیر میرا قبر میں بہی مریدوں کیطرف متوجہ ہے
جاہلوں نے ایسی بات کو سند پکڑا اور زیارات قبور میں مبالغہ کیا اور مولوی بزرگوں سے استمداد اور
استعانت کرنے لگے اور قبریں پوجنے لگے اور سینکڑوں کام دنیا اور دین کے چھوڑکر قبروں کے پوجنے
کو منزلوں جانے لگے اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ
الْاَقْصٰى وَمَسْجِدِيْ هٰذَا **ترجمہ** مشکوۃ کے باب المساجد ومواضع الصلوۃ میں لکہا ہے کہ بخاری ومسلم
نے ذکر کیا کہ ابی سعید خدری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر نہ کیا جاوے مگر تین مسجدوں
کیطرف مسجد الحرام یعنی کعبہ کی مسجد اور مسجد الاقصی یعنی بیت المقدس کی مسجد اور مسجد میری یعنی
مدینہ کی مسجد **ف** یعنی زیارت کے واسطے کسی مکان متبرک سفر کرکے جانا درست نہین مگر کعبہ
اور مسجد اقصی کو اور مدینہ طیبہ کی مسجد نبوی کی زیارت کیواسطے جانا درست ہے اگلی امتوں کے لوگ کوہ طور
اور مرقع عیسے اور یوحنا کی قبر وغیرہ کو زیارت کرنے دور دور سے سفر کرکے جاتے تہے اس حدیث
سے وہ جانا منع ہو گیا کہ سوائے ان تین جگہہ کے اور جگہہ زیارت کیواسطے سفر کرکے جانا منع ہے
اور مکن پور اور اجمیر اور بہرایچ اور بغداد اور کربلا اور نجف شرف کو صرف قبروں کی زیارت کو
سفر کرکے جانا درست نہین اَخْرَجَ النَّسَائِيُّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ
ترجمہ مشکوۃ کے باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں لکہا ہے کہ نسائی نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ
نے نقل کیا کہ مینے سنا رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تہے کہ مت بناؤ میری قبر کو عیدگاہ اور
درود بہیجو مجہپر اسلیئے کہ درود تمہاری پہنچائی جاتی ہے مجکو تم کہین ہو **ف** حضرت نے جب یہود ونصاری
کو ملاحظہ کیا کہ اپنے بزرگوں کی قبر پر سال کے بعد میلا اور جاترا کرتے ہین اور ہوتے ہوتے پیر یہانتک
نوبت پہنچی کہ اونسے منتین مرادین مانگنے لگے تو پیشتر سے اپنی امت کو فرمایا کہ تم میری
قبر کو عیدگاہ مت بنائیو یعنی جیسے عیدگاہ میں برسوین دن لوگ اچہی اچہی پوشاک پہنکر
خوشی سے روز وتاریخ معین مین جمع ہوا کرتے ہین سو تم میری قبر پر اسطرح سے اجتماع کیجیو

اور اگر تمکو اپنے واسطے اور میرے واسطے ثواب منظور ہے تو درود پڑہو کہ مجکو تمکو دونونکو ثواب ملے اور درود کے لیئے
نزدیک ہونا قبر سے کچہہ ضرور نہین بلکہ لاکہون منزل سے اگر درود پڑہوگے تو بہی مجکو اللہ تعالی وہ درود تمہارے
پہنچاویگا اسواسطے کہ درود پہنچانیکے لیئے اللہ تعالی نے فرشتے مقرر کیئے ہین اور درود جو ہے سو خدائے تعالی
سے دعا ہے کہ اللہم صل علی محمد یعنی اے اللہ رحمت بہیج محمد پر اور اللہ رب العالمین ہر جگہہ سے سنتا ہے
اس حدیث سے کئی مسئلہ معلوم ہوئے ایک یہ کہ حضرت کے مزار شریف پر روز و تاریخ معین مین اجتماع اور میلا
کرنا درست نہین پہر جب حضرت کی قبر شریف کیواسطے یہ بات منع ہے تو اور کسی کی قبر پر عرس اور میلا
اور میلا کرنا اور تاریخ معین مین قبر کی زیارت کو جانا اور بہی زیادہ منع ہے دوسرے یہ کہ خوشی کے
اسباب قبر کے پاس یا قبر کے سبب سے جمع کرنا درست نہین جیسے راگ وغیرہ کہ لوگ عرسونمین
کرتے ہین تیسرے یہ کہ اگر مردونکو ثواب پہنچانا ہو تو دور ہی سے اوسکے واسطے اللہ سے دعا کرے یا اوسکی
طرف سے کچہہ خیرات کردے اسواسطے قبر کے پاس نزدیک ہونا ضرور نہین چوتہے یہ کہ حضرت نے
جو یہ فرمایا کہ درود مجکو پہنچائی جاتی ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ جانتے ہین کہ جہان مولود
پڑہی جاوے وہان حضرت کی روح مبارک آتی ہے سو یہ بات غلط ہے پہر بعضے اوان حج کہانی
وغیرہ پر فاتحہ پڑہتے ہین تو یہ جانتے ہین کہ اسوقت اوس ولی کی روح آتی ہے پہر اس لحاظ سے
وہان پہر عطر اور پان اور پانی بہی رکہہ دیتے ہین سو یہ بات لغو اور غلط ہے اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ
وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ
زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ ترجمہ مشکوۃ کے باب زیارت القبور مین لکہا ہے کہ امام احمد اور ترمذی اور
ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ تعالی نے قبر کی
زیارت کرنیوالی عورتون کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتونکو قبر کے پاس قبر کی زیارت کے
واسطے جانا حرام ہے اَخْرَجَ مَالِکٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلٰی قَوْمٍ
اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ ترجمہ مشکوۃ کے باب المساجد و مواضع الصلوۃ مین لکہا ہے
کہ امام مالک نے ذکر کیا کہ عطاء ابن یسار نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اے اللہ مت کیجیو میری قبر کو بت کہ پوجی جاوے شدت سے غضب ہوا اللہ کا اون لوگون پر

جنہون نے کرلیا اپنے پیغمبرونکی قبرونکو مسجدین یعنی مسجد مین نماز پڑہنا اعتکاف کرنا زیادہ ثواب ہے بلکہ مسجد
اسیواسطے ہے اور وہان جہاڑو دینا اور فرش بچہانا لوگون کے آرام کے واسطے پانیکا برتن رکہنا مسجد
کی عمارت اچہی بنانا اوسمین چراغ جلانا ثواب ہے سو اگلی امت کے لوگ اپنے پیغمبرونکی قبرون پر ایسے
کام جو مسجد کے واسطے چاہئین کرتے تہے کہ اونکے اوپر نہایت سخت غضب پڑا کہ وہ خدا کی درگاہ سے راندے
گئے اسواسطے کہ ایسے کام کیئے سے وہ قبر نہین رہتی بت ہو جاتی ہے تو ہمارے حضرت نے اللہ تعالے
سے دعا مانگی کہ اے اللہ میری قبر کو بت مت کیجیو یعنی ایسا نہووے کہ میری قبر پر لوگ ایسی حرکتین کرین
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی قبر کے ساتہہ ایسے کام کرنا جیسے مسجد کے ساتہہ چاہئے درست نہین اور جو
کوئی کرے اوسپر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ جس قبر کے ساتہہ لوگ ایسے کام کرین وہ
قبر نہین رہتی بت ہو جاتی ہے جیسے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل اور لات وغیرہ کی تصویرین اور
قبرین لوگون کے پوجنے کے سبب بت ہو گئین تہین اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا
قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ترجمہ مشکوۃ کے باب المساجد و مواضع الصلوۃ مین لکہا ہے کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ عائشہ نے
نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس بیماری مین جس سے اوٹہے نہین فرمایا کہ لعنت کرے اللہ
یہود اور نصارے پر کہ اونہون نے کرلیا اپنے پیغمبرونکی قبرونکو مسجدین ف یعنی جب بیمار ہوے اور وفات
کا وقت قریب ہوا تب اپنی امت کو خبردار کرنیکو فرمایا کہ یہود و نصارے پر خدا لعنت کرے کہ اونہون نے
اپنے پیغمبرون کی قبرونکو مسجدین ٹہرالیا کہ جیسے مسجد مین سجدہ کرنا چاہئے خدا کو ویسے ہی
یہ قبرون کیطواف کرنے لگے اور جیسے مسجدین پختہ پتہر کی عمارت کی بنانا چاہئے ویسے ہی یہ
قبرین اونچی اونچی بنانے لگے اور جیسے مسجد مین چراغ جلانا چاہئے ویسے ہی یہ قبرون پر
روشنی کرتے ہین اور جیسے مسجد مین عبادت کرنا زیادہ ثواب ہے ویسے ہی یہ قبر کے
پاس مقبرون مین مراقبہ کرنا اور نماز پڑہنا زیادہ موثر جاننے لگے اور جیسے مسجد مین فرش
بچہانا چاہئے ویسے بلکہ اوس سے بہی زیادہ قبرون پر اور مقبرون مین فرش فروش بچہانے
لگے اور چادرین زرین قبرون پر ڈالنے لگے سبحان اللہ جس کام کے سبب حضرت
صلعم نے یہود و نصارے پر لعنت فرمائی اور بددعا کی وہی کام بلکہ اوس سے

ہزار چند زیادہ انہیں کی امت کے جاہل اور بعضے ضدی پیرزادے اور بعضے پیر پرست کرنے لگے پہر یہانتک نوبت پہنچی قبرونکو منقش بناویں اور مسجد کے موذن کو روکہی سوکہی بہی روٹی ندیں اور قبرونکے مجاورونکو حلوے اور مٹہائیاں کہلاویں مسجد میں برتن وضو و غسل کیواسطے نہ چڑہاویں اور قبرون پر لقارے بجاویں مسجد میں جانماز بوریے اور کپڑے کی ندالیں اور اگر ٹپکی چہت مسجد کی مرمت نکریں اور قبرونپر چادریں زربفت کی اور نمگیرے اطلس کی چڑہاویں پہر کیونکر نہ خدا کی لعنت برسے جب خدا کی کم تعظیم کی اور بندون کی زیادہ یا خدا کی برابر اونکی بہی تعظیم کی پہر سوا لعنت خدا کے اور کیا چاہئیے غرضکہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کام مسجد کے واسطے کرنا چاہئیے وہ کام اور کسی بزرگ کی قبر کے ساتہہ کرنیسے خدا کیطرف سے کرنیوالے پر لعنت پڑتی ہے اور جب سب پیرون کے پیر اور سب بزرگونکے بزرگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر کے ساتہہ ایسے کام کرنیسے بددعا کریں اور لعنت بہیجیں تو اور بزرگ اپنی قبرونکے ساتہہ معاملہ کرنیسے کب راضی ہونگے اخرج مُسْلِمٌ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَائِہِمْ وَصَالِحِیْہِمْ مَسَاجِدَ فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْہٰکُمْ عَنْ ذٰلِکَ ترجمہ مشکوۃ کے باب المساجد و مواضع الصلوۃ میں لکہا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جندب نے نقل کیا کہ مینے سنا رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تہے کہ خبردار رہو کہ جو لوگ تمسے پہلے تہے وہ کر ڈالتے تہے اپنے نبیوں اور اچہے لوگونکی قبرونکو مسجدیں سو تم مت بناؤ قبرونکو مسجدیں منع کرتا ہوں تمکو اس کام سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی پیغمبر کی یا کسی ولی شہید کی قبر کے ساتہہ ایسے کام کرنا جو مسجد کے ساتہہ چاہئیں درست نہیں اور اگلے کافر یہود و نصاریٰ کی یہ رسم ہے کہ حضرت نے اس سے مسلمانونکو منع کیا ف

اخرج مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ مَرْثَدِ الْغَنَوِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَیْہَا ترجمہ مشکوۃ کے باب دفن میت میں لکہا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابی مرثد غنوی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ نہ قبرونپر بیٹہو اور نہ انکیطرف نماز پڑہو **ف** قبر کیطرف نماز اگر معاذ اللہ مردے کی تعظیم کیواسطے ہو تو کفر ہے اور اگر اسواسطے ہو گویا اوس قبر اور اوس مقبور کو قبلہ توجہ کا کیا تو حرام ہے اور اگر یہ نیت بہی نہو تو مکروہ تحریمی ہے غرضکہ کسی نیت سے قبر کیطرف نماز نہیں درست اور قبر نظر سے غائب ہو تو درست ہے قبر پر بیٹہنا بہی درست نہیں

اور بیٹہنا دو طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ قبر کے اوپر بیٹہ جاوے دوسرے یہ کہ قبر کے بہروسے پر بیٹہہ رہے مجاور خادم بنکر کہ وہان کا مکان صاف کیے اور ہر امر کی خبر گیری کیا کرے اور جو حاجتی زوار وہان جاوین اونکو زیارت کرایا کرے فاتحہ دیا کرے چراغ جلایا کرے اور اگر یون کہئے کہ لا تجلسوا علی القبور یعنی جلسہ محلس کرو قبرون پر تو صریح معلوم ہوتا ہے کہ عرس کی محفلین کرنی قبرون پر درست نہین اخرج مسلم

عَنْ اَبِی الْهَیَّاجِ الْاَسَدِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهٗ

ترجمہ مشکوۃ کے باب دفن المیت مین لکہا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو الہیاج نے نقل کیا کہ مجکو علیؓ نے کہا کہ بہلا نہ بہیجون مین تجکو ایسے کام کو کہ بہیجا تہا مجکو رسول خدا صلعم نے اوس کام پر کہ تو نہ چہوڑے کوئی مورت مگر مٹا دوے اوسکو اور نہ چہوڑے کوئی قبر اونچی مگر تو برابر کر دے اوسکو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو چاہیے کہ بالشت سے زیادہ اونچی قبر نہ بناوے اور اگر کوئی بنا وے جو مقدور چلے تو مٹا دے کہ اسیواسطے پیغمبر خدا نے حضرت علی کو ماسور کیا تہا اور حضرت علیؓ نے اپنے وقت مین ابو الہیاج کو یہی حکم دیا تہا سو اونچی قبر بنانا گناہ ہے پہر اگر کوئی اپنے بزرگ کی ایسی قبر ہو تو اوسکو زیادہ کوشش کر کے برابر کر دے اسواسطے کہ اپنے بزرگ کے حقمین گناہ کی چیز کا گوارا کرنا اور بہی زیادہ برا ہے جیسے اپنے بزرگ کے کپڑے پر نجاست لگی ہو تو اوسکو دور کرنا مقدم ہے کہ اون بزرگو نکی خوشی اسی مین ہے اخرج مسلم

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ یُّبْنٰی عَلَیْهِ وَاَنْ یُّقْعَدَ عَلَیْهِ

ترجمہ مشکوۃ کے باب دفن المیت مین لکہا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ منع کیا رسول خدا صلعم نے اس سے کہ گچ کیا جاوے قبر پر اور اس سے کہ عمارت بنائی جاوے قبر پر اور اس سے کہ کوئی بیٹہے اوسپر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کو گچ کرنا پختہ بنانا اور قبہ مقبرہ عمارت بنانا اور قبر پر اپنی حاجت مراد کیواسطے یا مراقبہ کر نیکو یا مجاور خادم بنکر بیٹہنا حرام ہے کسی ہی کی قبر ہو اخرج الترمذی

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ یُّكْتَبَ عَلَیْهَا وَاَنْ تُوْطَاَ

ترجمہ مشکوۃ کے باب دفن المیت مین لکہا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر و نپر گچ کرنے سے اور قبرو نپر لکہنے سے اور قبرو نکو روندنے سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبرون پر

۱۳۵

گچ کرنا پختہ بنانا قبروں پر آیتیں یا حدیثیں یا کچھہ اور شعار وغیرہ لکھدینا یا تختے وغیرہ پر لکھہ کر وہان لگانا
اور قبروں پر پاؤں کہہ کر چلنا حرام ہے پھر کسی ہی کی قبر ہو کسیکے واسطے نہیں درست اَخْرَجَ
الشَّيْخَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهِ
كَنِيْسَةً يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيْبَةَ أَتَتَا أَرْضَ الْحَبْشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا
وَتَصَاوِيْرَ فِيْهَا فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ أُولٰئِكَ إِذَا مَاتَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ
مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولٰئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ **ترجمہ**
مشکوۃ کے باب التصاویر مین لکھا ہے کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ جب بیمار ہوئے
پیغمبر خدا صلعم تو ذکر کیا بعضی بی بیون نے ایک گرجی کا جسکو ماریہ کہتے ہین اور بی بی ام سلمہ اور بی بی ام حبیبہ
گئی تہین حبشہ کے ملک کو سو اونہون نے ذکر کین اوسکی خوبیان اور اوسمین کی تصویرونکا حال تو اوٹھایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر پھر فرمایا کہ اون لوگونمین جب کوئی نیک مرجاتا تہا تو بناتے
تہے اوسکی قبر پر مسجد پھر بناتے اوسمین وہ صورتین وہ لوگ بہت برے ہین اللہ کے سب خلقت سے
ف یعنی بی بی ام سلمہ اور بی بی ام حبیبہ حضرت کی بی بیان حبشہ کے ملک کی طرف گئین تہین وہان
نصاریٰ کا ایک عبادت خانہ کہ ماریہ اوسکا نام تہا دیکھہ آئین تہین کہ اوسمین تصویرین بنی ہوئی تہین
سو حضرت سے اونہون نے اوس مکان کا اور اوسمین کی تصویرون کا ذکر کیا تو حضرت نے باوجود
بیماری کے اپنا سر مبارک اوٹھا کر فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ کا یہ دستور تہا کہ جب کوئی نیک آدمی
مرجاتا تو اوسکی قبر کے پاس ایک مسجد بنا دیتے اور اوسمین اوس مردے کی تصویر بنا دیتے
سو وہ یہود اور نصاریٰ اللہ کی ساری خلقت سے برے تہے کہ ایسے کام کرتے تہے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ کسی قبر کے سبب سے قبر کے پاس یا قبرستان مین مسجد بنانا بہت برا ہے پھر وہان تصویر
بنانا اور بہی برا ہے اور نصاریٰ یہود کی رسم ہے سو مسلمان کو اس سے نہایت پرہیز کرنا چاہیے
اور جو بناوے وہ ساری خلق کے برون سے برا ہے اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ غَزَاةٍ فَأَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ
فَرَأَى النَّمَطَ فَجَذَبَهُ حَتّٰى هَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوَ
الْحِجَارَةَ وَالطِّيْنَ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب التصاویر مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے

ذکر کیا کہ بی بی عائشہؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جہاد کو تو مینے لیا ایک نمط یعنی کپڑا رنگی دار سو پردہ بنایا اوسکو دروازہ پر پہر جب آئے حضرت تو دیکہا اوس کپڑے کو تو کہینچا اوسکو یہانتک کہ پہاڑ اوسکو اوسکے بعد فرمایا کہ اللہ تعالی نے ہمین اجازت دی ہمکو کپڑا اوڑہانیکی پتہر اور مٹی کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر چادر قبر پوش ڈالنا اور مقبرے پر غلاف اوڑہانا اور جہنڈے پر کسی بزرگ کے نام کی چہڑی پر غلاف چڑہانا اور کپڑے کی دیوار گیریان اور چہتین لگانا نہین درست اور ایسے کام سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ناراض اور بیزار ہوتے ہین مسلمان کو واجب اس حدیث کے چاہیئے کہ جہان کہین ایسا دیکہے تو حتی المقدور دور کرے اور پہاڑ ڈالے اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤدَ وَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب المساجد و مواضع الصلوۃ مین لکہا ہے ابو داود اور ترمذی و نسائی نے ذکر کیا کہ ابن عباسؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے اون عورتونکو جو زیارت کرین قبرونکی اور اون لوگونکو لعنت خدا کی جو بناوین قبرون پر مسجدین اور روشن کرین قبرون پر چراغ ف قبرون پر چراغ اور شمع جلانا اور روشنی کرنا خواہ خود کرے خواہ اسواسطے اپنا پیسا خرچے موجب لعنت ہے اور عقل کے بہی خلاف ہے اسواسطے کہ چراغ سے فائدہ یہ ہے کہ اندہیرے مین روشنی ہو تاکہ آدمی اپنا کام کرے پہر جب کام سے فارغ ہو سونے لگے تو گل کردے سو مردہ ان کو دیکہو روشنی کی کیا حاجت کچہہ کام اوسکو لگا نہین اور سوا اسکے اگر وہ مردہ خدا کا مقبول ہے تو اوسکے واسطے خدا کیطرف سے روشنی ہے پہر یہ روشنی فضول ہے اور اگر وہ بدکار ہے تو عذاب اور حساب مین گرفتار ہے اوسکو یہ روشنی کیا درکار ہے اور علاوہ اسکے قبر کے اوپر کی روشنی سے اندر کا اندہیرا کیونکر جاوے چراغ جلانا روشنی کرنا ایک تو اسراف ہے دوسرے شرع اور عقل کے خلاف اور جلانیوالا اور جلوانیوالا دونون خدا کی لعنت سے روسیاہ ہین اور قبر پر مسجد بنانا اگر نماز کیواسطے ہے تو جہان قبر زیر نگاہ ہووے وہان نماز درست نہین اور نماز بہی اگر مردیکی تعظیم کیواسطے ہے تو کفر ہے اور اگر وہان مسجد بنانا نام کیواسطے ہے تو حرام ہے اور اسراف اور اگر مردیکی تعظیم کیواسطے ہے تو وہ مسجد مردیکے واسطے ٹہری خدا کا مکان مخلوق کیواسطے بنانا یہ شرک ہے پہر ایسی مسجد بنانیوالے بہی خدا کی لعنت

اوسمین بھی وہ بھی شریک ہے اور عورتونکو اگر خاوند مرضی سے قبر کی زیارت کو جانے دے تو اوس خاوند کو بھی
لعنت نصیب ہے اسواسطے کہ برا کام کرنا اور کرانا اور برے کام کی اجازت دینی برابر ہے عن مالك
انه بلغه ان علی بن ابی طالب یتوسد القبور ویضطجع علیها ترجمہ امام مالک نے
نقل کیا کہ علی رضی تکیے لگا لیتے تھے قبرونسے اور لیٹ جاتے تھے قبر پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
قبر پاس جا کر بیٹھ جانا یا اتفاقاً بعض وقت قبر سے تکیہ لگا لینا مضایقہ نہین منع وہی ہے جو قبر مجاور
بنکر بیٹھے یا وہان مجلس کرے یا وہان مراقب ہو کر بیٹھے یا مردے سے استمداد و استعانت کیواسطے
بیٹھے اخرج ابوداود والترمذی والدارمی عن ابی سعید قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم الارض کلها مسجد الا المقبرة والحمام
ترجمہ مشکوة کے باب المساجد ومواضع الصلوة مین لکھا ہے کہ ابوداود اور ترمذی اور دارمی
نے ذکر کیا کہ ابو سعید نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ سب زمین مسجد ہے یعنی قابل نماز
کے ہے سوا قبرستان اور حمام کے **ف** یعنی قبرستان اور حمام مین نماز درست نہین
اخرج ابن ماجة عن ابن مسعود ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال کنت نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها فانها تزهد فی الدنیا وتذکر الاخرة
ترجمہ مشکوة کے باب زیارة القبور مین لکھا ہے کہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے
فرمایا کہ منع کیا تھا مینے تمکو قبرونکی زیارت کرنے سے سو تم قبرونکی زیارت کرو اسواسطے کہ قبرونکے پاس
جانا بے رغبت کرتا ہے دنیا سے اور یاد دلاتا ہے آخرت کو **ف** حضرت نے پہلے قبر پاس جانیکو مطلق
منع فرمایا تھا بعد اسکے یہ اجازت دی اور فرمایا کہ قبر پاس جایا کرو کہ اسمین دو فائدہ ہین ایک
کہ دنیا کیطرف سے رغبت کم ہو دوسرے یہ کہ موت اور قیامت یاد آوے سو وہ یون ہے کہ جب وطن سے
قبر کے پاس گیا اور اوسنے خیال کیا کہ یہ مردہ کبھی دنیا مین زندہ تھا چلتا پھرتا تھا کھاتا پیتا طرح
طرح کی آرزوئین اور حوصلے اور ارادہ رکھتا تھا دوست آشنا کے ساتھ اسمین مجلسین گرم کرتا تھا
اور سب اسکے ہمنشین محظوظ تھے اور کیا کیا بڑے بڑے ارادے رکھتے تھے کہ آیندہ کو یون کرینگے اور
ایسا ہوگا اور آج یہ شخص قبر کے اندھیرے گڑھے میدان مین ہے یار و غمخوار سے زیر زمین اکیلا پڑا ہے
کہ اب اسکو نہ آشنا پوچھتا ہے نہ یار خبر لیتا ہے نہ جورو لڑکے کام آئے نہ بھائی برادر ساتھ

گا

گئے اب اسجگہہ اسکو خدا ہی سے کام پڑا اور کوئی کام نہ آیا پہر ایسے ہی یکدن مجکو بہی مرنا ہے اور دنیا کے سب بہائی برادر جورو لڑکے نوکر چاکر گہر بار مال متاع چہوٹ جائیگا اور عمل اپنا ساتہہ جائیگا اور صرف اللہ ہی سے کام پڑیگا جب آدمی یہ خیال کریگا تو البتہ دنیا کی خواہش اور حرص کم ہوگی اور موت اور آخرت یاد آویگی خصوصًا ٹوٹی پرانی قبرون کے دیکہنے سے یہ فائدہ اور بہی زیادہ ہوتا ہے تو آدمی البتہ نیک کام کرنے لگتا ہے اور برے کام سے باز رہتا ہے تو اسواسطے اس طرح پر قبر کی زیارت کرنی جائز اور مباح اور سنت ہے اور جس زیارت سے کہ دنیا کی رغبت کم ہوا ور آخرت یاد آوے وہ زیارت نہین درست پہر جو کوئی قبر کی زیارت کو اسواسطے جاوے کہ وہان نماز پڑہے اور قبر کا طواف کرے یا اسکو بوسہ دیوے یا اپنے رخسارے اور چہاتی قبر پر ملے اور اون مُردونکو پکارے اور اونسے مدد مانگے روزی اولاد بیمار کی شفا قرض سے چہٹکارا چاہے اور کچہہ حاجت مانگے یا وہان چادر شامیانہ نقارے کہانا مٹہائی چڑہاوے یا لڑکون لڑکیون عورتونکو لیجاوے یا وہان روشنی مجلس میلا کرے یا اور کچہہ خرافات کرے سو وہ بدعتی ہے یا مشرک یا مرتکب مکروہ اور فعل حرام کا سواس زمانہ مین اکثر لوگ قبرون پر انہین کامونکے واسطے جاتے ہین دنیا سے بے رغبتی اور آخرت یاد کرنیکو کوئی نہین جاتا بلکہ دنیا ہی کی رغبت کے سبب جاتے ہین اور جو کوئی منع کرے تو واہی تباہی دلیلین اوسکے مقابلہ مین لاتے ہین اور سبب اسکا یہ ہے کہ بعضے مولوی دنیا طلب اور نام کے مشایخ عاقبت سلب قبرونپر جاکر مراقب ہوکر بیٹہنے لگے عرس کرنے لگے روشنی راگ وہان ہونے لگا اور ریوڑی گٹا حلوا شیر مال چڑہنے لگا چادر مُفت کی آنے لگین اور عورتین جوان بڑہیان جانے لگین نوبت نقارے بجنے لگے نذر نیاز کا روپیہ پیسا جمع ہونے لگا وہ مولوی مجاور مشایخ پجنے لگے تب اونہون نے عوام جاہلون کے خراب کرنیکو دو چار ادہر ادہر کے قصہ کہانی اون قبرون والونکی بنالین دو ایک روایتین جہوٹی سچی نکال لین دو تین حدیثین اور جگہہ کی اپنے مطلب پر لگالین اپنی دنیا کا نباہ کیا اور اونکی عاقبت کو تباہ کیا بلکہ اپنا روسیاہ کیا پہر اب کے لوگ اونکے کام اور بات کی سند پکڑنے لگے حالانکہ مسلمان کو اللہ اور رسول کے سوا کسیکے سند پکڑنا نچاہیئے اسواسطے ایک فصل علیحدہ بیان کیجاتی ہے سننا چاہیئے الفصل السادس فی رد بدعۃ التقلید **ترجمہ** فصل چہٹی تقلید کی بدعت کے رد کے بیان مین **ف** یعنی اس فصل مین اون آیتون اور حدیثون کا ذکر ہے جنسے تقلید کی برائی اور تقلید کا

فصل چہٹی تقلید کی بدعت کے رد مین

ردّ ثابت ہوتا ہے سو سنا چاہیے کہ اکثر لوگ مولویوں اور درویشوں کے کلام اور کام کو سند پکڑتے ہیں اور اونکے
کلام اور کام کی پیروی کرتے ہیں اور اونکے حق میں یہ اعتقاد رکہتے ہیں کہ جو اونہوں نے کیا اور کہا وہی
ٹہیک ہے اور اللہ کی راہ وہی ہے پہر خواہ وہ کلام اور کام خدا اور رسول خدا کے یعنی قرآن حدیث کے
خلاف ہو خواہ موافق اور کہیں سے اوسکی سند ہو یا نہو گویا اون مولویوں درویشوں کو حاکم شرع کا اور
شارع جانتے ہیں پہر اگر کوئی اون مولویوں و درویشوں کے قول و فعل کے خلاف آیت اور حدیث
پڑہے تو اوسکا انکار اور اوسکے مطلب میں تکرار کرنیکو موجود ہو جاتے ہیں اور ایمان جاتے رہنے کا کچہ
لحاظ نہیں کرتے او اصل بات یہ ہے کہ حاکم مطلق اللہ ہی ہے اوسکے حکم کو ماننا چاہیے اور اوسکے
سوا اور کسیکا حکم نہ مانیے اور رسول کا حکم ماننا بہی خدا ہی کا حکم ہے خود پیغمبر بہی حاکم نہیں ہے
اور کوئی مجتہد اور فقیہ اور مولوی مفتی قاضی ملا طالب علم اور غوث قطب ولی اور پیر شہید
پیر زادے خادم مجاور مرید تو کس گنتی اور شمار میں ہیں مگر ہان قرآن و حدیث کی بات جو جانتا
نہو وہ اون واقف کار لوگوں سے دریافت کرلے کہ یہ بہی اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ہے
فَاسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی جو تم نجانو تو تم پوچہ لو یاد رکہنے والے
لوگوں سے تو اسواسطے مجتہد اور عالم اور فقیہ اور مولوی مفتی قاضی سے مسئلہ شریعت کا اور غوث
قطب ولی مشایخ سے مسئلہ طریقت کا دریافت کرلے مگر اونکو حاکم شریعت کا نجانے اور جو مسئلہ
کہ قرآن میں مفصل مذکور نہیں اوسکا حال حدیث سے دریافت کرے اور جو حدیث میں بہی صریح
بیان نہو وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں کے اجماع سے دریافت کرکے اوس اجماع
کے موافق عمل کرے اسواسطے کہ حدیث کی روسے صحابہ کے اجماع کی پیروی کرنیکا حکم
ہے پہر جو مسئلہ کہ اجماع سے ثابت نہو یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت میں ویسا واقع نہوا جو اوسپر
وہ حکم ٹہراکر اجماع کرتے تو ایسی بات پر مجتہدوں کے قیاس صحیح کے موافق عمل کرے پہر وہ
مجتہد بہی ایسا ہو کہ جسکا اجتہاد امت کے اکثر عالم مسلمانوں نے قبول کیا ہو جیسے امام اعظم اور امام
شافعی اور امام مالک اور امام احمد اور قیاس بہی فاسد نہو تو معلوم ہوا کہ پکا مسئلہ وہی ہے جو قرآن
کی آیت سے معلوم ہو اسواسطے کہ قرآن محفوظ ہے متواتر اسکے بعد وہ مسئلہ ہے جو
حدیث سے ثابت ہو اسواسطے کہ وہ کلام پیغمبر معصوم کا ہے مگر قرآن کا مسئلہ اس سے
زیادہ

زیادہ پکا اور مضبوط ہے کہ حدیث مین راویون کو بہی دخل ہے اور راوی معصوم نہین پہر اسکے بعد وہ مسئلہ جسپر اصحابون نے اتفاق اور اجماع کیا ہر چند وہ لوگ حضرت کی صحبت مین تہے اور ہر کلام کا حکم سنا کیے اور ہر فعل حضرت کا دیکہا کیے اور قرآن و حدیث کا مطلب اونہون نے اللہ اور رسول کی غرض اونکو ہر حکم کی وجہ دریافت ہوئی مگر پہر بہی معصوم نہ تہے اور اجماع کے مسئلہ مین کچہہ نہ کچہہ اونکی عقل کو قیاسمین دخل ہوا اسواسطے وہ مسئلہ اجماعی اوس صریح حکم خدا رسول کے درجہ کو نہ پہنچیگا پہر ان تینون طرح کے مسئلہ سے ضعیف وہ مسئلہ ہے جو مجتہدون نے اپنے قیاس سے بموجب حکم آیۃ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ کے نکالا اسواسطے کہ قیاسمین عقل بشری کو بہی بہت دخل ہے اور جب عقل کو دخل ہوا تو بہول چوک بہی ممکن ہے بلکہ اکثر ہو جاتی ہے چنانچہ اکثر مسئلون مین خود حضرت امام اعظمؒ اور امام شافعی وغیرہ نے رجوع کیا کہ پہلے کچہہ کہا تہا پہر بعد ایک مدت کے اور طرح پر تحقیق ہوا تو اوس طرح پر فرمایا پہر کوئی مولوی مشایخ جو اپنی عقل کو دخل دیکر کوئی بات نکالے تو اوسکا کیا ٹہکانا مگر ہان اگر اکثر عالم دیندار متقی پرہیزگار اوس مسئلہ کو قبول کرلین تو البتہ وہ بہی معتبر ہے غرض کہ مسلمان کو چاہیے کہ جبتک مسئلہ قرآن و حدیث سے ثابت نہو تب تک مجتہد کی پیروی تقلید کرے اور تحقیق کے فکر مین ہے اور کوشش کرے محض تقلید ہی پر خاطر جمع کرکے نہ بیٹہہ رہے پہر جب قرآن و حدیث سے خلاف مجتہد کا ثابت ہو جاوے تو اوسکے موافق عمل کرے پہر تقلید حرام ہے اور تقلید کے معنی یہہ ہین کہ بے دلیل کے دریافت کیے کسی کے حکم کو مان لینا اور یہ دریافت نکرنا کہ اسنے کس سبب سے یہ حکم کیا سو کثر لوگ جو اکثر مولویون و درویشون کے بے سند کام اور کلام کو سند پکڑتے ہین اور اوسکی تحقیق نہین کرتے گویا اون مولویون درویشون کو حاکم شرع کا جانتے ہین سو ایسے تقلید بدعت اور حرام ہے قال اللہ تبارک وتعالی اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ انعام مین کہ حکم کسیکا نہین سوا اللہ کے ف یعنی یہ کسیکی شان نہین اور کسیکا مرتبہ نہین کہ وہ مخلوق پر اپنی طرف سے اپنا چاہا جاری کرے اور خلق پر واجب ہو کہ اوسکا حکم مانے اسواسطے کہ سب مخلوق کا خالق مالک اللہ ہی ہے تو حکم بہی اوسیکا چاہیے اور مخلوق کو اوسیکی حکم برداری کرنا چاہیے اس آیت سے معلوم ہوا کہ خود کسی عالم فاضل ملان مخدوم مشایخ کا حکم خلق پر جاری نہین ہے

ہوسکتا مگر ان ہی کی حکم برداری کا اللہ حکم دیدے تو اوسکا حکم ماننا چاہیے تو وہ اوسکا حکم اوسکی طرف نہ ٹھہرا بلکہ اللہ تعالی کا حکم ٹھہرا جیسے اللہ نے لوگونکو حکم دیا کہ پیغمبر کا حکم مانو اور رعایا کو حکم دیا کہ اپنے بادشاہ کا حکم مانو اور عورت کو حکم کیا کہ اپنے خاوند کا حکم مانے اور اولاد کو حکم دیا کہ اپنے ماں باپ کا حکم مانو اور غلام کو حکم کیا کہ اپنے میان کا حکم مانے مگر وہ حکم جو بادشاہ اور خاوند اور ماں باپ اور میان خلاف حکم خدا کے نہ بتاوین اور پیغمبر معصوم ہے وہ خلاف حکم خدا کے نہ بتاویگا البتہ جو حکم کہ پیغمبر مشورہ کی راہ سے بتاوین اوسمین آدمیکو اختیار ہے چاہے کرے چاہے نکرے پہر اور کسی بادشاہ امیر مولوی مشایخ کا حکم کیا ہے جو باوجود مخالفت حکم خدا کے اوسکو مانیے اور جیسے خدا کے حکم کو ماننا ویسے ہی درویش مولوی درویش کا حکم ماننا شرک ہے قال اللہ تبارك وتعالى اتَّخَذُوٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ براءت مین کہ ٹھہرایا ہے اپنے عالمون اور درویشون کو مالک اپنا ورے اللہ سے اور مریم کے بیٹے مسیح کو حالانکہ اونکو تو حکم یہی ہوا ہے کہ بندگی کرین ایک مالک کی کہ نہین کوئی مالک سوا اوسکے سو وہ نرالا ہے اونکے شریک بنانیسے **ف** یعنی اللہ کو تو بڑا مالک سمجھتے ہین اور اوس سے چھوٹے اور مالک ٹھہرتے ہین جیسے مسیح پیغمبر اور مولوی اور درویش کہ اونکا بہی حکم اپنے اوپر واجب و فرض سمجھتے ہین جیسا اللہ کا حکم حالانکہ اس بات کا اونکو حکم نہین ہوا اور اس سے اونپر شرک ثابت ہوتا ہے اور اللہ نرالا ہے اوسکا کوئی شریک نہین ہوسکتا نہ چھوٹا نہ بڑا نہ عیسی مسیح پیغمبر نہ مولوی و درویش بلکہ یہ سب اوسکے بندے ہین خود محکوم پہر یہ کہان سے خود حاکم اور مالک ہو گئے کہ اپنی رائے سے مسئلہ بتاوین اور خدا کے حکم قرآن مین اپنے حکم کو دخل دین قال اللہ تبارك وتعالى اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ شوری مین کہ کیا اونکے شریک ہین کہ اونہونے راہ ڈالی ہے اونکے واسطے دین کی جسکا حکم دیا نہین اللہ نے اور اگر نہوتی بات فیصلہ کی تو فیصلہ کردیا جاتا اونمین اور بیشک ناانصافون کے واسطے عذاب دردناک ہے **ف** یعنی یہ بڑی ناانصافی ہے کہ اللہ کی حکومت کی شان مین دخل دیجیے سو جو لوگون نے

دین کی باتین راہ نکالی ہے اپنی طرفسے کہ اوس بات کا اللہ نے حکم نہین دیا سو اون لوگونکو گویا لوگ اللہ کا شریک سمجھتے ہین جو اونکی راہ پر چلتے ہین سو وہ لوگ بڑے نا انصاف ہین اگر اللہ نے قیامت کا دن فیصلے کیواسطے نہ ٹھہرا دیا ہوتا تو ابہی انکا فیصلہ ہو کر اونپر عذاب دردناک ہونے لگتا مگر قیامت کو ہوگا اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنی طرفسے دین مین کوئی راہ نکالے پہر جو شخص اوسپر عمل کرے وہ شرک کی راہ چلتا ہے اور قیامت کو عذاب دردناک مین گرفتار ہوگا قال اللہ تبارک وتعالی یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ نسا مین کہ اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور جو اختیار والے ہین تم مین سے پہر اگر جہگڑ پڑے کسی چیز مین تو اوسکو رجوع کرو اللہ کی اور رسول کیطرف اگر تم یقین رکہتے ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر یہ خوب ہے اور بہتر تحقیق کرنا ہے ف یعنی اللہ اور رسول کے حکم موجب عمل کرو پہر جو مسلمان حاکم ہو اوسکے کہنے پر بہی عمل کرو اور مسلمان حاکم قاضی مفتی بادشاہ ہین پہر اگر اوس حاکم کی اور تمہاری بات مین کچہہ تنازع پڑے کہ تم کچہہ کہو وہ کچہہ کہے تو اوسکو اللہ رسول کیطرف رجوع کرو پہر جو وہان سے حکم ہو وہ عمل مین لاؤ اس آیت سے بوجہا گیا کہ خلافی مسائل مین قرآن و حدیث کیطرف رجوع کیا چاہیئے جو اوس سے ثابت ہو وہ ماننا چاہیئے اور کسی کی اتباع مطلق نہین اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعِلْمُ ثَلٰثَۃٌ اٰیَۃٌ مُّحْکَمَۃٌ اَوْ سُنَّۃٌ قَائِمَۃٌ اَوْ فَرِیْضَۃٌ عَادِلَۃٌ وَمَا کَانَ سِوٰی ذٰلِکَ فَہُوَ فَضْلٌ ترجمہ مشکوۃ کے کتاب العلم مین لکہا ہے کہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عبداللہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم تین ہین آیت محکم یعنی قرآن یا سنت قایم یعنی حدیث یا فرض برابر کا یعنی اجماع امت کا اور جو سوا اسکے ہو وہ فضول ہے ف یعنی قرآن و حدیث و اجماع امت ان تین اصول سے دین کی بات ثابت اور معلوم ہوتی ہے اور مسئلہ قرار پاتا ہے اور جو دلیل کہ سوائے قرآن و حدیث و اجماع کے ہو وہ فضول ہے لایعنی جیسے کسی کی بات اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْمِلُ ھٰذَا الْعِلْمَ مِنْ کُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُہٗ یَنْفُوْنَ عَنْہُ تَحْرِیْفَ الْغَالِیْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِیْنَ وَتَاْوِیْلَ الْجَاھِلِیْنَ **ترجمہ** مشکوۃ کے کتاب العلم مین لکہا ہے کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابرہیم نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیکھتے ہین اس علم کو سب پچھلے لوگون مین سے جو عادل مین مٹاتے ہین اوس سے بگاڑنا مبالغہ کرنیوالون کا اور جھوٹہہ بندہنا جھوٹہونکا اور کل پہلانا نادانونکا **ف** یعنی آیندہ کو کچھہ لوگ ایسے ہونگے جو قرآن و حدیث کے مطلب مین مبالغہ کرکے اوسکے معنی بگاڑ دینگے اور کچھہ لوگ قرآن و حدیث کے لفظونمین کچھہ لفظین یا معنونمین کچھہ معنی اپنی طرف سے لگا دینگے اور کچھہ نادان لوگ ایسے ہونگے جو قرآن و حدیث کے مشکل مقامونکے معنی درست کرینگے اور اون معنون کی کل پہلا دینگے پہر ایک لوگ عادل منصف لیاقت والے ایسے ہونگے اپنے اگلے لوگون سے اس قرآن و حدیث کے علم کو سیکھہ کر اصل مطلب قرآن و حدیث کا بیان کرینگے اور جو مبالغہ کرنیوالون نے بگاڑا تہا اوسکو مٹا دینگے اور جہوٹون کا جھوٹہہ باندہا ہوا دور کرینگے اور نادانون کی تاویل کی ہوئی کو مٹا دینگے تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علماء دیندار کو مناسب ہے کہ دین کے مسائل مین جو غالیون نے تحریف کردی اور مبطلین نے جو جھوٹی باتین بنا لین اور جاہلون نے جو تاویلین نکالی ہین اوسکو مٹا دین اور سوائے قرآن و حدیث کے ایسے لوگون کی بات کی پیروی نکرین یہ عجب حیرت کی بات ہے کہ آپ صرف و نحو و لغت و منطق بیان معنی اصول تفسیر و حدیث سب علم پڑہکر حقیقت کچھے دریافت نکرین کہ یہ مسئلہ کس آیۃ اور کس حدیث سے نکلا ہے اور کہان سے لکہا ہے اور بنا اس مسئلہ کی کس بات پر ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اپنی آنکہین بہینچ کے بند کرلے اور اندہے کیطرح اور ونکی آواز کے پیچھے چلے مسائل فقہی اونہین لوگون کے واسطے مین جو قرآن حدیث کا مطلب سمجھہ نہین سکتے اور جو عالم اصول و تفسیر اور حدیث و لغت و نحو جانتا ہو اوسکو یہی چاہیئے کہ ہر مسئلہ کو اصول کے موافق قرآن و حدیث سے مقابل کرے اگر موافق پاوے تو عمل کرے اور اگر مخالف پاوے تو قواعد اصول کے موافق اوسکی تاویل صحیح مین فکر کرے پہر اگر صریح مخالف پاوے تو اوسکو رد کردے اور نمانے پہر کسیکا قول ہو خواہ امام کا خواہ مشایخ کا کیا تعجب ہے کہ اوس امام و مشایخ کو غلطی ہوگئی ہو اسواسطے کہ سوائے پیغمبر کے کوئی معصوم نہین اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے کہ المجتہد یخطی یعنی مجتہد کبہی خطا بہی کرجاتا ہے تو واقف کار پر فرض ہے کہ اوس خطا کو مٹا کر

دکھائے شکل محمد گر کرے آئینا مرا کہنا
ہے پھر تو قاسم تقدیر تیرا واہ کیا کہنا

ستوں سے رواں جاں نہ فخر مسیحائی ہو
فدا اس جان بلب کا بھی پہنچکر ماجرا کہنا

درست کرے أَخْرَجَ الدَّارِمِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْإِسْلَامَ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِمُهُ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّينَ **ترجمہ** مشکوۃ کے کتاب العلم مین لکھاہے کہ دارمی نے ذکر کیا کہ زیاد حدیر کے بیٹے نے نقل کیا کہ مجکو عمرؓ نے کہا کہ بھلا توجانتا ہے کہ کیا چیز ڈھاتی ہے مسلمانی کو مینے کہا نہ فرمایا ڈھاتا ہے مسلمانی کو پھسل جانا عالم کا اور جھگڑا منافق کا قرآن سے اور حکم کرنا گمراہ کرنیوالون حاکمون کا **ف** یعنی عالم اور مولوی جو پہسلے اور غلطی مین پڑجاوے تو ایک عالم اوسکے پیچھے غلطی پر چلکر غلطی مین پڑجاتاہے اور دین اسلام مین خلل آتاہے پھر جو شخص اوس غلطی کو باوجود واقفیت کے نہ مٹاوے وہ گویا دین اور سلام کے خلل کا روادار ہے اور ایسے ہی جو لوگ ظاہر مین کلمہ گو مسلمان ہین اور باطن مین اسلام سے کام نہین رکھتے جب قرآن کی بعضی آیتو نکو سند پکڑکے لوگون سے بحث کرنے لگتے ہین تو اور لوگ بہی اونکو دیکھکر خراب ہوتے ہین سو دین اسلام مین خلل آجاتاہے اور اسیطرح جب حاکم امیر بادشاہ قاضی خود گمراہ ہوجاوین اور لوگونکو حکم کرین تو ہزارون خلقت خوف و رجا مین اگر گمراہ ہوجاتی ہے سو دین مین خلل آجاتاہے تو دیندار کو چاہیئے کہ ایسے عالمون اور امیرون اور جہوٹے مسلمانونکی بات پر دہیان نکرین اور نمانے بلکہ رد کرے أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ **ترجمہ** مشکوۃ کے کتاب الامارۃ والقضا مین لکھاہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنتا اور حکم ماننا واجب ہے مرد مسلمان پر جبتک اوسکو حکم ہو گناہ کا پہر جب گناہ کا حکم کیا گیا پہر نہ سنتاہے نہ حکم ماننا **ف** یعنی حاکم اگر گناہ کو نہ کہے تو اوسکا حکم ماننا اور اوسکی بات سننا مسلمان آدمی پر فرض ہے اور اگر وہ گناہ کے کام کو کہے تو اوسمین اوسکا حکم ماننا حرام ہے مثلا حدیث سے یہ تحقیق ہوگیا قبر پکی کرنا اور چراغ جلانا وغیرہ حرکات حرام ہین پہر اوسکے خلاف اگر کوئی حاکم اور مفتی یا مولوی مشائخ جائز کہے یا کسی کتاب مین کسیکا قول و فعل لکھا ہو تو اوسکا ماننا حرام ہے ایسے ہی اور مسلون کا حال ہے أَخْرَجَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ

ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الامارۃ والقضا مین لکہا ہے کہ شرح السنۃ مین ذکر کیا کہ نواس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تابعداری نہین چاہیے کسی مخلوق کی جس امر مین نافرمانی ہو خالق کی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کے خلاف کوئی کہے اور کیسی ہی تقریر بنائے نمانیے بلکہ اگر تمام مخلوق دنیا کی کہے تو بہی خلاف قرآن کے نمانیے اور جس بات مین خدا کا امر ہو چکا اوسکو کوئی منع کرے خیال مین نلائے اور جو بات قرآن کی رو سے منع ہو چکی اوسکو کوئی کرنیکو کہے نمانیے اور جو مانے وہ گویا خالق سے مخلوق کو بڑا جانتا ہے أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي عُنُقِي صَلِيبٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ الْوَثَنَ وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ الْبَرَاءَةِ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَقَالَ إِنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَعْبُدُونَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا أَحَلُّوا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوهُ وَإِذَا حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ حَرَّمُوهُ ترجمہ عدی بن حاتم نے نقل کیا کہ مین آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میرے گلے مین سونے کی چلیپا تہی تو فرمایا کہ اے عدی پہینک دے اپنے پاس سے بت کو اور مینے سنا حضرت کو کہ پڑہتے تہے یہ آیت سورہ برات مین اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ الخ کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ٹہرا لیا اپنے مولوی اور درویشون کو رب اپنا اللہ سے ورے اور فرمایا حضرت نے کہ وہ لوگ پوجتے نہین تہے اونکو لیکن حلال جانتے تہے وہ لوگ جو حلال بتاتے تہے اور حرام جانتے جو چیز وہ حرام کہدیتے تہے **ف** یہودیون نے اپنی دانست مین عیسے پیغمبر کو سولی دیا سو اوس سولی کی شکل نصاری بناکر تعظیم کرتے ہین اور اوسکو چلیپا کہتے ہین اور سونے چاندی کی بناکر گلے مین بطور تعویذ کے ڈالتے ہین سو وہ چلیپا سونے کی عدی کے گلے مین تہی سو حضرت نے اوسکو بت فرمایا اور اوسکا پہینکنا ارشاد فرمایا اور کلام اللہ کی آیت پڑہ کر اوسکا مطلب بیان کیا کہ یہود و نصاری اپنے مولویون درویشون سے جو کام حلال سنتے وہ کرنے لگتے اور حلال جانتے اور جو حرام سنتے وہ حرام جانتے اور اللہ کی کتاب توراۃ اور انجیل سے اوسکو تحقیق نکرتے سو اونکو اللہ تعالی نے فرمایا کہ اونہون نے اپنے مولویون اور درویشونکو گویا اپنا رب ٹہرالیا کہ اونہونکے حکم کو مانتے ہین خواہ وہ کتاب اللہ سے موافق ہو خواہ مخالف سو یہ شرک ہے تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو چاہیے کہ یہود و نصاری کے راہ رویہ اختیار نکرے اور اصل حاکم اور شارع اللہ ہی کو جانے

تمنا ہی تو اپنے فضل سے دیکھلا ہمین یا رب ؛ شفاعت آپکی یا وارو ہوئے فضل خدا مسلم
دو عالم جس سے روشن ہے جمال روشن تابان کا ؛ نہین ہے اور کچہہ درمان تیرے امراض عصیان کا

اور قرآن کو مقدم سمجہے جسکی تابعداری کا قرآن مین حکم ہوا اوسکی تابعداری کرے اور کہا مانے اور قرآن کی
خلاف کسی مولوی مشایخ کا کلام نمانے اللہ سب مسلمانونکو یہی توفیق دے اور اپنی نیک راہ پر لگاوے
اور یہ جو بات لوگونمین رائج ہوگئی ہے کہ اللہ و رسول کے کلام کو دریافت نہین کرتے کوئی قصے
بزرگون کے دیکھتا ہے کوئی تواریخ مین مشغول ہے کوئی کلام بزرگون کے جمع کرتا ہے تو اسکا
سبب یہ ہوا کہ ان لوگون نے اپنے باپ دادے کو اسی روبہ پر دیکھا پہر ہوتے ہوتے یہ رسم پڑگئی
اور اسکی قباحت نظر سے چہپ گئی اسواسطے اسمقام پر رسوم کی قباحت بیان کرنا مناسب معلوم ہوا
اور ایک فصل اس باب مین بہی علیحدہ لکہی جاتی ہے **اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِیْ ذِکْرِ رَدِّ الرُّسُوْمِ**

ترجمہ ساتوین فصل رسمون کے رد کے ذکر مین **ف** جو چیز خواص و عوام اکثر لوگونمین رائج ہوا اور
وہ لوگ اوسکو برا نہ سمجہین اگرچہ اوسکا کرنا ثواب یا نکرنا عذاب نجانین مگر اوسکے کرنیوالے کو کوئی
اونمین مطعون نکرے بلکہ نکرنیوالا مطعون ہو اور لوگ اوسپر تعجب کرین پہر خواہ وہ کام شرع کے
روسے جائز اور مباح ہو خواہ مکروہ حرام ہو اس بات کا کچہہ اونمین لحاظ نہو صرف زمانہ کے رواج کا
لحاظ ہو ایسے کام کو رسم کہتے ہین پہر ایسے کام اصل شرع کی روسے اگرچہ جائز اور مباح ہون مگر جب
اونکا مونکو شرعی کامون کیطرح لوگ کرنے لگین اور کرنیوالے کی تعریف اور مدح اور نکرنیوالے کی ہجو
اور مذمت ہونے لگی اور ایسے بعض کامونمین ہوتے ہوتے آخر کو یہ نوبت پہنچی کہ مکروہ اور حرام بلکہ
کفر و شرک اوس کام کے سبب ہونے لگے تو ایسے سب کام کبہی بدعت کبہی مکروہ کبہی حرام کبہی شرک کبہی کفر
مین شمار ہوکر شرع کی روسے منع ہوجاتے ہین رسم کی مثال یہ ہے کہ مثلا قربانی کرنا دسوین اور گیارہوین
اور بارہوین ان تینون تاریخونمین ذی الحجہ کی شرع سے جائز ہے پہر اکثر لوگ جانور اوسی روز اگرچہ
گران قیمت اور مشکل سے تلاش ملے اور دوست آشناؤن فقیرون محتاجون کو اوس روز گوشت
کی چندان احتیاج نہین ہوتی اور ہرچند عید کی نماز مین دیر ہوجا لانکہ دو روز تک اور بہی قربانیکا
وقت ہے مگر اکثر لوگ صرف رسم و رواج کے لحاظ سے مخصوص عید کے روز قربانی کرتے ہین یا مثلا
جس روز کوئی مرجاوے اگرچہ اوس روز غم و الم سے فرصت نہو اور محتاجی بہی ہو اور موسم برسات کا
ہو اور گہر والون مین کوئی بیمار بہی ہو اور پڑہنے پڑہانے مین خلل آتا ہو یا سفر ضروری موقوف
ہوتا ہو اور عبادت اطمینان سے ہنوسکے اور جماعت یا جمعہ کی نماز فوت ہو اور کہانا

برسات میں خراب ہوتا ہو اور نوبت سودی لینے یا قرض یا بہیک مانگنے کی پہنچے مگر مُوت کے دن یا تیجے دن تک
یا ساتوین دن یا چالیسوین دن یا چہماہی یا برسی کے روز ضروری وس کے سبب کہانا پکے اور بانٹا
جاوے حالانکہ اور روز بہی کہانا پکانا مُردے کیطرف سے خیرات کرنا جائز اور مباح ہے مگر لوگ صرف
رسم و رواج کے سبب اونہیں نوبتون کرتے ہین اور نکرین تو مطعون ہوں یا مثلاً جب عورت کا شوہر
مرجاوے باوجودیکہ اوسکو مرد کی خواہش ہو اور بے وارثی کے سبب محتاجگی بہی ہو اور کوئی باہر کے
کام کرنیوالا اوسکا نہو اور اکیلے گہر مین او داس بیٹہی رہے اور شرع کی رو سے دوسرا نکاح جائز بہی
جانتی ہو مگر وہ صرف رسم و رواج کے سبب اوس خاوند نکریگی تو لوگ اوسکو اچہا کہینگے اور کرے تو اوسپر
طعن کرین یا مثلاً نکاح اور ختنے اور بسم اللہ وغیرہ مین باوجود فقیری اور محتاجی کے اگرچہ سودی قرض
لینا یا بہیک مانگنا پڑے مگر چہٹی معمولی اور برادری کا کہانا اور کپڑے وغیرہ رسمین جا ندانی بلکہ اور
خرافاتین ناچ راگ تک ضروری ہون اگرچہ وہ لوگ ان رسمونکو فرض واجب سنت مستحب جانین
مگر رسم و رواج کے سبب کرتے ہین کہ نکرین تو مطعون ہون اور کرین تو تعریف ہو ایسی باتونکا جو رسم
ٹہر گئی مین اس فصل مین ردّ ہے تو اب معلوم کیا چاہیئے کہ بعضے اگلے نیک لوگون نے بعضے مباح کام
اوس وقتمین کچہہ مصلحت سمجہکر کسی فایدہ کیواسطے کرنے تجویز کیے پہر لوگ اوس فایدہ کے سبب اون کامون
کو کرنے لگے پہر ہوتے ہوتے خواص عوام مین وہ کام رائج اور جاری ہوگئے اور عوام کے
نزدیک اوس فایدہ کا لحاظ نرہا اور وہ کام باقی رہے اور بسبب رواج کے رسم پڑگئی اوسکے کرنیوالیکی تعریف
اور نکرنیوالے کی مذمت ہونے لگی پہر یہانتک نوبت پہنچی کہ اگر کوئی شخص اوس سے بہتر طریقہ اوسی کام مین زیادہ
فایدہ کا نکالے تو اوسکو کوئی نمانے مثلاً اگلے عقلمندون نے مُردونکو ثواب پہنچانیکے واسطے کہانا پکاکر
خیرات کرنا مقرر کیا تہا اور بموجب حدیث کے صدقہ خیرات رشتہ مند محتاجون کو پہلے دینا چاہیئے
وہ لوگ رشتہ مند محتاجون کو وہ خیرات کا کہانا اول دیا کرتے تہے پہر ہوتے ہوتے اب نوبت پہنچی کہ
اوس کہانے مین سے خیرات اور ثواب کا لحاظ مطلق نرہا لوگ صرف رسم و رواج کے سبب کہانا پکاکر
رشتہ مندونمین حصے مقرر کرکے تقسیم کرتے ہین اور وہ رشتہ دار اگرچہ غنی دولتمند
ہون مگر کہانے کا حصہ نہ پہنچے تو شکوہ کرین پہر اگر کوئی خیرات صدقہ کا نام لے تو
بعضے غیرت والے رشتہ مند قبول نکرین اور وہ کہانا نہ لین تو اب یہ رسم ٹہر گئی خیرات

قل ان کنتم الآیہ سے محمد کی اطاعت پر
ہون جاہل کیون نہ اس حکم موجب اور موکد کا

نہین منکر کو خضر کے امر یہان بہی تقو سیا ہین
نہین کیا منکشف خورد و کلان پر حال سرمد کا

صدقہ زیارہ پہر اب اگر کوئی نقد یا کپڑا خیرات کرکے یا اور طرح سے مردونکو ثواب پہنچاوے اور رسم کے طور پر کہانا
نکرے تو اسقدر مطعون ہو کہ اگر کچہہ بہی نکرے تو اسقدر مطعون نہو اسیطرح کہانے پر فاتحہ پڑہنا اور شادی
اور غمی وغیرہ سب امور مین رسمین رائج ہوگئین کہ وہی بات اگر اور طرح پر ہو تو لوگ نمانین اور تعجب کرین بلکہ
برا کہین اور اگرچہ برا ہی کام ہو مگر جب رسم ہوگیا پہر نہ کوئی تعجب کرتا ہے نہ انکار رکہتا ہے مثلاً
اگر کوئی فرنگی یا چمار یا بہنگی کے گہر کا کہانا کہالے یا پانی پی لے تو مطعون ہو اور ہندوونکے گہر کا کہانا
پانی کوئی برا نہین سمجہتا سبب یہ ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونوا ایک ہین
یا اگر کوئی مسلمان دوکاندار کنہیا کا جنم کرے تو مطعون ہو اور مسلمان کہلاتے ہین اور دیوالی ہولی
اپنے گہر کرتے ہین کوئی برا نہین سمجہتا سبب یہ ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین
دونوا ایک ہین یا اگر کوئی اپنے لڑکے کو جنیو پہناوے تو مطعون ہو اور لڑکونکی چوٹیان رکہتے ہین کوئی
برا نہین سمجہتا سبب یہی ہے کہ اسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونوا ایک ہین یا اگر
کوئی حضرت عیسیٰ کے تولد کے بڑے دن کی محفل کرے تو مطعون ہو اور مولود شریف کی محفلین کرتے
ہین اور برا نہین سمجہتے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونوا ایک ہین
یا اگر کوئی خچر گدہے پر چڑہے تو مطعون ہو اور چہوٹے ٹٹو پر سوار ہو کوئی برا نہ سمجہے سبب یہی ہے کہ اوسکا
رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونوا ایک ہین یا اگر کوئی کسی مرد کے واسطے ایک کسبی علیحدہ
مکان مین بلاوے تو بہڑوا ٹہہرے اور مطعون ہو اور یہ جو لوگ ہزارون مردونکے واسطے طائفے کے
طائفے ایک مکان مین جمع کردیتے ہین انکو کوئی برا نہین سمجہتا سبب یہی ہے کہ اسکا رواج نہین اسکی
رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونوا ایک ہین یا اگر کوئی عورت کسی مرد کو زنا کروانے کے لیے نوکر رکہے
تو تعجب آوے اور وہ مطعون ہو اور اگر کوئی مرد کسیکو زنا کے لیے نوکر رکہے تو کوئی ویسا برا
نہ سمجہے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونوا ایک ہین یا اگر
کوئی عورت اپنا سر منڈاوے تو تعجب آوے اور وہ مطعون ہو اور مرد ڈاڑہی منڈاوے تو نہ
تعجب آوے اور کوئی اسقدر برا نہ سمجہے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور
حقیقت مین دونوا ایک ہین یا اگر عورت گہوڑے پر سوار ہو یا ہتیار باندہے تو ایک انگشت نما
اور مطعون ہو اور مرد جو مہندی مسی لگاوے سرخ کپڑے انگوٹہی چہلے پہنے تو کوئی

برا نہ سمجھے سبب یہی ہے کہ اسکا رواج نہین اور اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین یا اگر کوئی سور یا
کتا یا گدہا کہاوے تو مطعون ہو اور لوگ شراب اور سود اور رشوت کہاتے ہین کوئی برا نہین سمجہتا سبب یہی ہے
کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین یا اگر مسلمان آپکو پنڈت اور دیوتا مقرر
کہلاوے تو مطعون ہو اور ٹہاکر اور کنور کہلاتے ہین کوئی برا نہین سمجہتے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین
اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین یا اگر کوئی آدمی کی چرکین سے گہر لیپے تو مطعون ہو اور جانورونکی
چرکین سے مکان لیپتے ہین بلکہ روٹی پکاتے ہین اور برا نہین سمجہتے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اور
اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین یا اگر کوئی شخص بند کوٹہری مین سوتا ہو اور کوئی اوس کوٹہری
کی چہت پر بیٹہکر اوسکو راگ سناوے اور اوس سے عرض معروض کرے اور جانے کہ وہ سوتا ہی سنتا ہے تو لوگ
احمق بتاوین اور مطعون کرین اور مردونکی قبر پر گاتے ہین اور مردون سے عرض معروض کرتے ہین کوئی
برا نہین سمجہتا سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین یا اگر کوئی
کسیکو مسجد بیت المقدس قرآن کہے تو مطعون ہو اور کعبہ قبلہ کہتے ہین اور برا نہین سمجہتے سبب یہی ہے
کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین یا اگر کوئی سلام کی جگہ عبادت بجا
کہے تو تعجب آوے اور مطعون ہو اور بندگی کہتے ہین اور برا نہین سمجہتے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین
اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین یا اگر کوئی لکڑی یا کپڑے پر فاتحہ دلاوے تو مطعون ہو اور
کہانے پر فاتحہ دلاتے ہین اور برا نہین سمجہتے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور
حقیقت مین دونون ایک ہین یا اگر کوئی غیر آدمی کسیکے گہر مین چلا آوے اور پردہ نشین عورت سامنے ہو
تو مطعون ہو اور دیور اور جیٹہہ اور خاوند کے بہانجے بہتیجے جوان گہرونمین بے پردہ جاتے ہین اور عورتین
اونکے سامنے ہوتی ہین اور کوئی برا نہین سمجہتا سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور
حقیقت مین دونون ایک ہین یا اگر کوئی کسی فرنگی کو اپنی بیٹی دے تو مطعون ہو اور رافضیونکو بیٹیان
دیتے ہین اور برا نہین سمجہتے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین
یا اگر کوئی کسی انگریز کی نوکری کرے تو مطعون ہو اور ہندونکی نوکری کرتے ہین اور برا نہین سمجہتے سبب
یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اور اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین یا بعضے ملکون مین اگر کوئی
ہندونکی نوکری کرے تو مطعون ہو اور نصاریٰ کی نوکری کرتے ہین اور برا نہین سمجہتے سبب یہی ہے کہ اوسکا

150

رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین اگر کوئی نجوم وانگریزی پڑہے تو مطعون ہوا اور
ریاضی منطق ہیئت پڑہتے ہین اور برا نہین سمجہتے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی ور نہ حقیقت
مین دونو ایک ہین غرضکہ اسطرح کی ہزارون رسمون مین لوگ گرفتار ہین اور بسبب رواج کے اوسکی برائی خیال
مین نہین آتی اور اگر کوئی سمجہا دے تو اب لوگ وہی جواب دیتے ہین جو اگلے کافر کہتے تھے
قال الله تبارك وتعالى وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا
عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ترجمہ فرمایا اللہ
نے یعنی سورہ بقر مین اور جو اونکو کہئے چلو اوسپر جو نازل کیا اللہ نے کہین نہین ہم چلینگے اوسپر جسپر دیکہا اپنے
باپ دادونکو اوربہلا اگرچہ اونکے باپ دادے نہ عقل رکہتے ہون اور نہ راہ کی خبر غرض جب اونکو پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سمجہاتے کہ شرک وبدعت کی رسمین جو تم مین رائج ہین چہوڑو اور اللہ نے جو قرآن
اوتارا ہے اوسپر چلو تو وہ کہتے کہ اگر ہم اس قرآن موافق چلین تو باپ دادون کی راہ چہوٹے
سو ہم اسپر نہین چلین گے بلکہ اون رسمون پر چلین گے جسپر اپنے باپ دادونکو چلتے دیکہا اگر یہ راہ
ورسم بری ہوتی تو ہمارے باپ دادے کیون اسپر چلتے سو اللہ تعالی نے اوسکے جواب مین فرمایا
کہ یہ عجب احمق لوگ ہین اگر انکے باپ دادے مطلق بے عقل ومحض بے شعور اور بیوقوف ہون اور اونکو
نیک راہ کی کچہہ خبر بہی نہو یعنی اونمین اگر اپنی عقل بہی نہو اور کتاب کا علم بہی نہو تو بہی یہ لوگ کیا ایسے
احمق جاہل باپ دادونکی راہ ورسم پر چلین گے آخر بیعقلی بیعلمی کے کام مین باپ دادے کی راہ پہ چلین
گے مثلا کسی بزرگ نے ایکبار کپڑے کی سوداگری کی اور اوسمین نقصان پڑا تو وہ راہ اوسکی
اولاد نہ اختیار کرے گی یا کسی کا باپ بے دریافت کیئے راہ چلا تو بہک گیا تو اوسکا بیٹا وہ راہ
نہ چلیگا تو جس مقام پر دنیا کا نقصان ہوا وس مقام پر آدمی باپ دادے کی راہ چہوڑ دے تو دین کے
نقصان مین تو چاہیئے اور بہی زیادہ اوسکو چہوڑ دے عجب مسلمان ہین کہ خدا ورسول کی راہ محکم
کو چہوڑ کر باپ دادے کی راہ ورسم کو مقدم کرتے ہین اگرچہ باپ دادے کی رسم بیعقلی وگمراہی
کی ہو مگر کبہی نہ چہوڑین اور اوسکے مقابلہ مین اللہ ورسول کی راہ کو کہ دنیا ودین دونون جہان کے فائدہ
کی معقول ہدایت کی ہو لیکن نہ اختیار کرین اور پہر دعوی مسلمانی کا کیئے جاوین اور یہانتک
نوبت پہنچا دین کہ اگر باپ دادے کچہہ عقلمندی کی بات کچہہ فائدہ سوچکر کے اور ابتک ہین

وہ فائدہ نرہا توبہی وسکا م کو کیئے جاتے ہین مثلا باپ جسکا مرید ہو تو بیٹا بہی وسی خاندان کا مرید ہوگا اگرچہ باپ کا پیر اچہا اور نیک خدا آگاہ اور عارف باللہ تہا اور اوسکی اولاد ریا کار رہنگ ہوگئی مگر اوسی خاندان کا مرید ہوگا یا مثلا باپ دادے سے اتفاقی ایکبار کوئی کام بیہوشی مین ہوگیا تو اولاد اوس کام کو اپنے اوپر واجب جانکر کرنیگی چنانچہ ایک بزرگ دریا سے پانی کا گہڑا بہرے اپنے گہر کو لاتے تہے اتفاقا بسنت کا روز تہا راستے مین اون بزرگ کو ہندو گاتے بجاتے ملے اون بزرگ کو حال گمراہی کا دیکہکر شاید خدا کا خوف و قیامت یاد آئی تو اونکو حال آیا اور بیخود ہوکر مستی کی حالتمین گہر تک آئے اب اونکی اولاد نے یہ رسم ٹہرائی کہ بسنت کے روز بہت سے مریدونکو ساتہہ لیکر دریا سے پانیکا گہڑا بہر کر سر پر رکہکر اپنے گہر تک ناچتے چلے آتے ہین اور کوئی منع کرے تو باپ دادے کی سند لاتے ہین پہر بعضونمین یہانتک جہالت کی نوبت پہنچی کہ لڑکیون کو قرآن و مسائل نہین سکہاتے کہ ہمارے بزرگون سے یونہین چلا آتا ہے کہ عورتونکو کچہہ پڑہاتے نہین یہ بات بعینہ ہندوؤن کی ہے کہ اونکے ہان بہی عورتونکو مسائل پڑہنا منع ہے اور بعضے یون کہتے ہین کہ ہمارے خاندان مین کسی پر سجدہ بنانا نہین سبحان اللہ پہلے منہ پہر دعوی مسلمانی کا کرتے ہین مسلمان کو چاہیے کہ کافرون کیطرح باپ دادے کی رسوم کو سند نہ پکڑے جو حکم خدا کا ہو اوسپر چلے اور باپ دادے کی اگر کوئی بات وہ قرآن حدیث کے موافق ہو تو اوسپر اللہ و رسول کی راہ سمجہہ کر چلے نہ باپ دادے کی رسوم کو اختیار کرنا غرضکہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ باپ دادے کی رسوم کو اختیار کرنا اور قرآن حدیث کے مقابلہ مین سند پکڑنا کفر کی بات ہے جیسے اللہ تعالی نے اگلے کافرونکو الزام دیا قال اللہ تبارک وتعالی وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۝ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ زخرف مین کہ اور اسیطرح جو بہیجا ہمنے تجہسے پہلے ڈر سنانیوالا کسی گانؤ مین سو کہنے لگے وہان کے آسودہ لوگ ہمنے پائے باپ دادے ایک راہ پر اور ہم اونہین کے قدمون پر چلتے ہین وہ بولا اور مین جو لادون تمکو اوس سے زیادہ سوجہہ کی راہ جسپر تمنے پائی اپنے باپ دادے توبہی کہنے لگے ہمکو تمہارے ہاتہہ بہیجا نہ ماننا پہر ہمنے اونسے بدلا لیا سو دیکہہ آخر کیا ہوا

عزم توصیف کرین پہلے ہی گم عقل ہے
اب تو لبس میری غم عشق پیمبر ہو غذا

اوس میان پاک کے مضمون کہان سے لاؤنگا
اور نعت اس سے کیا بہتر ہے جسکو کہاونگا

جھٹلانیوالونکا ف یعنی اللہ کیطرف سے جتنے پیغمبر آئے سب سے یہی معاملہ ہوا کہ ہر قوم کہ وہ لوگ کہنے لگے کہ جس راہ پر ہمنے اپنے باپ دادے کو دیکہا اوسی راہ اور اونہین کے قدم بقدم چلین گے پہر وہ پیغمبر جب اونسے یون کہتے کہ بہلا اگر تمہارے باپ دادے کی راہ سے زیادہ سوجہہ کی راہ اور بہتر طریق ہم تمکو بتاوین توبہی کیا تم باپ دادے ہی کی راہ پر چلوگے تب اونکو کچہہ جواب نبتا تو عاجز ہوکر آخر کو کہتے کہ جو علم اور کتاب تمہاری معرفت اللہ نے بہیجا سو اوسکے ہم منکر ہین وہ ہم نمانینگے اگرچہ ہمارے باپ دادے کی راہ سے بہتر ہو جب یہانتک اون کافرون کی جہالت اور شرارت پہنچی تب اللہ تعالے نے اوس شرارت کا اونسے بدلا لیا پہر کسی کافر ونکی قوم پر پتہر برسائے اور کسی پر آگ برسی اور کوئی ہوا سے ہلاک ہوا اور کوئی زمین مین دہس گیا اور کسی قوم کو دریا مین ڈبو دیا اور کسیکو زمین ہلا کر ہلاک کردیا سو دیکہو جن لوگون نے ہمارا حکم جھٹلایا اور اپنے باپ دادے کی رسم و راہ مقدم کی اوسکا انجام کیسا ہوا کہ وہ تو اپنے باپ دادے کی رسم قایم رکہا چاہتے تہے اللہ تعالی نے اوسکے بدلے اونہین کو نیست و نابود کردیا پہر کسیکا پتا بہی نہ لگا اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر پیغمبر کی امت کے بڑے لوگ اسیطرح کہتے چلے آئے ہین اور اپنے باپ دادے کے رسومات کو چہوڑنا اونکو ازبس ناگوار ہوتا تہا تو مسلمان کو چاہیے کہ باپ دادے کی رسوم کو اوٹہاوین اور اپنے پیغمبر کے فرمودے موافق خدا کے حکم پر عمل کرین اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جو لوگ آسودہ کہاتے پیتے ہوتے ہین وہی اکثر باپ دادے کے رسومات کو سند پکڑتے ہین اور اونہین کو رسومات کا چہوڑنا بہت مشکل اور گران ہوتا ہے اور بیچارے محتاج آدمی خدا و رسول کی بات جلدی مان لیتے ہین تو جو آسودہ مسلمان ہین اونکو مقدم چاہیے کہ پہلے آپ رسوم کو ترک کرین اور لوگون کو ترغیب دین کہ باپ دادے کی رسوم کو چہوڑدین پہر محتاج لوگ خود بخود دیکہا دیکہی وہ بہی چہوڑدینگے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جب آدمی باپ دادے کی رسومات مین گرفتار ہوتا ہے اور باپ دادے کی راہ پر اڑجاتا ہے تو کسیکا سمجہانا اوسکے خیال مین نہین آتا اور معقول بات بہی نہین مانتا تو غضب الہی اوسپر نازل ہوتا ہے پہر اوسکا نام و نشان باقی نہین رہتا تو مسلمان کو چاہیے کہ خدا کے غضب سے ڈرے اور باپ دادے کی رسم پر اڑ نرہے اور سبکو ترک کرے اور خدا و رسول کی راہ کو چہوڑ کر شیطان کی باتون کے پیچہے نہ لگے قال اللہ تبارک و تعالی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَنْ تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيهِ إِلَى

ردیف الباء

عَذَابِ السَّعِيْرِ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ حج مین کہ اور بعضا شخص ہے جو جھگڑتا ہے اللہ کی بات
مین بیخبر اور ساتھہ پکڑتا ہے ہر شیطان سرکش کا جسکی قسمت مین لکھا ہے کہ جو کوئی اوسکا دوست ہووے وہ
اوسکو بہکاوے اور لیجاوے عذاب مین دوزخ کے ف یعنی بعضے آدمی ایسے بہی ہین کہ اللہ کا حکم سنکر اوسمین
گفتگو اور چون چرا کرتے ہین و رحجت و تکرار اوٹھاتے ہین حالانکہ اونکو اپنی بات کی خبر نہین کہ ہم کیا کہتے
کہتے ہین اور کیا کہتے ہین سو وہ لوگ شیطان کا ساتھہ پکڑ رہے ہین کہ شیطان کی سکہائی ہوئی رسمون
اور باتونکو سند پکڑ رہے ہین سو اونکا انجام دنیا مین گمراہی ہے اور مرنیکے بعد دوزخ ہے اسواسطے کہ یہ
لوگ شیطان کی سکہائی ہوئی بات پر چلتے ہین تو شیطان کے دوست ہین اور شیطان کی قسمت
مین اللہ تعالے نے لکھدیا ہے کہ جو شخص اوسکی دوستی اختیار کرے اوسکو بہکاوے اور گمراہ کر دے اور
دوزخ مین پہنچاوے اس آیت سے معلوم ہوا کہ اس زمانہ مین جو بعضے لوگ چون چرا کرتے ہین اور شیطان
کی سکہائی ہوئی رسمونکو دلیل ٹہراتے ہین سو شیطان کے دوست ہین اور شیطان کے بہکائے ہوئے
ہین کہ انجام اوسکا دوزخ ہے ان آیتون سے معلوم ہوا کہ باپ دادے کی رسم کو اختیار کرنا باوجود
مخالفت قرآن و حدیث کے ترک نکرنا کفر کی رسم ہے کہ اسی بات پر اللہ تعالی نے کافرونکو الزام دیا
اور گمراہ فرمایا اور انجام اونکا دوزخ فرمایا تو مسلمان کو چاہیئے کہ بالکل رسم و رسوم کو اوٹھا دین اور
کافرونکی سی راہ نہ اختیار کرین اور برادری کے لوگون کے برا ماننے اور طعن کرنیکا لحاظ نکرین کہ اللہ اور رسول
کیطرف سے شاباشی ملیگی اور اگر برادری چہوٹے گی تو اللہ اور رسول کا ساتھہ ہوگا ہر چند رسمین بہت سے
لوگونمین رائج ہین کہ سبکا حال بیان کرنا مفصل خصوصا اس چہوٹی سی کتاب مین مشکل اور دشوار
ہے مگر چند رسمونکی قباحت بیان کرنا ضرور ہوا کہ وہ رسمین اکثر خواص لوگون مین بہی رائج ہین اور
چہوٹنا خواص و عوام سے مشکل اور دشوار ہے سو وہ سات چیزین ہین اول راگ یا باجا سننا دوسرے
اپنے نسب پر فخر کرنا تیسرے آپسمین ایک دوسرے کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا چوتھے مہر بڑی مقرر کرنا
اور شادیونمین بیجا خرچ کرنا پانچوین بیوہ عورت کا دوسرا نکاح نکرنا چہٹے مصیبت مین چلانا اور
زیادہ سوگ مین بیٹھنا ساتوین زینت بہت سی کرنا **رسم پہلی** سماع الغنا والمعازف ہے
یعنی راگ باجا سننا اسپر چاہیئے کہ راگ سننا اس زمانہ مین اکثر رائج ہو گیا کہ شادیون مین
اور عرسون مین اور محفلون مجلسون مین خواہ نخواہ مقرر کرتے ہین پہر بعضے جاہل کہتے ہین کہ

ہے اب تو بر سر پرواز مرغ جان احباب
کہین دکہاؤ مدینہ کا بوستان احباب

نسیم فضل مدینہ دکہا ئیگی مجکو
اڑا کے ہندسے وہ ہون مین ناتوان احباب

اسکے بغیر شادی مین کچہ لطف ہی نہین اور جس شادی مین راگ باجا نہو اور شادی موافق سنت کے ہو تو بعضے مرد یون کہتے ہین کہ یہ گویا غمی کی محفل ہے یہان چنے لاکر اوسپر کلمہ پڑہو تو اس سنت پر طعن کیا اور اپنے ایمان کا لحاظ نکیا کہ وہ جاتا رہا اور بعضے شخص اس راگ کو عبادت سمجہنے لگے اور قبرون پر بزرگون کے گانے بجانے ناچنے لگے اور حالانکہ قرآن و حدیث سے راگ باجے کی برائی اور گانے ناچنے والون کی برائی مذمت ثابت ہے قال اللہ تبارک وتعالی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ لقمان مین کہ اور ایک لوگ ہین کہ خریدار ہین کہیل کی باتون کے تاکہ بچلاوین اللہ کی راہ سے بن سمجہے اور ٹہراوین اوسکو ہنسی وہ جو ہین انکو ذلت کی مار ہے **ف** کہیل کی بات یہان فرمایا راگ کو کہ بعضے ناسمجہ آدمی اوسپر پیسا خرچتے ہین اور قوالون اور سرودیون بہرودون بہانڈ بہگتیون رنڈیون کو روپیے دیتے ہین سو اس راگ کے سبب سننے والے بہی اللہ کی راہ کے کام سے بچل جاتے ہین کہ کسیکی نماز جاتی رہتی ہے اور کسیکو وقت تنگ ہوتا ہے اور کسیکا دل بجاے نماز مین اوس راگ کیطرف متوجہ ہوتا ہے اور کسیکو زنا یاد آتا ہے اور کوئی اوسمین بیخود اور بیہوش ہوجاتا ہے اور کوئی اوچہلنے کودنے لگتا ہے اور آپ پر لوگو نکو ہنساتا ہے اور روپیہ پیسا جو اللہ کی راہ مین خرچنا تہا مفت برباد جاتا ہے پہر ہوتے ہوتے اوسکے نزدیک شریعت کی بات ہنسی ٹہرجاتی ہے اور وہ گانے بجانے والے بہی اللہ کی راہ سے بچل جاتے ہین کہ نماز روزہ دین کے مسئلے نہین سیکہتے ابتدا سے راگ تال سُر راگنیان دریافت کرتے ہین اور راگ کے شغل مین نماز روزے سے باز رہتے پہر اوسمین جو پیسا پاتے ہین وہ بہی بُرے کامونمین اوڑاتے ہین اور مسائل دینی کو کہیل سمجہتے ہین فرمایا کہ ایسے لوگونکو ذلت کا عذاب ہوگا قال اللہ تبارک وتعالی وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ بنی اسرائیل مین کہ اور گہبرالے اونمین سے جسکو گہبرا سکے اپنی آواز سے اور پکار لا اونپر اپنے سوار اور پیادے اور ساجہا کر اونسے مال مین اور اولاد مین اور وعدے دے اونکو اور کچہ نہین وعدہ دیتا اونکو شیطان مگر دغابازی **ف** جب شیطان اللہ کی درگاہ سے راندہ گیا تب اللہ سے دعا مانگی مجکو قیامت تک زندہ رکہہ تو مین

لوگونکو بہکاوون تو اللہ تعالے نے اوسکی دعا قبول کی اور فرمایا کہ جا جو شخص تیری تابعداری کرے اوسکا اور تیرا دونونکا ٹہکانا دوزخ ہے اب جسی آدمی پر تیرا مقدور چلے اوسکو اپنی آواز یعنی راگ سنا کر اور راگ باجیکا مزا اوسکے دلمین ڈالکر اور اپنے سوار و پیادے جیسے جن و پری و برے لوگ ناچنے گانیوالے رنڈیان اور بہانڈ بہگتیے قوال سرود کے گتکرے ڈفالی بگالی عورتین مرد اور جنکے سبب سے آدمی برائیکی طرف متوجہ ہووے اونپر جمع کر دے کہ لوگ اونکیطرف متوجہ ہوکر برے کام مین لگجاوین اور مال مین لوگون سے ساجہا کر لے کہ تیری راہ پر بہی مال خرچین کہ تیرے ان سوار و پیادونکو دیوین کہ کبہی شیخ سدو اور کبہی زین خان اور کبہی سرور اور بالے میان اور کبہی بی بی اوتا ولی اور لعل پری کے نام کی نیاز ٹہراوین اور کبہی ظاہر مین بعضے بزرگونکا نام ٹہرا کر حقیقت مین تیرے واسطے نذر بدکر مال خرچین اور اونکی اولاد مین بہی اپنا ساجہا کر لے کہ اسکی بخشی ہوئی اولاد کو تیری طرف نسبت کرینے اور تیرے کام مین لگاوین کہ کوئی بہوانی بخش اور کوئی گنگا بخش نام رکہے اور کوئی مدار بخش اور سالار بخش ٹہرا لے پہر اوس اولاد کو کوئی گانا بجانا سکہاوے اور کوئی ناچنا نقلین تعلیم کرے اور کوئی شراب بنانا بتاوے پہر اون لوگونکو ترغیب کر اور وعدہ دے کہ ایسا کروگے تو ایسا ہوگا اور یون کروگے تو یون ہوگا راگ سنوگے تو شوق الہی اور سرور قلبی ہوگا اور اچہی صورت دیکہوگے تو قدرت خدا یاد آویگی اور فلانی جگہہ مال خرچوگے تو نام زیادہ ہوگا اور فلانے کی نیاز اور چنگی نکالوگے تو مال مین برکت ہوگی اور اولاد کو فلانا فلانا کسب سکہلاوگے تو کمائی خوب ہوگی اور فلانیکی طرف نسبت کروگے تو اولاد کی عمر زیادہ ہوگی سو اللہ تعالے نے فرمایا کہ یہ شیطان کے وعدے دغابازیکے ہین انکا ہونیسے یا تیرا جو شیطان سمجہاتا ہے نہین ہوتین جو اللہ و رسول کی راہ موافق آدمی کام کرے تو البتہ ہوتی ہین غرض کہ راگ باجا شیطان کی آواز ہے اور گانے ناچنے والے جو لوگ راگ کی ترغیب دین شیطان کے سوار و پیادے ہین کہ نیکی کی راہ مارتے ہین اور جو لوگ اسمین اپنا مال خرچتے ہین وہ مال شیطان کا حصہ ہوجاتا ہے اور اپنی اولاد کو ایسے کام مین مشغول کرتے ہین وہ اولاد شیطان کے حصہ مین پڑجاتی ہے پہر باجا راگ سننے والونکو جو یہ خیال آتا ہے کہ اس سے شوق الہی زیادہ ہوتا ہے اور بزرگون کی روح خوش ہوتی ہے اور اس سے نام آوری ہوتی ہے سو یہ شیطان کا خیال ڈالا ہوا ہے دیکہو کہ کام کا اسکا انجام افسوس ہے أَخْرَجَ البَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الإِيْمَانِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ

کیون سنکے ہونہ سرِ وسلم کا غلغلہ ٭ ہو سیر آ او وصف پیمبر کے گر سنو ٭
ایک رو نق سخن ہے جہا نمین بیان نعت ٭ دیتا ہون لو مبارک سنت ہے خوان نعت

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب البیان والشعر مین لکہا ہے کہ بیہقی نے شعب الایمان مین ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راگ اوگاتا ہے نفاق دلمین جیسے اوگاتا ہے پانی کہیتی **ف** نفاق اوسکو کہتے ہین کہ آدمی ظاہر مین دعوی مسلمانی کا کرے روزہ نماز بجالاوے اور دلمین اوسکو خدا و رسول سے کچہہ کام نہو سو فرمایا کہ جیسے کہیتی پانی دینے سے جمتی اور زیادہ ہوتی ہے ویسے ہی راگ سننے سے نفاق دلمین پیدا اور زیادہ ہوتا ہے جو سچا مسلمان ہو اوسکو راگ سننے سے نفاق پیدا ہوتا ہے اور جسکے دلمین کچہہ بہی نفاق ہو تو وہ زیادہ ہو پہر شوق الہی پیدا ہونیکا یا زیادہ ہونیکا تو کیا امکان ہے اور جو شخص دعوے کرے وہ جہوٹا ہے جسکو پیغمبر نفاق فرماوے اوسکو شوق الہی کہا نسے آوے اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ

عَنْ نَافِعٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِیْ طَرِیْقٍ فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِیْقِ اِلَی الْجَانِبِ الْاٰخَرِ ثُمَّ قَالَ لِیْ بَعْدَ اَنْ بَعُدَ یَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَیْئًا قُلْتُ لَا فَرَفَعَ اِصْبَعَیْہِ عَنْ اُذُنَیْہِ قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ یَرَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ قَالَ نَافِعٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَکُنْتُ اِذْ ذَاکَ صَغِیْرًا **ترجمہ** مشکوۃ کے باب البیان والشعر مین لکہا ہے کہ امام احمد اور ابو داود نے ذکر کیا کہ نافع رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ مین ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتہہ تہا ایک راہ مین سو سنا اونہون نے ایک باجا تو ڈالین اپنی دونوا نگلیان اپنے دونو کانون مین اور چلے گئے اوس راہ سے دوسری طرف کو جب دور نکل گئے مجہسے کہا اے نافع بہلا تو کچہہ سنتا ہے مینے کہا نہ تب اوٹہا ئین دونون انگلیان دونو کانو نسے اور کہا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہا تو سنی اونہون نے آواز بانسلی کی تو ایسا کیا جیسا مینے کیا نافع نے کہا مین اوسوقت مین لڑکا تہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلعم اور صحابہ کو یہی عمل تہا کہ باجا سننے سے اسقدر پرہیز کرتے تہے کہ راہ چلتے مین بہی اگر کہین سے باجے کی آواز کان مین پڑجاتی تو اپنے کان بند کر لیتے تہے پہر معاذ اللہ باجا سننا یا راگ کی محفل اپنے گہر کرنا یا راگ کی محفلمین جانا اور اوسمین سرور آنا اور اوسکو موجب شوق الہی کا سمجہنا تو کیا امکان تہا اَخْرَجَ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَیْسِرَ وَالْکُوْبَةَ وَقَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ **ترجمہ**

مشکوۃ کے باب القصاص میں لکھا ہے کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کی شراب اور جوا اور کوبہ اور فرمایا کہ جو چیز نشہ کرے حرام ہے **ف** کوبہ اوس باجے کو کہتے ہیں جو دونو طرف سے منڈھا ہوتا ہے جیسے ڈہول ڈہولک اور ڈورو یعنی ہڑک اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے شراب اور نشہ کی چیز جیسے بنگ بوزہ ڈبہرہ تاڑی سیندہی جوا حرام ہے ویسی ہی ڈہولک کے قسم کا باجا بجانا اور سننا بھی حرام ہے أَخْرَجَ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ وَأَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيرِ وَالْأَوْثَانِ وَالصُّلُبِ وَأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الخمر میں لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابو امامہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کیا مجکو سارے عالمونپر رحمت کے سبب اور ہدایت کے واسطے سارے عالمونکی اور حکم کیا مجکو میرے رب عز وجل نے تار کے باجوں اور منہ کے باجونکے دفع کرنیکا اور بتوں اور صلیب کے دفع کرنیکا اور نادانی کے کامونکے دفع کرنیکا **ف** یعنی اللہ تعالیٰ کی جب رحمت کاملہ ساری مخلوق کیطرف متوجہ ہوئی اور منظور ہوا کہ لوگونکو ہدایت ہو اور برے کاموں سے باز رہیں تو اللہ تعالیٰ نے مجکو نبی کیا اور مجکو حکم کیا کہ جو باجے تار و تانت سے بنتے ہیں جیسے ستار اور طنبورہ اور سرود اور سارنگی اور چکارا اور بین اور رباب وغیرہ ان سب کو دفع کروں اور جو باجے کہ منہ کی قسم سے ہوتے ہیں جیسے بانسلی اور الغوزہ اور شہنائی اور سرنائی اور قرنائی اور ترہی وغیرہ ان سبکو دفع کروں اور بتونکو دفع کروں اور چلیپا کو دفع کروں اور کفر کی رسمیں جو لوگونمیں رائج اور جاری ہیں اونکو دفع کروں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا جیسے حضرت کو بتوں کی اور چلیپا اور ایام جہالت کی رسمونکے مٹانیکا حکم تہا ویسا ہی باجوں کے دفع کرنے اور مٹانیکا حکم تہا کہ لوگونکو باجے کی چیزیں بنانے اور بیچنے اور رکھنے اور بجانے اور سننی سے منع کریں اور جو کوئی خوشی سے نمانے تو توڑ ڈالیں کہ ایسی چیزونکا دفع ہونا موجب رحمت الٰہی کا اور موجود ہونا باعث غضب الٰہی کا ہے اور فی الحقیقت جس کام کے مٹانیکو اللہ کیطرف سے رسول آوے وہ کام البتہ غضب الٰہی کا موجب ہوگا پہر اوسمیں شوق الٰہی پیدا ہونا توکیا امکان ہے أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي عَامِرٍ وَأَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْخَزَّ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ **ف** **ترجمہ** مشکوۃ کے

رہتا انکھون مین ہے گلزار مدینہ ہر دم ؛ جبین رہتا ہے اوسی عارض گلگون کا خیال

اپنی نظرون مین یہ کسطرح سمائے جنت ؛ روز ہوتی ہے مجھے سنت لقائے جنت

باب البکاء والخوف مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابی عامر اور ابی مالک اشعری نے نقل کیا کہ مینے سنا رسول
خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے مقرر البتہ ہونگے میری امت مین سے کئی قوم ایسی کہ حلال کر لین گے خز
اور درائی وشراب وباجے **ف** حضرت کا فرمانا سچ ہوا اور ظہور مین آیا کہ اس زمانہ مین اکثر لوگ آپکے
حضرت کی امت مین کہتے ہین مگر ریشمی کپڑے اور باجا سنا اور بجانا بطور حلال کے استعمال کرتے
ہین پہر بعضے جاہل حلال ہی جانتے ہین پہر یہانتک نوبت پہنچی کہ نوبت اور نقارے اور تاشے اور
مرفے اور دائرہ اور ربانہ اور ڈہولک اور مجیرے اور جہانجین اور ستار اور طنبورہ اور سارنگی
اور طبلہ اور بین اور رباب اور چنگ اور ارغنون اور چکارا اور مہچنگ اور بانسلی اور شہنائی اور ترہی
اور قرنائی وغیرہ باجے بیدہڑک بجواتے اور بجاتے اور گاتے اور گواتے اور سنتے اور سنواتے ہین
اور کوئی محفل راگ باجے سے خالی نہین ہوتی نکاح اور ختنہ اور دعوت اور عرس کی محفل مین تو راگ
باجے ناچ کو مردود واجب سے جانتے ہین اور بعضے جاہل پیرزادے اور صورتکے مشائخ راگ کو عبادت
جانتے ہین اور راگ کی محفلین فرمق شوق سے جاتے ہین اور لوگونکو بلاتے ہین پہر زندے تو درکنار
یہانتک نوبت پہنچی کہ مردون کوبہی راگ سناتے ہین اور قرآن وحدیث سے ثابت ہوچکا
کہ راگ باجا شیطانی کام ہے سو وہی شیطان کبہی ان لوگون کے خیالات مین تصرف کرتا ہے
اور ذوق شوق دلاتا ہے یہ نادان اوسکو انوار آلہی تصور کرتے ہین اور اوس حال کو کمال جانتے
ہین سبحان اللہ شیطانی کام مین انوار آلہی کا کیا ذکر چیل کے گہونسلے مین گوشت کی دہروہ اگر انوار آلہی
ہوتی تو نماز اور تلاوت قرآن اور سماعت حدیث مین جاری ہوتے شیطانی کام سے انوار آلہی
سے کیا علاقہ اور جس نکاح وختنہ مین ایسے باجے راگ ناچ ہون وہان مبارکی اور سعادت کا کیا
ذکر مگر اتنا معلوم رہے کہ جہاد مین فوج کے خبر کرنیکو طبل بجانا درست اور نکاح مین صرف اتنے واسطے
کہ نکاح کا ہونا مشہور ہوجاوے ڈہپ بجادینا مباح ہے فرض وواجب سنت مستحب وہ بہی نہین
اور جس مقام پر بہت آدمی ہون اور نکاح ہونا سب کو معلوم ہو تو وہان وہ بہی ضرور نہین غرضکہ یہ
سب خرافات ممنوعات مین انسے بچنے ہی سے ایمان کامل ہوتا ہے **دوسری رسم**
افتخار بالانساب ہے کہ لوگونمین خصوص شیخ سید مغل پٹہان پہران مین بالتخصیص پڑ رہا ہے
مولویون مین بہت رائج اور جاری ہے اور اوسکی قباحت اور برائی کو نہین سوچتے باوجودیکہ

159

دوسری رسم نسب کے فخر کرنے مین

یہ سب کو معلوم ہے کہ سید شیخ مغل پٹہان جولاہے ترکاری فروش قصاب چھیپی تیلی تنبولی چوڑہے چمار
دولتمند مفلس پیغمبر ولی غوث قطب نیک بد کافر مسلمان غرضکہ سب آدمی حضرت آدم اور حضرت حوا
ایک ماں باپ کی اولاد ہیں کوئی نیک ہوا کوئی بد ہوا کسی نے پیشہ سپہ گری کا کیا کسی نے متصدی گری کا کسی نے
روٹی پکانیکا کسی نے کہیتی کرنیکا کسی نے کپڑا بننے کا اور کسی نے سینے کا کسی نے دہونے کا کسی نے جوتا بنانیکا کسی نے
لہاریکا کسی نے سناریکا کسی نے معماریکا اور کسی نے گلکاریکا اختیار کیا چنانچہ خود حضرت آدم کپڑا بنتے تہے
اور کہیتی کرتے تہے اور حضرت ادریس کپڑا سیتے تہے اور حضرت نوح بڑہئی کا کام کرتے تہے اور حضرت
ابراہیم اور حضرت لوط کہیتی کرتے تہے اور حضرت صالح اور حضرت ہود تجارت کرتے تہے اور حضرت
داود لہاری کرتے زرہ بناتے اور حضرت سلیمان پنکہے بنتے بوریئے ٹوکریا بناتے اور حضرت شعیب بکریاں
بہیڑیں پالتے اوس سے اپنی گذران کرتے اور حضرت ابوبکر صدیق بزازی کرتے یعنی کپڑا بیچتے اور
حضرت عمر فاروق خشت پزی کرتے تہے اسیطرح بڑے چہوٹے سب لوگ اپنی گذران کیواسطے کچہہ کچہہ
پیشہ کر لیتے تہے مگر اصل میں ایک ہی ماں باپ کی اولاد تہے پہر جب حضرت آدم کی اولاد ملک ملک میں
پہیلی تو ہر کنبے کے لوگ اپنے اپنے بزرگ کے نام سے مشہور ہوئے پہر اب بہی اونکی ذات ٹہر گئی چنانچہ
حضرت یعقوب پیغمبر کا نام اسرائیل تہا اونکی اولاد بنی اسرائیل اور حضرت اسمعیل کی اولاد بنی اسمعیل کہلائی
اور ہمارے حضرت کا لقب سید تہا آپکی اولاد سید مشہور ہوئے اور حضرت ابوبکر کا لقب صدیق تہا اونکی
اولاد شیخ صدیقی کہلائے اور حضرت عمر کا لقب فاروق تہا اونکی اولاد شیخ فاروقی ٹہرے پہر
انہیں میں بہی جس شخص نے کسی بزرگ کو اپنا وسیلہ ٹہرایا وہ اوس بزرگ کیطرف منسوب ہوا جو عبد القادر
جیلانی رح کا مرید ہوا وہ قادری کہلایا اور جو بہاؤ الدین نقشبند رح کا مرید ہوا وہ نقشبندی ٹہرا
اور جو شہاب الدین رح سہروردی کا مرید ہوا وہ سہروردی مشہور ہوا پہر اسیطرح حنفی اور شافعی اور مالکی اور
حنبلی اور امامیہ وغیرہ فرقے ہوگئے پہر انہیں سے جب ان لوگوں نے معلوم کیا کہ ہمارے لوگ ایسے تہے کہ
لوگ اونکی تعظیم و توقیر کرتے تہے اور اونکو بڑا سمجہتے تہے اور اونکے کہنے پہ چلتے تہے اور ہماری کوئی
ویسی تعظیم نہیں کرتا اور نہ کوئی ہمکو ویسا بڑا سمجہتا اور نہ کوئی ہمارے کہنے پر چلتا ہے اور اپنے آپ کو بہی
لوگوں کا مقتدا بنانا چاہا تو لوگوں کے سامنے اپنے بزرگوں کی بزرگیاں اور بڑائیاں کرنے لگے اور سیر فخر
کہنے لگے کہ ہمارے بزرگ ایسے تہے اور ویسے تہے تاکہ لوگ ہماری بہی ویسی تعظیم کریں اور ہمکو بہی

ہے وہی زندہ جاوید جہانمین بیشک | شوق ہے دشت نوردی کا جو تجکو ایدل
جان دیتا ہے جو یہان پر تو لائے حدیث | تو ہو مجنون کیطرح بادیہ پیمائے حدیث

مقتدا اور پیشوا ٹہراوین چا لانکہ اون بزرگون کی بزرگی اس سببسے تہی کہ اونمین وہ بزرگی کی بات تہی اور انمین وہ بات نہین سو انکو اونسے کچہہ نہین نسبت ذرا ۞ ہین وے ویسے جیسے بیٹا نوح کا ۞ پہر اب کوئی باپ دادے کی پیغمبری پر فخر کرتا ہے اور کوئی اپنے بزرگون کی ولایت اور کرامت پر غرور رکہتا ہے اور کوئی باپ دادے کی حکومت پر ورا اور کوئی اگلونکی دولتمندی پر سرورا اور ایک اسی سببسے دوسرے کو ذلیل جانتا ہے گو کہ وہ دوسرا اس سے افضل ہو مثلا سید گو کہ خود بدکار ہو مگر اونکی نسلی والے سے اگرچہ وہ متقی اور پرہیزگار ہو وہ سید اپنے کو اوس سے افضل جانیگا کہ ہم پیغمبر کی اولاد ہین حالانکہ سو انکو اونسے کچہہ نہین نسبت ذرا ۞ تو ہے جیسے دہوان پیدا ہوا ۞ اور شیخ آپ کو قریشی اور صدیق اکبر یا عمر فاروق یا عثمان ذی النورین کی اولاد خیال کرکے اوروں سے افضل جانتے ہین اگرچہ خود اون بزرگون کی راہ پر نہین چلتے پہر بہی اونپر فخر کرتے ہین اور پٹہان جانتے ہین کہ ہم بنی اسرائیل ہین کہ ہزارون پیغمبر اور ہزارون بادشاہ اس قوم مین گزرے اور شجاعت اور دلیری اسی قوم سے اکثر ہوتی آئی ہے اور اکثر ولی اور قطب انہین مین ہوئے چنانچہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کا مزار شاہجہان آباد مین موجود مشہور ہے تو ان باتون سے پٹہان اور سب پر فخر کرنے لگے اگرچہ خود بدکار و مفلس نامردہی ہون اور مغلون نے جانا کہ مدت سے بادشاہت اور حکومت ہمارے ہی ہان چلی آتی ہے تو اس سببسے وہ فخر کرتے ہین اگرچہ خود بہیک مانگتے ہون پہر اب یہانتک نوبت پہنچی کہ اور قوم کے مفلس مسلمان کو اپنی برابر نہین بیٹہنے دیتے اور اگر کوئی دہنیا جولاہا ۞ سلام علیک کرے تو مردود نا خوش ہوتے ہین کہ اسنے ہمکو اپنے برابر جانا اور یہ نجانا کہ وہ بہی بہائی ہے ایک آدم و حوا کی اولاد سو یہ فخر کرنا اور اپنی ذات بہانت کی بڑائی طمطراق سے بیان کرنا اور اپنے آپ کو بڑا جاننا اگلے کافرون کی رسم اور قرآن و حدیثسے ممنوع ہے مگر ہان جو شخص کسی بزرگ کی اولاد مین ہو جیسے سید تو لوگون کو چاہیئے کہ اوسکے بزرگون کے لحاظ سے اوسکی تعظیم و تکریم کرین پہر اگر وہ نیک ہو تو سبحان الله اوسکی تعظیم اور زیادہ چاہیئے اور اگر بدکار گنہگار ہو تو اوسکو خیر خواہی سے نصیحت کرین اور اوسکو ایسا جانین جیسے قرآن کی سورۃ منسوخ اور اگر اوس سے کفر کے کام و کلام ہون تو اوسکے کفر مین اور کافرون کے کفر مین کچہہ فرق نہین دنیا مین نہ آخرت مین جب معلوم ہوچکا تو اسپنا چاہیئے قال الله تبارک وتعالی یا ایہا الناس انا خلقنکم من ذکر وانثی وجعلنکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند الله

اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ حجرات مین کہ اے لوگو ہمنے تمکو پیدا ایک مرد اور ایک عورت سے اور بنائین تمہاری ذاتین اور گوتین تاکہ آپسمین پہچان ہو مقرر بزرگ اللہ کے ہان وہی بڑی ہے جو پرہیزگار بڑا ہے اللہ سب جانتا ہے خبردار **ف** یعنی ذات بڑی ہونیسے کچھ آدمی مین بڑائی اور بزرگی نہین آجاتی ذاتین صرف پہچاننے اور تعارف کیواسطے ہین بزرگی اور بڑائی اللہ کے نزدیک تقوی سے ہے تقوے بہت جسکو ہے وہ اللہ کے نزدیک بزرگ ہے اگرچہ کم ذات ہو اور جسکو تقوے نہین وہ اللہ کے ہان بزرگ ہی نہین اگرچہ ذات کا بڑا ہو موچی دہنیا جولاہا پرہیزگار شیخ سید مغل پٹہان فاسق بدکار سے اچہا ہے پہر بڑی ذات پر مغرور ہونا اور فخر کرنا محض حماقت اور نادانی ہے اسمقام پر بعضے یون شبہ کرتے ہین کہ ذات پات کا کچھ مرتبہ اگر نہین ہے تو شریعت مین غیر کفو سے نکاح کیون منع ہوا اور بڑی ذات والے کم ذاتونسے کیون نہین نسبتنا کرتے سو یہ شبہ غلط ہے کہ کفو کا اعتبار صرف اسواسطے ہے کہ مرد اور عورت مین موفقت رہے اور کچہ فساد نہ پڑے اور اگر کسی دور رشتہ مندنے یا غیر شخص نے کسیکی نابالغ لڑکی کا نکاح اوسکے باپ وغیرہ قریب کی غیبت مین کسی فاسق بدکار یا خوار محتاج یا رذیل پیشہ والیکے ساتھہ کردیا پہر اوسکے باپ یا قریب کو خبر ہو تو اوسکو اختیار ہے کہ اوس عورت کا نکاح فسخ کردے اور اگر عورت بالغہ اپنا نکاح کسی غیر کفو سے آپ کرلے تو اوسپر کسیکو اختیار نہین کہ فسخ کرے تو اس سے کچھہ ذات کی بڑائی نہین ثابت ہوتی ہے اور کفو مین جیسا لحاظ ذاتکا ہے ویسا ہی لحاظ دینداری اور مالداری کا بہی ہے اور سوا اسکے ذات کا لحاظ مسئلہ کی رو سے صرف عرب کے لوگون کے واسطے ہے سوا عرب کے اور کسیکے واسطے نہین اور اسمقام پر مقصود یہ ہے کہ وہ اپنی ذات پات کی بڑائی اور بزرگی پر فخر نکرے کہ یہ ذات پات محض نکمی چیز ہے قال اللہ تعالی فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ مؤمنون مین کہ پہر جب پہونکا جاوے صور تو ذاتین نہ رہین اوسدن نہ آپسمین پوچہنا **ف** یعنی قیامت کے روز کسیکے نسب اور ذات پات کا لحاظ نکیا جاویگا اور نہ کوئی کسیکو پوچہیگا پہر یہ جو لوگ جانتے ہین کہ ہم سید اور شیخ اور فلانے فلانے بزرگون کی اولاد مین روز قیامت کو ہماری بڑی عزت ہوگی ہمارے بزرگون کے سبب اور جو ہمارے گناہ ہونگے وہ ہمارے باپ دادے بخشالینگے پہر ہم اپنے مریدون شاگردون کو بہی دوزخ سے بچالینگے سو یہ بات غلط ہے وہان نسب کا لحاظ ہی نہوگا اور

نسب

کرتا ہے چون و چرا سنکے تو ہر بار حدیث
کوئی چھڑواے نچھوڑون کبھی زنہار حدیث
بے ادب کچھہ تو سمجھہ کیسکی ہے گفتار حدیث
تا دم مرگ ہے لوگو مجھے مختار حدیث ؎

نسب ات بات کا علاوہ جاتا رہیگا تو نسب اور ذات پر فخر کرنا محض نادانی ہے قال اللہ تعالے
فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے سورہ والنجم مین کہ پس نہ کہو اپنی ستہرایان **ف**
یعنی محض بے عیب ذات خدا کی ہے ہر آدمی مین کچہہ کچہہ عیب تہوڑا یا بہت لگا ہے پہر اپنی تعریفین اور بڑائیان
کرنا کہ ہم ایسے ہین اور ایسے ہین ہمارا باپ ایسا تہا اور دادا ایسا تہا بیجا ہے قال اللہ تبارک وتعالی
أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى وَأَنَّ سَعْيَهُ
سَوْفَ يُرَى ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَى **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ والنجم مین کہ نہ اوٹہاویگا
بار ہنین اوٹہاتا کوئی اوٹہانیوالا بوجہ دوسرے کا اور یہ کہ آدمی کو وہی ملتا ہے جو خود کمایا اور یہ
کہ اوسکی کمائی اب اسکو دکہائی جاویگی پہر اوسکو بدلا دیا جائیگا بدلا اوسکا پورا **ف** یعنی کوئی
کسیکا بوجہ نہ اوٹہاویگا جیسے دنیا مین تقصیروار کے بدلے دوسرے کو سزا نہین ہوتی ہر شخص جو
کمائی کریگا وہی اوسکو ملیگا جیسی کرنی ویسی بہرنی جو بونے سے گیہون نہین جمتے اور آدمی جیسے
کام کریگا وہی اوسکے سامنے آوینگے اپنا کیا آگے آتا ہے جب جان جائیگا کہ یہ کام میرے کیے ہوے ہین
تب اوسکو اوسکے موافق پورا بے کم وکاست بدلا ملیگا تو معلوم ہوا کہ جیسے دنیا مین جو چوری کرے
وہی سزا پاتا ہے کسی شیخ سید کے بدلے کوئی چمار چوڑہا نہین مارا جاتا اولاد کے قصور سے ماباپ کو
سزا نہین ہوتی ماباپ کے روٹی کہانے سے اولاد کا پیٹ نہین بہرتا ماباپ پیر اوستاد کے کپڑے پہننے
سے اولاد کا یا مرید شاگرد کا گرمی جاڑا نہین جاتا یا باپ کے یا پیر اوستاد کے مولوی درویش ہونے سے
اولاد اور مرید اور شاگرد عالم درویش نہین ہوجاتے ویسے ہی عاقبت مین کسیکے گناہ ماباپ پیر پر
اور شاگرد اور مرید کے گناہ پیر اوستاد پر نہ ڈالے جائینگے اور جیسے دنیا مین کمائی کئے ہوگی ویسے
ہر ایک آدمی اپنا کیا بہگتے گا تو دنیا مین اس بات پر بہروسا کرنا اور فخر کرنا کہ میرا دادا یا باپ یا چچا
یا نانا یا اوستاد یا پیر ایسا عالم تہا اور ایسا درویش کامل تہا اور اونسے فلانی فلانی کرامتین ظاہر
ہوئین محض بیجا اور نادانی ہے اپنا عمل اچہا چاہیئے سہ حسن بتلاوے اگر ماکا دو چند نہ رشتے سے روے نازیبا
لگے ہے پسند أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ **ترجمہ** مشکوۃ کے کتاب العلم مین لکہا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے
نقل کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکا عمل دیر کریگا اوسکا نسب جلدی نہ کریگا **ف** یعنی

دنیا و آخرت مین آدمی کا عمل کام آتا ہے ذات پات کام نہین آتی کیسی ہی اچھی ذات پات کا بڑا ہو عالی خاندان ور کام
بُرے ہون کوڑی کے کام کا نہین اور کیسا ہی کم ذات ہو مگر دو فنون سپاہی کا رگذار ہو سکو عزیز حضرت بلال رض
با وجودیکہ غلام تھے مگر کام کے سبب اللہ کے ہان مقبول ٹھہرے اور ابو جہل باوجودیکہ قوم مین نجیب تھا مگر کام ہی
کے سبب بُرا ٹھہرا بلال کی کمذاتی نے اثر نکیا اور ابو جہل کی نجابت شرافت پیش نگئی ابو جہل نے نیک کام
مین دیر کی تو اوسکے نسب نے اوسکی نجات کے واسطے جلدی نکی تو معلوم ہوا کہ ذات بہانت محض لایعنی
چیز ہے بیکار کہ نہ دنیا مین اوس سے کچھ کام نکلے اور نہ آخرت مین پہر اوسپر فخر کرنا محض نادانی ہے بلکہ بڑی
ذات بہانت کو موجب غرور و تکبر کا سمجھ کر کبھی اسکا خیال ہی نکیا چاہیئے مسلمان کو مسلمان ہونا کیا تھوڑا
فخر ہے جو اور فخر چاہیئے اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ لَا یَتْرُکُوْنَهُنَّ الْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ
وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّیَاحَةُ ترجمہ مشکوة کے باب البکاء علی المیت
مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو مالک اشعری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزین
میری امت مین جاہلیت کے کامون میں سے ہین کہ نہ چھوڑین اونکو بڑائیان کرنے اپنے خاندان کی بڑیوائی
کی اور باتین مارنا لوگون کی ذاتون پر اور پانی مانگنا نچھترون سے اور مردے پر آواز سے رونا ف
یعنی کفر کی یہ چار رسمین مسلمانون مین بہی جاری ہین کہ لوگ اونکو نہین چھوڑتے ایک تو اپنے بزرگون کے
کامون پہ اور اپنی امیری و دولتمندی کے مالون پر فخر کرنا کہ ہمارے فلانے بزرگ ایسے تھے کہ اونسے
یون ہوا اور ایسا ہوا اور فلانے ہمارے ایسے سپاہی شجاع تھے کہ اونہون نے یون کیا اور فلانے ہمارے
ایسے بڑے امیر تھے دولتمند کہ فلانا فلانا کام کیا دوسرے یہ کہ اورون کی نسب ذات پر طعن کرنا اور حقارت
اور برائی بیان کرنا کہ فلانے کا پردادا غلام تہا اور فلانے کی نانی فلانے کے گہر کی ٹہل تہی یا لونڈی تہی
یا باہر سے آئی تہی تیسرے تارون سے پانی مانگنا یعنی یون سمجہنا کہ فلانا نچھتر جب فلانی جگہہ پر آویگا
تب ہی پانی برسیگا اور یون کہنا کہ مینہہ پانی دے چوتھے مردے پر چلا کر رونا اور اوسکی خوبی کے بیان کرنا
کہ ایسا تہا اور ویسا تہا سو چار رسمین اگلے کافرون کی تہین کہ مسلمانو مین رائج ہین کہ لوگ سبب جہالت کے
اونکو نہین چھوڑتے تو مسلمان کو چاہیئے کہ ان باتونکو بالکل ترک کرے بڑی غیرت کی بات ہے کہ مسلمان
ہوکر آدمی کفر کی رسم اختیار کرے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

رہے ہے ورد زبان اپنے صبح و شام حدیث — دہن سے سنتے ہی میرے معاذ ورد پڑہو

درود مجکو پڑہاتی ہے اور سلام حدیث — ہزار صل علی کسکا ہے کلام حدیث

ردیف الجیم

صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس اکرم قال اکرمہم عند اللہ اتقاہم قالوا لیس عن
ہذا نسألک قال فاکرم الناس یوسف نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن
خلیل اللہ قالوا لیس عن ہذا نسألک قال فعن معادن العرب تسألونی قالوا نعم
قال فخیارہم فی الجاہلیۃ خیارہم فی الاسلام اذا فقہوا **ترجمہ** مشکوۃ کے باب المفاخرت مین لکہا ہے کہ بخاری و مسلم
نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پوچہا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون آدمی زیادہ بزرگ ہے فرمایا کہ
سب سے بزرگ اللہ کے نزدیک زیادہ وہ ہے جو پرہیزگار زیادہ ہے لوگون نے عرض کیا ہم یہ بات آپ سے نہین پوچہتے
فرمایا جو سب آدمیون سے زیادہ بزرگ یوسف ہے اللہ کا نبی بیٹا اللہ کے نبی یعنی یعقوب کا بیٹے اللہ کے نبی یعنی
اسحاق بیٹے اللہ کے نبی خلیل اللہ کے یعنی ابراہیم کے عرض کیا ہم یہ بہی نہین پوچہتے تو فرمایا کہ عرب کی
جڑ کا حال پوچہتے ہو عرض کیا ہان فرمایا کہ جو شخص کفر کی حالت مین اچہا تہا وہ اسلام کی بہی حالت مین اچہا ہے
جب فقہ حاصل ہو جاوے مسلونکا **ف** یعنی آدمی مین بڑائی یہی ہے یا آدمی متقی پرہیزگار ہو یا پیغمبر ہو خصوصاً
پشتینی پیغمبر جیسے حضرت یوسف کہ خود پیغمبر حضرت یعقوب اونکے باپ پیغمبر حضرت اسحق اونکے باپ پیغمبر حضرت
ابراہیم خلیل اللہ اونکے باپ پیغمبر یا آدمی نے عادات و اخلاق مین نیک ہو مسائل کا عالم غرضکہ بڑائی آدمی
مین علم کی اور پرہیزگاری کی اور نبوت پیغمبری کی ہے سو اسکے اور نسب خاندان کی بزرگی پر مغرور ہونا اور
فخر کرنا محض نادانی ہے اخرج مسلم عن عیاض ابن حمار المجاشعی ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد و
لا یبغی احد علی احد **ترجمہ** مشکوۃ کے باب المفاخرہ مین لکہا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عیاض
نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے حکم کیا مجکو کہ غریبی عاجزی کرو اسقدر کہ فخر نکرے
کوئی کسی پر اور نہ بڑائی کرے ایک ایک پر **ف** یعنی آدمی ایک ہی ماباپ سے پیدا ہوئے پہر مرکر آخر سبکو خاک مین
ملنا ہے اور اصل مین بہی خاک سے ہی پیدا ہوئے پہر ایک دوسرے پر فخر اور اپنے باپ دادے کی اور اپنی قوم کی
بڑائی کرنا عبث ہے بلکہ عجز و انکسار جسقدر ہو سکے اوسقدر بہتر ہے اخرج الترمذی و ابو داود
عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لینتہین اقوام یفتخرون
بآبائہم الذین ماتوا انما ہم فحم من جہنم او لیکونن اہون علی اللہ من الجعل الذی
یدہدہ الخرء بانفہ ان اللہ اذہب عنکم عبیۃ الجاہلیۃ وفخرہا بالآباء

إنما هو مؤمن تقي وفاجر شقي كلهم بنو آدم وآدم من تراب **ترجمہ** مشکوۃ کے باب المفاخرت
مین لکہا ہے کہ ترمذی اور ابوداود نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ البتہ لوگونکو چاہیئے کہ باز آوین مرے ہوئے باپ دادون پر فخر کرنے سے کہ وہ تو کوئلے تہے دوزخ کے
یا ہوجاوینگے ناکارے زیادہ اللہ کے نزدیک گبروری سے جو لڑکاتا ہے گوبر اپنی ناک سے اللہ نے
تو دور کی نخوت تمسے کفر کے وقت کی اور دور کیا باپ دادون پر فخر کرنا آدمی یا تو مومن متقی پرہیزگار
ہوگا یا گنہگار بدکردار ہوگا سب آدم کی اولاد مین اور آدم ہی مٹی سے پیدا **ف** یعنی اصل مین سب
آدمی مٹی سے پیدا ہوئے ہین پہر اونکو غرور و تکبر کیون چاہیئے اور علاوہ اسکے سب کے سب ایک باپ حضرت
آدم کی اولاد مین برابر کے بہائی پہر ایک کو دوسرے پر فخر کرنا بیجا ہے اور اس بات پر فخر کرنا کہ
ہمارا باپ ایسا تہا یہ بہی بیہودہ ہے سو اسطے کہ باپ دادونمین کچہہ لوگ اگلے کافر بہی گذرے کہ وہ دوزخ
کو کلے ہین پہر ایسے باپ دادون پر فخر کرنا حماقت ہے بلکہ ایسے باپ دادون کا نام لینا موجب ننگ اور عار
کا ہے سو حضرت نے فرمایا کہ لوگونکو چاہیئے کہ اس فخر کرنیسے باز آوین اور نہین تو اللہ کے نزدیک
ایسے حقیر بیقدر ہوجاوینگے جیسے گوبر کا کیڑا کہ گوبر کو اپنی ناک سے لڑہکاتا پہرتا ہے سو لوگ جانتے
ہین کہ ہم اپنی بڑائی کرنیسے کچہہ بڑے ہوتے ہین مگر حقیقت مین اللہ کے نزدیک نہایت بیقدر اور ذلیل
ہوتے جاتے ہین اور اپنے بزرگون پر فخر کرنا اگلے کافرونکی رسم ہے کہ اللہ نے اس رسم بد کو دور کیا
اور مسلمان کو اس سے منع کیا اب یہی باتین باقی ہین کہ یا تو آدمی مومن ہوگا پرہیزگار یا کمبخت
ہوگا گنہگار سو مومن کیواسطے پرہیزگاری کا فخر کافی ہے اور گنہگار کے لیئے بدکاری کی کمبختی بس ہے أخرجه
الترمذي وابن ماجة عن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسب
المال والكرم التقوى **ترجمہ** مشکوۃ کے باب المفاخرت مین لکہا ہے کہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر
کیا کہ سمرہ نے نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسب مال ٹہرا اور کرم تقوے سے ہے **ف**
یعنی کرم اور بزرگی جو ہے سو تقوے سے ہے اور پرہیزگاری ہے جو پرہیزگار ہو سو بزرگ ہے کسی ذات کا ہو
اور جسمین تقوے نہین وہ بزرگ اور بڑا نہین کسی ذات کا ہو اور حسب جو ہے سو مال ہے اگر آدمی مالدار
ہو پہر اوسکی کوئی ذات بات نہین پوچہتا اور محتاج مین عیب نکالتے ہین أخرجه أحمد والبيهقي
في شعب الإيمان عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله

علیہ

یارب مجھے محبت احمد مین چور کر ؏ صہبائے عشق پاک کا کیفی بنا دے آج

نعت جناب سرور دین ہے مرا کلام ؏ مجکو نہ کیون ہر ایک صلہ مرحبا دے آج

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْسَابُکُمْ هٰذِهٖ لَیْسَتْ بِمَسَبَّةٍ عَلٰی اَحَدٍ کُلُّکُمْ بَنُوْ اٰدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلَؤُهُ لَیْسَ لِاَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِدِیْنٍ وَتَقْوٰی کَفٰی بِالرَّجُلِ اَنْ یَّکُوْنَ بَذِیًّا فَاحِشًا بَخِیْلًا ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرت مین لکھا ہے کہ امام احمد اور بیہقی نے ذکر کیا عقبہ بن عامر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ذاتین تمہاری اسواسطے نہین ہین کہ اور کیطرف عیب لگاؤ تم سب اولاد ہو آدم کی نقصان مین ایکدوسرے کے برابر کسیکو دوسرے پر بڑائی نہین مگر دینداری پرہیزگاری کی کفایت کرتا ہے آدمیکو بیہودہ بدزبان بخیل ہونا ف یعنی کسیکا نسب بُرا نہین جواوسپر طعن کیجیے اور کسیکا نسب افضل نہین جو وہ اپنے آپ کو فضل اور بڑا جانے سب حضرت آدم کی اولاد ہین اگر ایک مین کچہہ نقصان ہے تو دوسرے مین بہی وہی نقصان ہے مگر ان جو لوگ دیندار پرہیزگار ہین وہ البتہ اچھے ہین اور جو لوگ بدزبان بخیل ہین وہ البتہ بُرے ہین پہر کسی قوم مین ہون اسمقام پر یاد رہے کہ لوگ دو باتون پر اکثر طعن کرتے ہین ایک کسیکی اگلی پشت مین اگر کوئی غلام تہا یا کسیکی نانی دادی اگر لونڈی تہی تو اوسپر طعن کرتے ہین اور ذلیل و حقیر جانتے ہین اور اپنا فخر کرتے ہین سو یہ بات محض بیہودہ ہے اسواسطے کہ ایک مرتبہ حضرت یوسف کو لوگون نے بیچا تو وہ ایک کافر کے غلام تہے اور پہر ایکبار اونہین کیوقتمین قحط پڑا سات برس تک اوسوقت مین ساری مخلوق ایک دوسرے کے ہاتہہ بک گئی تہی اور ایک دوسرے کا غلام ہو گیا تہا اوسکے دادا دسکر اولاد غلام ہو چکے ہین اور علاوہ اسکے حضرت اسمٰعیل پیغمبر کی ماں بی بی ہاجرہ باندی تہین اونہین کی اولاد مین تمام قریش ہین اور بی بی شہربانو بہی حضرت امام حسینؓ کی زوجہ ایسی ہی آئین تہین جہاد مین پکڑی ہوئی پہر جو کوئی کسیکے غلام لونڈی ہونے پر طعن کرے وہ گویا اپنے بزرگون پر طعن کرتا ہے اور دوسری طعن کا سبب پیشہ ہوتا ہے کہ بعضے پیشہ والون پر لوگ طعن کرتے ہین اوسیپہلے معلوم ہو چکا کہ حضرت آدم علیہ السلام کپڑا بنتے کہیتی کرتے تہے تو اب جو کوئی کسی پر کپڑا بننے کے سبب طعن کرے اور جولاہے کے پیشہ کو حقیر سمجہے وہ گویا حضرت آدمؑ کے پیشہ کو حقیر بتاتا ہے اور جو کوئی تجارت کے پیشہ کو حقیر جانے وہ گویا حضرت ہود و صالح کے پیشہ کو حقیر جانتا ہے اور جو کوئی درزی کے پیشہ کو حقیر جانے وہ گویا حضرت ادریس کے پیشہ کو حقیر جانتا ہے غرضکہ اسیطرح بڑہئی اور لوہار اور خشت پزی اور کہیتی وغیرہ اکثر پیشہ انبیا اولیا سے ہین ان پیشونکو حقیر سمجہنا گویا معاذ اللہ انبیا اولیا کو حقیر

سمجہتا ہے اور طرفہ بات یہ ہے کہ لوگ غلام لونڈی ہونیکو اور اہل پیشہ کو حقیر تو سمجہتے ہین مگر جب غلام لونڈی یا دیسے جولاہے چوڑہے چمار غرضکہ کوئی قوم ہو اوسکے پاس جب روپیہ پیسا بہت ہو جاوے یا حکومت کہین کی ملجاوے پہر نہ کوئی اوسکے غلام ہونے پر طعن کرتا ہے نہ کوئی اوسکے باپ دادے کے پیشہ کو برا کہتا ہے اور مفلس ہو تو اوسمین ہزارون عیب نکالنیکو موجود ہو جاتے ہین حالانکہ جتنے دنیا مین آدمی ہین میان اور غلام اور آقا اور نوکر اور حاکم اور محکوم اور زمیندار اور رعایا اور چوڑہے اور چمار سب ایک باپ حضرت آدم اور ایک ما حضرت حوا کی اولاد ہین پہر ایک کو دوسرے پر ذات پات کی بڑائی اور شیخی کاہیکی لگی اور آدمی اگر آپ بزرگونکی وضع کے خلاف ہو پہر بزرگونکا ذکر کرے اور اون بزرگون پر فخر کرے تو ازبس بے غیرت اور بے حیا ہے چنانچہ اس مضمون کو ایک بزرگ نے کیا خوب بیان کیا

مثنوی

آپ تو فضل و ہنر سے ہین بری ۔ نام لین اجداد کا پہر ہر گہڑی
فخر سے کرتا ہے کوئی یون بیان ۔ تہے مرے دادا جو حضرت فلان

کوئی کہتا پیرزادہ ہون قدیم ۔ خواجہ زادہ ہون کوئی کہتا ہے ہم
قاضی زادہ کوئی کہتا آپ کو ۔ کوئی بتلاتا ہے مفتی باپ کو

مولوی صاحب ہے بڑے مشہور عام ۔ کوئی کہتا ہے چچا سیر کا نام
کوئی کرتا شیخ صدیقی بیان ۔ صدق کی پر بو نہین ہمین عیان

کوئی فاروقی پہ ہے نازان بشر ۔ باطل و حق مین نہین فارق مگر
کوئی ذی النورین پر مغرور ہے ۔ خود سخا و حلم سے بے نور ہے

کوئی لیتا حیدر و شبیر کا نام ۔ زہد و تقوی ہے نہین کچہہ اوسکا کام
ہے کسیکو قادری ہونے پہ خبط ۔ گو کہ اوسکو کچہہ نہین قادر سے ربط

خود معین الدین نہین ہے بے نماز ۔ پر معین الدین چشتی پر ہے ناز
نقشبندی ہے کوئی نقشبند ۔ ہے نہ نقش کا پر خود پسند

ہے عوارف سے نہ کچہہ عارف مگر ۔ ناز کرتا سہروردی نام پر
نام ہے انکے فقط تو نشا دہین ۔ صورت و سیرت ہے گو آزاد ہین

باپ اگر جاہل کا ہو فاضل بہلا ۔ فضل سے اوسکے اسی پہر کیا ملا
زشت رو نازک بہو یہ پسند ۔ حسن بتلاوے اگر آبا کا دو چند

آتش بہ عین کا ہے دود و ننگ ۔ گرچہ ہے آتش سے پیدا پر تنگ
ہر چند اسکے جز ثابت بہت ہین مگر خوف طوالت ملالت طبع سے مانع ہے لہذا اسیقدر پر کفایت کی عقلمند کو اسیقدر بہی سمجہنے کیواسطے کافی ہے اب معلوم کیا جاہیئے کہ **تیسری رسم**

افراط التعظیم ہے یعنی آپسمین ایکدوسرے کی تعظیم زیادہ کرنی کہ یہ رسم نہایت کثرت سے رائج ہے اور اوسکی برائی خیال مین نہین آتی حالانکہ بعضی تعظیمین ایسی ہین کہ اونکے کرنیسے خدا کی بے ادبی ہوتی ہے یا پیغمبر پر طعن ہوتا ہے مثلا سجدہ خدا کیواسطے مقرر ہے پہر اور کسیکو سجدہ کرنا خدا کی بے ادبی ہے یا مثلا رکوع کرنا اور ہاتہہ باندہکر چپ چاپ کہڑے رہنا نماز مین خدا کیواسطے مقرر ہے اور سارے جہانکا پیدا کرنیوالا بادشاہ ہونیکا بادشاہ وہی ہے بندگی عبادت کرنا اوسیکو چاہیئے اور غیر ہونیکا پالنے والا ساری خلقت کا سچا انصاف کرنیوالا عالم غیب کا وہی ہے پہر اور کسیکے سلام مین جہکنا یا اوسکے سامنے ہاتہہ باندہکر کہڑے

جب زبان کرتی ہے اوس ساقی کوثر کی ثنا
منہ مین آتا ہے مزہ شربت کوثر کی طرح

عزم وصف دروندان نبی سے یارب
نکلین مضمون صدف طبع سے گوہر کیطرح

ہونا اور کسیکو مالک الملک شاہنشاہ کہنا یا لکہنا اور کسیکو بندگی کہنا غریب پرور عادل زمان روشن ضمیر کہنا یا لکہنا یا مثلاً آپکو کسیکا بندہ پرستار کہنا اور کسیکو خداوند خدایگان قبلہ وکعبہ دوجہان کہنا خدا کی بے ادبی ہے پہر یہانتک نوبت پہنچی کہ لوگ کافرونکو اور فاسقون کو ایسے الفاظ کہنے لگے اور لکہنے لگے اور نہایت جہک جہک کر سلام کرنے لگے یا مثلاً یون سمجہنا کہ چہوٹے اگر بڑون سے السلام علیکم کہین تو بے ادبی ہے تو رسول خدا صلعم کی جناب مین بے ادبی ہوئی اسواسطے کہ السلام علیکم کہنا انکی سنت ہے تو اس سنت کو معاذ اللہ بے ادبی سمجہنا تو اس سے ایمان ہی سلامت نرہا پہر اسیطرح اور ہزارون باتین رائج ہین جیسے کسیکو لکہنا کہ بعد ادائے آداب عبودیت وبندگی یا آپکا خط کا لوحی من السما رہا حکم قضا توام آیا یا آپ ضمیر آگاہ مین آپ پر سب کچہہ روشن ہے اور تم مالک ہو جو چاہو سو کرو مین غلام ابن غلام غلام ہون فدوی خیر خواہ ہون یا کسیکو دیکہہ کر اوٹہہ کہڑے ہونا یا کسیکے پانو پر گر پڑنا یا پانو چومنا چہونا یا نظم ونثر مین کسیکی جہوٹی جہوٹی تعریفین لکہنا یہ سب باتین بیہودہ ہین قرآن وحدیث سے ممنوع مسلمان کو چاہیئے کہ ان سب باتون کو ترک کرے سیدہا سچا رویا اختیار کرے اور جو شخص جس رتبہ کا ہو اوس رتبہ سے زیادہ اوسکو نہ بڑہاوے قال اللہ تبارک وتعالی فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ برات مین کہ پہر اگر توبہ کرین اور قایم کرین نماز اور دیتے رہین زکوۃ تو تمہارے بہائی ہین حکم شرع مین ف اس آیت مین مسلمانون کو حکم ہے کہ جو آدمی برے کامون سے توبہ کرے اور باز آوے اور نماز پر قایم ہو اور زکوۃ دیتا ہو اوسکو اپنا بہائی جانو یعنی اوسکے ساتہہ ایسا معاملہ کر جیسے بہائیون سے معاملہ کرتے ہین نہایت یہ کہ اگر وہ نہایت متقی وپرہیزگار ہو تو اوسکو ایسا جانے کہ جیسا بڑا بہائی اور بہائیون سے ایسا معاملہ ہوا کرتا ہے کہ اونکو نہ کوئی سجدہ کرے نہ ہاتہہ باندہکر انکے سامنے کہڑا ہو نہ انکو کوئی رکوع کرے نہ مالک الملک شاہنشاہ قبلہ عالم جہان پناہ غریب پرور کہے اور نہ آپکو اوسکا بندہ اور فدوی کہے اور نہ اوسکے واسطے بندگی چاہیئے بلکہ السلام علیکم کہنا چاہیئے اور جب ملے تو مصافحہ کرے اور اگر کہین سفر سے آیا ہو تو معانقہ کرے پہر قدم چہونا اور پانو پر گرنا اسکے خلاف ہے اور یہ بہی اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص گناہ کرتا ہو یا تارک نماز ہو یا زکوۃ نہ دیتا ہو تو اوسکو اپنے بہائی برابر بہی نہ جاننا چاہیئے گو کہ حقیقی بہائی ہو کافر و فاسق کے

واسطے تو کچہہ بہی تعظیم نچاہیے بلکہ اوسکی تحقیر اور اہانت چاہیے قال اللہ تعالی اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ
بَعْضُهُمْ اَوْلِیَاۗءُ بَعْضٍ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ برات مین کہ ایمان والے مرد
اور عورتین ایک دوسرے کے مددگار ہین ف اگر کسی مسلمان کو کسی مسلمان سے کچہہ فائدہ پہنچے تو اوسکو
یون سمجہے کہ اصل فائدہ پہنچانیوالا اللہ ہے یہ مسلمان صرف مددگار رہا دوست کہ بسبب دوستی
کے اسنے بہی مدد کی پہر اوسکو خداوند خدایگان فیاض زمان مالک اصل فیض رسان غریب پرور
سمجہنا یا کہنا اوسکی شکر گذاری مین سر جہکا کر اوسکو سلام و مجرا کرنا تو کیا ذکر ہے پہر خواہ وہ
حاکم وقت ہو خواہ زمیندار خواہ آقا ہو یا میان ہو کسیکے واسطے نہین درست پہر جب مسلمان
حاکم اور مسلمان زمیندار اور مسلمان آقا اور مسلمان میان کے واسطے ایسے کام کرنا درست نہوں اور
اوسکا درجہ مددگار سے زیادہ بڑہانا نچاہیے تو کافر حاکم اور کافر زمیندار اور کافر آقا اور کافر میان
سے محکوم اور رعایا اور نوکر اور غلام کو تو ایسا معاملہ کرنا اور بہی برا ہے قال اللہ تعالی اِنَّمَا
الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ حجرات مین کہ مسلمان تو سب بہائی ہین ف
تو جو شخص مسلمانی کے کام مین بڑا ہے وہ ایسا ہے جیسا بڑا بہائی اور جو مسلمانی کے کام مین ادنی ہے وہ ایسا
ہے جیسا چہوٹا بہائی اور جو مسلمان نہین وہ بہائی نہین پہر خواہ بادشاہ ہو خواہ امیر خواہ حاکم
خواہ مولوی مفتی ہو خواہ مشائخ و پیر خواہ دنیا دار ہو خواہ فقیر بہائی سے زیادہ مرتبہ کسیکا بہی نہین
پہر جب مسلمان کیواسطے یہ بات ہے تو کافر کو ایسا سمجہنا چاہیے کہ جیسے گدہے کتے کو جانتے ہین
یا چوہے چمار کو سمجہتے ہین اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَلرَّجُلُ مِنَّا یَلْقٰی اَخَاهُ اَوْ صَدِیْقَهٗ اَیَنْحَنِیْ لَهٗ قَالَ لَا قَالَ اَفَیَلْتَزِمُهٗ وَیُقَبِّلُهٗ قَالَ لَا قَالَ
اَفَیَاْخُذُهٗ وَیُصَافِحُهٗ قَالَ نَعَمْ ترجمہ مشکوۃ کے باب المصافحہ والمعانقہ مین لکہا ہے کہ ترمذی
نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ ایک شخص نے پوچہا یا رسول اللہ کوئی مسلمان جو ملاقات کرتا ہے دوسرے
مسلمان سے یا دوست اپنے سے کیا جہکے اوسکے لیے فرمایا نہ پوچہا کہ بہلا پہر لپٹ جاوے اوسکو اور
چوم لے اوسکو فرمایا نہ پوچہا بہلا پہر کیا پکڑے اوسکو اور مصافحہ کرے اوس سے فرمایا ہان ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے بہائی سے یا اور کسی مسلمان سے اور دوست سے جو ملاقات ہو تو
سوا مصافحہ کے اوسکو جہک کر سلام کرنا اور لپٹ جانا اور اوسکے ہاتہہ کو یا پانوکو یا پیٹہہ کو

قول حضرت پہ کسی قول کو جو دے ترجیح ٭ قدر سمجھے گا وہی سنت حضرت کی ولا

شکل انسان نہیں وہ ابلیس ہے شیطان کیطرح ٭ جو کوئی آپ کو چاہیگا دل وجان کی طرح

بوسہ دینا نہیں سنت پہر کا فراو منافق کیواسطے تو بدرجہ اولے یہ کام منع ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَیْھِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم وَکَانُوْا اِذَا رَاَوْہُ لَمْ یَقُوْمُوْا لِمَا یَعْلَمُوْنَ مِنْ کَرَاھَتِہٖ لِذٰلِکَ ترجمہ مشکوۃ کے بابُ القیام مین لکھاہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ تھا کوئی شخص محبوب زیادہ پیغمبر خدا صلعم سے صحابہ کے نزدیک اور صحاب جب دیکھتے تھے حضرت کو تو کھڑے نہین ہوجاتے تھے ہواسطے کہ سمجھتے تھے ناخوشی حضرت کی اُسمین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کسی کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہونے سے ناخوش ہوتے تھے تو یہی بات سمجھکر اصحاب بہی حضرت کو آتے ہوئے دیکھکر کھڑے نہین ہوجاتے تھے پہر جو بات حضرت کو بُری لگتی ہو اوس بات کو اور مسلمان کیون پسند کرے اور بخلاف عادت اصحاب کے کیون رسم جاری کرے مگر ان جگہہ خالی کرنیکے واسطے یا کسی بزرگ کے استقبال کے لیئے اوٹہنا اور بات ہے صرف اوٹہہ کھڑے ہونیکو تعظیم سمجہنا اور بات ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ عَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّتَمَثَّلَ لَہُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّءْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ ترجمہ مشکوۃ کے بابُ القیام مین لکھاہے کہ ترمذی اور ابوداؤد نے ذکر کیا کہ معاویہ نے نقل کیا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جس شخص کو خوش آوے کہ تصویر کیطرح کھڑے رہین لوگ واسکے روبرو سو ٹہراوے اپنا ٹہکانا دوزخمین ف یعنی جو شخص چاہے کہ اوسکے روبرو لوگ ہاتہہ باندہ کر ادب سے کھڑے رہین نہ ہلین جلین نہ ادہر اودہر دیکہین بلکہ تصویر کیطرح بنجاوین تو وہ شخص دوزخی ہے تو معلوم ہوا کہ کسیکی محض تعظیم کیواسطے اوسکے روبرو ادب سے کھڑے رہنا درست نہین اور جسکو یہ پسند ہو وہ دوزخی ہے اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّکِئًا عَلٰی عَصًا فَقُمْنَا لَہٗ فَقَالَ لَا تَقُوْمُوْا کَمَا یَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ یُعَظِّمُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا ترجمہ مشکوۃ کے باب القیام مین لکھاہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابوامامہ نے نقل کیا کہ باہر آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹیکے لگائی ہوئی لاٹہی پر تو ہم کھڑے ہوگئے اونکی تعظیم کے لیئے سو فرمایا کہ نہ کھڑے ہوجایا کرو جیسے کھڑے ہوجاتے ہین عجمی لوگ تعظیم دیتا ہے بعضا بعضے کو ف عجمی لوگ بڑے آدمیونکو دیکھکر اونکی تعظیم کو اوٹہہ کھڑے ہوتے ہین چنانچہ اب بہی ان ملکونمین یہی معمول ہے سو حضرت نے اس کھڑے ہونیسے منع فرمایا جیسا پہلے ترمذی کی حدیث سے کسیکی محبت کے سبب تعظیم کو کھڑے ہونا منع معلوم ہوا

اس حدیث سے کسی بڑے آدمی کے واسطے کھڑا ہونا منع معلوم ہوتا ہے أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ مُطَرِّفِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ هُوَ اللّٰهُ فَقُلْنَا وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا
وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُولُوا قَوْلَكُمْ أَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ
الشَّيْطٰنُ ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرۃ مین لکہا ہے کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ مطرف نے نقل کیا کہ مین
بنی عامر کے ایلچیون کے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا پہر ہمنے کہا کہ تم ہمارے سردار ہو تو فرمایا کہ سردار
تو اللہ ہی ہے پہر ہمنے کہا کہ تم ہمارے بڑے ہو بزرگی مین اور بڑے سخی ہو فرمایا کہ خیر اپنا کلام کہو اس سے
بہی تہوڑا کلام کرو اور تمکو کہین بہکا نہ دے شیطان ف یعنی کسی بزرگ کی تعریف مین زبان
سنبہال کر بولا کرو اور جو بشر کی سی تعریف ہو اور سچے ہو تو اوسکا مضائقہ نہین مگر اوسمین بہی اختصار
ہی کرو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ بزرگون کی یا بڑے آدمیونکی تعریف مین کہا کرتے ہین
کہ تم ہمارے مالک ہو زمانہ کے سردار ہو جہان پناہ ہو معاذ اللہ داتا ہو معبود ہو غریب پرور ہو قاضی القضات
ہو تو ایسی لفظین کسیکے واسطے کہنا درست نہین أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا
أَنَا عَبْدُهُ فَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرۃ مین لکہا ہے کہ بخاری و مسلم
نے ذکر کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو حد سے زیادہ مت
بڑہاؤ جیسا کہ عیسے بن مریم کو نصارے نے بڑہایا سو مین تو اوسکا بندہ ہون یہی کہو اللہ کا بندہ
اور اوسکا رسول ف یعنی جو خوبیان اور کمالات اللہ نے مجکو بخشے ہین سب بیان کرو سو رسول کہنے
مین سب آگئین اسواسطے کہ بشر کے حقمین پیغمبری سے بڑا کوئی مرتبہ نہین اور سارے مرتبے اوس سے نیچے مین
آدمی رسول ہوکر بہی آدمی ہی رہتا ہے اور بندہ رہتا ہے اور بندہ ہونا ہی اوسکو فخر ہے کچہ اوسمین خدائی کی
شان نہین آجاتی ہے اور خدا کی ذات مین نہین ملجاتا سو ایسی باتین کسی بندہ کے حقمین نہ کہا چاہیے کہ نصارے
ایسی ہی باتین حضرت عیسے کے حقمین کہکر کافر ہوگئے اور اللہ کی درگاہ سے راندہ گئے سو
اسلیے حضرت نے اپنی اُمت کو فرمایا کہ تم نصارے کی چال نہ چلو اور اپنے پیغمبر کی تعریف
مین حد سے مت بڑہو کہ نصارے کیطرح کہین مردود نہو جاؤ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو

لوگ

ہے میرے حق مین یہی ذکر خفی اور جلی
کرون سنت کا دل و جان سے طریقہ ای شیخ

ملی ہوئی منزل ناسوت جبروت یا ملکوت
راہ سنت نہ لگی ہاتھ تو پہر کیا اے شیخ

لوگ پیرون اور بزرگون اور بڑے آدمیون کی نظم و نثر مین یا گفتگو مین زیادہ تعریفین کرتے ہین سو یہ سب نصاریٰ کے رویہ پر چلتے ہین ادب کے طریقہ سے باہر اخرج مُسْلِمٌ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ ترجمہ مشکوۃ کے باب حفظ اللسان مین لکہا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ مقداد نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دیکہو بہت تعریفین کرنیوالون کو تو پہر دو انکے مونہون مین خاک ف یعنی جو لوگ بزرگون اور امیرون کی تعریفون مین خوشامد سے مبالغہ کرتے ہین تو خود بہی دیدہ و دانستہ جہوٹ بولتے ہین اور جسکی تعریف کرتے ہین وہ بہی مغرور ہو جاتا ہے پہر ایسے شخص کو کچہہ دینا تو کیا چاہیے بلکہ ایسے شخص کے منہ مین خاک بہر دے تاکہ پہر ایسی حرکت نکرے اخرج الشَّيْخَانِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ اَثْنٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِيْكَ ثَلٰثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مُحَالَةَ فَلْيَقُلْ اُحِبُّ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيْبُهٗ اِنْ كَانَ يَرٰى اَنَّهٗ كَذٰلِكَ وَلَا يُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا ترجمہ مشکوۃ کے باب حفظ اللسان مین لکہا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابی بکرہ نے نقل کیا کہ تعریف کی ایک شخص نے دوسرے شخص کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو تین دفعہ حضرت نے فرمایا کہ خرابی تیری تو نے گردن کاٹی اپنے بہائی کی جسکو تم مین سے کسیکی تعریف کرنا ہو خواہ مخواہ چاہیے کہ اتنا کہے کہ مین محبت رکہتا ہون فلانے سے اور اللہ اوسکا حال خوب جانتا ہے اگر جانا کرے کہ وہ شخص ایسا ہے اور تعریف نکرے اللہ پر کسیکی ف یعنی حقیقت ہر ایک کی اللہ ہی کو خوب معلوم ہے کہ یہ شخص برا ہے یا اچہا یا جیسا اسکا ظاہر ہے ویسا ہی باطن ہے یا ظاہر اوسکا اور باطن اور ہے یا انجام اسکا نیک ہے یا بد ہے پہر آدمی تو ظاہر ہی کا حال دیکہتا ہے سو اوسکے بموجب اوسکی تعریف کرتا ہے پہر اگر کسیکی تعریف کی کہ فلانا شخص بہت خوب ہے اعابد زاہد جواد سخی ہے اور حقیقت مین وہ شخص اللہ کے نزدیک ایسا نتہا تو اس تعریف کرنیوالے نے گویا اللہ کے علم کے برخلاف حکم کیا کہ جسکو اللہ برا جانتا تہا اوسنے اوسکو اچہا ٹہرایا سو حضرت نے فرمایا کہ جسکو آدمی اپنی دانست مین نیک جانتا ہو اور اوسکی تعریف کرنی منظور ہو تو اسیقدر کہے کہ مین فلانے شخص کو دوست رکہتا ہون اصل حقیقت اوسکی اللہ ہی جانے پہر جو شخص بغیر جانے کسیکی تعریف کرے یا تعریف مین مبالغہ کرے تو گویا

۱۷۳

اونسے اوسکی گردن ماری کہ اوسکو مغرور کردیا اور دنیا و عاقبت دونون سے کہودیا پہر یہ جو خوشامدی لوگ
بزرگون کے یا بڑے آدمیون کے پاس بیٹہکر اونکی جہوٹی جہوٹی تعریفین کرتے چلے جاتے ہین تو یہ
اوسکے دشمن ہین دوست نہین کہ جہوٹہہ بولکر اپنی دنیا و آخرت خراب کرتے ہین اور اوسکو مغرور
کردیتے ہین کہ وہ احمق اپنے آپ کو پہر ویسا ہی جانتا ہے اَخْرَجَ الْبَیْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ
عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ
تَعَالٰی وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب حفظ اللسان مین لکہا ہے کہ بیہقی نے
ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تعریف کیجاوے کسی بدکار کی غضبناک
ہوجاتا ہے خدا تعالی اور کانپ جاتا ہے اوسکے سبب سے عرش **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ
ڈاڑہی منڈے بے نماز تارک زکوۃ و حج و روزہ شرابی زناکار یار اگ باجے کو عبادت سمجہنے والے اور
قبرون کے پوجنے والونکی تعریفین کرتے ہین پہر کوئی قصیدہ کہتا ہے کوئی رباعیان بناتا ہے کوئی
نثر ہی لکہتا ہے کوئی ویسی ہی سامنے خوشامد کرتا ہے سو یہ سب خدا کے غضب مین گرفتار ہین اور اونکی
ایسی تعریف کرنے سے خدا کا عرش کانپ جاتا ہے اور زلزلہ مین آجاتا ہے پہر جو کوئی کسی کافر کی تعریف
اور مدح کرے اوسکا تو کیا ذکر ہے اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم
اَغْیَظُ رَجُلٍ عَلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَخْبَثُهٗ رَجُلٌ کَانَ یُسَمّٰی مَلِكَ الْاَمْلَاكِ
ترجمہ مشکوۃ کے باب الاسامی مین لکہا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ بہت غصہ اوس آدمی پر ہوگا اللہ تعالی قیامت کے دن اور نہایت خبیث ہے وہ آدمی
جو کہلاتا تہا بادشاہون کا بادشاہ **ف** یعنی جو شخص ملک الاملاک شاہنشاہ جہان پناہ شاہجہان
کہلاتا تہا وہ نہایت بڑا خبیث ہے اور خدا کا غضب اوسکے اوپر قیامت کو نہایت ہوگا پہر جو شخص
اوسکو یہ الفاظ کہے وہ بہی بڑا خبیث اور مغضوب الہی ہے اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم لَا یَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّیْ وَلٰکِنْ لِیَقُلْ سَیِّدِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ
لَا یَقُلِ الْعَبْدُ لِسَیِّدِهٖ مَوْلَایَ فَاِنَّ مَوْلٰکُمُ اللّٰہُ
ترجمہ مشکوۃ کے باب الاسامی مین لکہا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کہے غلام اپنے میان کو رب اپنا مگر کہے سردار اپنا اور ایک روایت

دیکھو جناب مصطفے رکھتے ہیں کیا ہی مرتبہ — ہم ہیں محمدی بجا ہمکو وظیفہ اور کیا
پڑھتا ہے جنپہ خود خدا صل علے محمد — پڑھیئے درود ہو فدا صل علے محمد

یون ہے کہ نہ کہے غلام اپنے میان کو مالک اپنا اسواسطے کہ مالک تمہارا اللہ ہی ہے **ف** یعنی غلام اپنے
میان کو رب یا اپنا مالک نہ کہے اسواسطے کہ میان اور غلام سبکا مالک اللہ ہی ہے اور باقی سب
اوسکے بندے ہیں پھر جب حکم اصلی میان اور غلام کیواسطے ٹھہرا تو جو جھوٹہ موٹہ کے لوگونکو بندہ پرور
بندہ نواز اور اپنا مالک کہنا نہایت بیجا اور محض بیہودہ ہے اَخْرَجَہٗ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْ
حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ
مُحَمَّدٌ وَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الاسامی میں
لکہا ہے کہ شرح السنہ میں ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یون مت کہو
جو چاہے اللہ اور محمد اور بولا کرو جو چاہے اللہ فقط **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کسی سے یون کہنا
کہ آپ جیسا چاہیں ویسا ہی ہوگا یا یون کہنا کہ خدا کے کرے سے ہوگا یا تمہارے کرے سے ہوگا شرک کا
کلام ہے اَخْرَجَ اَبُوْدَاوُدَ عَنْ حُذَیْفَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا
لِلْمُنَافِقِ سَیِّدًا فَاِنَّہٗ اِنْ یَّکُ سَیِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّکُمْ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الاسامی میں
لکہا ہے کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کہو منافق کو
سردار کہ اگر اوسکو سردار ٹھہرایا تو البتہ بہت ناخوش کیا تمنے اپنے رب کو **ف** یعنی جو شخص نام کا مسلمان
اور اوسکو کوئی سید سردار کہے تو اللہ ناخوش ہوتا ہے پھر یہ جو لوگ کافرونکو اور نام کے جھوٹے
مسلمانونکو عرضیان لکہا کرتے ہیں پہر اونمین اوسکو غریب پرور اور حاکم عادل منصف زمان
اور فلک رتبہ اور سلیمان جاہ اور سکندر طالع اور سردار لکہا کرتے ہیں اور کہا کرتے ہیں سو ایسے
الفاظ اوسکے واسطے موجب ناراضمندی اللہ کے ہیں اللہ تعالے سب مسلمانونکو توفیق
ادب کی دے **چوتہی رسم** مُغَالَاۃٌ فِی الْمُہُوْرِ وَالْاِسْرَافُ فِیْ کُلِّ مَا
یَتَعَلَّقُ بِالْاَعْرَاسِ ہے یعنی مہر زیادہ مقرر کرنا اور بیجا خرچ کرنا شادیون میں سو یہ رسم سب
لوگونمین رائج ہے ہر چند نکاح سے متعلق رسمین بہت ہیں اور ہر ملک میں ہر فرقہ کی جدی جدی رسمیں
ہین مگر کئی رسمین ایسی ہیں کہ وہ اکثر ملکونمین بہت لوگونمین رائج ہیں اور اونکا چھوڑنا لوگون پر
دشوار ہے اول یہ کہ شادی سے پہلے برادری کا کہانا کرتے ہیں دوسری یہ کہ اگرچہ برات اوسی شہر
مین بلکہ اوسی محلہ میں ہو مگر لڑکی کے طرف والے کہانا برادری کا اور جو لوگ

چوتہی رسم زیادہ مہر مقرر کرنے اور شادیون میں بیجا خرچ کرنیکے بیان میں

نکاح میں جمع ہوں اونکے واسطے ضرور کریں تیسرے اوس شخص کی پوشاک نارنجی یا سرخ یا زریں یا تین دالے
کی ہو چوتھی یہ کہ ناچ راگ مع باجے کے ہو پانچویں نقارے روشن چوکی تاشے ڈھول ہوں چھٹی آتشبازی ہو
انار پھلجھڑیاں وغیرہ ساتویں آرایش پھول کھٹولی تکلیاں گھڑے وغیرہ آٹھویں روشنی بہت سی پٹاخے
اور مشعلیں وغیرہ نویں لڑکی کیطرف سے چڑھے بہت سی شوہر کیطرف والے رشتہ مندوں کے واسطے
دسویں یہ کہ شادی کی شب میں دولہا کا لڑکی کے گھر میں جانا پھر وہاں جلوہ اور آرسی مصحف اور ٹوٹکے
وغیرہ ضرور ہوں گیارہویں مہر کا زیادہ مقرر ہونا بارہویں شادی کے چوتھے روز شوہر کا اوس عورت کے
گھر جانا اور چوتھی کھیلنا تیرہویں بعضوں کے ہاں کنگنا باندھنا تھا میں رعورت دونوں کے دستور ہے
چودھویں سہرا باندھنا پھر ان رسموں میں بعضی کفر کی رسمیں ہیں کہ لوگوں نے ہندوں سے سیکھیں ہیں مثلاً
کنگنا باندھنا اور سہرا بجائے موڑ کے اور بعضی رسمیں بنفسہ حرام ہیں کہ جو اوسکو اچھا جانے اور اوس سے
خوش ہو وہ کافر ہے مسلمان نہیں جیسے ناچ اور بعضے حرام و مکروہ تحریمی ہیں جیسے مرد کی پوشاک
سرخ و زری وغیرہ کی اور نقارے ڈھول و تاشے اور آتشبازی و مرد کا گھر میں بیگانی عورتوں میں جانا
کہ وہ ان عورتوں کو دیکھتا ہے اور وہ عورتیں اوسکو دیکھتی ہیں پھر اون عورتوں کے ساتھ کھیلنا اور بھی
زیادہ حرام ہے اور بعضے کام خلاف سنت ہیں بدعت جیسے برادری کا شادی سے پہلے کھانا کرنا
اور آرایش وغیرہ اور چوتھی اور مہر کا زیادہ مقرر کرنا پھر ان سب رسموں کو لوگ لوازمات نکاح
سے سمجھتے ہیں کہ بغیر ان رسوم کے نکاح بے حقیقت رنگی و لذت میں ہوتا ہے حالانکہ نکاح میں
فقط دو گواہوں کے سامنے ایجاب قبول اور کچھ تقرر مہر کا چاہیے سوا اسکے سوا ان لوگوں نے یہ
رسوم بھی نکاح میں داخل کیں تو اس راہ سے یہ سب رسمیں نہایت قبیح بدعت ہیں کہ لوگوں نے
مفت میں بدعت کو سنت میں ملا کر ایک ٹھہرا لیا اور علاوہ اسکے ان رسموں میں مال خرچ ہوتا ہے
محض بیجا ہے کہ اس سے دین کا فائدہ تو کیا ہوتا ہے دنیا کا فائدہ بھی کچھ نہیں اور مال بیجا خرچنا حرام
ہے سو بدعتوں کا حال اور رسموں کی برائیوں کا حال پہلے معلوم ہو چکا اب اس مقام پر بیجا خرچ کرنے
اور مہر زیادہ مقرر کرنے اور برادری کے کھانا دینے کا حال سنا چاہیے قال الله تبارك وتعالى
وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ
كَفُورًا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ اسرائیل کہ اور بیجا مت خرچ کرو بکھیر کر [illegible]

پہر نعت نبوی دلکو نہ بہایا کاغذ
تو بیاض ورق مہ کو بنایا کاغذ

یاد میں مہر تہا رقم آپکا اوصاف وقار
کیا ہوا تجہے جو جنبش مین نہ آیا کاغذ

اور انہوا لے بہائی ہین شیطانونکے اور شیطان اپنے رب کا ناشکر ہے ف یعنی مال اللہ کی نعمت ہے کہ اسکے سبب
عبادت خاطر جمع سے ہوتی ہے اور مسلمانونکو فائدہ پہنچتا ہے دین کو مضبوطی ہوتی ہے سو اللہ تعالے اسلئے مومنونکو
مال دیتا ہے اسواسطے کہ اللہ کی مرضی کی جگہہ خرچ ہو اور یہی مال کا شکر ہے اور شیطان چاہتا ہے کہ
مال الٹی جگہ خرچ ہو تاکہ آدمی سے اللہ ناراض ہو اور مال بیجا خرچنا ناشکری ہے تو شیطان خود
ناشکر ہے وہ یہی چاہتا ہے کہ آدمی بہی ناشکر ہو جاوے سو جو لوگ مال بیجا خرچتے ہین نام ونشان کیواسطے
یہ سب شیطان کے بہائی ہین کہ شیطان کے کہنے موافق مال خرچتے ہین سو فرمایا کہ مال بیجا خرچ کرکے خراب
مکرو اور شیطان کے بہائی مت ہو تو اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ شادی کے پہلے کہانا کرتے ہین اور
نوشہ کی پوشاک سرخ اور زری وغیرہ میلی وغیرہ ناچ راگ مین نقارے تاشے نوبت آتشبازی آرایش پہول
کہلونے روشنی مین صرف کرکے برادری کے جوڑے نین بیجا خرچتے ہین سو یہ سب شیطان کے بہائی
ہین خدا کے ناشکری پہر بعضونکو یہانتک نوبت پہنچتی ہے کہ سودی قرض لیکر ان خرافاتونمین خرچتے
ہین پہر اوسکا ادا کرنا مشکل پڑتا ہے اور سود لینا اور دینا دونو حرام مین برابر ہے اور ایک حرام ہوتا ہے
یک نشد دو شد اور بعضون کی یہ نوبت پہنچی ہے کہ بیاہ برات کے واسطے لوگون سے بہیک مانگتے ہین
اور سوال کرنا بے ضرورت شرعی حرام ہے چنانچہ مسئلہ ہے کہ اگر آدمی بہوکا ہو کہ مرنے کے قریب ہو اور ایک
مرا ہوا مردار جانور جیسے کوا یا کتا پڑا ہو تو بعضے علمانے لکہا ہے کہ اوس مردار کو کہالے اور سوال
نکرے پہر ان خرافاتون کیواسطے سوال کرنا تو کیونکر جائز ہوا اور علاوہ اسکے ان خرافات سے وہ عزت
حاصل نہین جو اوس سوال سے ذلت ہے اور بعضونکے نزدیک ایسے مانگنے والے کو دینا بہی حرام ہے تو دینے
اور مانگنے والا دونو گناہ مین پڑے بلکہ مانگنے والیکو ایک گناہ کہ سوال کیا دوسرا یہ گناہ کہ اوس دینے والیکو
گناہ مین پہنسایا کہ اوسنے اوسکو دیا یہ اگر نہ مانگتا تو وہ اس دینے کے گناہ مین کیون پڑتا تیسرا یہ کہ اس
پیسے کو بیجا خرچ کیا تو اوسکے حق مین تین حرام جمع ہوئے صرف شیطان کے بہائیونکی خوشی کیواسطے اللہ کی ناخوشی
اختیار کی پہر بعضے جاہل جو ایسے مقام پر خیال کرتے ہین کہ ایسی جگہہ خرچنے مین بہی اور لوگونکو فائدہ ہوتا ہے
تو یہ بہی ایک فیض ہے اسکا بہی کچہہ ثواب ہوگا سو یہ بات غلط ہے اس آدمی کو ایسا کہانا
دینے مین کسیکو ثواب کی نیت نہین ہوتی ہے اور گناہ کے کام مین اگرچہ آدمی نیت ثواب کی
کرے مگر ثواب نہین بلکہ اور عذاب ہے اور جب گناہ کے کام کو ثواب کا کام سمجہا تو کفر ہے

قال اللہ تبارک وتعالی وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ انعام مین اور بیجا نہ اوڑاؤ اوسکو خوش نہین اوڑانیوالے ف مال کا بیجا خرچنا حرام ہے اور جو شخص بیجا خرچ کرے وہ اللہ کو برا معلوم ہوتا ہے پہر اوس کام کو قبول کرنا یا اوسمین ثواب ملنا یا اوسکام مین برکت ہونا تو کیا امکان ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ جن شادیون کہ بیجا خرچ ہو بہانڈ بہگتیون رنڈیون بہڑوون کو ملے تاشہ نواز نقارچیون کو دیا جاوے اور سہری زری کی جوڑ آتشبازی آرایش مین خرچ ہو وہ کام اور وہ لوگ اللہ کو پسند نہین آتے اور اللہ کے مخالفون مین شمار ہوجاتے ہین پہر اوسکام مین مبارکی نہین ہوتی بلکہ نحوست آجاتی ہے پہر اوس نکاح سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے وہ بہی اکثر بدہی ہوتی ہے اَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صلعم اِنَّ اَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً اَيْسَرُهٗ مُؤْنَةً ترجمہ مشکوۃ کے باب النکاح مین لکہا ہے کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بڑی برکت والا نکاح ہے جو سہل ہو تکلیف مین ف یعنی جس نکاح مین اسباب جمع کرنے مین تکلیف نہو اور عورت تہوڑے مہر پر راضی ہوجاوے اوس نکاح مین برکت ہوتی ہے تو جسقدر تکلیف اسباب کی زیادہ اوسیقدر برکت کم اور جو بالکل تکلیف ہی تکلیف ہو تو برکت ہی نہین بلکہ نحوست ہے اور ایک بدبختی یہ ہے کہ لوگ مہر ادا نہین کرتے تو اس سبب مہر کی زیادتی اور کمی کا لحاظ نہین کرتے حالانکہ اگر مہر ادا کرے تو بہتر ہے اور اگر ادا نہو تو جیسے اور قرض مین ویسا ہی یہ بہی قرض ہے کچہہ فرق نہین بلکہ عورت کے رشتہ دار والی اسی لحاظ سے مہر زیادہ مقرر کرتے ہین کہ زندگی مین تو یہ ادا نکریگا مرنیکے بعد اسکے ترکہ سے لینگے تو وہ مرنا اسکا پہلے چیت لیتے ہین اور پہر مرنیکے بعد ترکہ سب اوسکے مہر مین جاتا ہے اور رشتہ مند محروم رہتے ہین تو میراث و فرائض کا باب بالکل مسدود ہوجاتا ہے اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ صِدَاقُ النَّبِيِّ صلعم قَالَتْ كَانَ صِدَاقُهٗ لِاَزْوَاجِهٖ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً وَنَشٌّ قَالَتْ اَتَدْرِيْ مَا النَّشُّ قَالَ لَا قَالَتْ نِصْفُ اُوْقِيَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ ترجمہ مشکوۃ کے باب الصداق مین لکہا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو سلمہ نے نقل کیا کہ مینے پوچہا بی بی عائشہ رض سے کہ کتنا تہا مہر نبی صلعم کا فرمایا کہ مہر اونکی بیبیون کا تہا بارہ اوقیہ اور ایک نش پوچہا تو جانتا ہے کیا ہوتا ہے نش کہا نہین

۱۷۸

فرمایا

ہراک آسیب کو بس کرتا ہے قرآنُ حدیث
اسّے بڑہکر کوئی ہمنے تو نہ پایا تعویذ

ہین مقرہم ہی نہین منکر تعویذ صحیح
وہ جو ہم تک لبند آپ سے آیا تعویذ

فرمایا اور ما اوقیہ تو یہ پانچ سو درم ہوئے یہانکے حساب سے ایکسو چالیس روپیہ کچھہ کم وبیش ہوتے ہین تو اور مسلمانون کی عورتون کا تو چاہیے اوس سے کم ہو اور نہین تو اسقدر سے زیادہ مہر مقرر کرنا باوجود بیمقدوری کے فضول ہے اور زیادہ مہر مقرر کرنے مین اگر کچھہ بہتر اور ثواب ہوتا تو حضرت نے اپنی ازواج کا اور بیٹیونکا البتہ زیادہ مہر مقرر کیا ہوتا اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَلَا لَا تَغَالُوْا صَدُقَةَ النِّسَاءِ فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوًى عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ اَوْلٰكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صلعم مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهٖ وَلَا اَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهٖ عَلٰى اَكْثَرَ مِنِ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ اُوْقِيَّةً ترجمہ مشکوۃ کے باب الصداق مین لکہا ہے کہ امام احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ذکر کیا کہ عمرؓ خطاب کے بیٹے نے فرمایا کہ خبردار ہو زیادہ نہ ٹہراؤ مہر عورتون کا اسواسطے کہ اگر اوسمین بزرگی ہوتی دنیا مین اور پرہیزگاری ہوتی اللہ کے نزدیک تو البتہ زیادہ لایق تہے اسکے پیغمبر خدا صلعم مجکو نہین معلوم کہ نکاح کیا ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ازواج مین سے کسیکا اور نہ اپنی بیٹیون مین سے کسیکا بارہ اوقیہ سے زیادہ پر

ف پیغمبر دنیا مین بہی سب سے زیادہ شریف ہوتے ہین اور اللہ کے نزدیک بہی پرہیزگاری اور خوبی مین سب سے زیادہ اونکا مرتبہ ہوتا ہے بالخصوص ہمارے حضرت سب سے خوبیون مین افضل تہے سو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر زیادہ مہر مقرر کرنے مین کچھہ دنیا مین بزرگی ہوتی یا اللہ کے نزدیک کچھہ خوبی ہوتی تو حضرت رسول خدا صلعم اپنی ازواج اور اپنی بیٹیونکا زیادہ مہر ضرور ہی مقرر کرتے کہ وہ سارے جہان سے زیادہ دنیا مین بہی بزرگ تہے اور اللہ کے نزدیک بہی بڑے متقی و پرہیزگار تہے اونہون نے تو بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر کیا ہی نہین پہر اور لوگ تو نہ ایسے دنیا کی راہ سے بزرگ ہین اور نہ اللہ کے نزدیک ویسے متقی ہین تو اونکو تو چاہیے اوس سے کم کرین اور بارہ اوقیہ کے وہی ایک سو چالیس روپیہ سے کچھہ کم ہوتے ہین اور حضرت فاطمہؓ کا مہر چار سو درم تہا کہ اوسکے ایکسو پندرہ روپیہ کم وبیش ہوتے ہین پہر اور کسیکی عورتین حضرت کے ازواج سے اور کسیکی بیٹیان حضرت کی بیٹیون سے افضل نہین نہ دنیا کی راہ سے نہ آخرت کی راہ سے جو انکا مہر اون سے زیادہ ہو اور حضرت ام حبیبہ ابوسفیان کے بیٹے حضرت معاویہ کی بہن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

زوجہ نہین اونکا مہر چار ہزار درم تہا سو حضرت نے خود نہین مقرر کیا تہا حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے اپنی
طرف سے مقرر کیا تہا اخرج ابو داود عن ام حبیبۃ انہا کانت تحت عبد اللہ بن جحش
فمات بارض الحبشۃ فزوجہا النجاشی النبی صلعم وامہرہا عنہ اربعۃ الاف
درہم ترجمہ مشکوۃ کے باب صداق مین لکہا ہے کہ ابو داود نے ذکر کیا کہ ام حبیبہ نے نقل کیا کہ مین تہی
عبد اللہ بن جحش کے نکاح مین سو وہ مرگیا حبشہ کے ملک مین تو نکاح کیا بی بی ام حبیبہ کا نبی صلعم
سے نجاشی نے اور مہر ٹہرایا اونکا چار ہزار درم ف چار ہزار درم کے کم و بیش ایکہزار ایک سو
روپیہ ہوتے ہین بادشاہ نے اسقدر مہر ٹہرایا تہا پہر اور لوگ جو پانچ پانچ دس دس ہزار بلکہ لاکہ لاکہ
کروڑ کروڑ مہر مقرر کیا کرتے ہین محض فضول و بیجا اور خلاف سنت ہے اور اگر آدمی کے ذمہ مہر
قرض رہا اور مرگیا تو جبتک قرض والے کو راضی نکریگا بہشت کو نجاویگا مہر اور قرض کے بیچ کچہہ فرق
نہین ہے پہر زیادہ قرض لینے پر جرات کرنا دینداری سے بعید ہے اخرج الشیخان عن انس
قال ما اولم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی احد من نسائہ ما اولم علی
زینب اولم بشاۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب ولیمہ مین لکہا ہے کہ بخاری و مسلم نے
ذکر کیا کہ انس رض نے فرمایا کہ کہانا دیا پیغمبر خدا صلعم نے اپنی کسی عورت پر جسقدر کہانا دیا بی بی زینب
کا کہانا دیا ایک بکری کا ف یعنی ایک بکری کا گوشت پکا کر اونکے نکاح کے بعد کہانا لوگون کو کہلایا اس سے
زیادہ اور کسی بی بی کے نکاح مین کہانا نہ دیا تو اس سے معلوم ہوا کہ بے تکلف اور بے تلاش
اسقدر اگر میسر ہو اور دوست آشنا برادری کو کہلاوے تو بہتر ہے اور ولیمہ اوسی کہانے کو
کہتے ہین جو نکاح کے بعد ہو پہر نکاح سے پہلے کہانا کرنا لغو اور اسراف ہے سنت کے خلاف
اخرج الشیخان عن انس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتق صفیۃ
وتزوجہا وجعل عتقہا صداقہا واولم علیہا بحیس ترجمہ
مشکوۃ کے باب ولیمہ مین لکہا ہے کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور نکاح کر لیا اون سے اور ٹہرایا اونکا آزاد کرنا مہر اونکا
اور کہانا دیا اونپر حیس ف حیس کہانا ہوتا ہے جیسے حلوا تو اس سے معلوم ہوا کہ
جو دستور ہے کہ کہانا بہت ہی کہلانے جب برادری کے لایق ہو اور نہین تو نہین سو یہ

ایم

متبع الفتِ بدعت سے مثالِ مسلم　　عشقِ محبوبِ خدا آہ چھپاؤں کیونکر
دیگر
بازآیا ذکرِ حبِ شہِ ابرار سے اور　　ضبط مین ولولۂ شوق کو لاؤں کیونکر

رسم بیہودہ ہے جسقدر بے تکلف میسر ہو اوسقدر کسی قسم کا کہانا ہو حلوا ہو خواہ گوشت ہو دو چار دوست آشنا کو کہلا دیجیے اور تکلفات سارے بیہودہ ہین اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ قَالَتْ اَوْلَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَعْضِ نِسَائِهٖ بِمُدَّیْنِ مِنْ شَعِیْرٍ ترجمہ مشکوۃ کے باب الولیمہ مین لکہا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ بی بی صفیہ نے نقل کیا کہ کہانا دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعضی ازواج کے نکاح مین دو مد جو کا ف دو مد جو کے سو بقدر دو سیر کے تخمیناً ہوئے تو اسیقدر کبہی کہلا دیا غرضکہ اوسوقت بے تکلف جو میسر ہوا کہلا دیا یہ پلاؤ اور زردہ اور متنجن شیرمال قیرنی وغیرہ تکلفات کا بکہیڑا کرنا اور رنج مین پڑنا لاحاصل ہے سنی مسلمان کو سنت کی پیروی کرنا چاہیے چار جاہل خوش ہوئے تو کیا اور ناخوش ہوئے تو کیا اور وہی کہانا آگے دیا تو کیا اور پیچہے دیا تو کیا کہانا دینے مین دونو باتین برابر ہین اتنا فرق ہے کہ شادی سے پہلے کہانا دینا بیہودہ اور خلاف سنت اور خلاف عقل ہے اور بعد شادی کے خدا و رسول کی مرضی کے موافق ہے اور عقل بہی یہی حکم کرتی ہے کہ شادی کی خوشی کا کہانا بعد شادی کے ہو اور شادی ابہی ہوئی نہین کہانا پہلے سے کیون چاہیے اور شادی کے بعد بہی جو بعضے لوگ مہینے مہینے بلکہ دو دو مہینے بلکہ برس برس روز کے بعد کہانا کرتے ہین دوسرے کا عوض پورا کرنیکو یا نام کیواسطے یہ بہی بیہودہ ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ اَوَّلِ یَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ یَوْمِ الثَّانِیْ سُنَّةٌ وَطَعَامُ یَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ ترجمہ مشکوۃ کے باب الولیمہ مین لکہا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہانا دینا پہلے دن کا حق ہے اور دوسرے دن کا دستور ہے اور تیسرے دن کا مشہور ہونے کو ہے اور جسنے مشہور کرنا چاہا آپ کو رسوا کریگا اوسکو اللہ ف یعنی جب نکاح کرلاوے تو اوس روز دوستون بہائیونکو کہانا واجبی ہے یعنی واجب یا سنت موکدہ ہے پہر اوسکو دوسرے دن کہانا کہلانا یہ بہی دستور یعنی سنت یا مستحب ہے بعد اسکے تیسرے دن اگر کوئی کہانا کہلاوے تو معلوم کیا چاہیے کہ یہ فقط نام کے واسطے ہے تا کہ لوگ سنین اور مشہور کرین تو ایسے شخص کو اللہ تعالی رسوا کرتا ہے پہر شادی سے پہلے کہانا کرنا اور بہی بیہودہ ہے نہ اسمین ثواب اوسمین محض نام کیواسطے جسکا انجام یاوہ تر رسوائی ہے پہر ایسا کہانا درست نہین اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم

اَلْمُتَبَارِیَانِ لَایُجَابَانِ وَلَایُؤکَلُ طَعَامُھُمَا ترجمہ مشکوۃ کے باب الولیمہ مین لکہا ہے کہ احمد نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ جو لوگ کہ بدلے پر اور نام کے لیئے کہانا کرین تو اونکا کہانا قبول نکیجے اور نہ وہ اونکا کہانا کہائے ف اس زمانہ مین یہی دستور ہو رہا ہے کہ لوگ نام کیواسطے اور ایک دوسرے کے مقابلہ پر شادیونمین اور غمیون مین کہانا کرتے ہین کہ فلانے نے ویسا کیا تو ہم بہی ویسا ہی کرین بلکہ اوس سے بہی زیادہ کرین تاکہ ہمارا بہی ویسا ہی نام ہو پہر اس لحاظ کے سبب کوئی اپنا باغ بیچتا ہے کوئی مکان گرو رکہتا ہے کوئی ویسے ہی قرض لیتا ہے کوئی بہیک مانگتا ہے اور دنیا و دین دونون جہان کی آفت مین لوگ پہنستے ہین سو حضرت نے فرمایا کہ ایسے لوگ کہانیکو بلاوین تو نہ جاؤ اور نہ اونکا وہ کہانا کہاؤ پہر جب وہ کہانا کہانا حرام ٹہرا تو ایسا کہانا کرنا بدرجہ اولے حرام ہوا پہر حرام کام پر اپنا پیسا خرچنا شیطان کی برادری مین اپنے آپکو داخل کرنا ہے پہر بہتر طریق شریعت کا آدمی کیون نہ اختیار کرے اللہم وفقنا **پانچوین رسم مُمَانَعَۃُ النِّسَاءِ عَنِ النِّکَاحِ الثَّانِیْ** یعنی بیوہ عورت کو دوسرے نکاح سے باز رکہنا کہ جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو اوسکے خویش و اقارب اوس عورت کو کنایہ اشارہ سے دوسرے نکاح سے باز رکہتے ہین پہر یہانتک نوبت پہنچی کہ زن و مرد سب دوسرا نکاح کرنا عیب جانتے ہین اور اگر کوئی عورت کرے تو اوسپر طعن کرتے ہین بلکہ دوسرا نکاح کرنا شرافت کے خلاف جانتے ہین پہر اگر جوان عورت کا شوہر مرجاوے اور اوسکا کوئی خبرگیران نہو اور وہ نہایت مفلس محتاج ہو اور جی اوسکا نکاح کو چاہے تو وہ بچاری لوگون کے طعن کے ڈر سے نہین کرتی اور اصل اس رسم کی ہندؤن سے ہے کہ ہندؤن کے مذہب مین عورت کا دوسرا بیاہ کرنا جائز نہین سو یہی رسم تمام کی ان مسلمانون نے اپنے ہان جاری کرلی اور نہ سمجہے کہ شرافت کسکی یہان مسلمانی ہی جاتی ہے حالانکہ یہ رسم عقل اور شرع دونو کے برخلاف ہے جسطرح اللہ تعالے نے کہانے پینے سونے جاگنے پیشاب جا ضرور کی حاجت آدمی کے واسطے بنائی ہے ویسی ہی مرد کے واسطے عورت کی خواہش اور عورت کے لیئے مرد کی حاجت لگائی اسیواسطے دستور ہے کہ کواری عورت اور نوجوان مرد کے نکاح کی فکر وارثون کو جلدی اور مقدم ہوتی ہے کہ یہ جوان مرد اور کواری عورت برے کام کیطرف نہ متوجہ ہوجاوے تو رسوائی ہو پہر جو

یارب نجات دے کہ عشق نبی بن آئے — یہ منہ ہمارا اور یہ نعت جناب دین ؟
دنیائے دو نکی ہے مرے سر پہ بلا ہنوز — مدحت کا آپکی ہے کسی حوصلہ ہنوز

عورت خاوند پاس ہے اوسکو زیادہ خواہش مرد کی ہوتی ہے اسواسطے کہ وہ اسی باتسے خوب واقف
ہو جاتی ہے پھر جس عورت کو شوہر نے طلاق دی یا شوہر مرگیا تو وہ عورت اگر بدلحاظ ہے تو
حرام کریگی اور اگر لحاظ والی ہے تو بد کام سے شاید بچے تو مرد کا خیال تو البتہ اوسکے دلمین
رہتا ہے اور مردون کی آواز سنا اور صورتین دیکہنا اوسکو خوش آتا ہے اور اسکا علاج یہی
ہے کہ دوسرا نکاح کرے بڑے تعجب کی بات ہے کہ جب عورت مرجاوے تو مرد دوسری عورتسے
نکاح کرلے اور مطعون نہو اور اگر عورت بے شوہر رہجاوے تو دوسرا شوہر کرنیسے مطعون ہو
اور طرفہ یہ کہ کنواری لڑکی کے نکاح مین دیر ہونا معیوب سمجھین اور جوان عورت کا بیوہ رہنا قباحت
نجانین حالانکہ جو قباحت اوسمین ہے وہی قباحت بلکہ اوس سے زیادہ اسمین ہے سبحان اللہ
مینہہ سے بہاگنا اور پرنالے کے نیچے کہڑے ہونا ایسے ہی عقلمندونکا کام ہے چرا نباشد اگر
عقل ہوتی تو خدا اور رسول کے فرمانیکو کیون نہ لحاظ کرتے قال اللہ تبارک وتعالی وَإِذَا
طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ
إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ ذَٰلِكُمْ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ ترجمہ فرمایا
اللہ صاحب نے یعنی سورۂ بقر مین اور جب طلاق دی تمنے عورتون کو پہر پہنچ چکین اپنی عدت تک تو اب
نہ روکو اونکو کہ نکاح کرین اپنے خاوندونسے جب راضی ہوجاوین موافق دستور کے یہ نصیحت ملتی ہے
اوسکو جو کوئی تم مین اللہ پر یقین رکہتا ہے اور قیامت کے دن پر اسمین صفائی زیادہ ہے تمہارے
لیے اور ستہرائی بہت اور اللہ جانتا ہے اور تم نہین جانتے **ف** عدت مقرر ہے تین حیض یا تین
مہینے تک سو جس عورت کو شوہر طلاق دے وہ عورت اگر عدت کے بعد کسی سے شرع کے دستور
موافق نکاح کرنا چاہے تو اوسکے والیون کو یہ حکم ہے کہ اوسکو دوسرے نکاح سے نہ روکین اگر
وہ خدا پر اور قیامت پر یقین رکہتے ہین اسواسطے کہ یہ خدا کا حکم ہے اگر اسکے برخلاف کرینگے
تو قیامت کو سزا پاوینگے بعد عدت کے اس دوسرے نکاح مین صفائی زیادہ ہے کہ وہ زنا سے
بچے اور ستہرائی بہت ہے کہ برے خیالون سے دل بہی ستہرا رہے اور اسمین اور بہت خوبیان ہین
کہ اللہ تعالی جانتا ہے اور تم نہین جانتے اس آیت مین اللہ صاحب نے کس طرح سے دوسرے نکاح کا

تقید کیا اول یہ کہ والی وارثونکو فرمایا کہ دوسرے نکاح سے نہ روکو تو والیونکو چاہیے کہ اوسکو اور ترغیب دلاوین دوسرے یہ فرمایا کہ یہ نصیحت ہے اوسکے لوسطے جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص اس نصیحت کو نمانے اور برا جانے تو وہ اللہ پر اور قیامت پر یقین نہین رکھتا ہے یعنی مسلمان ہی نہین اور نصیحت ماننے کے یہی معنی ہین کہ اوس نصیحت کے موافق کرنے لگے تیسرے یہ فرمایا کہ اسمین ستہرائی ہے جو شخص اسکو عیب جانے وہ گویا گندہ ناپاک ہے کہ ستہرائی چہوڑکر ناپاکی کیطرف جاتا ہے چوتہے یہ فرمایا کہ اللہ جانتا ہے اور تم نہین جانتے تو جو شخص یون جانے کہ دوسرے نکاح کرنےمین بڑی بڑی قباحتین ہین تو وہ شخص گویا آپکو اللہ سے زیادہ دانا جانتا ہے پہر معاذ اللہ وسکے ایمانکا کیا ٹہکانا قال اللہ تبارک وتعالی وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ نور مین بیاہ دو رانڈونکو اپنے اندر اور جو نیک ہون تمہارے غلام اور لونڈیان اگر وہ مفلس ہونگے اللہ اونکو غنی کریگا اپنے فضل سے اور اللہ سمائی والا ہے سب جانتا

ف یعنی جو عورتین تمہارے اندر برادری مین رشتہ ناتے مین بیوہ ہو جاوین اور خاوند مرجاوے تو اونکو اپنی برادری مین بیاہ دو اور جو غلام لونڈی نیک ہون کہ بیاہ دینے سے مغرور ہوجاوین تمہارا کام نچہوڑین اونکا بہی نکاح ایک دوسرے سے کردو اور جب تم اون رانڈونکو بیاہ دوگے تو اللہ اونکو اپنے فضل سے غنی کردیگا محتاجی اور افلاس اونکا جاتا رہیگا اللہ کے ہان کچہ کمی نہین بڑا سمائی والا ہے اور وہ سبکا حال جانتا ہے کہ فلانے کو محتاجی اور افلاس ہے اور فلانے کا جی نکاح کو چاہتا ہے اور فلانیکا نہین چاہتا اس آیت مین بہی کئی طرح پر تقید دوسرے نکاح کا بیوہ کیواسطے ثابت ہوتا ہے اول تو بیوہ کے والیونکو حکم دیا کہ تم بیاہ دو اپنی رشتہ مندیم قوم رانڈونکو تو اس سے معلوم ہوا کہ ضرور نہین کہ جب بیوہ خود درخواست کرے تب اوسکا دوسرا نکاح کیا چاہیے بلکہ والیونکو چاہیے کہ خود اوسکے نکاح کی تدبیر کرکے موافق شریعت کے اوسکی اجازت لےلین اسواسطے کہ وہ عورت خصوصا اس ملک مین بسبب سمجہ کے یا شرم کے ہرگز اپنے آپسے درخواست دوسرے نکاح کی نکریگی دوسرے یہ فرمایا کہ محتاج بیوہ عورت کو اللہ تعالی دوسرا نکاح کرنے سے غنی کردیگا تو معلوم ہوا کہ دوسرا نکاح بیوہ عورت کو کرنا اللہ تعالی کے نزدیک نہایت پسند ہے کہ اوسکے سبب اللہ تعالے

عشق مین آپکے ہے منکر سنت کذاب | جان دیتا ہون کہ ملجائے لیس مرگ بقیع
ہو تو وہ کہلائے سند مدعی عیار کے پاس | کہ ہون مدفون مزار شہ ابرار کے پاس

کی رحمت اوسکیطرف متوجہ ہوتی ہے کہ محتاج عورت غنی ہوجاتی ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ باوجود فقر وغیرہ
مانع کی بہی توکلا علی اللہ نکاح ثانی کر دیا چاہیے اور یہ جو فرمایا کہ غنی کریگا اللہ اپنے فضل سے تو اس سے
دریافت ہوا کہ نکاح کرنیوالے پر خاص رحمت الہی نازل ہوتی ہے اسواسطے پیغمبر صاحب نے بہی بیوہ
کے دوسرے نکاح کی تقید کی اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَلِیٍّ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ یَا عَلِیُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا اَلصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَیِّمُ
اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا **ترجمہ** مشکوۃ کے باب تعجیل الصلوۃ مین لکہا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علی رض
نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی تین کام مین دیر نکیجیو نماز مین جب وقت
آجاوے اور دیر نکیجیو جنازہ کی نماز مین جب جنازہ موجود ہوجاوے اور دیر نکیجیو بیوہ عورت کے نکاح
کرنے مین جب اوسکا جوڑ ملجاوے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو عورت قابل نکاح کے بیوہ
ہوجاوے اور کوئی اوسکے میل موافق مرد نکاح کے واسطے ملجاوے تو ایمان دار آدمی کو چاہیے
کہ اوسکا نکاح کر دینے مین ہرگز دیر نکرے اور دیر کرنا ایسا برا جانے کہ جیسے جنازہ پڑا رکہنا یا نماز
مین دیر کرنا معیوب ہے اور مسلمان کو لازم ہے کہ اپنے اوپر اسبات کو لازم کرلے جہان کہین کوئی عورت بیوہ
ہو جسطرح ہوسکے اوسکا نکاح کرا دے اسواسطے کہ خدا اور رسول کے نزدیک بہی یون ہی ہے اور عقل صحیح
مین بہی اسیطرح آتا ہے اور سب مسلمانون کی ولایتون مین اب بہی یہی جاری ہے کہ بیوہ عورت کا نکاح
جلدہی کرتے ہین اور آگے بہی یہی رواج رہی تہا اگلی سب بی بیان پیغمبر زادیان اسیطرح کرتی آئی ہین چنانچہ
حضرت رقیہ پیغمبر خدا صلعم کی بیٹی ابولہب کے بیٹے عتبہ کے نکاح مین تہین اوسکے بعد حضرت عثمان رض
سے اون بی بی کا نکاح ہوا اور حضرت ام کلثوم دوسری بیٹی پیغمبر خدا صلعم کی پہلے ابولہب کے دوسرے
بیٹے عتیبہ کے نکاح مین تہین اوسکے بعد دوسرا نکاح اونکا حضرت عثمان رض سے ہوا اور حضرت فاطمہ
کی بیٹی بی بی ام کلثوم پیغمبر خدا صلعم کی نواسی پہلے حضرت عمر رض کے نکاح مین تہین جب اونکی وفات
ہوئی تب حضرت کلثوم نے حضرت جعفر رض کے ایک بیٹے عون سے نکاح کیا جب عون مرے تب جعفر کے
دوسرے بیٹے محمد نے اون سے نکاح کیا جب وہ بہی مرگئے جب حضرت جعفر کے تیسرے بیٹے عبد اللہ نے
اون سے نکاح کیا اور بی بی امامہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی حضرت زینب کی بیٹی کہ حضرت فاطمہ
کے بعد حضرت علی رض کے نکاح مین تہین بعد حضرت علی رض کی وفات کے انہون نے حضرت

علیؓ کی وصیت کے بموجب مغیرہ بن نوفل سے نکاح کیا اور سو حضرت عائشہ صدیقہؓ کے سب بی بیان پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی ایسی ہی تہین کہ کسیکا ایک خاوند مر چکا تہا کسیکا دوسرا خاوند بہی مرچکا تہا اور کسیکا تیسرا بہی اونکے
بعد حضرت کے نکاح ہوا تہا یہ حال ہے حضرت کی بیٹیون اور نواسیون اور بی بیون کا اور اب سیدانیون کا
اور سوا اونکے ایک بی بی ام رومان تہین پیغمبر خدا صلعم کی ساس کہ پہلے عبد اللہ بن سنجرہ کے نکاح مین
تہین پہر دوسرا نکاح اونہون نے حضرت ابوبکر صدیق سے کیا کہ اونسے بی بی عائشہ صدیقہ اور عبد الرحمن
پیدا ہوئے اور بی بی اسما بنت عمیس کہ پہلے جعفر ابن ابیطالب کے نکاح مین تہین اونکے بعد حضرت
ابوبکر سے نکاح ہوا کہ محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے بعد حضرت ابوبکرؓ کے حضرت علیؓ سے اون بی بی
نے نکاح کیا یہ حال ہے بزرگ شیخانیون کا جنسے شرافت کی بنیاد ہے پہر جو کوئی اونکے کام اور رسم
اور عادات کو برا جانے اوسکے ایمان مین نقصان ہے اور اشراف نہین وہ کمینا ہے اسواسطے
کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر کسیکی عزت اور آبرو نہین اور اونسے زیادہ غیرت کسیکو
نہین اور حضرت کی بیٹیون اور نواسیون کا اور حضرت کے یارون کی عورتون کا یہی دستور رہا کہ جب
خاوند مرا تب اور کر لیا اگر یہ بات معاذ اللہ بے عزتی کی ہوتی تو خدا اور رسول کیون منظور اور دستور
رکہتے تو اب جو شخص بیوہ کے دوسرے نکاح کو عیب جانے اور بے عزتی سمجہے وہ مسلمان نہین مردود کافر
ہے کہ جو بات پیغمبر خدا نے اپنے گہر مین گوارا کی اوسکو یہ بے عزتی بتاتا ہے گویا اپنے بیٹیون بہنون اور
عورتونکو حضرت کی بیٹیون اور بی بیون سے اچہا جانتا ہے تو ایسے شخص کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو شیخ سید شریف
قوم سے شمار نکرے بلکہ آپکو راجپوت رانگہڑ کہلاوے اسواسطے کہ مسلمانون کے بزرگون کے ہان اور مسلمانون
کے ملک مین اور مسلمانون کی کتاب قرآن حدیث کی رو سے یہ رسم جاری ہے پہر جو کوئی اوسکو برا
جانے گویا وہ خدا و رسول کے حکم کو اور اونکے صحابون کو جنسے شرافت پائی بد جانتا ہے اور ہندونکی
رسم کو نیک جانتا اور اختیار کرتا ہے پہر وہ مسلمان کاہیکا اور حضرت کے بعد حضرت کی بی بیون نے جو اور
کسی سے نکاح نکیا تو اسکا سبب تہا کہ آدمی دو طرح پر ہین ایک مسلمان دوسرے کافر سو مسلمان کو اللہ
تعالی نے یہ فرمایا کہ ازواجہ امہاتہم یعنی بی بیان پیغمبر کی مائین ہین مسلمانون کی اور ماں کا نکاح
بیٹے کے ساتہہ درست نہین اسواسطے کسی مسلمان سے اونکا نکاح نہوا باقی رہے کافر سو کافر سے
مسلمان عورتونکا نکاح نہین جائز اسواسطے یہ بات حضرت کے ازواج کیواسطے مخصوص تہی پہر

بے حضوری جنابشیخ دین ہند مین اب ؛ عمر کاٹی ہے الم ہند مین طیبہ نگیا ؛
دن گذرتا ہے ہر ایک مثل قیامت افسوس بخت لیکر مجھے افسوس سے قسمت افسوس

اگر کوئی اوبہی اپنے آپ کو ایسا سمجہے اور اپنی جو بڑی بہنون کا دوسرا نکاح ہونا عیب جانے تو وہ گویا اپنے آپ کو پیغمبر کی برابر جانتا ہے اور در پردہ دعوی پیغمبری کا کرتا ہے استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ خدا جہالت سے سب مسلمانون کو پناہ مین رکہے **چھٹی رسم** فی النوحۃ والاحداد ہے کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو لوگ خصوصًا اوسکے رشتہ مند چلّا کر روتے ہین اور عورتین پیٹتی چلّاتی ہین پہر جو عورت ماتم پرسی کو آتی ہے وہ بہی اونکے پیٹنے چلّانے مین شریک ہوتی ہے پہر کسیکے ہان تین دن کسیکی ہان سات دن کسیکے ہان دس دن کسیکے ہان چالیس دن کسیکے ہان چہہ چہہ مہینے تک یہی معمول رہتا ہے کہ عورتین حلقہ باندہ کر کہڑی ہوتی ہین اور ایک عورت اوس مردہ کے بیان کرتی جاتی ہے کہ فلانا ایسا اور ایسا تہا تو وہ سب عورتین اپنے زانو اور منہہ پر تماچے مارتی ہین اور ہائے ہائے کرتی جاتی ہین اور بعضون کے ہان صرف اسیقدر ہوتا ہے کہ ہر صبح وشام عورتین اکہٹا بیٹہہ کر چلّا کر روتی ہین پہر کسیکے ہان چالیس دن اور کسیکے ہان چہہ مہینے تک کسی کے ہان برس دن تک کسیکے ہان دو برس تک یہی بات جاری رہتی ہے جتنے دنون جسقدر یہہ نوحہ زیادہ ہو اسیقدر ایسمین اون لوگون کی تعریف ہو اور اگر نہو تو بعضے خاندان کی عورتین طعن کرتی ہین کہ فلانے کے ہان فلانے کی موت کی کچہہ قدر نہوئی اور کچہہ غم نہوا اور بموجب حکم خدا اور رسول کے نوحہ کرنا یعنی چلّا کر رونا اور پیٹنا اور مردے کے اوصاف اسیطرح پر بیان کرنا حرام ہے اور احداد کہتے ہین سوگ مین بیٹہنے کو یعنی اچہے کپڑے پہننا اور خوشبو نہ لگانا سرمہ نہ لگانا کسیکی شادی مین شریک نہونا اپنے مکانون مین بیٹہے رہنا سو شریعت کی روسے جس عورت کا خاوند مرجاوے تو اوسکو چاہیے کہ چار مہینے اور دس دن تک اپنا سنگار نہ کرے بعد اوسکے اوسکو منع نہین اور اوسکے گہر کی ناتے رشتہ والی عورتین اگر تین دن تک اپنا سنگار نکرین تو مضائقہ نہین تین دن سے زیادہ اونکو سوگ مین بیٹہنا منع ہے تو اسکے برخلاف اب رسم یون ہے کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو اوس گہر کے سب لوگ سوگ مین رہتے ہین اور جس عورت کا شوہر مرے پہر وہ کبہی رنگین سرخ کپڑے اور نتہہ وغیرہ زیور جو شوہر والی عورتین پہنتی ہین وہ نہین پہنتی اور خوشبو نہین لگاتی اور اوس گہر مین بوریا فرش وغیرہ بچہا کر عورتین اوسی پر رہا کرتی ہین پہر بعضون کے ہان چالیس دن تک اور بعضونکے ہان چہہ مہینے تک اور بعضونکے ہان برس دن تک وہ فرش بچہا رہتا ہے گویا اوسکو سوگ اور غم

چھٹی رسم نوحہ اور ...

کی علامت مقرر کیا ہے پہر یہانتک نوبت پہنچی ان دنوں میں کسیکا نکاح یا ختنہ نہیں کرتے اور دوست آشنا رشتہ ناتے کے مرد اور عورتین اوسکے ہان جمع ہوا کرتی ہین اور مدت تک اوسکی ماتم پرسی کیا کرتی ہین اور ماتم پرسی کی حقیقت اتنی ہی ہے کہ جب کسیکا کوئی مر جاوے تو اوسکے دوست آشنا اور رشتہ مندونکو چاہیے کہ اوسکے پسماندونکو تسلی اور دلاسا دین اور سمجہا دین کہ صبر کرو سو اسکے برخلاف عورتین جو کسیکے گہر عورتون پاس ماتم پرسی کو جاتی ہین تو اونکو بہی رلاتی پٹاتی ہین اور آپ بہی روتی پیٹتی ہین اور مرد جو جاتے ہین تو صرف دستور و رواج کے موافق اون لوگونکے دکہلانیکو کچہہ فاتحہ وغیرہ پڑہتے ہین اور اوس فاتحہ سے اونکو مردیکے واسطے ثواب منظور نہین ہوتا صرف اوسکے پسماندون رشتہ مندون کی خوشی منظور ہوتی ہے اگر ثواب منظور ہوتا تو کبہی اپنے گہر یا اکیلے تنہائی مین بیٹہ کرکے بہی اوسکو ثواب بخشتے اور اب اگر کوئی اکیلے اپنے گہر بیٹہ کر اوس میتکو سو قرآن کا ثواب بخشے مگر اوسکے رشتہ مندونکے پاس جا کر فاتحہ مرسومہ نہ پڑہے تو وہ رشتہ مند ناخوش ہوتے ہین تو اب صرف یہ رسم ٹہر گئی کچہہ ثواب منظور نرہا غرضکہ ماتم پرسی کا مضمون بہم ہو گیا اور فاتحہ مقصود اصلی ہو گئی اور ماتم پرسی بہی مرنے سے تین روز بعد حرکت لغو اور بیہودہ ہے اور اب دستور یون پڑ گیا کہ مہینے مہینے اور برس برس دن کے بعد بہی لوگ ماتم پرسی کو جاتے ہین اور خوشی مین غم یاد دلاتے ہین سو یہ رسم سب بیہودہ ہین اور رسم رونا اور مطلق پیٹنا اور ایسے سوگ مین بیٹہنا خدا اور رسول کے حکم کے خلاف ہے قال اللہ تبارک وتعالی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ بقر مین کہ اے مسلمانو قوت پکڑو صبر سے اور نماز سے بیشک اللہ ساتہہ ہے صبر کرنیوالونکے **ف** جب کوئی خویش و قریب جاتا ہے یا اور کچہہ مصیبت پڑتی ہے تو آدمی گہبرا جاتا ہے رونا چلانا بے صبری کے کام کرنے لگتا ہے سو فرمایا کہ جب کچہہ مصیبت پڑے تو صبر سے قوت پکڑے یعنی صبر کرو اور اوسکی تقدیر پر شاکر رہو اور فرمایا کہ واویلا نکرو بلکہ اللہ ہی کیطرف رجوع کرو اور نماز مین مشغول ہو جاؤ تا کہ اللہ کی رحمت تمپر متوجہ ہو اسواسطے کہ جو لوگ صبر کرتے ہین اللہ اونکے ساتہہ ہے پہر لا حاصل رونا پیٹنا سوگمین بیٹہنا اللہ کا ساتہہ چہوڑنا ایمان داری سے بعید ہے اور ایمان دارون کی یہ بات ہے کہ مصیبت مین صبر کرنا اور نماز کیطرف دہیان لگانا قال اللہ تبارک وتعالی وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ

دنیا مین بنا جز غم عشق نبی ہے کون | ہے عزم تیغ ابروئے حضرت کے وصف کا
بین ہی تا تگو مرے سا ہے جانے کا سوش | اللہ فکر و طبع کا جوہر دکہائے کاش

قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ بقر مین اور خوشی سنا اون صبر کرنیوالون کو کہ جب اونکو پہنچے کچہہ مصیبت کہین ہم اللہ کے مال ہین اور ہمکو اوسیکی طرف پہر جانا ہے ایسے لوگ اونہین پر شاباشین ہین اپنے رب کی اور مہربانی اور وہی ہین راہ پر **ف** یعنی جو لوگ مصیبت مین یہ بات کہین کہ ہم اللہ کے مال ہین اور ہمکو اوسی نے پیدا کیا اور وہی کہانے پینے کو دیتا ہے اوسکو ہمپر اختیار ہے جو چاہے سو کرے اوسکے کام مین ہمکو دم مارنے کی مجال نہین اور ایک روز آخر ہم سب اوسیکی طرف پہر جاوینگے کہ مرینگے اور حشر نشر ہوگا سو ایسے لوگونکو اے پیغمبر خوشخبری سنا کہ اللہ شاباش دیتا ہے اور اللہ کی مہربانی اونپر ہے اور وہی لوگ نیک راہ پر ہین پہر جو شخص برخلاف اسکے مصیبت مین صبر نکرے اور پیٹے چلاوے ہائے ہائے کرے اور کہے کہ ہائے فلانیکی موت ابہی سے آ گئی اور اوسنے کچہہ دنیا کا فائدہ نہ اوٹہایا اور کیا خدا کو اوسیکو مارنا تہا اور ہمکو خدا نے رنج مین پہنسایا غرضکہ ایسی ہی خرافاتین بکے اور بے صبری کے کام کرے تو اوسکے واسطے برخلاف شاباشی کے پہٹکار اور برخلاف رحمت کے غضب چاہیئے کہ وہ نیک راہ پر نہین بلکہ بہکا ہوا ہے قال اللہ تبارک وتعالی مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ حدید مین کہ کوئی مصیبت مین نہین پڑا ملک مین اور نہ آپ تم مین جو نہین لکہی ایک کتاب مین اس سے پہلے کہ پیدا کرین ہم اوسکو دنیا مین بیشک یہ اللہ پر آسان ہے تاکہ تم افسوس نکرو اوسپر جو فوت ہوا تمسے اور نہ رِیجہو اوسپر جو تمکو اوسنے دیا اور اللہ نہین چاہتا اترانے بڑائی مارنے کو **ف** یعنی جتنے خوشی اور غم کے اسباب ہین سبکا حال اونکے دنیا مین پیدا ہونے سے پہلے ہی اللہ کے ہان کتاب مین لکہا ہے پہر جسکو کچہہ آفت پہنچے خواہ وہ آفت عام ہو جیسے وبا اور قحط وغیرہ خواہ آفت خاص ہو جیسے کسیکا کوئی مرگیا اور کچہہ آفت پہنچی سو وہ سب پہلے ہی سے تقدیر کی کتاب مین لکہی تہی ٹلنے والی نہ تہی پہر جو مصیبت پہنچے تو آدمی کو غم کرنا نچاہیئے اور جو کچہہ مل گیا اور خوشی ہوئی تو اوسپر ریجہنا نچاہیئے کہ ہم ایسے ہین کہ ہمکو یہ ملا اور ہمارے واسطے ایسا ہوا سو واسطے

۱۸۹

کہ اللہ تعالے کو اترانے والے اور بڑا سیان یا رہنوالے خوش نہیں آتے اور برے معلوم ہوتے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا
کہ جب کوئی مرجاوے تو یہ جانے کہ اسکی تقدیر میں اتنی ہی عمر تھی اور افسوس کیے اور چلانے پیٹنے سے کیا ہوتا ہے
وہ مردہ تو مرگیا ہرگز جینے کا نہیں اور پھر اوس نے پیٹنے چلانے سوگ کرنے پر فخر کرنا اللہ کی
درگاہ سے مغضوب ہونا ہے کہ اللہ تعالے اترانے والے فخر کرنیوالے کو دوست نہیں کہتا اخرج
ابوداود عن ابی سعید الخدری قال لعن رسول اللہ صلعم النائحۃ والمستمعۃ
ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت میں لکھاہے کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ ابوسعید خدری نے نقل کیا
کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چلانے والی عورت پر اور سننے والے پر ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ نوحہ کرنیوالی عورت اور سننے والی دونوں ملعون ہیں اخرج الشیخان عن عبد اللہ بن عمر
قال قال رسول اللہ صلعم الا تسمعون ان اللہ لا یعذب بدمع العین
ولا بحزن القلب ولکن یعذب بھذا واشار الی لسانہ او یرحم وان المیت
لیعذب ببکاء اھلہ علیہ ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علے المیت میں لکھا ہے کہ بخاری اور
مسلم نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نہیں سنتے ہو کہ
اللہ تعالے عذاب نہیں کرتا آنکھہ سے آنسو نکلنے پر اور نہ دل کے غم پر مگر عذاب کرتا ہے اسکے سبب
اور اشارہ اپنی زبان کیطرف کیا یا رحم کرتا ہے اور مقرر عذاب ہوتا ہے اوسکے گھروالوں کے
رونے سے اوسپر ف یعنی دلمیں غم ہونا اور آنکھہ سے آنسو نکلنا یہ آدمی کے اختیار میں نہیں پھر اگر
کوئی شخص مرگیا اور کسیکو غم ہوا اور آنکھہ سے آنسو نکلے تو کچھہ مضایقہ نہیں مگر زبان سے اگر کچھہ
اللہ کی شکایت کی یا اوس مردے کے بیان کیے تو البتہ عذاب ہوگا اور اگر انا للہ وانا الیہ راجعون
پڑہا اور صبر کیا تو اللہ رحم کریگا اور مردے کے بیان کرنے اور اوسکے اوصاف بیان کرنے سے
صرف ان لوگوں ہی پر عذاب نہیں بلکہ اوس مردے پر بھی عذاب ہوتا ہے تو اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ بیان کرکے پیٹنے چلانے والیاں اور وہ مردہ دونو عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں اخرج الشیخان
عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا
من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعی بدعوی الجاھلیۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء
علی المیت میں لکھاہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کہ عبداللہ بن مسعود نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے ہمارے گروہ مین سے جو طمانچے مارے اور گریبان پہاڑے اور چلاوے جاہلیت کا سا چلانا ف ہمارے حضرت سے پہلے جاہلیت کا وقت تہا اوسوقت مین کافرونکا دستور تہا که کوئی مرتا تو عورتین چلا کر رویا کرتین تہین اور پیٹتی تہین اور مردے کے بیان کرتی تہین سو فرمایا کہ جو ایسے کام کرے وہ ہمارے گروہ مین نہین یعنی مسلمانو مین داخل نہین اخرجہ الشیخان عَنْ اَبِی بُرْدَۃَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِیْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکہا ہے کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ ابی بردہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بیزار ہون اوس سے جو سر کے بال مونڈے اور چلا کر روئے اور گریبان پہاڑے ف یعنی کسیکو غم اور مصیبت مین جو کوئی اپنے سر کے بال نوچے اور آواز سے روئے اور کپڑے پہاڑ ڈالے اوس سے مین بیزار ہون پہر جس سے پیغمبر بیزار ہون وہ مسلمان کا ہیکا اخرجہ مسلم عَنْ اَبِی مَالِكِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ لَا یَتْرُکُوْنَھُنَّ فَذَکَرَ مِنْھَا النِّیَاحَۃُ وَقَالَ النَّائِحَۃُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِھَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَعَلَیْھَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکہا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو مالک الاشعری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار باتین میری امت مین کفر کی باتون مین سے ہین لوگ اونکو نہین چہوڑتے سو ذکر کیا اونمین چلا کر رونے کو اور فرمایا کہ چلا کر رونے والی عورت نے جو توبہ نکی اپنے مرنے سے پہلے تو کہڑی کیجاویگی قیامت کے دن اور اوسکا پیراہن ہوگا چیڑہ کے تیل کا اور اوڑہنی خارش کی ف یعنی جو عورت دنیا مین مردون پر نوحہ کیا کرتی تہی اور اوس نے اس سے توبہ نکی اور مر گیئی تو روز قیامت کو اللہ تعالے اوسکو خارشی کریگا اور چیڑہ کے تیل کا پیراہن اوسکو اوڑہایا جائیگا تاکہ دوزخ مین خوب جلے اور خارش کے سبب سے ایذا زیادہ پاوے معاذ اللہ جسکام کے سبب دنیا مین کچہہ فائدہ نہین بلکہ اوس سے مردے کو عذاب ہو اور قیامت کے روز اوسکو عذاب ہو کیا برا کام ہے اخرج الشیخان عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ نِیْحَ عَلَیْہِ یُعَذَّبُ بِمَا نِیْحَ عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکہا ہے کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ مغیرہ بن شعبہ نے

191

نقل کیا سنا مینے پیغمبر خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ جس مردہ پر کہ نوحہ ہو عذاب کیا جائیگا اوسے اوسی
بات پر اوس روز کو قیامت کے دن ف یعنی جو بات بیان کرکے عورتین چلاتی پیٹتی ہین ہی بات
قیامت کے روز فرشتے کہہ کہہ کر عذاب کرینگے کہ ایسا تہا اور ایسا تہا اَخرَجَہُ التِّرمِذِیُّ عَن اَبِی مُوسیٰ
قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَا مِن مَیِّتٍ یَمُوتُ فَیَقُومُ
بَاکِیھِم فَیَقُولُ وَاجَبلَاہُ وَاسَیِّدَاہُ وَنَحوُ ذٰلِکَ اِلَّا وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکَینِ یَلھَزَانِہٖ وَ
یَقُولَانِ اَھٰکَذَا کُنتَ ـــــــ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکہا ہے
کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابی موسیٰ نے نقل کیا کہ مینے سنا پیغمبر خدا صلعم سے کہ فرماتے تہے کہ جو مر جاوے
پہر کہڑا ہووے اونمین کوئی رونیوالا سو کہے کہ ہاے میرے پہاڑ اور ہاے میرے سردار اور اسیطرح کی باتین
کہین تو متعین کرتا ہے اللہ دو فرشتے اوسکے لیئے کہ وہ اس روے کی چہاتی پر گہونسے مارتے
ہین اور کہتے ہین کہ کیا تو ایسا تہا ف یعنی جو بیان کرکے عورتین چلا ن پیٹتی ہین وہی بات کہکر فرشتے
اوس مردے پر عذاب کرتے ہین تو ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اپنے مردونکو عذاب سے بچا وین اور
کسیکو پیٹنے چلانے بیان کرنے ندین اور اپنے واسطے بہی وصیت کردین کہ ہماری موت مین
کوئی ایسی حرکتین نکرے اَخرَجَہُ اَحمَدُ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَت زَینَبُ بِنتُ رَسُولِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَبَکَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ عُمَرُ یَضرِبُھُنَّ بِسَوطِہٖ فَاَخَّرَہُ
رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ وَقَالَ مَھلًا یَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ اِیَّاکُنَّ وَنَعِیقَ
الشَّیطٰنِ ثُمَّ قَالَ اِنَّہٗ مَھمَا کَانَ مِنَ العَینِ وَمِنَ القَلبِ فَمِنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَمِنَ الرَّحمَۃِ
وَمَا کَانَ مِنَ الیَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّیطَانِ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت مین
لکہا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ مرین بی بی زینب پیغمبر خدا صلعم کی
بیٹی تو روئین عورتین چلا کر تو حضرت عمرؓ اونکو مارنے لگے اپنے کوڑے سے تو علیحدہ کردیا
اونکو پیغمبر خدا صلعم نے اپنے ہاتہہ سے اور فرمایا کہ رہ اے عمر پہر فرمایا عورتو تمکو کہ بچو شیطانی آواز سے
پہر فرمایا کہ جو کچہہ ہووے آنکہہ سے اور دل سے سو وہ اللہ عزوجل کیطرف سے ہے اور رحمت کی قسم سے ہے
اور جو کچہہ ہووے ہاتہہ سے اور زبان سے سو شیطان کی طرف سے ہے ف یعنی اگر دل سے غم
ہو اور آنکہہ سے آنسو نکلین تو اسکا مضائقہ نہین بلکہ اس مین اوسکا اختیار ہے

ہم اپنے فکر کے کیا کیا ہی گل کہلاتے ہین — نکال کر ہین اب ہند سے ہارسے لیئے
ہارے واسطے ہے نعت کا چمن مخصوص — کراب الٰہی مدینہ ہی کو وطن مخصوص

نہین سو یہ اللہ کیطرف سے رحمت ہے مگر ہاتھ سے پیٹنا اور زبان سے بیان کرنا اور چلانا یہ شیطان کے بہکانے سے ہے کہ شیطان یہ بات دلمین ڈالتا ہے اور چلاکر رونے کی آواز شیطانی آواز ہے اس سے مسلمان کو بچنا چاہیئے پہر کوئی مردہ ہو کسیکے واسطے ایسے کام کرنا نہین درست خواہ پیغمبرزادہ ہو یا امام یا امام زادہ ہو یا عوام مسلمانون سے ہو اور جو کوئی چلاکر روے یا پیٹے یا بیان کرے وہ شیطان کے پہندے مین پہنسا ہے اوسکو باز رکہنا چاہیئے اگر کہنے سے نہ مانے تو مقدور چلے تو مارنا چاہیئے اور مقدور نہ چلے تو ایسی جگہہ جانا نہ چاہیئے اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تُتْبَعَ جَنَازَۃٌ مَعَھَا رَانَّۃٌ ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکہا ہے کہ امام احمد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس جنازہ کے ساتھ جانے سے جسکے ساتھ نوحہ کرنیوالی عورت ہو **ف** یعنی جنازہ کے ساتھ جانا دفن کرنیکو سنت ہے لیکن اوس جنازہ کے ساتھ جانا منع ہے جسکے ساتھ پیٹنے والی عورت ہو جیسے دعوت کہانیکو جانا سنت ہے مگر جس دعوت مین اگ باجا ہو وہان جانا منع ہے اَخْرَجَ الطَّبْرَانِیُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ ھٰذِہِ النَّوَائِحُ یُجْعَلْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَفَّیْنِ فِیْ جَھَنَّمَ صَفٌّ عَنْ یَمِیْنِھِمْ وَصَفٌّ عَنْ یَسَارِھِمْ فَیَنْبَحْنَ عَلٰی اَھْلِ النَّارِ کَمَا تَنْبَحُ الْکِلَابُ ترجمہ طبرانی نے ذکر کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پیٹنے والیان بنائی جاوینگی دو قطارین دوزخ مین ایک قطار دہنی طرف اور ایک قطار بائین طرف تو نوحہ کرین گی دوزخیون پر جیسے روتے ہین کتے **ف** یعنی یہ عورتین دوزخ مین جاوین گی اور اونکی آواز کتون کی سی ہوجاویگی اور جیسے دنیا مین یہ مردون پر پیٹا چلایا کرتی تہین وہان دوزخیون کیواسطے پیٹین گی اور روئینگی اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ ضَرَبَتِ امْرَاَتُہُ الْقُبَّۃَ عَلٰی قَبْرِہٖ سَنَۃً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعَتْ صَائِحًا یَقُوْلُ اَلَا ھَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَاَجَابَہٗ اٰخَرُ بَلْ یَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکہا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ جب بیٹے حسن حضرت علی کے پوتے یعنی حسن مثنیٰ تو گذر گیا اونکے

عورتنے خیمہ اوسکی قبر پاس ایک سال پہر اوٹہایا اوسنا ایک پکارنیوالا کہتا ہے کہ کیا پایا
تہا پہر جواب دیا اوسکو دوسرے نے کہ نہ پایا بلکہ نا امید ہوکر لوٹ گئے ف یعنی غیب سے آواز آئی
کہ جس مردے کے غم مین برس روز اوسکی قبر پاس بیٹھی رہی اوسکو تو پایا ہی نہین آخر کار اوس سے
نا امید ہوکر گہر کو پہر گئی اسیطرح اگر ہزار برس تک اوسکے غم مین رہے تو وہ مردہ تو پہر آنیکا نہین اور
سوگ مین بیٹہنا اور بہت غم مین رہنا لا حاصل ہے اسقدر آدمی خدا ہی کی عبادت کرے اور کار
عمر کا بیفائدہ ہے عَنْ زَيْنَبَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةُ
خَلُوقٍ أَوْ غَيْرِهِ فَدَهَنَتْ بِهِ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللهِ مَا
لِي بِالطِّيبِ مِنَ الْحَاجَةِ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ
فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

ترجمہ بی بی زینب نے نقل کیا کہ مین گئی بی بی ام حبیبہ پیغمبر خدا صلعم کی زوجہ پاس جب انتقال ہوا ابو سفیان
اون بی بی کا باپ تو اونہون نے منگائی خوشبو کہ اوسمین زردی زعفران کی تہی یا اور کچھ
سو ملی اپنے منہ پر پہر فرمایا کہ قسم خدا کی مجکو کچھ خوشبو کی حاجت نہین سوا اسکے کہ مینے سنا
پیغمبر خدا صلعم سے کہ فرماتے تہے کہ حلال نہین اوس عورت پر جو ایمان رکہے خدا پر اور قیامت کے
دن پر کہ سوگ مین بیٹہے کسی مردے کے تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ سوگ مین رہنا بہائی کے باپ کے چچا
کے ماموں کے بہانجے بہتیجے کے کسیکے واسطے ہو حرام ہے مگر ہان اپنے شوہر کے واسطے چار مہینے
دس دن درست ہے اوسکے بعد پہر حرام ہے اور مرد کے واسطے سوگ مین رہنا کہین درست نہین
پہر یہ جو عورتین اور مرد ونہا تک سوگ مین رہا کرتے ہین کہ کوئی سرخ کپڑا نہ پہنے سر نہ لگاوے
پان نہ کہاوے خوشبو نہ لگاوے چوڑیان نہ پہنے کپڑا نہ سئے گہر مین یا رشتہ وارون مین
کسیکی شادی نہووے یا بعض خرافات وہ ہین جو سوگ سے بہی علاقہ نہین رکہتے صرف لوگون
نے حماقت کی راہ سے سوگ مین ٹہرا لیئے ہین کہ جب کوئی مرجاوے تو اوس گہر مین کئی

کسکی ہمت ہے یہ کہ آپکی امت کو سیان ٭ باز آوے رسم سے لی ہے حرم پاک کی راہ
ہوسکے اغماض تو ہرگز نہین بیجا اغماض ٭ ہوئی مسلم کو نکیون آہ بت ترسا اغماض ٭

نہ چڑھے اور نکوان نہ پکے اور چالیس روز تک گوشت نہ پکے یا کوئی چارپائی پر نہ سووے یا برس روز تک گھر مین سرکیکا اچار نہ پڑے بڑیان سویان نہ بنین سو یہ سب حرام ہے مسلمان کو چاہیے کہ ان سب سوم کو اپنے گھر سے دور کرے اور یہ بھی معلوم ہوا اگرچہ حاجت خوشبو کی اور سنگار کی نہو مگر اور عورتوں کو چاہیے کہ تین روز کے بعد اور جس عورت کا شوہر مرا ہو وہ چار مہینے دس دن کے بعد سوگ موقوف کر دے اور خوشبو لگاوے اور سنگار کرے اور سرخ کپڑے پہنے تاکہ یہ رسم اوٹھ جاوے اخرج اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَا خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَةٍ فَرَاٰی قَوْمًا قَدْ طَرَحُوْا اَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِیْ قُمُصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَاْخُذُوْنَ اَوْ بِصَنِيْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِیْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ قَالَ فَاَخَذُوْا اَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوْا لِذٰلِكَ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہے کہ امام احمد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عمران اور ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ ہم باہر نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ کے پیچھے سو دیکھا ایک لوگونکو اوتار ڈالین تھین انہون نے اپنی چادرین چلے جاتے تھے پیراہن پہنے تو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ کیا جاہلیت کے کام کو اختیار کرتے ہو یا جاہلیت کی رسم کے مشابہت کرتے ہو البتہ مین نے تو قصد کیا کہ بددعا کرون تم پر کہ تم اولٹ جاؤ اپنی اور صورت مین سو کہا پھر لین اونہون نے اپنی چادرین اور نہ عادت کی اس رسم کی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت مین لباس کو ترک کرنا اور سر ننگے کرنا اور پانو ننگے کرنا درست نہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کفر کی کوئی رسم اختیار کرنا مسلمان کو نچاہیے کہ اگلے کافرونکی یہ عادت تھی کہ جنازہ کے ساتھ جو جاتے تھے تو چادرین اوتار ڈالتے تھے یہ بات کچھ مسلمانون نے بھی کی تھی وقت سے کی تو حضرت بہت ناخوش ہوئے کہ اونکے واسطے بددعا کرنیکا ارادہ کیا پھر جب انکو سمجھایا تو اونہون نے اپنی اپنی چادرین لے لین اگر نہ لیتے تو حضرت بددعا کرتے تو وہ لوگ مسخ ہو کر آدمی سے سور یا بندر یا اور کچھ جانور کی صورت ہو جاتے تو مسلمان کو چاہیے کہ کافرون کی رسمین اپنے ہان سے دور کرے جیسے موت کے سبب چوڑیان نہ پہننا اور کپڑا نہ سینا یا چارپائی پر نہ سونا یا بڑیان سویان نکوان نہ پکانا کہ یہ بہت رسمین ہندون سے سیکھی ہین اور تیجا دسوان چالیسوان

چہلم یا ہی برسی اور عید اور شب برات کے روز مُردوں کا غم تازہ کرنا یہ سب بدعتون کی رسمین ہین کہ وہ بہی تیجا دسوان چالیسوان برسی کیا کرتے ہین اور ہولی وغیرہ تیوہارون مین گلے مُردون کی بہی غم یاد دلاتے ہین خدا جہالت سے پناہ مین رکہے

ساتوین رسم افراط فی التزیین

ہے یعنی زینت زیادہ کرنا اور سادی سیدہی وضع کو معیوب جاننا سو معلوم کیا چاہیئے کہ بہتر کپڑا قیمتی پہننا یا بہتر قیمتی برتن مین اچہا کہانا یا بہتر مکان مین رہنا اور بہتر سواری پر سوار ہونا بشرطیکہ وہ کپڑا یا کہانا یا برتن اور سواری حلال کی قسم ہو اور جس قدر جائز ہے اوسقدر زینت کرنا منع نہین بلکہ اگر شکر کے واسطے ہو تو بہتر ہے مگر نام اور نمود کیواسطے یا تکبر اور اترانے کی راہ سے ہو تو وہ مکروہ حرام ہے پہر اگر نمود اور نام کے لیئے یا تکبر اور اترانے کی راہ سے نہو مگر اوسمین کافرون یا فاسقون یا بدعتیون سے مشابہت ہو تو وہ کام بہی منع ہو جاتا ہے اگرچہ کرنیوالے کو مشابہت مقصود نہو اس زمانہ مین خصوصًا ہندوستان مین لوگ جو مکان اور پوشاک اور سواری اور اسباب خانہ داری مین تکلف و زینت زیادہ کرتے ہین صرف اسیواسطے کہ نمود ہو اور ہمجنسون مین ہمقوم برادری مین نام اور بڑائی ہو پہر یہانتک نوبت پہنچی کہ جائز ناجائز حرام اور حلال کی تمیز بہی نہین رہی چنانچہ بعضی چیزین خود بنفسہ حرام ہین جیسے مکانون مین تصویرین لگانا اور فرش اور تکیئے مشجر دریائی کمخواب اطلس کے مرد کے حق مین اور ایسے ہی کمخواب اور اطلس اور عمامی اور طاش بادلا دارائی اور ٹہپا اور بہت سا گوٹا اور سُرخ کسبنی یا زرد زعفرانی کپڑا یا ٹاٹ باقی جوتا انگوٹہیان چہلے سونے کے مرد کو پہننا اور عطر دان خاصدان اور پنکہی اور سکابیان اور کٹورے اور آبخورے چاندی سونے کے استعمال کرنا اور عورت کو نہایت باریک کپڑا پہننا اور بعضی چیزین زینت کی کافرون فاسقون کی مشابہت کے سبب سے حرام ہین اور بعضے اس سبب سے کہ اونکے سبب تکبر اور غرور ہوتا ہے اور نمود اور نام کیواسطے آدمی کرتا ہے اور جب ایسے کامون مین آدمی پہنس جاتا ہے تو دنیا ہی کیطرف متوجہ رہتا ہے اور اللہ اور عاقبت سے غافل ہو جاتا ہے قال اللہ تبارک وتعالی زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۗءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ

یہ وہ غم ہے کہ نہین جانے جسکے کوئی غم
غم ہستی اگر ہے کیون غم دلدار غلط

رات دن رہتا ہے جی مین جو انوکا خیال
کیون نہو آپکی فرقت مین شب تار غلط

حُسْنُ الْمَآبِ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ آل عمران مین کہ رجہایا ہے لوگون کو مزے
کی محبت پر عورتون اور بیٹون اور ڈہیر جوڑے ہوئے سونے کے اور روپے کے اور گہوڑے پلے ہوئے اور مواشی
اور کہیتی سے یہ برتنا ہے دنیا کی زندگانی کا اور اللہ جو ہے اوسی پاس ہے اچھا ٹہکانا ف یعنی لوگونکو
عورتون کی اور بیٹون کی اور بہت سی اشرفیون روپے کی اور اچھے گھوڑون کی اور گائے بہینس اونٹ
بیل بہیڑ بکری وغیرہ جانورون کی اور کہیتی کی خواہش ہے اور اوسمین اونکو مزا ملا ہے سو ان
چیزون کی محبت پر ریجہہ رہے ہے اور مشغول ہو رہے ہین راتدن اوسیکے فکر مین لگے رہتے ہین اور انہین
چیزون مین اپنی عزت اور زینت سمجہتے ہین جسقدر اشرفی روپیا اور بیٹے زیادہ ہون اور گہوڑے
موٹے موٹے پلے ہوئے بہت ہون اور گائین بہینس اونٹ کثرت سے ہون اور کہیتی کا نو علاقہ بہت
ہو اوسیقدر اپنی عزت زیادہ سمجہتے ہین پہر اوس اشرفی روپے سے بڑے بڑے اونچے سنگین
وسیع گلکاریون کے مکان بنانا پہر اوسمین چہتین اور دیوار گیریان اور جہاڑ اور فانوسین اور
تصویرین اور آئینے لگانا اور پردے باناتی لگانا اور تخت چوکیان کرسیان مشجر سے منڈہی ہوئی
بچہانا اور فرش طرح طرح کے اور قالین اور قالیچے تصویرون کے بچہانا اور پلنگ اور مسہریان
موقع موقع سے وہان بچہانا اور اونچے تکیے اور پلنگ پوش اقسام اقسام کے لگانا اور خاصدان
اور پاندان عطردان اور رکابیان اور آبخورے اور گلاس چاندی سونے کے رکہنا اور استعمال کرنا
اور کمخواب اور اطلس اور تمامی اور بادلہ اور تاش اور کتان اور دارائی اور تن زیب اور خاصے
اور ململ پہننا اور بہت سے گہوڑے کوتل جلو مین رکھنا اور ہاتہیون اور بگہیون پر سوار ہونا اور
چوبدار اور نقیب اور نوبت نقارہ ماہی مراتب رکہنا اور محل مین بہت سی عورتین ہونا اور خزانہ بہت
ہونا اور ملک بہت ہونا اپنا فخر بوجہتے ہین حالانکہ یہ جتنا اسباب دنیا کا ہے اول تو ملتا نہین
اوسکی تلاش مین کیا کیا محنتین مشقتین اوٹہاتے ہین اور ادنا ادنا کی خوشامد مین صبح سے شام اور شام
سے صبح کرتے ہین اور سیکڑون طرحکے جہوٹ اور فریب کرتے ہین پہر اگر کسیکو یہ دنیا ہاتہ لگی تو رات
دن اوسکی محافظت مین اور اوسکی افزایش مین بسر کرتے ہین اور ایک دوسرے سے حسد اور بغض اور دشمنی
پیدا کرتے ہین اور انجام اوسکا یہ ہے کہ بعضے اوسکی تلاش مین اور بعضے حاصل ہونیکے بعد جاتے
ہین اور یہ کارخانہ یونہین پڑا رہتا ہے اسکے چہوٹنے کا افسوس ناحق لگتا ہے اور وہ عورتین مجہے ید

۱۹۷

مال اور گہوڑے اور جانور اور کہیتی کچہہ کام نہین آتا ہے پہر ایسی چیز کی محبت مین کیون مشغول رہے جو چیز تہوڑی
محنت سے تو ملے اور ہمیشہ باقی رہے اور عیش و آرام اوسمین زیادہ ہو کیون نہ حاصل کیجیے کہ وہ اللہ کے ہان ٹہ
ٹہکانا ہے نیک قال اللہ تبارک وتعالی اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ
السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰٓى اِذَآ
اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ
اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ
نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ یونس مین دنیا کا جینا
وہی کہاوت ہے جیسے ہمنے پانی اوتارا آسمان سے پہر ایک مل نکلا اوسمین سے سبزہ زمین کا جو کہاوے
آدمی اور جانور یہانتک کہ جب پکڑی زمین نے چمک اور سنگہار پر آئی اور اٹکلا زمین والون نے
کہ یہ ہمارے ہاتہہ لگے پہنچا اوسپر ہمارا حکم رات کو یا دن کو پہر کر ڈالا اوسکو کاٹ کر ڈہیر گویا
کل کو یہان نہ تہے بستے اسیطرح ہم کہولتے ہین پتے اون لوگون پاس جنکو دہیان ہے **ف**
یعنی خشک زمین پر جیسے پانی آسمان سے برستا ہے تو زمین سے سبزہ کہیت مین جمتا ہے کہ اوسمین
سے غلہ اور ساگ وغیرہ آدمیون کے کہانیکا ہوتا ہے اور کہاس بہس جانورون کے کام آتا ہے تو
اون کہیتون اور سبزہ کے سبب زمین کو رونق اور چمک ہو جاتی ہے کہ کوسون تک سبزہ اور گلزار
نظر آتا ہے پہر جب زمین اسیطرح سنگہار پر آتی ہے تو کہیتی والے اور کہانیوالے جانتے ہین کہ یہ
اب ہمارے کام آویگی اوسکو دیکہکر خوش ہوتے ہین پہر یکایک کوئی فوج آن پڑی وسنے اوس
کہیتی اور سبزہ کو کاٹ کر ڈہیر کر دیا یا کوئی ہوا ایسی چلی یا کوئی کیڑا لگا یا دہوپ ایسی پڑی کہ
وہ کہیتی اور سبزہ خشک ہو گیا گویا پچہلے دن مین نام ونشان تہا ہی نہین اور وہ لوگ افسوس مین رہگئے
ایسے ہی دنیا مین آدمی کی زندگی کا حال ہے کہ آدمی پہلے نہ تہا پہر بنا تو روح آسمان سے آئی
بدن مین ملکر قوت پکڑی اور انسانی حیوانی کام کرنے لگا اور ہنر اور عقل و سلیقہ مین پورا ہوا پہر
طرح طرح کی چیزین جمع کرنے لگا گہر والون نے جانا اب ہمارے نصیب جاگے اور اس سے گہر خوب بست
ہوکر رونق پکڑیگا ناگاہ حکم الہی آیا رات کو یا دن کو پہر ترت وہ مرگیا اور اوسکو خاک مین
برابر کر دیا گویا پیدا ہی نہوا تہا اگر ہزار طبیب مسیح وقت اور لاکہہ حکیم لقمان ثانی موجود

اور بالکل

جو اگر ... ... سے حفظ ... | بہلا یا عشق احمد کے سوا سب
تو یہ سمجہو کہ سب کچہہ ہوگیا حفظ | ہمین مضمون کیا کیا کچہہ نہ تہا حفظ

... ... مہیا ہوں وہ خزانہ قارون کا پاس ہو ... جو موت ایک لحظہ ٹل جاوے اور
... معلوم نہین کہ کتنی ہے اور موت یقینی اور عمر آدمی کی ہر ہر لحظہ کم ہوتی جاتی ہے لوگ جاتے
... زیادہ ہوتے ہی اور حال اوسکا ایسا ہے جیسے برف بیچنے والا کہ ہر دم اوسکا برف
... کم ہوتا جاتا ہے نکلنا یقینی اور یکبارگی مرنے کے بعد وہ کارخانہ اسباب دہرا رہجاتا ہے اور
اوسکے چہوٹنے کا غم اور اپنی کم عمری کا الم ساتہہ جاتا ہے اور گہروالون دوست آشناؤن کو
افسوس باقی رہجاتا ہے یہ بیان اوسکے واسطے ہے جسکو سیان ہے اور بیوقوف ضدی کو سمجہانا
اور اندہے کے آگے آئینہ رکہنا بیفائدہ ہے پہر اسقدر زندگی کے لیے اسباب و تجمل بہت سا
اکٹہا کرنا اور اپنا بہت سا بناؤ سنگہار بنانا اور طرح طرح داریان اور وضعین نکالنا ہوشمندی سے
بعید ہے بلکہ مسلمان کو یون جاننا چاہیے کہ دنیا کا عیش و آرام مخصوص کافرون کے واسطے
ہے اور آخرت کی نعمت اور بہشت ہمارے لیے ہے پہر مسلمان دنیا کی لذتون مین کیون
پہنس جاوے قال الله تعالى وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَجَعَلْنَا
لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا
يَظْهَرُونَ وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُونَ وَزُخْرُفًا وَإِنْ كُلُّ
ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ترجمہ فرمایا
الله صاحب نے یعنی سورہ زخرف مین کہ اور اگر یہ لحاظ نہوتا کہ لوگ ہوجاوین گے ایکگروہ تو ہم
کردیتے اونکو جو منکر ہین رحمن سے اونکے گہرون کی چہتین چاندی کی اور سیڑہیان جسپر چڑہین
اور اونکے گہرون کے دروازے اور تخت جسپر تکیہ لگا بیٹہین اور سونے کے یہ سب کچہہ نہین
مگر دنیا کے جیتے اور آخرت تیرے رب کے ہان اونہین کو ہے جو پرہیزگار ہین ف یعنی
کافرونکو آخرت مین عذاب ہوتا ہے دنیا مین تو کچہہ آرام و عیش کرلین مگر لحاظ یہ ہے کہ اور
اور لوگ بہی کافرونکو زیادہ عیش و آرام مین دیکہہ کر اونہین کی راہ اختیار کرکے سب ایک ہی گروہ
ہوجاوین گے اس سبب سے کافرون کو زیادہ عیش دنیا مین نہ دیا اور نہین تو دنیا مین
کافرونکو اسقدر آسودگی ہوتی کہ اونکے مکانون کی چہتین اور بالاخانہ کی سیڑہیان چاندی
کی ہوتین سفید چمکتی ہوئی اور بڑے بڑے دروازے سونے کے عالیشان

199

ہوتے جہلکتے ہوئی اور وہان تکیہ دار تخت سونے کے نیچے بچہے ہوئے ہونگے اور اونپر یہ کافر بیٹہے ہوتے اور یہ عیش
اور آسودگی اونکو فقط دنیا ہی مین تہی چند روز مین یہ سب چہوڑ کر مرجاتے وہان دوزخ کے عذاب مین
گرفتار ہوتے جیتے ہی تک سب کچہہ رہتا پہر آخر کو یہ سب فانی تہا باقی ہمیشگی کے واسطے
وہی آخرت کا گہر ہے کہ وہان پرہیزگارونکو عیش وآرام دائمی ہوگا اس آیت سے معلوم ہوا کہ
دنیا کی عیش وعشرت اور سنہری روپہلی چیزین اور بڑے بڑے عالیشان مکان اور دروازے کافرون
کے ہی واسطے مین بلکہ کافر اس سے بہی زیادہ دنیا کے عیش آسودگی کے لایق ہین متقی مسلمان کو
یہان صرف گذران کرلینا چاہیئے آخر کو بہشت مین عیش وعشرت نصیب ہوگی اور یہ بہی دریافت ہوا
متقی مسلمان کو چاہیے کہ دنیا کے عیش وعشرت سے پرہیز کرے اور جسقدر عیش وعشرت مین کافرونکو
دیکہے جانے کہ یہ اسکے واسطے کم ہے اس سے بہی زیادہ کے لایق یہ تہا اور بعضے مسلمان کو جو کچہہ
بادشاہت اور حکومت اور امیری دنیا کی ملے تو اونکو اپنا عیش وعشرت مقصود نہ تہا خلق اللہ
کا فائدہ منظور تہا اونکے حق مین وہ دنیا داری و فقیری برابر تہی أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ
أَبِي أُمَامَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَسْمَعُونَ أَلَا تَسْمَعُونَ
إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ ترجمہ ابو داود نے ذکر کیا کہ
ابوامامہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنو سنو پرانے کپڑے پہننا اور بہت زینت
نکرنا ایمان کی بات ہے اور پرانے کپڑے پہننا اور زیادہ بناؤ نکرنا ایمان کے کامون مین سے ہے ف
یعنی جسکو آخرت کی نعمتون کی خواہش ہوتی ہے اور دنیا کی زیب وزینت خیال مین نہین آتی ہے تو
دنیا کے بہت تکلف کو وہ بیفائدہ جانتا ہے پہر اگر میلا کپڑا ہے تو کچہہ پرواہ نہین اور اگر پہٹا پرانا
پیوند لگا ہے تو کچہہ خیال نہین أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ
أَبْنَاءِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ
ترجمہ ابو داود نے ذکر کیا کہ سوید ابن وہب نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم کے اصحابون کے بیٹون
مین سے ایک شخص اپنے باپ سے سنی ہوئی کہتا تہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جسنے چہوڑ دیا زینت کا کپڑا پہننا عجز وانکسار کے لیئے پہناویگا اوسکو

ہم اپنے عشق مین صادق ہین مدعی ہمکو
خلاف سنت حضرت نہین کبھی ملحوظ ٭
کسیکے قول کو دین ہم حدیث پر ترجیح ٭
نہین ہمین بخدا یہ تو گمرہی ملحوظ ٭

السجوہ ا بزرگی کا اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا مَا لَمْ یُخَالِطْ اِسْرَافٌ وَّلَا مَخِیْلَۃٌ **ترجمہ** امام احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عمرو بن شعیب نے نقل کیا کہ میرا باپ دادے سے سنی ہوئی کہتا تہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہاؤ اور پیو اور خیرات کرو اور پہنو اسقدر کہ نملجاوے بیجا خرچ کرنے مین اور اترانے مین **ف** یعنی جو کہانا اور پینا اور خیرات بیجا خرچ کے طور پر ہو کہ کسیکا حق تلف ہوتا ہو یا دنیا دین کا کچہہ فائدہ نکلتا نہو وہ نہین درست اور جسمین اترانا پن نکلتا ہو وہ کہانا پینا پوشاک بہی نہین درست

اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِفُضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ مَالِیْ اَرَاکَ شَعِثًا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہَانَا عَنْ کَثِیْرٍ مِّنَ الْاِرْفَاہِ قَالَ مَالِیْ لَا اَرٰی عَلَیْکَ حِذَاءً قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا اَنْ نَّحْتَفِیَ اَحْیَانًا **ترجمہ** ابوداود نے ذکر کیا کہ عبداللہ بن بریدہ نے نقل کیا کہ ایک شخص نے فضالہ بن عبید سے کہا کہ مین کیون تجکو دیکھتا ہون پریشان بال کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ہمکو بہت سے رفاہ سے کہا مین کیون نہین دیکھتا تیرے پاس جوتیان کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو فرماتے تہے کہ ہم رہا کرین ننگے پانو کبھی کبھی **ف** بہت سامر فہ حال اور تہو وہ وضع خواہ مخواہ مقطع بنانا حضرت کو خوش نہین آتا تہا سو فرمایا کہ مقید تکلف کے نرہو کبھی اگر بالونمین کنگہی نہین کی خوشبو نہین لگائی سفید تکلف کے کپڑے نہین ہوے تو نہین ہی سہی بلکہ کبھی کبھی ننگے پانو بہی پہر لیا کرو تاکہ تکلف کی عادت جاتی رہے اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ سَفِیْنَۃَ اَنَّ فَاطِمَۃَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَوَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی عِضَادَتَیِ الْبَابِ فَرَاَی الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ فِیْ نَاحِیَۃِ الْبَیْتِ فَرَجَعَ فَتَبِعَتْہُ فَاطِمَۃُ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا رَدَّکَ قَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ لِیْ اَوْ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّدْخُلَ بَیْتًا مُّزَوَّقًا **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الولیمہ مین لکھا ہے کہ امام احمد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ بی بی سفینہ نے نقل کیا کہ بی بی فاطمہ رض نے کہانا کہلانے کو بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سو آئے

تو رکہدئے اپنے دونون ہاتہہ دروازے کے دونون بازون پر سو دیکہا پردہ کہ لگا ہوا ہے گہر کے کونے مین لوٹ
حضرت تو چلین اونکے پیچھے بی بی فاطمہ اور کہا کہ یا رسول اللہ کس چیز نے لوٹایا تمکو فرمایا کہ مجکو یا کسی
نبی کو نہین لایق ہے کہ بیٹہے منقش و مزین گہر مین **ف** سبحان اللہ حضرت سید المرسلین بیٹی بیچ
محبوبہ سیدۃ النساء بی بی فاطمہ کے گہر مین صرف اس سبب سے کہ وہان گوشہ مین ایک پردہ لگا ہوا
تہا اندر تشریف نہ لیگئے اور پہر آئے اور فرمایا کہ پیغمبر کی شان سے یہ بعید ہے اور پیغمبر کو لایق نہین ہے
کہ ایسے گہر مین داخل ہو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکانمین دیوارگیریان لگانا اور آئینہ بندی
کرنا اور جہاڑ فانوسین لٹکانا زیب و زینت کیواسطے یا گلکاری کرنا درست نہین اور پیغمبر کی
پیروی مسلمان کو چاہیے کہ ایسے مکانمین نہ جاوے پہر کوئی مکان ہو دیوان خاص ہو یا دیوان
عام شب باشی کا مکان ہو یا دمین نشست کا زندیکا مکان ہو یا مردیکا برج ہو یا مقبرہ چلہ
یا درگاہ ہو امیر کا ہو یا فقیر کا فاسق کا ہو یا متقی کا ہو مگر ہان جو دینی کچہہ ضرورت ہو وہ بات
جدی ہے أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنْ أَرَدْتِ اللُّحُوقَ بِي فَيَكْفِيكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ
وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتَّى تُرَقِّعِيهِ **ترجمہ**
ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ صدیقہ نے نقل کیا کہ مجہسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے
عائشہ اگر تو چاہے مجہسے ملے رہنا تو البتہ تجکو کافی ہے دنیا سے اسقدر جیسے مسافر سوار کا توشہ
اور بچیو پاس بیٹہنے سے بڑے آدمیون کے اور اپنے کپڑے کو پرانا مت جانیو جبتک پیوند نہ لگاوے
ف یعنی کپڑے کو جب پیوند لگین تب جانیو کہ پرانا ہوا تب تک اسکا پہننا چہوڑیو اور بڑے
آدمیون کے پاس نہ بیٹہیو نہ انکو اپنے پاس بیٹہلائیو اور دنیا کے اسباب سے اسیقدر فایدہ اوٹہائیو
اور اسیقدر اسباب اکو کافی جانیو جسقدر سوار اپنے رستہ کیواسطے توشہ لیتا ہے اور سوار بہ نسبت رہروی
کے توشہ تہوڑا لیتا ہے بنسبت پیادے کے یعنی جسقدر کم ہو سکے اوسقدر دنیا کے اسباب کفایت کیجیو تو
دنیا اور آخرت مین میرا تیرا ساتہہ رہیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دنیا کا اسباب بہت سا جمع کرنا
اور پرانے پہٹے کپڑے کو برا جاننا اور نہ پہننا اور بڑے آدمیونکے پاس نشست برخاست کرنا اچہا نہین
خصوصاً علما اور مشایخ کے حق مین پہر بہت اپنی زینت کرنا اور صنعتین نکالنا تو کاہیکو چاہیے اب

فراق و ہجر ہمیشہ میں ہان ہائے غذا
سوائے غم کے نہیں اور نعمت مشروع

بتونکو چھوڑ کے چلدے حرم کو اے مسلم
دکہاوے پہر خدا جوش الفت مشروع

معلوم کیا چاہیے کہ زینت کے کرنے سے کبھی کفار سے مشابہت ہو جاتی ہے کبھی وہی دارائی ریشمی کپڑا پہنے
لگتا ہے کبھی کسمبی کپڑا استعمال کرتا ہے کبھی مکانمین تصویرین لگاتا ہے کبھی تصویرونکا کپڑا پہنتا ہے
کبھی پاپجامہ ٹخنون سے نیچا اور لمبی لمبی آستینین اور نیچے نیچے انگرکھے قبائین پہنتا ہے کبھی ویسا کپڑا
پہنتا ہے جس سے مشہور ہو کہ یہ ملان ہے یہ شایخ ہے یہ فقیر ہے کبھی بہت باریک کپڑے پہنتا ہے
کبھی سونے کی انگوٹھیان چھلے پہنتا ہے اور کوئی چاندی سونیکے برتن استعمال کرتا ہے اور کوئی
اپنی وضع عورتونکی سی بناتا ہے کوئی ہتیارونکی بہت زینت کرتا ہے کوئی سواری کا بہت اہتمام
کرتا ہے کوئی مکان کی بہت زیب زینت کرتا ہے کوئی خوشبو مین بہت مصروف رہتا ہے کوئی اپنے
بالونکا سنگہار کرتا ہے اور بعضی زینتین ایسی ہین کہ عورتون کو بہی نہین درست سوان سب زینتون سے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا مجمل اور مفصل سو مجمل یہ ہے اَخْرَجَ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ
عَنْ اَبِیْ رَیْحَانَۃَ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ
وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُکَامَعَۃِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَیْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُکَامَعَۃِ
الْمَرْاَۃِ الْمَرْاَۃَ بِغَیْرِ شِعَارٍ وَاَنْ یَّجْعَلَ الرَّجُلُ فِیْ اَسْفَلِ ثِیَابِہٖ
حَرِیْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ اَوْ یَجْعَلَ عَلٰی مَنْکِبَیْہِ حَرِیْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ وَعَنِ النُّہْبٰی وَعَنْ
رُکُوْبِ النُّمُوْرِ وَلُبُوْسِ الْخَاتَمِ اِلَّا لِذِیْ سُلْطَانٍ ترجمہ ابوداود اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابو ریحانہ نے
نقل کیا کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے دس باتون سے عورت کو دانت باریک کرنے سے اور
نیلا گودنے سے اور بال اکہاڑنے سے یعنی داڑہی کا یا ماتہے کا اور دو مردونکے ساتہہ سونے سے
بے لباس اور دو عورتونکا ساتہہ سونا بے لباس اور ریشم سے کہ لگاوے مرد اپنے کپڑونکے نیچے ریشمی
عجمیون کیطرح اور ریشم سے کہ لگاوے اپنے مونڈہون پر ریشمی عجمیونکی طرح اور منع فرمایا لوٹنے
سے اور چیتے کی کہال پر سوار ہونے سے اور انگوٹھی پہننے سے مگر حکومت والیکو بعضے لوگ نمود
اور شان کیواسطے مونڈہون پر قبا اور کباوے اور فرغل وغیرہ کے ریشمین کپڑا دارائی وغیرہ لگا
مین جیسے یہان لوگ سمور لگاتے ہین اور بعضے آرام کے واسطے یا شان وشوکت کے لیے
کپڑونکا استر دارائی اور اطلس وغیرہ ریشمی کا لگاتے ہین یا نیچے کا کپڑا جیسے فتوحی
وغیرہ ریشمی بناتے ہین اور بعضے لوگ چیتے کے چمڑیکا زین پوش بناتے ہین ؀

اور کوئی ایسے ہی چیتے یا شیر وغیرہ کی کہال پہنا کرتا ہے اور اکثر لوگ سفید داڑہی کے اوکہاڑتے ہین اور
بعضی عورتین ماتہے کے بال اوکہاڑتی ہین اور بعض عورتین نیلا گودتی ہین اور بعضی عورتین اپنے بڑے موٹے
دانت کوریت کر باریک اور برابر کرتی ہین اور اکثر لوگ مہر انگوٹہی زیب کیواسطے بلا حاجت پہنتے
ہین اور بعضے مرد مرد کے ساتہہ ننگے ہوکر سوتے ہین اور بعضی عورتین ننگی ہوکر عورت کے ساتہہ
سوتی ہین اور بعضے لوگ کسیکا مال لوٹ کر کہا لیتے ہین سو حضرت نے ان سب باتون سے منع فرمایا
کہ یہ سب کام زینت اور شان اور شوکت اور غرور کے ہین کہ دنیا کیطرف رجوع اور آخرت سے غافل
کرتے ہین اَخْرَجَ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْرَہُ الصُّفْرَۃَ یَعْنِیْ الْخَلُوْقَ وَتَغْیِیْرَ الشَّیْبِ وَجَرَّ الْاِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّھَبِ
وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّیْنَۃِ لِغَیْرِ مَحَلِّھَا **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الخاتم مین لکہا ہے کہ ابو داود اور نسائی نے
ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو برا لگتا تہا زرد یعنی سلرگا مرد کو لگانا
اور سفید بالونکا تغیر کرنا اور ازار لٹکانا اور سونے کی انگوٹہی پہننا اور بناو سنگہار کرنا عورتکا محرم جگہہ سے
دکہانیکو **ف** عرب مین دستور ہے کہ لوگ زعفران وغیرہ خوشبو جمع کرکے اوسکا زرد سلرگا
بناتے ہین سو اگر کوئی مرد سلرگا لگاتا یا سفید بالون کو سیاہ کرتا یا کوئی ٹخنے سے نیچے ازار پہنتا
یا کوئی سونے کی انگوٹہی پہنتا یا کوئی عورت سنگار کرتی غیرون کے دکہلانیکے واسطے یہ کام حضرت
کو برے لگتے تہے تو مسلمان کو ان کامون سے بچنا اور پرہیز کرنا چاہیے کہ یہ سب نیتین بیجا ہین
جب مجمل نیتون کا حال معلوم ہوچکا تو اب مفصل سننا چاہیے بعضے کام ایسے ہوتے ہین
کہ آدمی اپنی زینت کیواسطے کرتا ہے تو اوس سے کافرونکے ساتہہ مشابہ ہوجاتا ہے اور مشابہت
کفار کے ساتہہ کرنا منع ہے سو سننا چاہیے کہ جو کام اپنے دین کی بات جانکر کافر کرین اور وہ
بات مسلمانون پر فرض یا واجب نہو تو وہ بات مسلمان کو کرنا نچاہیے یا جو کام کافرون کا مخصوص گروہ
علامت ہوتا اونکا ٹہر جاوے تو وہ کام بہی مسلمان کو کرنا منع ہوجاتا ہے پہر بعضے کام وہ ہوتے
ہین کہ کافر جبتک اوس ملک مین رہین اور وہ کام کرتے ہین تب تک مسلمانون کو وہ کام
منع رہتا ہے اور جب وہ کافر جاتے رہین تب وہ کام جائز ہوجاتا ہے اور بعضے کام
ایسے ہوتے ہین کہ مسلمانون کو جائز ہین اور اتفاقاً ایک ملک مین کافر غالب ہوگئے اور وہی

۲۰۴

کام

تشبیہ مجھسے ہو پر طاؤس کو درست ❊ اللہ شمع گورنبی داغ مصطفے ❊
ہجر نبی مین وہ گل خوبی کہلائے داغ ❊ مرکے بہی قبر مین یہ میرے ساتہ جائے داغ

کام اپنے دین کی رو سے وہ کافر کرنے لگے تو وہ کام اوس ملک والے مسلمانون پر کافرونکی مشابہت کے سبب منع ہو جاتے ہین اور جو کام ہمارے دین مین فرض واجب ہے اگر وہی کام کافر بہی کرنے لگین تو وہ کام ہمکو چہوڑنا نچاہیئے اور جو کام مقتضائے بشریت اور آدمیت کا ہے اوس کام مین بہی کافرون کے مشابہت کا لحاظ نچاہیئے جیسے کہانا پینا سونا جاگنا نکاح کرنا مگر ہان ان کامون مین کافر کوئی وضع مخصوص اپنی نکالین تو وہ وضع مخصوص البتہ مسلمان کو منع ہو جاویگی غرضکہ مشابہت کفار کی بہرحال نچاہیئے خواہ لباس پوشاک مین ہو خواہ چال ڈہال وضع مین خواہ مکان و سواری مین ہو یا رسوم و عادات مین ہو یا اعیاد اور عبادات مین ہو اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ **ترجمہ** امام احمد نے اور ابو داؤد نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ جسنے اپنے آپ کو مشابہ کیا کسی قوم سے تو وہ اونھین مین ہے **ف** یعنی جو شخص جس قوم کے ساتہ مشابہت کرے پہر وہ قوم خواہ نصارے ہو خواہ مجوس خواہ ہنود ہون خواہ فساق خواہ مرد ہون خواہ عورتین تو وہ شخص انھین لوگون مین شمار ہو جاتا ہے پہر اگر بالکل مشابہت اختیار کی تو بالکل جو جو کام اوس قوم کے حق مین جاری ہوتے ہین ویسے ہی جاری ہونگے اور اگر تہوڑی مشابہت اختیار کی تو اوسیقدر احکام اوس قوم کے اوسپر جاری ہونگے مثلاً کوئی کافر اگر کسی مسلمان کی وضع بالکل عبادات و معاملات اور عادات اور رسوم کی اختیار کرے اور اپنے کام چہوڑ دے تو اوسکو مسلمان کہا جائیگا اور مسلمانون کے ساتہ جیسے معاملات کیئے جاتے ہین ویسے ہی اوسکے ساتہ بہی کیئے جاوینگے پہر اگر وہ دل سے بہی مسلمان ہے گا تو آخرت مین بہی مسلمانون کے ساتہ بہشت مین ہوگا اور اگر صرف ظاہر داری کیواسطے مسلمان ہے تو دنیا ہی مین اوسکو مسلمان جانین گے اسیطرح جو مسلمان کافرون کی وضع اختیار کرے تو اوسکو پہر اونھین مین شمار کرینگے اگر نصارے کی وضع اختیار کی تو نصرانی ہے اور اگر مجوسی کی وضع اختیار کی تو مجوس ہے اور اگر ہنود کی وضع اختیار کی تو ہنود ہے مسلمان نہین اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ رُکَانَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرْقُ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ الْعَمَائِمُ عَلَی الْقَلَانِسِ **ترجمہ** ترمذی نے ذکر کیا کہ رکانہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرق ہمارے اور مشرکون کے درمیان ہے کہ پگڑیان ٹوپیون پر **ف** یعنی مکہ کے مشرک صرف پگڑی باندہا کرتے تہے

اوسکے نیچے ٹوپی نہیں کہتے تھے اور مسلمان ٹوپی پر پگڑی باندہتے تھے سو فرمایا کہ ہمارے اور اونکے درمیان یہ فرق ہے تو اوس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو کافرون سے لباس میں فرق کرنا چاہیئے اگرچہ اور باتوں میں ہو آخر دوسری حدیث عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی لَا یَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْھُمْ ترجمہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ داڑہیان نہیں رنگتے سو تم مخالفت کرو اونکی یعنی رنگو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضع میں کفار سے مخالفت کرنا چاہیئے تو ان تینوں حدیثون کا مضمون دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ کسی امر میں کفار کی مشابہت کرنا نچاہیئے مثلاً ہولی کی خوشی کرنا ہندؤن سے ہولی کی ملاقات کرنا ہولی کھیلنا اپنے آدمیون کو ہولی کا انعام دینا دیوالی میں روشنی کرنا دیوالی کی کھیلین بتاشے کہیلین اسمیں بتاشے لڑکون کو بھی دینا دیوالی کا انعام نوکرون چاکرون کو دینا جیسے دیوالی میں روشنی کرتے ہیں شب برات میں بہت سی روشنی کرنا دسہرہ میں نیل کنٹھ دیکھنا مبارک سمجھنا نیل کنٹھ دکھانیوالے یا اپنے نوکرون چاکرون کو دسہرہ کا انعام دینا دیوالی دسہرہ میں جانور کا رنگنا بسنت میں بسنتی پوشاک پہننا بسنت کے سبب مکان بسنتی رنگنا دسہرہ بسنت میں اُنکا سر دوار وغیرہ میلوں میں جانا جیسے ہندو جنیو کنٹھی پہنتے ہیں مسلمان کنٹھی پہننا چوٹیان کہنا داڑہی مونڈانا چوٹی رکھنا ماتھے پر قشقا ٹیکا لگانا گائے گنگا پیپل وغیرہ معبود کی تعظیم کرنا گائے کا گوشت برا سمجھنا اوسکی تعظیم کے سبب سے اچھا دہوتی باندہنا عورتونکا لہنگا پہننا چوڑیان پہننا گوبر کو پاک سمجھنا اپنے آپ کو راجہ کہنو رہا کر کہلانا پیتل پھول کے اکثر برتن کہانا استعمال کرنا لڑکونکو زیور پہنانا ڈوری کنگنا باندہنا مڑہا چہانا یا مڑے کے طور پر اوپچہ کھڑا کرنا ریشمی پوشاک کو مرد کے حق میں مضائقہ نسمجھنا اوستعمال کرنا یہ سب ہندؤن کی مشابہت اور نوروز کی خوشی کرنا یہود کی مشابہت اور کرسی میز لگا کر بیٹھنا میز پر چھری کانٹے سے کھانا سینہ پر پیش رو گریبان رکھکر اوسمین تمام لگانا اور تنگ تنگ کپڑے پہننا گلوبند لگانا گفتار رفتار میں انگریزی وضع اختیار کرنا بڑے دن کی تعظیم کرنا نصاریٰ کو اوسکی مبارکباد دینا بڑے دن کے سلام کو جانا اوس سبب سے نذر دیالیان گذرانا بگھی سیج گاڑی کی سواری اختیار کرنا دم بریدہ گھوڑون پر سوار ہونا

صاحبو میں یہ جواہر دہن اقدس کے — لغت میں جسکو نہیں حفظ مراتب بخدا
میں کروں کیوں نہ حدیث نبوی کی تعریف — ہیں مقبول خدا ایسے غبی کی تعریف

کوٹھیوں بنگلوں میں رہنا مکانونکو فرش فروش جہاڑوں فانوسوں سے بہت آراستہ رکہنا چاندی سونے کے
برتنونکا استعمال کرنا غم میں سیاہ کپڑا پہننا داڑہی مونچھ مونڈنا یہ سب نصاری کی مشابہت ہے
اور اپنی شان وشوکت کیواسطے سب سے اونچے ہوکر بیٹہنا ہاتہیو پر بنود کیواسطے سوار ہونا بہت
سی جلو سواری میں شان و شوکت کیواسطے رکہنا ڈنکا ماہی مراتب ورگہڑیال رکہنا کوئی جہک کر
سلام کرے آداب وتسلیمات بجالاوے یا معاذ الله سجدہ کرے اس پر قربان ہووے اوس سے راضی ہونا
زری کمخواب تاش بادلہ اطلس کا لباس پہنا چاندی سونیکے ظروف کا استعمال کرنا یہ سب قیاصرہ
اور اکاسرہ اور کفار متکبرین کی مشابہت ہے سو مشابہت کو یہ امور ترک کرنا اور ان امور سے
مخالفت چاہیئے اور بعضے اسباب زینت کے وہ ہیں کہ مخصوص انکے حقمیں حدیثیں آئی ہیں
اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُحِلَّ
الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ لِلْإِنَاثِ مِنْ أُمَّتِي وَحُرِّمَ عَلَى ذُكُورِهَا **ترجمہ** ترمذی اور نسائی
نے ذکر کیا کہ ابی موسے نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ حلال ہوا سونا اور حریر میری امت
کی عورتوں پر اور حرام ہوا مردوں پر **ف** حریر اوس کپڑے کو کہتے ہیں جسکا تانا بانا بالکل سب
ریشم کا ہو یا بانا ریشم کا ہو سو ایسا کپڑا مردوں کے حقمیں اوسکا استعمال کرنا حرام ہے خواہ بڈہا ہو خواہ
جوان خواہ لڑکا مگر لڑکا گنہگار نہیں ہوتا جو اوسکو پہناوے وہ گنہگار ہوتا ہے اور عورتوں کو جائز ہے
أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَبَعَثَ إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا
إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ **ترجمہ** بخاری ومسلم نے ذکر کیا کہ علی
رضی الله عنہ نے نقل کیا کہ کسی نے بہیجا پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم کو ایک جوڑا کہ اوسمیں ریشمین
دھاریاں تہین سو بہیجا وہ اونہوں نے مجکو سو پہنا مینے اوسکو تو دریافت کیا مینے غصہ حضرت کے
چہرہ پر تو فرمایا حضرت نے کہ مینے نہیں بہیجا تہا تجکو سو اسواسطے کہ تو پہنے مینے تو اسواسطے بہیجا تہا
تیرے پاس تاکہ تو پہاڑ دے اوسکی اوڑہنیاں عورتوں میں **ف** باوجودیکہ وہ کپڑا بالکل ریشمی
نہ تہا صرف اوسمیں ریشمین دھاریاں تہیں سو حضرت علی کو پیغمبر خدا پہنے ہوئے دیکہکر غصہ ہوئے اور
فرمایا کہ مینے اسواسطے بہیجا تہا کہ اوسکو پہاڑ کر عورتوں کے واسطے اوڑہنیاں اوسکی بناوے

تو اس سے معلوم ہوا کہ مرد کو ریشمی کپڑے سے کمال احتیاط چاہیے اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَن عُمَرَ اَنَّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَن لُبسِ الحَرِیرِ اِلَّا ھٰکَذَا وَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰہِ
صلعم اِصبَعَیہِ الوُسطٰی وَالسَّبَّابَۃَ وَضَمَّھُمَا ترجمہ بخاری ومسلم نے ذکر کیا کہ عمر نے نقل
کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پہننا ریشمی کپڑے کا مگر اسقدر اور اوٹھائین پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دو اونگلیان بیچکی اور شہادت کی اور ملایا اون دونون کو ف دریائی مشجر جو
کپڑا بالکل ریشمی ہو دو اونگل چوڑا گوٹ سنجاف اوسکی لگا لینا درست ہے مرد کو اسیقدر زینت بہت ہے
اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَنِ ابنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ
اِنَّمَا یَلبَسُ الحَرِیرَ فِی الدُّنیَا مَن لَا خَلَاقَ لَہٗ فِی الاٰخِرَۃِ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا
کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حریر وہی پہنے گا دنیا مین جسکو کچھ نصیب
نہین آخرت مین ف یعنی جو مرد دنیا مین حریر پہنے وہ اوس جہان کی نعمتون سے محروم رہیگا
غرضکہ ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ مرد کو دارائی اور جہونے اور اطلس اور مشجر اور گلبدن اور ریشمی
مخمل وغیرہ لباس پہننا اور استعمال کرنا حرام ہے اور جو کرے وہ آخرت سے محروم ہے اَخرَجَ
التِّرمِذِیُّ وَاَبُو دَاوُدَ عَن عَبدِ اللّٰہِ بنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَیہِ ثَوبَانِ اَحمَرَانِ
فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَلَم یَرُدَّ عَلَیہِ ترجمہ ترمذی اور ابوداود نے ذکر کیا کہ
عبد اللہ بن عمر نے نقل کیا کہ نکلا ایک مرد اور اوسکے بدن پر دو کپڑے سرخ تہے سو اوسنے سلام
کیا پیغمبر خدا صلعم کو تو جواب نہ دیا حضرت نے اوسکے سلام کا وعلیک السلام ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ سرخ کپڑا پہننا مرد کو ایسا سخت حرام ہے کہ حضرت نے سرخ کپڑا پہنے ہوئے
شخص کے سلام کا جواب نہ دیا حالانکہ سلام کا جواب واجب ہے تو اس سے یہ بھی معلوم
ہوا کہ فاسق کے سلام کا بھی جواب دینا اچھا نہین تاکہ وہ باز آوے پہر فاسق سے
دوستی محبت رکہنے کا تو کیا ذکر ہے اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَن عَائِشَۃَ رض اَنَّھَا اشتَرَت نُمرُقَۃً
فِیھَا تَصَاوِیرُ فَلَمَّا رَاٰھَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَی البَابِ فَلَم
یَدخُل فَعَرَفتُ فِی وَجھِہِ الکَرَاھِیَۃَ قَالَت فَقُلتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَتُوبُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُولِہٖ
مَاذَا اَذنَبتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ ھٰذِہِ النُّمرُقَۃِ

آپکے آگے ہے کیا وصف کسیکا مدح | اونکا ولولہ عشق سبہی کو ہے پسند
بے ادب چپ ہو نکالی ہے کہاں کی تعریف | جا بجا ہے مگر اس شور و فغان کی تعریف

قُلْتُ اِشْتَرَيْتُهَا لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِہِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِیْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ترجمہ مشکوۃ کے باب التصاویر مین لکھا ہے کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رض نے نقل کیا کہ مین نے خریدا ایک غالیچہ کہ اوسمین تصویرین تہین پہر جب وسکو دیکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ پر کہڑے ہو رہے اور اندر نہ گئے تو پہچانی مینے اونکے چہرہ پر ناخوشی تو کہا مینے یا رسول اللہ مین توبہ کرتی ہون اللہ رسول کے روبرو کیا گناہ کیا مینے تو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کیسا ہے یہ غالیچہ مینے کہا تمہارے لیئے خریدا ہے کہ اسپر بیٹہو اور اوسکا تکیہ بناؤ سو پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ مقرر ان تصویرون والے عذاب دیئے جاوینگے اور کہا جائیگا اونکو کہ جان ڈالو انہین جو بنایا تمنے اور فرمایا کہ جس گہر مین تصویر ہوتی ہے اوسمین فرشتے نہین آتے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زینت کے واسطے بہی تصویر کی چیز کا مکان مین رکہنا نچاہیے چہ جائیکہ تصویرین بالخصوص بنانا اور خریدنا اور مکان مین زیب و زینت کے واسطے اونمین لگانا بلکہ سب تصویرونکو پاک سمجہکر مکان سے دور کیجیے کہ پیغمبر بہی خوش ہون اور متقی پرہیزگار پیر اور پیغمبر اور فرشتے اوس مکان مین آوین اونکے سبب مکان کی رونق اور زینت ہو اور یہ بہی معلوم ہوا کہ ایسے مکان سے بہی مانوس ہونا نچاہیے جسمین تصویرین سامنے رکہی ہون اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرَئِيْلُ قَالَ اَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِیْ اَنْ اَكُوْنَ دَخَلْتُ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ عَلَی الْبَابِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِی الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِی الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَاْسِ التَّمَاثِيْلِ الَّذِیْ عَلٰی بَابِ الْبَيْتِ فَيُقْطَعُ فَيَصِيْرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوْذَتَيْنِ تُوْطَاٰنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَّنْطِقُ يَقُوْلُ اِنِّیْ وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰہِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ ترجمہ مشکوۃ کے باب التصاویر مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

۲۰۹

ردیف القاف

فرمایا کہ آئے تھے میرے پاس جبرئیل کہا کہ آیا تھا مین تمہارے پاس کل سو نہ روکا مجھکو کسی نے مکان میں جانے سے مگر اس سبب سے کہ مین اندر نگیا کہ تھین دروازے پر تصویرین اور گہر مین تہا نگین پردہ کہ اوسمین تصویرین تھین اور گہر مین کتا تہا سو حکم کرو کہ سر دور کر دیے جاوین ان تصویرون کے جو دروازہ پر ہین تو ہو جاوینگے جیسے درخت کی تصویر اور حکم کرو پردہ کو کہ پہاڑ ڈالا جاوے تو بنالئے جاوین دو تکیہ پڑے رہین پانو کے نیچے روندے اور حکم کرو کتے کیواسطے کہ نکالا جاوے سو کیا رسول خدا نے ایسا ہی اور فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ نکلے گی ایک لنبی گردن دوزخ سے قیامت کے دن اوسکی دو آنکہین ہونگی دیکہتی اور دو کان ہونگے سنتے اور زبان ہوگی بولتی کہیگی مین متعین ہون تین شخص پر ہر مغرور ہیٹ پر اور بالکل ایسے لوگون پر جنہون نے ٹہرایا اللہ کے ساتھ اور معبود اور تصویر بنانے والون پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر درخت کی تصویر ہو یا ایسی تصویر ہو کہ ذلیل وخراب پانو کے نیچے پڑی رہے اوس سے کچھ خوبصورتی زینت . چیز کی مقصود نہو اور وہ چیز بہی نمود کی نہو جیسی پڑی رہتی ہو جیسے تکیہ وغیرہ کسی چیز کے اندر تصویر ہو کہ ظاہر مین معلوم نہوتی ہو تو مضائقہ نہین مگر یہ زیب زینت کے لئے مورتین تصویرین رکہنا خواہ دروازہ پہ ہون خواہ مکان کے اندر ہون خواہ دیوار پر ہون خواہ کپڑے پر ہون اور دیوار گیریان لگانا اور زینت کیواسطے کتے پالنا اور گہر مین رکہنا ایسا برا ہے کہ رحمت کے فرشتے اوس گہر مین نہین آتے اور روز قیامت کو مصورون اور کافرون اور تکبر اور غرور اور سرکشی کرنیوالے لوگ ایک ساتھ دوزخ کے عذاب مین گرفتار ہونگے اور دوزخ کی گردن دوڑ دوڑ کر اونکو پکڑیگی اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَنِ ابنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن جَرَّ ثَوبَہٗ خُیَلَاءَ لَم یَنظُرِ اللّٰہُ اِلَیہِ یَومَ القِیٰمَۃِ

ترجمہ بخاری ومسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے لٹکایا اپنا کپڑا اترا پن سے تو نظر نکریگا خدا تعالی اوسکی طرف قیامت کے دن **ف** اگر کسیکا پاجامہ یا قبا یا تہمد وغیرہ کپڑا اتفاقا نیچا ہو گیا تو وہ بات علیحدہ ہے مگر زینت اور وضعداری کیواسطے کپڑا ٹخنے سے نیچا کرنا حرام ہے کہ اوس شخص کیطرف اللہ تعالی مہربانی کی نظر نکریگا اَخرَجَ البُخَارِیُّ عَن اَبِی ہُرَیرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَا اَسفَلَ مِنَ الکَعبَینِ مِنَ الاِزَارِ فِی النَّارِ **ترجمہ** بخاری نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا

مال کیا مال ہے حب نشہ دین کے آگے
آپ پر کیجیے قربان دل و جان اے عاشق

غل مجالس وسلم کا نہ دم لے دم بھر
ہے تری آہ بہی اور فغان اے عاشق

سلّم فرمایا کہ جو نیچے ہو ٹخنوں سے ازار وہ دوزخ میں ہے **ف** ازار کہتے ہین لنگی تہمد کو اسمین شامل ہے
پائجامہ سو جسقدر کہ ٹخنے سے نیچا ہووے اوتنا پاؤن دوزخ مین ڈالا جاوے گا یعنی نیچا پہنا کام دوزخیون
کا ہے اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ الْاِسْبَالُ فِي الْاِزَارِ وَالْقَمِيْصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ
اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عبد اللہ ابن عمر
رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ فرمایا حضرت نے کہ نیچا کپڑا کرنا پائجامہ مین اور
قمیص مین اور پگڑی مین منع ہے جسنے نیچا کیا انمین کچھہ اترانے سے نظر نکریگا خدا اوسکی طرف
قیامت کے دن **ف** لنگی پائجامہ آدہی پنڈلی تک بہتر ہے اور ٹخنے سے اوپر تک جائز ہے اور
آستین گٹے تک چاہیے اور دامن نصف ساق تک چاہیے اور عمامہ پگڑیکا شملہ آدہی پیٹھہ تک درست ہے
پھر اس سے زیادہ نیچا کوئی کپڑا اگر کوئی شخص کرے تو اوسکی طرف اللہ تعالی قیامت کو نظر مہربانی کی
نکریگا اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
ترجمہ امام احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جسنے کپڑا شہرت ہونیکا پہنا دنیا مین پہناویگا اوسکو خدا تعالی کپڑا رسوائی کا قیامت
کے دن **ف** یعنی جسنے ایسا کپڑا پہنا کہ اوسکے سبب مشہور ہو کہ یہ شخص ایسا ہے مثلا سبز عمامہ اسواسطے
باندہے کہ لوگ جانین کہ یہ سید ہے یا سیاہ یا سبز لباس اسواسطے پہنے کہ لوگ حاجی جانین یا اونچی اونچی
ٹوپیان تاج سر پر دہرنا اور سیلیان اور کفنیان پہننا اور لنگیان باندہنا تاکہ لوگ فقیر جانین
یا ایسا لباس پہننا کہ لوگ جانین کہ یہ امیر ہے حاکم ہے کرتا جبا فرغل اسواسطے پہنے کہ لوگ
جانین کہ یہ مشایخ سے ہے عالم ہے بزرگ ہے خواہ کپڑا اس وضع کا ہو خواہ رنگ اس وضع کا
سب حرام ہے اور جزا اسکی قیامت کے روز رسوائی ہے مگر یہ معلوم رہے کہ سپاہیونکی وردی اس سے
باہر ہے وہ اور بات ہے اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ يَا اَسْمَاءُ
اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيْضَ لَنْ يَصْلُحَ اَنْ يُرٰى مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَهٰذَا

وَاَشَارَ اِلٰی وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ ترجمہ ابو داود نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہؓ نے نقل کیا کہ حضرت ابوبکر کی بیٹی بی بی اسما آئین پیغمبر خدا صلعم کے پاس اور اونکے بدن پہ باریک کپڑے تھے سو منہ پہیر لیا اونکی طرف سے حضرت نے اور فرمایا کہ اے اسما عورت جب پہنچے جوانی کو ہرگز مناسب نہین دسے اوسکا بدن سوا اسکے اور اسکے اور اشارہ کیا حضرت نے اپنے چہرے اور دونون ہتیلیون کیطرف ف یعنی ایسا باریک کپڑا جس سے بدن معلوم ہو پہننا نہین درست اور کوئی عضو عورت کا کہلنا نچاہیے مگر چہرہ اور گٹے تک ہاتہ کا کہلا رہنا مضایقہ نہین پہر لوٹ جالی اور گاچہا وغیرہ تک ورلاہی اور باریک جہولا وغیرہ ایسا کپڑا کہ جس سے بدن نظر آوے پہننا نہین درست اور وہ عورت گویا ننگی ہے پہر جسکے سامنے عورت کو ننگے پہرنا درست ہے اوسکے سامنے یہ بہی روا ہے

اَخْرَجَ مَالِكٌ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰی عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيْقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيْفًا ترجمہ امام مالک نے ذکر کیا کہ علقمہ ابن ابی علقمہ نے اپنی ما سے سنا ہوا نقل کیا کہ عبد الرحمن کی بیٹی بی بی حفصہ آئین بی بی عائشہ پاس باریک اوڑہنی اوڑہے ہوے تو پہاڑ ڈالی بی بی عائشہ نے وہ اوڑہنی اور اوڑہا دی اونکو گاڑہی اوڑہنی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو عورتون کی بہی محفلین ایسا باریک کپڑا پہنکر جانا درست نہین پہر دیور جیٹہہ خاوند کے بہائی بہتیجے وغیرہ مردون کا تو کیا ذکر ہے سو یہ جو اس ملک مین رسم ہے کہ عورتین دیور جیٹہہ وغیرہ مردون سے پردہ نہین کرتی ہین اور اونکے سامنے کہنیون تک ہاتہ اور گردن تک سر کہلے ہوئی بیدہڑک پہرا کرتی ہین یہ محض حرام ہے باہر کے غیر مرد و نہین یکسان دونکے پردے کے معاملہ مین کچہہ فرق نہین ہے چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ ایک شخص نے پوچہا کہ شوہر کے بہائی بہتیجے کے سامنے ہونا عورت کا درست ہے یا نہ حضرت نے فرمایا کہ ایسے رشتہ دار عورت کے حق مین گویا موت ہین یعنی جیسا لوگ موت سے ڈرتے اور بچتے اور پرہیز کرتے ہین ویسا ہی خاوند کے بہائیون وغیرہ سے عورت کو چہپنا اور پرہیز کرنا چاہیے مگر معلوم رہے کہ خاوند کے باپ سے یا بیٹے سے پردہ ضرور نہین

اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهٗ فَطَرَحَهٗ فَقَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰی جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ

نہین ہے عشق احمد مین جو سر سبز ہے خاک طیبہ ہے اکسیر لیکن
وہ کیا لائیگا نخل دل ثمر خاک ہو مہوس کو نہین اسپر نظر خاک

فقیل للرجل بعد ما ذهب رسول الله صلى الله عليه وسلم خذ خاتمك انتفع
به قال لا والله لا آخذه ابدا وقد طرحه رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ مشکوۃ کے باب الخاتم
مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی سونے کی
انگوٹھی ایک شخص کے ہاتھ مین تو نکالا اوسکو اور پھینک دیا پھر فرمایا کہ متوجہ ہوتا ہے کوئی شخص
تم مین کا آگ کی چنگاری کی طرف تو لیتا ہے اوسکو اپنے ہاتھ مین پھر لوگون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے اوٹھ جانیکے بعد اوس آدمی سے کہا کہ لے لے اپنی انگوٹھی کچھ فائدہ حاصل کر لے اس سے
اوسنے کہا کہ نہ لونگا مین اسکو کبھی کہ پھینک دیا ہے اسکو پیغمبر خدا صلعم نے **ف** سبحان اللہ
کامل مسلمان ایسے ہوتے ہین جیسا کہ وہ شخص تہا کہ اوسنے اپنی سونے کی انگوٹھی کو پھر نہ
اوٹھا لیا اس لحاظ سے کہ جب خود حضرت نے اسکو میرے ہاتھ سے نکالکر پھینک دیا پھر مین
کیونکر اسکو اوٹھاؤن باوجودیکہ صحابیون نے اوسکو سمجھایا کہ اوٹھا لے اسے اور کچھ فائدہ
حاصل کیجیو بیچیو یا عورت کو دیجیو مگر اوس نیک مرد نے نہ لی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونے کی
انگوٹھی چھلا مرد کو پہننا حرام ہے اور گویا یہ دوزخ کی چنگاریان ہین اخرج احمد وابو داود
والنسائي عن علي رض ان النبي صلى الله عليه وسلم اخذ حريرا فجعله في يمينه
واخذ ذهبا فجعله في شماله ثم قال ان هذين حرام على ذكور امتي
ترجمہ مشکوۃ کے باب الخاتم مین لکھا ہے کہ امام احمد اور ابو داود اور نسائی نے ذکر کیا کہ علی رض
نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا حریر اپنے داہنے ہاتھ مین اور لیا سونا بائین ہاتھ مین
پھر فرمایا کہ مقرر یہ دونون حرام ہین میری امت کے مردون پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد کو
استعمال کرنا زینت کے واسطے حریر اور سونے کا حرام ہے مگر ان کوئی غرض صحیح اگر پیش اوے تو ہاتھ
مین تہوڑی دیر لے لینا مضائقہ نہین جیسے اشرفی تڑانے کو اور حریر بیچنے کو یا کسیکے دکہلانیکو
ہاتھ مین لے لینا مباح ہے اخرج ابو داود عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال من احب ان يحلق جبينه حلقة من نار فليحلقه حلقة من
ذهب ومن احب ان يطوق جبينه طوقا من نار فليطوقه طوقا من
ذهب ومن احب ان يسور جبينه سوارا من نار فليسوره سوارا

من ذهب ولكن عليكم بالفضة فالعبوا بها ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الخاتم مین لکھا ہے کہ ابو داؤد نے ذکر
کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی جورو کو آگ کا بالا پہنانا
چاہے تو بالا پہناوے سونیکا اور جو شخص اپنی جورو کے آگ کی ہنسلی ڈالا چاہے تو اوسکو چاہیے کہ
ہنسلی سونیکی ڈالے اور جو کوئی چاہے کہ کڑے کنگن پہناوے اپنی جورو کو آگ کے تو کڑا یا کنگن پہناوے
سونیکا مگر جائز ہے تمپر چاندی سو کھیل لو اوس سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونیکا بالا دریان
نتھ کڑے کنگن چوڑیان ہنسلیان عورتونکو پہنا حرام ہے مگر اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ سونا
پہنا عورتونکو جائز ہے اور مردونکو سونا چاندی دونو استعمال کرنا حرام ہے خواہ دونون ملے
ہون خواہ علیحدہ علیحدہ تو ان مضمونونکو یون سمجھا چاہیے کہ یا یہ مطلب ہے کہ چاندی کا زیور عورتونکو
پہنا مطلق درست ہے اور سونا اگر نرا ہو جیسے کڑے ہنسلیان بالی نتھ تو وہ نادرست ہے اور اگر
اوسمین چاندی ملی ہو یا ملمع ہو یا جڑاؤ ہو تو جائز اور مباح ہے یا یہ مطلب ہے کہ سونا بھی مطلق
مباح ہے مگر استعمال اوسکا اچھا نہین جیسے طلاق دینا جائز ہے پر اچھا نہین یا یہ حدیث اوس زیور
کے حقمین ہے جسکی زکوٰۃ نہ دے لیکن اس حدیث مین یون فرمایا کہ سونیکا بالا اور ہنسلی اور کڑا گویا
کہ آگ کا بالا اور ہنسلی اور کڑا ہے یعنی پہننے والے کا وہ جسم دوزخمین جلیگا تو مسلمان کو بہرحال
سونیکے زیور سے پرہیز ہی کرنا چاہیے صرف زینت کیواسطے چاندی کیا کم ہے اخرج الشیخان
عن حذيفة قال نهانا رسول الله صلعم ان نشرب في آنية الفضة والذهب وان نأكل
فيها وعن لبس الحرير والديباج وان نجلس عليه ترجمہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ حذیفہ
نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع فرمایا چاندی و سونے کے برتن مین پینے اور
کہانے سے اور حریر اور دیبا پہننے اور اوسپر بیٹھنے سے ف دیبا نام ہے ایک ریشمی کپڑیکا سو دیبا
اور دارائی کا پہنا اور مسندین اوسکی بنانا اور سونے چاندی کے برتن مین کہانا پینا حرام ہے اور اوسمین
داخل ہے چاندی کا عطردان اور پاندان خاصدان اور چمچے وغیرہ ظروف و آلات چاندی
سونیکے ان سبکا استعمال حرام ہے اخرج الدارقطني عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال من شرب في اناء ذهب او فضة او اناء فيه شيء من ذلك فانما
يجرجر في بطنه نار جهنم ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاشربہ مین

لکھا ہے

پہنچون پئے زیارت عالی مسزار تک — جاؤ لگا یہا سے مسجد نبوی کو سر کے بل
پہنچا دے مصطفے کے الٰہی دیار تک — ہا نو لگا ایک مین نہ کسیکی ہزار تک

لکھا ہے کہ دار قطنی نے ذکر کیا کہ ابن عمر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ جسنے پیا برتن مین سونے کے یا چاندی کے یا اوس برتن مین جسمین کچھ بھی سونا چاندی ہو سو وہ غرغر پیتا ہے اپنے پیٹ مین دوزخکی اگ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونیکا برتن ہو یا چاندی کا یا دونو سے ملا ہو یا جس برتن پر سونے یا چاندی کا ملمع ہو یا گل بوٹے سونیکے بنے ہوئے ہون یا فقط تحریرین سونے یا چاندی کی ہون اوسمین کہانا پینا ایسا برا ہے کہ قیامت کے روز اوسکو دوزخکی آگ پلائی جائیگی

اَخرَجَ البُخَارِیُّ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ المُخَنَّثِینَ مِنَ الرِّجَالِ وَ المُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ **ترجمہ** بخاری نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلعم نے عورت کی وضع بننے والے مردونکو اور مرد کی وضع بننے والی عورت کو **ف** یعنی جو عورت عورتون کی وضع چہوڑ کر مردانی وضع اختیار کرے اور جو مرد مردانی وضع چہوڑ کر زنانی وضع اختیار کرے اون دونو پر لعنت ہے یعنی خدا کیطرف سے پہٹکار پڑتی ہے کہ وہ شخص جیسا اوسکو خدا نے بنایا ہے اوس پر راضی نہین دوسری قسم مین اپنے آپ کو داخل کرتا ہے پہر یہ جو بعضے نام کے مرد اپنے آپ کو ہیجڑا خوجہ کر ڈالتے ہین سر پر بڑے بڑے بال رکہکر داڑہی منڈا کر مہدی مسی لگا کر پان کہا کر چہلے انگوٹہیان سرخ کپڑے پہنکر اپنے آپ کو عورت سا بناتے ہین وہ سب اسمین داخل ہین اور جو شخص جسقدر عورتونکی وضع اختیار کرے وہ اوسقدر اوسمین شامل ہے اسیطرح جو عورت گہوڑے پر سوار ہوتی یا باندہے یا انگرکہہ قبا ٹوپی پگڑی مردانہ لباس پہنے اور مردانی گفتگو کرے غرضکہ چال ڈہال وضع مردانی اختیار کرے تو اوسپر بہی لعنت ہے اور یہ بہی معلوم ہے کہ عورت کو سرمہ اور مہدی لگانا خوشبو ملنا اور باوجود میسر ہونیکے زیور اپنا نہ پہننا رنگین کپڑے نہ پہننا اور سوا اپنے دین کی بات کے اور لکہنا پڑہنا زیادہ ہنر سیکہنا عورت کو منع ہے اَخرَجَ البُخَارِیُّ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰہُ المُتَشَبِّھِینَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالمُتَشَبِّھَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ **ترجمہ** بخاری نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے مشابہت کرنیوالے مردون کو عورتون سے اور مشابہت کرنیوالی عورتون کو مردون سے **ف** مرد کو عورت سے اور عورت کو مرد سے وضع مین لباس مین گفتگو مین چال مین نشست و برخاست مین مشابہت حرام ہے کہ مشابہت

کرنیوالے پر لعنت پڑتی ہے اَخرَجَ اَبُو دَاوُدَ عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ
وَسَلَّمَ بِمُخَنَّثٍ خَضَبَ یَدَیہِ وَرِجلَیہِ بِالحِنَّاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ
وَسَلَّمَ مَا بَالُ ھٰذَا قَالُوا یَتَشَبَّہُ بِالنِّسَاءِ فَاَمَرَ بِہٖ فَنُفِیَ اِلَی البَقِیعِ فَقِیلَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ
اَلَا نَقتُلُہٗ فَقَالَ اِنِّی نُھِیتُ عَن قَتلِ المُصَلِّینَ ترجمہ ابوداود نے ذکر کیا کہ ابوہریرہؓ نے نقل کیا کہ لوگ
لائے پیغمبر خدا صلعم کے پاس ایک مخنث کو اوسنے رنگے تھے اپنے دونو ہاتھ اور دونوں پاؤں مہندی سے
سو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ کیا ہے یہ شخص لوگوں نے کہا کہ اپنے آپ کو بنایا ہے عورتوں کیطرح تو حکم کیا حضرت
نے اوسکے لیے سو وہ نکالا گیا بقیع کیطرف پھر لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو
قتل نہ کر ڈالیں فرمایا کہ مجکو منع ہوا ہے قتل کرنا نمازیونکا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردونکو ذرا بھی
بھی عورتونکی مشابہت کرنا نچاہیے کہ اوس شخص نے تو مہندی ہی ہاتھ پاؤنمیں لگائی تھی سو حضرتؐ نے اوسکو نکلوا دیا
اور بستی میں اوسکا رہنا گوارا نکیا پھر زینت کے واسطے مردکو پان کہانا سرمہ لگانا یا کرتہ کا گریبان آگے کو عورتون
کی طرح سے رکہنا یا نیچے نیچے پاجامہ پہننا یا بڑے بڑے بال سر پر رکہنا غرضکہ جس بات میں عورتوں سے
مشابہت پائی جاتی ہو مردکو نچاہیے اور سرمہ شب کو لگانا مردکو اسواسطے سنت ہے کہ اسمیں کچھ زینت نہیں
صرف فائدہ مقصود ہے اور یہ بھی اس حدیث سے دریافت ہوا کہ مخنث اور زنانے اور سدا سہاگن فقیر منہ دیکہنے
کے قابل نہیں ہیں بلکہ اگر بے نماز ہوں تو قابل قتل کے ہیں اَخرَجَ ابنُ مَاجَۃَ عَن عَلِیٍّ قَالَ کَانَ
بِیَدِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَوسٌ عَرَبِیَّۃٌ فَرَاٰی رَجُلًا بِیَدِہٖ قَوسٌ فَارِسِیَّۃٌ
قَالَ مَا ھٰذِہٖ اَلقِھَا وَعَلَیکُم بِھٰذِہٖ وَاَشبَاھِھَا وَرِمَاحِ القَنَا فَاِنَّھَا یُؤَیِّدُ اللّٰہُ لَکُم
بِھَا فِی الدِّینِ وَیُمَکِّنُ لَکُم فِی البِلَادِ ترجمہ مشکوۃ کے باب اعداد آلات الجہاد
میں لکھا ہے کہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ علیؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم کے ہاتھ میں تھی کمان عربی
سو دیکھا ایک آدمی کو اوسکے ہاتھ میں تھی کمان فارسی فرمایا کہ یہ کیا ہے پھینک دے اسکو اور اختیار کر
ایسی اور ایسی طرح کی اور تیر کہ اس سے مدد کریگا اللہ تمہارے دین میں اور عمل دیگا تمہارا ملک
میں **ف** فارسی کمان سخت ہوتی ہے اور عربی کمان نرم ہوتی ہے سو فرمایا کہ فارسی
کمان رکہنا نچاہیے اسواسطے کہ فتح شکست اللہ کیطرف سے ہے سو عربی کمانیں اور تیر ہی کافی ہیں
کہ اسکے سبب اللہ مدد کریگا اور دین جاری ہوگا اور ملکوں میں عمل ہوگا تو اس سے معلوم

ایک لحظہ اٹھ گیا ہے یہان تو جہان سے دل
یارب مدینہ جا کے بغیر از قضا کبھی
اٹکا ہے جب سے اوس کو ان و دکان سے دل
جون نقش پا اوٹھے نہ مرا پھر وہان سے دل

ہوا کہ اپنی شجاعت اور جوانمردی اور زور جتانیکے واسطے بڑے بڑے تیغے اور بڑی گرجی تالیان بہاری بہاری بندوقین باندہنا اور سخت سخت کمانین کہنچنا چاہیے شجاعت دل سے تعلق ہے اور فتح اللہ کیطرف سے ہے ظاہری اسباب کیواسطے ہلکے ہلکے ہتیار کافی ہین أَخْرَجَ أَبُوْدَاوُدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ اِبِلٌ لِلشَّيَاطِيْنِ فَأَمَّا اِبِلُ الشَّيَاطِيْنِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ بِنُجَيْبَاتٍ مَعَهُ قَدْ أَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُو بَعِيْرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِأَخِيْهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَحْمِلُهُ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب آداب السفر مین لکہا ہے کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ بعضے اونٹ شیطانون کے ہوتے ہین سو وہ مینے دیکہے کہ نکلتے ہین بعضے شخص سانڈنیان لیکر اپنے ساتھہ کہ اونکو موٹا کر رکہا ہے سو وہ سوار نہین ہوتے کسی اونٹ پر اونمین سے اور نکلتے ہین اپنے بہائی پر کہ وہ تہک گیا چلنے سے تو نہین سوار کر لیتے اوسکو **ف** یعنی جو لوگ شان و شوکت نام کیواسطے اونٹ پالتے ہین پہر چلو کیواسطے سوار ہین ساتھہ لیکر چلتے ہین کہ نہ خود اوسپر چڑہتے ہین اور کسی مسلمان بہائی کو اگرچہ وہ بچارا منزل کا مارا تہکا ہو مگر اوسپر چڑہا نہین لیتے یہ صرف شان کیلیے اون سانڈنیون کو کہلا کر موٹا موٹا کرتے ہین سو وہ کسی کام تو آتی ہی نہین مگر شیطانون کی ٹہہرتی ہین کہ شیطان اسبات سے خوش ہوتا ہے اسلیے یہ پوچہا گیا کہ جلو کی سانڈنیان اونٹ شیطان کا ہے اور مسلمانکو چاہیے کہ اوسکو شیطان کی سواری سمجہکر دور کرے اور اوسکو کام مین لگا دے اور اپنے آپکو شیطان کی فہرست مین داخل نہ کرے أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْلِ فَقَالَ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخْرًا وَنِوَاءً عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ **ترجمہ** مشکوۃ کے کتاب الزکوۃ مین لکہا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پوچہا گیا پیغمبر خدا صلعم سے حال گہوڑون کا فرمایا کہ گہوڑے تین طرح کے ہین ایک طرح کے گہوڑے آدمی کے گناہ کا سبب ہین اور ایک گہوڑے آدمی کے حق مین موجب پردہ پوشی کا ہین اور ایک قسم کے گہوڑے آدمی کیلیے ثواب ہین سو وہ جو اوسکے لیے گناہ ہین وہ یون ہے کہ آدمی نے گہوڑا باندہا دکہانیکو اور بڑائی کو اور چڑہائی کرنیکو مسلمان پر سو وہ گہوڑے اوسکے لیے گناہ ہین اور وہ جو اوسکے لیے پردہ ہین سو وہ یون ہے کہ آدمی نے گہوڑا باندہا اللہ

کی راہ مین پہر نہ بہولا حق اللہ کا اوسکی سواریمین اور نہ اوسکی گردنمین یعنے کسیکو کبہی مانگے بہی دے اور اوسکی زکوۃ بہی دے اور خبر گیری اوسکے کہانے پینے کی رکہے سو ایسے گہوڑے آدمی کیواسطے موجب پوشی کا ہین کہ اوسکو کوئی محتاج نہین جانتا اور وہ جو اوسکے لیئے اجر ہین سو وہ یون ہے کہ آدمی نے گہوڑا باندہا ہو اللہ کی راہ مین مسلمانون کے واسطے یعنی اسلیئے کہ تا مسلمان اوسپر سوار ہوکر جہاد کرین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نام کیواسطے اور فخر کے لیئے گہوڑے رکہنا حرام ہین پہر کوتل گہوڑے سوار یون کے ساتہہ رکہنا تو صرف گناہ کا کام ہے مگر ہان گہوڑے سواری کے لیئے یا جہاد کی نیت پر باندہنا درست اور بہتر ہے سواری کے گہوڑونمین دو حق اور بہی لگے ہوئے ہین ایک تو کہ کبہی کسی مسلمان حاجتمند کو عاریتًا بہی سوار ہونیکو دے دوسرے یہ اگر وہ گہوڑے جنگل سے چر آتے ہون تو اونکی زکوۃ بہی دے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلنَّفَقَۃُ کُلُّھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَیْرَ فِیْہِ **ترجمہ** مشکوۃ کے کتاب الرقاق مین لکہا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ خرچ سب اللہ کی راہ مین ہین سوا مکان بنانیکے سو اوسمین خیر نہین **ف** یعنے جتنے خرچ ہین اگرچہ اپنی خانداری کے امور مین ہون اگر اون خرچون مین نیت ثواب کی ہو تو ثواب ملتا ہے مگر عمارت بنانیمین اگرچہ نیت ثواب کی کرے مگر ثواب نہین ملتا مثلا کسی نے گہر اپنے واسطے اس نیت سے بنایا کہ اوسکو مین کر عبادت کرونگا یا اپنی جورو لڑکون غلامون چہوکریون کو یا اور رشتہ دارونکو کہانا کپڑا دیا اچہا اس نیت پر کہ یہ اللہ کے بندے ہین خدا نے انکا حق مجہپر رکہا ہے تو البتہ ثواب ملیگا اور مکان بنانیکا اگر حاجت ضروری سے زیادہ بنایا خواہ اپنے لیئے خواہ جورو لڑکون کے لیئے اوسمین ثواب نہین ملتا پہر مکان کی بہتسی نیت کر زیادہ تو محض رائگان ہے اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْہُ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمًا وَنَحْنُ مَعَہٗ فَرَاٰی قُبَّۃً مُشْرِفَۃً فَقَالَ مَا ھٰذِہٖ قَالَ اَصْحَابُہٗ ھٰذِہٖ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَسَکَتَ وَحَمَلَھَا فِیْ نَفْسِہٖ حَتّٰی لَمَّا جَاءَ صَاحِبُھَا فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فِی النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْہُ صَنَعَ ذٰلِکَ مِرَارًا حَتّٰی عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِیْہِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْہُ فَشَکٰی ذٰلِکَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ وَقَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُنْکِرُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا خَرَجَ فَرَاٰی قُبَّتَکَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰی قُبَّتِہٖ فَھَدَمَھَا حَتّٰی سَوَّاھَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی

ہو کلام آپکا کسطرح نہ ماقل و دل ۔ لکھا ہے ان ات دل سے سبق میں آپکی مدح
کہ ہے ذات آپکی ایک کان فصاحت بدل ۔ کہ ہوں خوشہ کے دن قابل مدحت اسی دل

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوا شَكَى إِلَيْنَا صَاحِبُهَا
إِعْرَاضَكَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ إِلَّا مَا لَا يَعْنِي
إِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الرقاق میں لکھا ہے کہ ابو داود نے ذکر کیا کہ انس نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر آئے ایکدن اور ہم اونکے ساتھ تھے تو دیکھا ایک گول بلند گھر
سو فرمایا کہ یہہ کیا ہے اصحابوں نے کہا یہ فلانے آدمی کا ہے انصار میں سے تو چپ ہو رہے اور اوٹھا رکھا
اس بات کو اپنے دلمیں اوسوقت تک کہ وہ مالک اوسکا آیا تو سلام کیا حضرت کو لوگوں میں تو منہ پھیر لیا
حضرت نے اوس سے کیا حضرت نے یہ کئی بار اسقدر کہ پہچانا اوس آدمی نے غصہ اوس میں اور منہ پھیرنا
اپنی طرف سے سو شکوہ کیا اوسنے اس بات کا اصحابوں سے اور کہا قسم خدا کی میں ناخوش
پاتا ہوں رسول اللہ صلعم کو اصحابوں نے کہا کہ آپ نکلے تھے سو تیرا گول گھر دیکھا تھا تو پھر اوہ
آدمی اپنے گول گھر کیطرف سو کھود ڈالا اوسکو ایسا کہ برابر کر دیا زمین سے پھر نکلے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم ایکدن تو دیکھا اوس گول گھر کو سو فرمایا کیا ہوا وہ گول گھر یاروں نے عرض کیا
کہ شکوہ کیا ہمارے سامنے اوسکے مالک نے آپکے منہ پھیر لینے کا سو ہمنے خبر دی سو کھود ڈالا
اوسنے وہ تو فرمایا حضرت نے کہ خبردار ہو کہ کل مکان بنانا گناہ ہے مکان والے پر مگر جو ضروری
ہے اوسقدر جو لابد ہے ف یعنی جو مکان دن کے یا رات کے بیٹھنے رہنے کیواسطے ضروری
ہے یا اسباب رکھنے کو جانور کے آرام کو ہو اوسکا مضائقہ نہیں یا جس مکان کے بنانیکا خدا اور
رسول کا حکم ہو جیسے مسجد سوا اسکے اور مکان بنانا یا اپنے مکان و نیچے اونچے بلند بہت بنانا
وبال و گناہ ہے چنانچہ اوس مرد مسلمان انصار کا گول گھر بلند بنا ہوا دیکھ کر حضرت ایسے ناخوش
ہوئے کہ اوسکیطرف سے منہ پھیر لیا اور باوجود یکہ اوسنے کئی مرتبہ سلام کیا حضرت نے جواب نہ دیا پھر
اوسنے حضرت کے ناخوش ہونیکے سبب وہ کھود ڈالا سو ہر مسلمان کو ایسا ہی چاہیئے اخرجہ ابوداود
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ بُيُوتٌ لِلشَّيَاطِينِ
قَالَ سَعِيدٌ لَا أَرَاهَا إِلَّا هَذِهِ الْأَقْفَاصَ الَّتِي يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيبَاجِ ترجمہ مشکوۃ کے باب اللباس
میں لکھا ہے کہ ابو داود نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ ہوتے ہیں
بعضے گھر شیطانوں کے سعید نے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں وہ گھر مگر یہی ہجرے کہ پوشش

اوسکی کرتے ہین لوگ دیبا ہے یعنی ریشمین ہے ف یعنی یہ جو لوگ بعضے حویلی مکان کو آراستہ کرتے ہین کہ اوسمین ریشمین
دیوار گیریان اور چھتین اور پردہ لگاتے ہین یا عماریون مین اور پالکیون مین یا لکڑیون مین یا نونمین حریر وغیرہ
لگا کر مزین کرتے ہین سو یہی مکان شیطانی گہر ہین المقصود مکان جا جت سے زیادہ یا بہت اونچا بنانا
یا مکان کو بہت آراستہ چہتون یا دیوار گیریون سے کرنا یہ سب شیطان کے امور ہین کہ انسے مسلمانون کو
پرہیز کرنا چاہیئے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَنْ یَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس رض نے نقل کیا کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے زعفران لگانے سے مرد کو ف یعنی مرد کو خوشبو کیواسطے یا زینت کے لیئے اپنے کپڑیمین یا منہ پر
یا ہاتھ پانون مین زعفران یعنی کیسر لگانے سے منع فرمایا سو مرد کو اسطرح پر زعفران کا استعمال کرنا حرام
ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ یَعْلٰی بْنِ مُرَّۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
رَاٰی عَلَیْہِ خَلُوْقًا فَقَالَ اَلَکَ امْرَأَۃٌ قَالَ لَا قَالَ اغْسِلْہُ ثُمَّ اغْسِلْہُ
ثُمَّ لَا تَعُدْ ترجمہ ترمذی اور نسائی نے ذکر کیا کہ یعلی ابن مرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
دیکھا خلوق اوسکو لگا ہوا فرمایا کیا تیرے عورت ہے شاید عورت کے بدن سے اوسکے خلوق لگ گیا اوسنے کہا
کہ نہ فرمایا اوسکو دہو پہر دہو پہر دہو پہر ایسا نکیجیو ف عرب کی عورتین کیسر وغیرہ کئی چیزین خوشبو کی ملاکر
اوسکی خوشبو بناتی ہین جیسے ہندوستانمین سلگا سو وہ مرد کو لگانا حرام ہے سو حضرت نے یعلی کو لگائے ہوئے
دیکھا تو تین بار دہلوایا اور آیندہ کو منع فرمایا اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤدَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ صَلٰوۃَ رَجُلٍ فِیْ جَسَدِہٖ شَیْءٌ مِّنْ خَلُوْقٍ ترجمہ ابوداود نے
ذکر کیا کہ ابی موسی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نہین قبول کرتا نماز اوس شخص کی
جسکے بدنمین کچھ بھی خلوق ہو اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤدَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی اَھْلِیْ مِنْ سَفَرٍ
وَقَدْ تَشَقَّقَتْ یَدَایَ فَخَلَّقُوْنِیْ بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ وَقَالَ اذْھَبْ فَاغْسِلْ ھٰذَا عَنْکَ ترجمہ
ابوداود نے ذکر کیا کہ عمار نے نقل کیا کہ مین آیا تہا اپنے گہر سفر سے اور پہٹ گئی تہے میرے ہاتہ سو گہر والون
نے میرے خلوق لگا یا زعفران کا سو صبح کو مین آیا رسول خدا کے پاس تو سلام کیا مینے تو نہ جواب دیا مجہکو
اور فرمایا کہ جا دہو ڈال اسکو بدن سے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

کرکے اوصافِ دہانِ سیدِ ابرار ہم — ہجر حضرت مین دکہا کے دیدۂ خونبار ہم
نطق کا اعجاز دکہلا دین فرمِ گفتار ہم — ان خجل کر دینگے رنگِ اصفر و گلنار ہم

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طِیْبُ الرِّجَالِ مَا ظَہَرَ رِیْحُہٗ وَخَفِیَ لَوْنُہٗ وَطِیْبُ النِّسَاءِ مَا ظَہَرَ لَوْنُہٗ وَخَفِیَ رِیْحُہٗ **ترجمہ** ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ خوشبو مردونکی وہ ہے جسکی کہلی ہووے بو اور چھپا ہو رنگ اور خوشبو عورتون کی وہ جسکا ظاہر ہو رنگ اور چھپی ہو بو اوسکی **ف** یعنی مردونکو ایسی خوشبو لگانا حلال اور بہتر ہے کہ جسکی خوشبو تو معلوم ہو اور رنگ نہ معلوم ہو جیسے عطر اور عورتون کو ایسی خوشبو لگانا چاہیے کہ جسکا رنگ ظاہر ہو اور خوشبو نزدیک سے معلوم ہو جیسے زعفران و صندل سے رنگا کپڑا اور جو اسطرح کا ہو اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم قَالَ لَہٗ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِہٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّیْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّیْطَانِ **ترجمہ** مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کے لیے اور ایک اوسکی عورت کے لیے اور تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کے لیے **ف** یہ حدیث صحیحین مشکوۃ کے کتاب اللباس مین لکہی مین نشان کے لیے حاشیہ پر سند ہے یعنی اپنے اور اپنی عورت کے واسطے ایک ایک بچھونا اور مہمان کے واسطے ایک بچھونا زیادہ چاہیے پہر جسکے ہان مہمان اکثر آیا کرتے ہون اوسکو مضائقہ نہین مگر اس تین قسم سے زیادہ بچھونا ہو وہ بچھونا شیطان کے لیے ہوگا یعنی وہ ریا اور سمعہ اور تکبر کے اسباب مین داخل ہے شیطان کے کام تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ کسی ہوئے پلنگ اور مسہریان اور کرسیان طیار بچھونے بچھے ہوئے مکانون مین زینت کے واسطے رکہا کرتے ہین و ہر مکانون مین فرش بچھے رکہتے ہین یہ سب سامان شیطانی ہین اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم خَالِفُوا الْمُشْرِکِیْنَ اَوْفِرُوا اللِّحٰی وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ **ترجمہ** بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ مخالفت کرو مشرکون سے بڑی بڑی کرو ڈاڑہیان اور کم کرو موچھین **ف** کافرونکے ملک مین اکثر نصارے ڈاڑہی موچھین منڈواتے ہین اور سکھ ڈاڑہی موچھ دونو رکھتے ہین اور ہندو اکثر ڈاڑہی منڈواتے اور بڑی بڑی موچھین رکھتے ہین اور بعضے گلمچھے رکھتے ہین اور بعضے خوبصورتی کے واسطے ڈاڑہی رکھکر بیچھین سے چیر کر کانون پر باندہتے ہین اور مسلمان کو کافرونسے مخالفت چاہیے اور ڈاڑہی موچھ آدمی کے چہرے پر ہوتی ہے اور پہلے چہرہ ہی پر خیال جاتا ہے سو فرمایا کہ ڈاڑہی موچھ اسطرح پر رکہو کہ کسیطرح کافرون سے مشابہ نہو کہ صورت ہی دیکھنے سے معلوم ہو جاوے کہ یہ شخص مسلمان ہے سو ڈاڑہیان بڑی بڑی کرو یعنی ایسی کہ جس جگہہ سے یہ معلوم ہو کہ یہ آدمی ہے دین سے

اور سکے ساتھہ یہہ بھی معلوم ہوا کہ اوسکے منہ پر داڑہی بھی ہے سیاہی یا چونہ منہ پر نہین لگا اور چھین کم کر دینی جلیہ
بھوین اوس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑی داڑہی گویا علامت اور نشانی دین اسلام کی ہے بلکہ مسلمان کی
وردی کے قائم مقام ہے اور ایک مشت سے داڑہی کم کرنا یا موچھین بڑی کرنا علامت کفر کی ہے
اور داڑہی منڈانا یا تھوڑے پر کم اور چپ رہنے سے زیادہ رکھنا یہ علامت اور نشانی شرک کی ہے اور شعار اسلام
سے بعید اخرج الترمذی وابوداود والنسائی عن عبد اللہ ابن مغفل قال نھی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الترجل الا غبا **ترجمہ** ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ذکر
کیا کہ عبد اللہ ابن مغفل نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے منع کیا کنگھی کرنے سے مگر کبھی کبھی **ف** یعنی
کنگھی کرنا سر کے بالون اور یا داڑہی مین یہ تکلف ہے اور محض زینت اور سنگار کیواسطے ہے سو منع
ہے ہان کبھی کبھی یک روز یا دو روز یا تین روز یا ہفتہ کے بعد کر لیا کرے تاکہ بال خراب نہ ہو جاوین
اخرج ابوداود عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا تنتفوا الشیب فانہ نور المسلم من شاب شیبۃ فی الاسلام کتب اللہ لہ
بھا حسنۃ وکفر عنہ بھا خطیئۃ ورفعہ بھا درجۃ **ترجمہ** ابوداود نے ذکر کیا کہ عمرو
ابن شعیب نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ مت اوکھاڑو سفید بال اسلیئے کہ یہ نور ہے مسلمان کا جسکا
سفید ہوا بال مسلمانی کی حالت مین لکھتا ہے خدا اوسکے لیئے اوس سفیدی کے سبب نیکی اور معاف کرتا ہے
اوس سے اوسکا گناہ اور بلند کرتا ہے اوس سے اوسکا درجہ **ف** معلوم ہوا کہ سفید بال ہونیسے مسلمان پر
اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے کہ ایک بال سفید ہونے سے اللہ تعالی کیطرف سے نور آتا ہے اور ایک نیکی
کا ثواب لکھا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور ایک درجہ اللہ کے یہان اوسکا بلند ہوتا ہے تو جون جون
اوسکے بال سفید ہوتے جاتے ہین اوتنا ہی نور بڑہتا جاتا ہے اور گناہ معاف ہوتے جاتے ہین
اور درجہ بلند ہوتے جاتے ہین اور نیکیان زیادہ ہوتی جاتی ہین سبحان اللہ جسکو حاجت توبہ کی ہو
اوسکے واسطے بال سفید ہونا خود بخود توبہ ہے کہ اس سے گناہ معاف ہوتے ہین اور عابد کے لیئے
خود بخود بے مشقت عبادت ہے کہ ثواب زیادہ ہوتا جاتا ہے اور درجے بلند ہوتے جاتے ہین اور
نور بڑہتا جاتا ہے پھر جسکو سفید بال داڑہی کا یا اپنے سر کا برا لگے اور وہ اوکھاڑے تو وہ
شخص اپنے گناہون کی معافی یا اپنا درجہ اور زیادہ ثواب اور خدا کا نور نہین چاہتا بلکہ طالب

کیون زینت روئین کی عشق سید ابرار مین عشق نبی مین کہتے ہین یار و ابہی ہم ہین
حضرت مسلم علیہ مین توڑ کر زنار ہم **دیگر** بے لاگ ہونگے قطع کرینگے سبہی ہے ہم

برا ہیونکا، اَخرَجَ مُسلِمٌ عَنِ ابنِ عُمَرَ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ رَاٰی صَبِیًّا قَد حُلِقَ بَعضُ رَاسِہٖ وَتُرِکَ بَعضُہٗ فَنَھَاھُم عَن ذٰلِکَ وَقَالَ احلِقُوا کُلَّہٗ اَوِ اترُکُوا کُلَّہٗ **ترجمہ** مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا ایک لڑکے کو کہ مونڈا ہوا تہا تہوڑا سا سر اوسکا اور چہوڑا ہوا تہا تہوڑا سا سو منع کیا اوسکے وارثون کو اس سے اور فرمایا کہ مونڈو سب سر اوسکا یا چہوڑو سب سر اوسکا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پٹہے یا ببری یا چندوا یا کاکلین یا قلمین یا چوٹیان لڑکون کے سر پر رکہنا نہین درست باوجودیکہ لڑکے غیر مکلف ہین مگر اوس سے اونکے وارثون پر گناہ ہوتا ہے سو اونکو چاہیئے کہ اوسکا سر منڈا دین یا سب پر بال رکہین اور جب لڑکے غیر مکلف کو اسطرح بال رکہنا نچاہیئے تو بڑونکو تو بدرجہ اولے نچاہیئے بلکہ ہر مسلمان کو مناسب ہے کہ جس مسلمان کے ان لڑکیکو اسطرح پر بال رکہے ہوئے دیکہے تو سنت کی پیروی کرکے منع کرے اَخرَجَ اَبُودَاؤدَ عَنِ الحَجَّاجِ بنِ حَسَّانٍ قَالَ دَخَلنَا عَلٰی اَنَسِ بنِ مَالِکٍ فَحَدَّثَتنِی اُختِی المُغِیرَۃُ قَالَت وَاَنتَ یَومَئِذٍ غُلَامٌ وَلَکَ قَرنَانِ اَو قُصَّتَانِ فَمَسَحَ رَاسَکَ وَبَرَّکَ عَلَیکَ وَقَالَ احلِقُوا ھٰذَینِ اَو قُصُّوھُمَا فَاِنَّ ھٰذَا زِیُّ الیَھُودِ **ترجمہ** ابوداؤد نے ذکر کیا کہ حجاج ابن حسان نے نقل کیا کہ ہم گئے تہے انس بن مالک رض پاس سو مجہسے ذکر کیا کہ میری بہن مغیرہ نے کہا کہ اون دنون تو لڑکا تہا اور تیری دو کاکلین کندہے پر پڑی ہوئی تہین یا کہا کہ دو چوٹیان تہین سو انس نے تیرے سر پر ہاتہہ پہیرا اور بارک اللہ کہا تجکو اور فرمایا کہ منڈا دو اونکو یا کتر ڈالو اونکو اسلیئے کہ یہ وضع یہود کی ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کاکلین چوٹیان پٹہے رکہنا یہود کی علامت اور وردی ہے مسلمان کو نچاہیئے کہ اپنی اولاد کو کافرون کی سی وضع بناوے اور اگر کسی نے بیخبری سے ایسے بال رکہے ہون تو دور کر دے منڈوا ڈالے یا کتروا ڈالے ایسے کہ اور بالون میں ملجاوین اور حضرت کے صحابہ جو بڑے بزرگ تہے جب کاکل اور چوٹی رکہنے سے ناراض ہوتے تہے تو اور بزرگ چوٹیان اور کاکلین رکہنے سے کب خوش ہونگے بزرگون کے نام کی چوٹیان اور کاکلین رکہنا اور زیادہ حماقت اور نادانی ہے بزرگون کو بالون سے کیا مطلب اَخرَجَ اَبُودَاؤدَ عَن اَبِی الحَنظَلِیَّۃِ رَجُلٍ مِن اَصحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نِعمَ الرَّجُلُ خُرَیمٌ الاَسَدِیُّ لَولَا طُولُ جُمَّتِہٖ وَاِسبَالُ اِزَارِہٖ فَبَلَغَ ذٰلِکَ خُرَیمًا فَاَخَذَ شَفرَۃً فَقَطَعَ بِھَا جُمَّتَہٗ اِلٰی اُذُنَیہِ

ردیف نون

وَرَفْعِ اِزَارِهٖ اِلٰی اَنْصَافِ سَاقَیْهِ ترجمہ ابوداود نے ذکر کیا کہ ایک شخص نے پیغمبر خدا صلعم کے
صحابون مین سے کہا کہ ابن حنظلہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ کیا خوب آدمی ہے خریم
اسدی اگر بڑی نہوتی اوسکی چوٹی اور نہ لٹکتی ہوتی اوسکی ازار سو پہنچی یہ خبر خریم کو تو لی اوسنے
چہری پہر کاٹی چوٹی دونو کانون تک اور اونچی کرلی ازار پنڈلیون کے ادہ بیچ تک ف
یعنی خریم اسدی ایک صحابی تہے اونکے حق مین حضرت نے فرمایا کہ اونمین سب خوبیان ہین اور وہ
بہت اچہا آدمی ہے مگر دو نقصان ہین ایک تو یہ کہ اوسکے بال سر کے لنبے لنبے ہین دوسرے یہ کہ اوسکی
ازار نیچی ہے سو یہ خبر حضرت خریم کو پہنچی کہ حضرت نے میرے حقمین یون فرمایا تو اونہون نے فوراً اپنے
سر کے بال کاٹ کر دونو کانون تک کیے اور ازار اونچی کر کے باندہی کہ پنڈلی کے درمیان مین
رکہی زانو سے نیچی ٹخنے سے اوپر زانو اور ٹخنے کے درمیان مین تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سر کے
بال زیادہ لنبے رکہنا اور ازار یعنی تہمد یا پائجامہ نیچا رکھنا ممنوع ہے بہتر یون ہی ہے جیسا حضرت
خریم نے کیا اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ عَنِ النَّبِیِّ صلعم قَالَ یَکُوْنُ قَوْمٌ فِیْ اٰخِرِ
الزَّمَانِ یَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ کَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا یَجِدُوْنَ رَائِحَةَ
الْجَنَّةِ ترجمہ ابوداود اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ ہوگی ایک قوم اخیر زمانہ مین کہ خضاب کرینگے اس سیاہی سے جیسے سینہ کبوتر کا وہ
نہ پاوینگے خوشبو جنت کی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیاہ خضاب کرنا چمکتا ہوا جیسے کبوتر کا
سینہ حرام ہے اور کرنیوالے کو بہی بہشت کی نہ نصیب ہوگی مگر ہان سرخ یا زرد خضاب جہاد مین اگر مسلمان
کرلے تاکہ کافر اوسکو بوڑہا نہ جانین تو درست ہے سیاہ وہان بہی درست نہین اور اپنی زینت کیواسطے
کیسا ہی خضاب ہو کرنا نچاہیے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَ
الْمُسْتَوْشِمَةَ ترجمہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے بالون مین جوڑ ملانیوالے پر اور ملوانے والے پر اور نیلا گودنے والے اور
گدوانے والے پر ف یعنی خدا کی لعنت پڑتی ہے جسکے بال جوڑے جاوین اوس عورت پر بہی
اور جو عورت اپنے ہاتہ سے جوڑے اوسپر بہی اور جو اپنے بدن پر نیلا گودے اوسپر بہی

سنکے نام آپکا سب جل علے پڑہتے ہین — ہے بڑا عفو و شفاعت کا سہارا ورنہ
منکر و اس سے کسیکو بہی تو انکار نہین — مجہسے بڑہ کر کوی دوزخ کا سزاوار نہین

اور جو اپنے ہاتہہ سے گودے اوسپر بہی لعنت ہے اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ ترجمہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ لعنت کی اللہ نے اون عورتون پر جو نیلا گودین اور جو اپنے نیلا گوداوین اور ماتہے کے بال اوکہڑانے والیان اور جو خوبصورتی کے لیئے اپنے دانت الگ الگ کرین کہ یہ بدل ڈالنے والیان ہین اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو ف بعضی عورتون کے دانت بڑے بڑے ہوتے ہین سو وہ ریت کر چہوٹے چہوٹے الگ الگ کرتی ہین خوبصورتی کے لیئے اور بعض عورتون کے سر کے بال ماتہے تک ہوتے ہین تو وہ اپنا ماتہا بڑا کرنیکو وہ بال اوکہاڑتی ہین اور بعضی عورتین نیلا گودتی اور گوداتی ہین سو یہ سب اوکی لعنت مین گرفتار ہین کہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت بدل ڈالتی ہین اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤدَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجِلَةَ مِنَ النِّسَاءِ ترجمہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رض نے نقل کیا کہ لعنت فرمائی پیغمبر خدا صلعم نے مرد بننے والی عورت پر ف یہ حدیث مشکوۃ کے باب الترجل مین لکہی ہین نشان اسکا ترجمہ پر بند ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو عورت مردونکا لباس پہنے یعنی قبا انگرکہہ جو تا مردونکا سا پہنے پگڑی منڈاسا اختیار باندہے گہوڑے پر سوار ہووے مردونکی سی گفتگو کرے مردونکی طرح پاجامہ پہنے یا اور باتین مردونکی سی کرے تو اوسپر خدا کی لعنت پڑتی ہے پہر عورت کو اپنی زینت اور سنگہار کرنا یعنی مہندی سرمہ لگانا یہ بہی گویا مردونکی وضع اختیار کرنا ہے ہر چند زینت کے متعلق اور بہت باتین [illegible] مین کہ لوگونمین رایج ہین مگر بسبب خوف طول ہونے کتاب کے مولف رحمۃ اللہ علیہ نے اسیقدر پر کفایت کی اسی خیال سے ہیچمدان مترجم نے بہی اسی لحاظ سے راہ اختصار کی اختیار کی ❊ الحمد للہ تم الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ وصحابہ وازواجہ وعترتہ وعلی کل من اتخذ سبیلہ وحبل القران دلیلہ کہ یہ ترجمہ اتمام کو پہنچا اللہ تعالے محض اپنے کرم سے قبول کرے اور اس گنہگار کو اور سب بہائی مسلمانون کو توفیق دے کہ عقیدہ توحید کا خوب درست کرین اور جمیع انواع شرک سے بچین اور سنت رسول کریم کو اختیار کرین اور بدعات سے اجتناب رکہین اور تقدیر پر ایمان مضبوط کر کے ایمان اپنا تہیک کرین توکل اللہ پر کرین اور حضرت صحابہ اور اہلبیت بلکہ جمیع متوسلوان سے محبت رکہین اور اونکے رویہ کو اختیار کرین اور دعات قبول اللہ بدعات نقدیر اور

٢٢٥

بدعات سے بچتا اور جو بری رسمیں بیاہ شادی میں ہیں جیسے راگ باجا سننا اور اپنے نسب پر فخر کرنا ان میں بیجا خرچ کرنا اور بہت سی بدعت
دنیا کی رسمیں ترک کر کے پاک باطن و صاف ظاہر سے مسلمان ہو جاوین اللہم آمین ثم آمین
واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

فہرست

قطعہ تاریخ طبع تذکیر الاخوان مولفہ جناب مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب سلمہ

چھپتے ہی تذکیر الاخوان کے وہین سنتے ہی سن
رد بدعت مین سر الفت سے ہاتف بول اٹھا

ہدیۂ تاریخ لکھی قطع بدعت کے لیے
آپ یہ چھپا ہے وثیقہ اہل سنت کے لیے

ایضاً ولہ

برائے تحفہ احباب مسلم
یون بولا دیکھ اس نسخہ کو ہاتف
یہی تاریخ لکھدی اسپ کامل
ہوا ہے مذہب بدعات باطل

ایضاً منہ

ہوئی منطبع یہ کتاب ہدایت
خس و خار بدعت سے ہو کر کنارہ
کرو قطع بدعات کو اس سے یہ تو
نکیون اس سے توحید و سنت ہو زندہ
عجب یہ کتاب مقدس ہے اس سے
لکھون با ہ جستہ تاریخ اسپر
سر محبت سنت سے چھپکر یہ نسخہ

خرید و بچہان اسکو اخوان سنت
اسے تو چھپا ہے یہ لسان سنت
عجب تیغ ہے بہر اعوان سنت
یہ ہے روح توحید اور جان سنت
عیان کیون نہو عظمت و شان سنت
کرین مدح جسکی ثنا خوان سنت
ہوا سنیون کو گلستان سنت

جناب خضر ہو وصف ثنائے پاک کرتے ہیں
ہم اشعار تمہیں آپکے کس کو سناتے ہیں
خطاب گفتگو از روئے نیاز عشق احمد کے
مثال طفل ہیں یہ سب فلسفی تعلیم پاتے ہیں
ذلیل و خوار پھرتے ہیں جہاں میں منکر سنت
لقا کا لطف چاہت ہے مجھے چھوڑ کر یہ عاشق
نہ کیوں سنت پہ جانوں سے فدا ہوں
مجھے اوس گلشن طیبہ سے نسبت
میں کیا احوال دل لکھوں مدینہ
کہوں کیا آپکی ہر وضع موزوں
تو اور آپکا یہ ثنا خواں نہیں نہیں
عشق نبی کے زخم شگفتہ کے سامنے
چھوڑو ہی ہی کو عشق پیمبر کے واسطے
مقام [illegible] یہ کہو مگر بھلا مجکو
شگفتہ غنچہ دل ہو خیال گل اگر اسدم
بنا دے جام جم اس دل کو اے اللہ دکھہ دون
شتاب یا رب مجھے انہیں جمال روئے احمد کا
بوحشت [illegible] مدینہ طیبہ تک پہنچا یا کبھی آنسے
ہوں مسلم سے جفا [illegible] ترحم کر ترحم کر
نام نامی لکھا ہے اک تسلی بخش روح
کردیا بے اختیار اپنا اثر دکھلا دیا
ہو غنیمت کہ صفت بیان کیجیئے پاک کی خیال
عشق پاک احمد میں [illegible] ہوں اہل عشق
عشق احمد میں جلا [illegible] مسلم اے تو
[illegible] سنت [illegible] درود پڑھو

تمہارے چشمہ حیوان کو ہم اب دیکھ لیتے ہیں
مگر اوسکو کہ جسکو اک ڈھب دیکھ لیتے ہیں
نہیں کچھ ڈر ہے اگر جسکو مخاطب دیکھ لیتے ہیں
احادیث نبی کا جب کہ کتب دیکھ لیتے ہیں
سزا اپنے کیے کی سنت مشرب دیکھ لیتے ہیں
کہیں سے حلیہ پاک نبی کا جب دیکھ لیتے ہیں
محب مسلک خیر الورا ہوں
ہے جس سے آپ ہر رنگ جدا ہوں
بحسرت اک سراپا مدعا ہوں
کبھی ہے دلربا یہ ادا ہوں
رہنے دے یہ بلبل بستان نہیں نہیں
ہم کیا کہیں تجھے گل خندان نہیں نہیں
مسلم تم اور الفت خوبان نہیں نہیں
نسبت ہے قسمت کیا یاد عشق احمد کا ملا مجکو
گلستان مدینہ کو کبھی دکھلائے خدا مجکو
جمال احمدی ہر دم کرے ہے شوق لقا مجکو
کبھی کیا جلوہ تمہارا تھا سے کہا مجکو
علاج ہے آہ کیا احباب نے یا رب ربا مجکو
مدینہ تک پہنچنے دے ابھی اے غم کہا مجکو
ذکر سے اوسکے بھلا جان کو راحت کیوں نہ ہو
آپکی الفت میں ہو جوش محبت کیوں نہ ہو
شعر میں اہل سخن [illegible] کیوں نہ ہو
صاف دل ہم [illegible] کیوں نہ ہو
[illegible] بھلا [illegible] کیوں نہ ہو
نعرہ [illegible] درود پڑھو

وحینہ کو اگر دیکھو تو دیکھو نور ایمان سے
میں پہنچا ہے اوسیکو سر طریقت سے جانب طیبہ
جو لیں بدعت کو سنت دیکھ لیتے ہیں وہ خود کو
بیان نعت میں سچے ہیں نکہ ہم اہل بدعت کو
احادیث نبی پر پیش ان ہم جسکو پاتے ہیں
نہیں کچھ ڈر ہے کبھی [illegible] حدیث پاک کی باتیں
خیال سیر یثرب میں نہ پوچھو
شگفتہ گر شمیم اوس گل کے لاکے
دم وصف سراپائے پیمبر
ہو قربان ہو او پر اسکے مسلم
تو اور یہ بھلا لب جان بخش آپکے
چلدے حرم کو چھوڑ کے سب [illegible]

وگرنہ دیکھنے کو کیا ہو سب دیکھ لیتے ہیں
ویران قضا جسکو مقرب دیکھ لیتے ہیں
حماقت شغل کی خورد و کلان سب دیکھ لیتے ہیں
جہاں پر رد بدعت کے لیے ڈھب دیکھ لیتے ہیں
اٹھا کے ہم جامہ انسا میں عقرب دیکھ لیتے ہیں
یہ مسلم جسکو یا جہل مرکب دیکھ لیتے ہیں
میں خود محو تماشا ہو گیا ہوں
گرفتہ دل بہت ہی اے صبا ہوں
میں اک حسرت کا پتلا بن گیا ہوں
میں جسپر پڑھ رہا صل علے ہوں
کہتا ہے کیا تو مثل بدخشان نہیں نہیں
اسپار ہیں مگر دل ناداں نہیں نہیں

ردیف الواو

تم بہا ہے ایک گل ہی گلستان مدینے سے مجکو
قسیم شربت کوثر کی کر ہا ہو صفت [illegible]
میں بیار و مبتلا ہے زلف مشکیں پیمبر ہوں
وہ گیسو کے دل اٹکا ہے یار عشق [illegible]
پہنچ ہوتی پہنچ ہے آہ گلزار مدینہ تک
عاشق سنت ہوں کہ فعل بدعت کیوں نہ ہو
ذکر جو ذکر پیمبر کا ہے گلدستہ ہی
رحمت للعالمین کی ہم میں محبت [illegible]
[illegible] وصف گل [illegible]
صاحب اعجاز کا [illegible] کلام
ہی کے نام [illegible] درود پڑھو
طریق [illegible] درود پڑھو

وہ گلی ہے مدینے کے بیابان کی ہوا مجکو
زبان پر آگیا [illegible] کا سایا آتا مزا مجکو
مرا ہے کیوں [illegible] زلف [illegible] کا اشتیاق مجکو
کہ ہر معشوق [illegible] کا لگتا ہے برا مجکو
خبر اوس گل کی کچھ دیتی ہے صبا مجکو
بہر سنت [illegible] کیوں نہ ہو
بلبل [illegible] محبت کیوں نہ ہو
[illegible] کیوں نہ ہو
[illegible] کیوں نہ ہو
[illegible] کیوں نہ ہو
[illegible] درود پڑھو
[illegible] جادہ سنت رہو درود پڑھو

خدا کے واسطے بدعات کو پے سنت
اڑا کے آپ یہ تم صاحبو درود پڑھو

بہت ہی بے ادبی ہے کہ زعم بدعت مین
پڑھو درود نہ تم منکرو درود پڑھو

بڑے ثواب ہین یارو درود پڑھنے کے
کبھی درود سے غافل نہو درود پڑھو

بڑا ادب ہے نشہ دین کے نام نامی کا
جب اسم پاک پیمبر کا لو درود پڑھو

بیان حسن پیمبر سناتا ہے مسلم
لو کفر چھوڑ کے ہندی بتو درود پڑھو

آنکھی ورقت مین جان تن مین چلی جاتی ہے آہ
دیکھیے کب صورت صلت نظر آتی ہے آہ

یل ہے ناکامی تاثیر محبت کیا کہون
آ چکا قی سے نہ طیبہ مجکو پہنچاتی ہے آہ

جلد پہنچا کے مدینہ جذب کہلا دے کہین
اے محبت سند مین کیون مجکو ترساتی ہے آہ

صورت حضرت کا آجاتا ہے جب مسلم خیال
بیخودانہ خود بخود دل سے نکلجاتی ہے آہ

ایمان کا اک دار امارت ہے مدینہ
اسلام کا دیوان عدالت ہے مدینہ

ہر طرف وہان نور رسالت ہے نمایان
کیا مطلع انوار نبوت ہے مدینہ

ان آنکھون سے کیا دیکہتا ہے طالب فردوس
ایمان سے فدا دیکہ کہ جنت ہے مدینہ

مجبور ہون مجکو ہو فکر مدینہ سے نکیون چین
مسلم دل رنجور کو راحت ہے مدینہ

یہ لطف کہان ہے مجھے سودا ہے مدینہ
ہو آہ کبھی لب پہ کبھی ہائے مدینہ

چھوڑیں جہان ان کو کوئی پہنچا ہے مدینہ
مرتے ہین مدینہ ہی پہ شیدا ہے مدینہ

ایک وہان یا وہان بات ٹلا رہتا ہے مرہم
کیون لیتے تا رہے کہ بس جا ہے مدینہ

دیکھا ہو جنت کا یہان جسنے نمونہ
مین اوس سے یہ کہتا ہون کہ دیکھے تو مدینہ

اوس چشم مبارک کا لہو مشتاق ہے کیونکر
بہائی نہ مجھے نرگس شہلائے مدینہ

ہے مسکن اقدس شہ لولاک کا مسلم
بتلاؤ تو کیونکر نہ مجھے بہائے مدینہ

ایک جرعہ مئے عشق پیمبر سے پلادے
ساقی ازل تشنہ لبی میری بجھادے

صد حمد کیا نام مبارک ہے کہ جسپر
کیونکر نہ مرا تعلقہ صل علی دے

ہے ذکر جناب دین مستقل دل
کیونکر نہ بہلا ظاہر و باطن کو جلادے

اوصاف نبی مین کسکا ذرا سوچو تو یارو
شاباش کیونکر مجھے ہر ایک بتلادے

ہے ہجر نبی مین مجھے غم کہانے لگا لذت
غم کیون مجھے نعمت عظمی کا مزا دے

دل کے شگفتہ اسی جنت کو اڑا دے
گلزار مدینہ کو جو اللہ دکہادے

عمل قبول نہین ہوتا بد عقیدون کا
طریق اہل تسنن کا لو درود پڑھو

ادب کہو کہ یہی ہے درود کا آداب
کرو درود نہ بدعت رہو درود پڑھو

یہی ہے لطف محبت کلمہ پھر دن رات
مدام آپ یہ تم عاشقو درود پڑھو

عجیب نام خدا نام ہے پیمبر کا
تر لگا جسے دلسے کہو درود پڑھو

ردیف الھا

مثل نرگس ہین کشادہ چشم شوق دید مین
دیکھیں کب قسمت جمال پاک دکھلاتی ہے آہ

مثل گل صد پارہ ہوتا ہے ہین فرقت مین دل
جب ترا نہ وصل حضرت کا صبا کاتی ہے آہ

خواب غفلت ہے ہو بیداری کی صورت کسطرح
حرص دنیا دم بدم ہمکو سہلاتی ہے آہ

مجروحون ان گنہگارونکو صحت ہے مدینہ
اک مرہم کافور جراحت ہے مدینہ

کیا پوچھتے ہو مہبط جبریل امین ہے
اک مورد صد وحی رسالت ہے مدینہ

مرحوم نہ کسطرح سے ہون اہل مدینہ
واللہ طفیل آپکے رحمت ہے مدینہ

ہوتے ہین جی لی سیکڑون جان کے پیاسے
کیا نام خدا شہر کرامت ہے مدینہ

یہ لے زر و بے پر ہی کہین پاسے مدینہ
دکھلائے اثر اپنا تمنائے مدینہ

کہتا ہے یہ سودائی سودائے مدینہ
ہوئے یہ جنون مدعو صحرائے مدینہ

پھر سوئے عرب توسن قسمت ہو عنان تاب
یہ بخت رسا پھر مجھے دکھلائے مدینہ

سینہ یہ تصور مرا گلزار صفت ہو
وہ داغ بیون ورک گلہائے مدینہ

ایکدم مین ابھی کشتہ دیدار ہون زندہ
ہو جلوہ نما اب جو مسیحائے مدینہ

پہنچا کشش عشق نبی تو ہی مدینے
دکھلا دے اثر الفت مولائے مدینہ

ردیف الیا

لب تشنہ ہون جو جام نظر کرون تا دم آخر
وہ شربت دیدار نبی کوئی پلادے

بوئے چمن طیبہ سونگھاتی نہین لاکر
بتلا دے صبا تو ہی کہ کیا تجکو سزا دے

جز الفت اللہ و نبی الفت دنیا
جا دل سے نی فراموش کر اک لخت بھلادے

ہو جاؤن فنا عشق خدا و نبی مین
مقبول خدا کوئی تو ایسی ہی دعا دے

مشتاق ہین مسلم کہ اسی بحر و طرح مین
شوقی غزل اوندی یک ہمکو سنادے

وہ آرزو و حسرت لیکن نہ مٹا دے
جان عاشق ہی جو آنکھی ہو کیف جادے

کیا نام خدا نام پیمبر ہے کہ جسپر
آتی ہے تو گلزار مدینہ ہی سے لیکن
بڑہکر تو نہین عارض اقدس سے گل تر
اک جام مے عشق نبی اور یہ عاشق
کرترک بنکل بتکدہ ہند سے چلدے
کیا گیسوی شبگون نبی اور رخ تابان
پہنچا دے عرب ہی مجھے اے کشش عشق
دیکھا نہ کبھی آہ جمال شہ لولاک
وہ راہ کی تہی آمد و رفت انکی جسمین
زینت یہ ہین وہ آپکے رخسار مبارک
ستی نہین جنکے کبھی حضرت مسلم
عاشق کے لئے اوس گیسوے اطہر کا خیال
بی بی نہین [illegible] دیدار ابھی
ہے دعا ہو وہ مجھے نکلہ عشق نبی
اتباع انکا ہے آپکی الفت کا اثر
کوئی ہو کام نہین ہمکو کسی سے لیکن
ہو عطا ہمکو وہی [illegible]
اسلئے آپکا معراج بنا ہے مسلم
کہتا ہون [illegible] لطف نہ ہوا ہے
قبول اپنا تو یہی ہے ہر اک [illegible]
[illegible] ہی [illegible] کہین مجھے
[illegible] کسی [illegible] جا ہے
عشق نبی میں [illegible]
[illegible] خدا [illegible] ہو گرد
[illegible] جمال [illegible]

جان کردے فدا ہر کوئی گلزار کو
اوس گل کی خبر بھی تو ذرا ہے صبا
تشبیہ کوئی تجہسے اوسے دیکر
ساقی ازل خم کا خم ایکبار جہکا دے
مسلم حرم پاک کو لے کفر کو دیکر
دکہلاتے ہین تصویر ہمیں شام و سحر کی
جزاسکے نہین یاد کچہ اسمین نہ دیدہ بری
امید برآئی نہیں دیدہ تر کی
یہ جسم مرا خاک ہوا اوسی رہگذر کی
آگے ہین کچہ جسکے حقیقت گل کی
سنت کے سوا آپنے بدعات اگر کی
داغ جگر دل عاشق کا سویدا ہو جائیگا
گر نمایان اپنی عجاز مسیحا ہو جائے
کہ ہر اک یکہ مجھے محو تماشا ہو جائیگا
متبع کیسے محب بنکے رسول ہو جائیگا
ہو کے ہم مسلک سنت جو ہمارا ہو جائیگا
[illegible] سنت [illegible] ہمارا ہو جائیگا
کہ کچہ انکو بھی تھا عشق کا سہارا ہو جائیگا
نزدیک [illegible] ہوا تو [illegible] کے ہا ہے
جلوہ [illegible] ملکش [illegible] ہوا ہے
[illegible] کہتا ہون [illegible] ہے
[illegible] آپکا [illegible] ہے
[illegible] میرا [illegible] نکلے گا ہے
ہے کام [illegible] ہمکو [illegible] کیا ہے
[illegible] انکا [illegible] ہے

شیر سخن ہے جنکا رہ کرار انکا واللہ
اب سرمہ کرون دیدہ مشتاق لقا مین
اوس گیسوی مشکین پیمبر کا ہون لاچ
ارمان نکال لون ابہی سب طیبہ پہنچکر
ہے بجز نبی پوچہونہ کچہ خیر و خبر کی
وہ نعت پیمبر کی دکہاؤن دم مضمون
جز عشق پیمبر نہین کچہ رکہتے خبر ہم
قسمت ہون ہین کس بہ تیمم کا الٰہی
پہنچونگا کبھی منزل مقصود کو بیشک
اب لیتے ہین کچہ جب کہ پہنچکر
عشق کے انکا دنیا مین جو شیدا ہو جائے
آب کوثر کو وہ کیا پیکی یہان جو سیر آب
ہو نہ قسمت مین اگر دونون لقمہ ہو قدم
عاشق ذرا میں سنت کا ترک کو جب
دفع یہ عشرت و فلاح مین اٹھکر
ہے محبت انکا مغفور و لیکن یا رسو
ایسی الفت انسی پیروی سنت [illegible]
عشق انکے سے خفا جب سہا لگتا ہے
اک مطلع کا نعت مین انشا ہے
طیبہ کو دیکہون [illegible] ہی تعمیر لے خدا
[illegible] نعت کا
دیتا ہون [illegible]
مین [illegible]
[illegible] ہے انکا
[illegible] صفات سیرت [illegible] انکا

کیونکہ نہ مجھے قند مکرر کا مزا دے
لاکر جو کوئی آپکی خاک کف پا دے
ہو جسمین مجمل جان ہر اک اہل خطا دے
پہنچا جو دنیا تک مجھے یہ بخت رسا دے
حالت ہے دگرگون بہت اس جگر کی
صد شمع علی [illegible] مثل گہر کی
[illegible] خیر و [illegible] کی
صورت ہے شگفتہ [illegible] جگر کی
جون [illegible] تو جبہے اور [illegible]
[illegible] سحر کی
عشق سنت کا نہ کیونکر پیدا ہو جائیگا
تربت روضۂ احمد کا جو پیاسا ہو جائیگا
تو یہ لا شک مرا خاک [illegible] ہو جائیگا
[illegible] ہو جائیگا
[illegible] اکسیر ہو جائیگا
ترک بدعت کا یا ایمان گر ادا ہو جائیگا
ہے [illegible] ہو جائیگا
کیا کام [illegible] ہے
بدلین لوگ جنکو کبھی [illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے
کیا کام [illegible] ہے
[illegible] ہے
امت کو [illegible] آپکی ہے [illegible] ہے

کرکے بیاں عشق یار و سید ابرار سے
چھٹ گئے ہیں ہاں تو دنیا کے ہر اک آزار سے

[illegible] حضرت کا حال
سرگزشت دل کی پوچھو کسی دلدار سے

پانی پانی ہے قمر پیشانی حضرت کو دیکھ
ٹکڑے ٹکڑے ہے مہر رخسار پر انوار سے

کرکے وصف کحل العینین حضرت کے لکھا
مرحبا کہو ینگے اب نرگس بیمار سے

خواب ہی میں بخت خوابیدہ دکھا آپکو
ہم بھی ہو جاتے مشرف دولت بیدار سے

نسل مسلم عشق حضرت میں تم بھی اب تو
آؤ کہتے ہیں محبت توڑ کر زنار سے

زلف مشکین پیمبر کا سودا کیجیے
لیجیے اے اہل ختن مشک خطا کیا کیجیے

رات دن حسن گلزار مدینہ کیجیے
روضۂ خلد میں جنے کا ٹھکانا کیجیے

وصف آپ کے دل غنچہ دہاں کا کیجیے
پھر تو گلزار ختن کو بھی نہ [illegible] کیجیے

عشق احمد کا وہ سودا جنون ہے واللہ
جسکا سر میں ہے ہر طرح پہ سودا کیجیے

تیغ ابروئے مقدس کی صفت گرکے دکھلا
اہل تلوار کا جوہر کوئی پیدا کیجیے

کیا نہیں حق قمر معجزہ شق القمر
کیوں اس حجت قطعی کو نہ پیدا کیجیے

ختم دیوان ہی ہوا نعت کا حضرت کے مسلم
اب کوئی آپکا تحریر سراپا کیجیے

کیوں نہ ہو عالم بھلا محظوظ ان اشعار سے
عشق احمد کا ٹپکتا ہے تری گفتار سے

کیا یہ گل ہیں جو گلستان اور تو ائے باغبان
ان گلوں کو دشت طیبہ کے نہ بدلو خار سے

کر دیا ہنسنے دندان حضرت نے خجل
منہ دکھلا ہمیں کیا در شہوار سے

گیسوئے مشکین حضرت کی ہے حسرت یہ نہ
بزم خوشبودار بگڑ جا نہ عطار سے

ہجر احمد میں بہایا اشک خون کیا چشم نے
لخت دل بہائینگے اب دیدۂ خونبار سے

جی میں ہے آپکا وصف قد زیبا کیجیے
خجلت و رشک سے خم قامت طوبیٰ کیجیے

مرض عشق پیمبر کی دوا کیا کیجیے
لا کے نسخہ خاک در طیبہ کیجیے

مثل آئینہ جو باطن کو مصفے کیجیے
تو ملاحظہ آپکو اوس میں ہی میں دیکھا کیجیے

کرکے [illegible]
ہر نشانی کا [illegible] کیجیے

بزم دنیا میں حدیث نبوی پڑھ پڑھ کر
ذکر کیا کیجیے کسی بات کا چرچا کیجیے

اپنے کشتہ کا بہار مداوا کر گئے
زندگی بخشی اعجاز مسیحا کیجیے

دلکو آرام [illegible]
ہم ہوں [illegible] اوصاف بنایا کیجیے

سراپائے مکرم فی نعت نبی محترم

رقم [illegible] پیمبر ہو نہیں سکتا
کوئی وصف نبی میں ہم گستر ہو نہیں سکتا

[illegible] وصف حضرت [illegible]
سبحان اللہ [illegible] کیونکر ہو نہیں سکتا

[illegible]
[illegible] ہو نہیں سکتا

[illegible] قامت کہوں گا آپکے [illegible]
جو بولے نعرہ اللہ اکبر ہو نہیں سکتا

سحاب رحمت حق [illegible]
میں دوں تشبیہ تجھے ابر معطر ہو نہیں سکتا

[illegible]
[illegible] ہو نہیں سکتا

[illegible]
[illegible] ہو نہیں سکتا

[illegible]
ہو کیونکر وصف پیمبر ہو نہیں سکتا

[illegible]
[illegible] ہو نہیں سکتا

[illegible]
کہ تیرا ثانی کوئی ہرگز [illegible] ہو نہیں سکتا

بھلا تشبیہ دوں کیا [illegible]
تو اس تشبیہ کے قابل گل تر ہو نہیں سکتا

[illegible]
[illegible] ہو نہیں سکتا

[illegible] وصف حضرت بھلا [illegible]
تو کیا [illegible] کوئی سخنور ہو نہیں سکتا

نہ کیوں ایسا سبب [illegible]
کہ کچھ وصف آپکا ہم سے تقریر ہو نہیں سکتا

[illegible]
[illegible] ہو نہیں سکتا

نہیں [illegible] سایہ [illegible]
جو تم کہتے ہو وہ آہنگ عنبر ہو نہیں سکتا

ہے پیشانی وہ پیشانی حضرت [illegible]
مماثل تیرا مہر منور ہو نہیں سکتا

حجاب ابرو [illegible]
کہ جسمیں کوئی [illegible] منظر ہو نہیں سکتا

[illegible]
تو پھر [illegible] ہو نہیں سکتا

[illegible]
عطار [illegible] ہو نہیں سکتا

[illegible]
[illegible] ہو نہیں سکتا

[illegible]
[illegible] ہو نہیں سکتا

[illegible]
[illegible] ہو نہیں سکتا

[illegible]
[illegible] ہو نہیں سکتا

تہ دریا ہے لایا جا کے مضمون لب و دندان | ولیکن شعر ابن حجی کا ہمسر ہو نہیں سکتا
نہیں کیا تعبیہ کے جہاں اور گر بے وہن دیکھے بجا ہے | مقابل آپکے دندان کے اختر ہو نہیں سکتا
رعایت ہے دہن کے ظلمت پنہاں کہوں خط کو | تو بوسے سے ترو فردوس میں شکر ہو نہیں سکتا
وہ سینہ آپکا دریا اسرار الٰہی ہے | کہ جسکا ماہ ملک کی ثنا وہ ہو نہیں سکتا
کمر کے وصف میں جز رشتہ ہے گم فکر کی جودت | ہے پیچ جو کام ہوتی ہے باہر ہو نہیں سکتا
شکم ہیں جان ہو کمتر پنجہ دست مبارک کی | کہوں کیا پنجہ خور بھی تو ہمسر ہو نہیں سکتا
جناب سرور عالم کے وہ پا مقدس ہیں | کہ جسکا فرش مقدم بھی کوئی سر ہو نہیں سکتا

لب و دندان ختم المرسلین ہے یہ در و مرجان | جناب خضر ایسا تو مقرر ہو نہیں سکتا
کہاں یاقوت تر اور کہاں لب آپکے لب سے | تو کیا لعل بدخشان بھی تو برابر ہو نہیں سکتا
فدا ہے گردن جھسار م حضرت کی گردن پہ | کو بجا و صبح کی گردن کا دلبر ہو نہیں سکتا
شکم وہ آپکا صفا و صفا آئینہ و شمس جسکا | قرین جسکے صفائی میں گوہر ہو نہیں سکتا
عجب ست مبارک آپکے معجزات ہیں | کہ جسکا کوئی ہم پلہ پیمبر ہو نہیں سکتا
کہوں کیا خوبی پا بلکہ وصف ناخن پا میں | ہلال چرخ فضل تا بمحشر ہو نہیں سکتا
سراپا نور ہو جو ذات صد صل علی و آلہ | بھلا کیا وصف کیجے وصف اکبر ہو نہیں سکتا

مخمس بر غزل قدسی

سب لیا جانتے تعجب کے ابو جہل غبی بد | سمجھا افسوس کیوں بشر لولاک نبی
وہ نبی جسکے مقابل کیے ہر پیر و صبی | مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کس سے دون حسن میں تشبیہ تجھے شاہ امم | حسن عالم کا ترے حسن سے ولعدے کم
کوئی کیا دیکھ سکا تجھسا حسین اعظم | میں بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بو العجبی

عرش تجھے فرش ہوا کون نبی مد میں گیا | اسقدر کون ہوا قرب حق تیرے سوا
قاب قوسین سے او ادنیٰ ہے تقرب تیرا | نسبت نیست بذات تو بنی آدم را
بہتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

دن ہے حال گنا ہونسے مرا ہے بدتر | کوئی صورت نہیں آتی ہے خلاصی کی نظر
لیکے عرض گنہ ہے دل بیمار و مضطر | چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

سرفرازی جو ہوا اہل عرب کی منظور | سارے عالم پہ خداوند کیا رفیع و نشور
یہی باعث ہوا ہے پیمبر بنی پر نور | ذات پاک تو دریں ملک عرب کرد ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

ہوگی جسدم تشنگی سخت بروز عرصات | خارج از حد بیان ہوگا جاری کی حاجات
تب تو گھبرا کے کہینگے یہی سب جنس عصات | ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات
رحم فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

تیرے کتون بھی نسبت نہیں اشتباہ ام | مجھکو وہ ہوئی ہیں گنہگار خطا وار ہم
پھر کیوں ردنہ با اسکو کریں نہیں ہم | نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بسگ کوئے تو شد بے ادبی

بخشش جا کا گم باکری عالم انداز | سب ہیں ضرورت ہی کا میں ہے بندہ نواز
شہر کی ملک غریب دیکھے ہے اے شاہ حجاز | بدر فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز
زنگی و رومی و طوسی یمنی و حلبی

ایک نقطہ گلشن طیبہ بھی کیا بلکہ جہاں | تجھسے آباد ہے یہ گلشن ایجاد تمام
پیر ہے فضل و بہتر ہے یہ تخصیص کلام | نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام
زان شدہ شہرہ آفاق بشیرین رطبی

تیرے معراج ہیں شدید کہا ہے کسکو ادراک | یہ خلائق تو خیال کی کوئی جانے کیا خاک
یہ بھی اعجاز تیرا اک تیر لا ملیے شیر پاک | شب معراج عروج تو گزشت از افلاک
بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

نامہ ہی ہے ترا نام خدا بو العجبی | صدقہ تجھپر میں تصدق ہیں مرے امی و ابی
غرض مسلم ہی یہی ہے بسان قدسی | سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درمان طلبی

قطعہ تاریخ تالیف دیوان از نتائج طبع جناب مولانا مولوی محمد غلام اکبر خانصاحب سلمہ الرحمن

تا لیقی سال اسکا جو پوچھو تو مین کہون	لیکن یہ شرط ہے کہ کہین سب بجا کہا
دیوان نعت پاک یہ ہاتف نے دیکھکر	صد حبذا و صل علی مرحبا کہا

منہ تاریخ طبع

چھپ چکا جب نعت کا دیوان	تو یہ مضمون بہر سال آیا
نعت احمد مین بول اٹھا یون دل	چمن بے نظیر چھپوایا

ولہ

جیسا دیوان چھپا ہے ویسی ہی	ہوئی تاریخ بھی ہے کیا بے مثل
دیکھ دیوان یہ بہر سال اسیر	کہدیا دل نے حبذا بے مثل

قطعہ تاریخ از نتائج طبع فطانت شعار ذکاوت دثار حافظ عبد الغفار المتخلص بمضطر سلمہ اللہ الاکبر

یہ مسلم کا دیوان کہ ہے نعت مین	چھپا جبکہ فاروقی مطبع مین آ
پڑھی مضطر خستہ کو فکر سال	تو پایا ملایک مین یہہ غلغلا
کہ دو در جرا جب یہ ہو پیشکش	تو یون آخری مصرعہ دینا سنا
کہ کی نعت تو نے تو اسیر بتیری	لقا سے ہوا شاد مسلم خدا

۹۳

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ و المنۃ کہ درین آوان فرحت توامان نسخہ تقویت الایمان معہ تذکیر الاخوان بہ رب کہ بر حواشی ان رہ سنت مصنفہ عالم با عمل متبع سنت بے مثل آرام ندیدہ کہ در عرصہ بین خورش خواب اعلی علیین جناب مولوی حمید اولاد حسن صاحب قنوجی قدس سرہ و عدیل آن راہ سنت صراط سنت مخزن نعت ان غمگسار امت یعنی دیوان نعت سرور کائنات مولفہ مجمع حسنات مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب مسلم است بکمال تصحیح با تمام رسید جلوہ بخش منتظران گردید و از اتفاقات حسنہ بر اوج این خاتمہ بوجہ آن مناسبت صد قران السعدین ان سعدین بظہور رسید

تمت